لِیْ خَمْسَةٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَه   اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَه

مظہر اعلیٰ حضرت مناظر اعظم علامہ الحاج الشاہ **مفتی ابو الفتح محمد حشمت علی** خان صاحب قبلہ لکھنوی ثم پیلی بھیتی قدس سرہ

کے حالاتِ زندگی سے آگاہی بخشنے والی کتاب

مسمّٰی بنام

سوانح مظہر اعلیٰ حضرت

از قلم حقیقت رقم

محبوبِ ملت حضرت مفتی **محمد محبوب علی خان** صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان

عسکری اکیڈمی
چمنِ فاطمی
حشمت نگر پیلی بھیت شریف، یوپی

آستانۂ مبارکہ مخدومہ معظّمہ حضور باجی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حشمت نگر، پیلی بھیت شریف، یوپی
چمنِ فاطمی

پنجتنِ پاک

محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت سیدنا
علی
مرتضیٰ
حضرت سیدتنا
فاطمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت سیدنا
امام
حسن
رضی اللہ عنہ
حضرت سیدنا
امام
حسین
رضی اللہ عنہ

یاصدیق یا عمر یاعثمان یاحیدر
دفع شر کن خیرآور یا شبیر یاشبر

امداد کن امداد از بند غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یاغوث اعظم دستگیر

بگردابِ بلا افتادہ کشتی
مدد کن یامعین الدین چشتی

پیارے حبیب کو پکار پیارے نبی کا نام لے ‏ ‏ دامنِ مصطفیٰ ﷺ میں آ پائے رسول تھام لے

اُن کا سایہ اِک تجلّی، اُن کا نقشِ پا چراغ ‏ ‏ وہ جدھر گزرے اُدھر اِک روشنی ہوتی گئی

خلیفۂ اعلیٰحضرت مظہرِ اعلیٰحضرت شیرِ بیشۂ اہلسنّت مناظرِ اعظم علی الاطلاق حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی ابوالفتح محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری رضوی لکھنوی

قادری برکاتی رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی سے آگاہی بخشنے والی کتاب مستطاب

مُسمّٰی بنام

سوانح مظہرِ اعلیٰحضرت

از قلم حقیقت رقم

برادرِ حضور مظہرِ اعلیٰحضرت محبوبِ ملّت غازیٔ اہل سنت اسد السنۃ ضیغم الملۃ وصف الحبیب حضرت علامہ مولانا حافظ و قاری مُفتی ابو الظفر

محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ

قادری برکاتی رضوی لکھنوی مفتی اعظم ممبئی

از افاداتِ مبارکہ

شہزادہ حضور مظہرِ اعلیٰحضرت یادگار شیر بیشہ سنت شیخ طریقت، شیر ہندوستان فاتح کشمیر حشمتی شمشیر

حضور علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد ادریس رضا خاں صاحب قبلہ حشمتی ادام اللہ تعالیٰ فیوضہم المبارکہ

آستانۂ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف

باہتمام

نبیرۂ حضور مظہرِ اعلیٰحضرت شہزادہ حضور شیر ہندوستان گلبن باغ حشمت ساقیٔ جام حبّ اہلبیت

حضرت العلام الحاج الشاہ مفتی محمد سنابل رضا خان صاحب قبلہ حشمتی عمّت فیوضہم المبارکہ

ناشر

عسکری اکیڈمی

چمنِ فاطمی

خانقاہ حسنی حسینی قادری چشتی برکاتی رضوی حشمتی

درگاہ مظہر اعلیٰحضرت حشمت نگر پیلی بھیت شریف، یوپی

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت قدس سرہٗ کے آستانۂ مبارکہ کا اندرونی منظر

حضور مظہرِ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی حویلی شریف جس میں آپ تاحینِ حیات سکونت پذیر رہے۔

چمنِ حشمتی کا اندرونی منظر جس میں مادرِ حشمتیت و حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی شہزادیاں واہلیہ حضور مشاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان آرام فرما ہیں۔

مزارِ پاک: شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت علامہ حافظ عسکری رضا خان صاحب قبلہ حشمتی قدس سرہما
جو حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے مزارِ پاک کی پائنتی شریف میں واقع ہے۔

مزاراتِ طیبہ: شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت مخدومی احمد اسرائیل رضا خان صاحب، شہزادۂ حضور مشاہد ملت مخدومی حشم الرضا صاحب، نواسۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت مخدومی اَقمار الرضا صاحب علیہم الرحمۃ والرضوان۔ درگاہِ حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے سامنے قبرستان میں واقع ہے۔

آستانۂ مبارکہ: برادرِ حضور مظہر اعلیٰ حضرت حضور محبوبِ ملت قدس سرہ ہمانا ریل واڑی قبرستان ممبئی

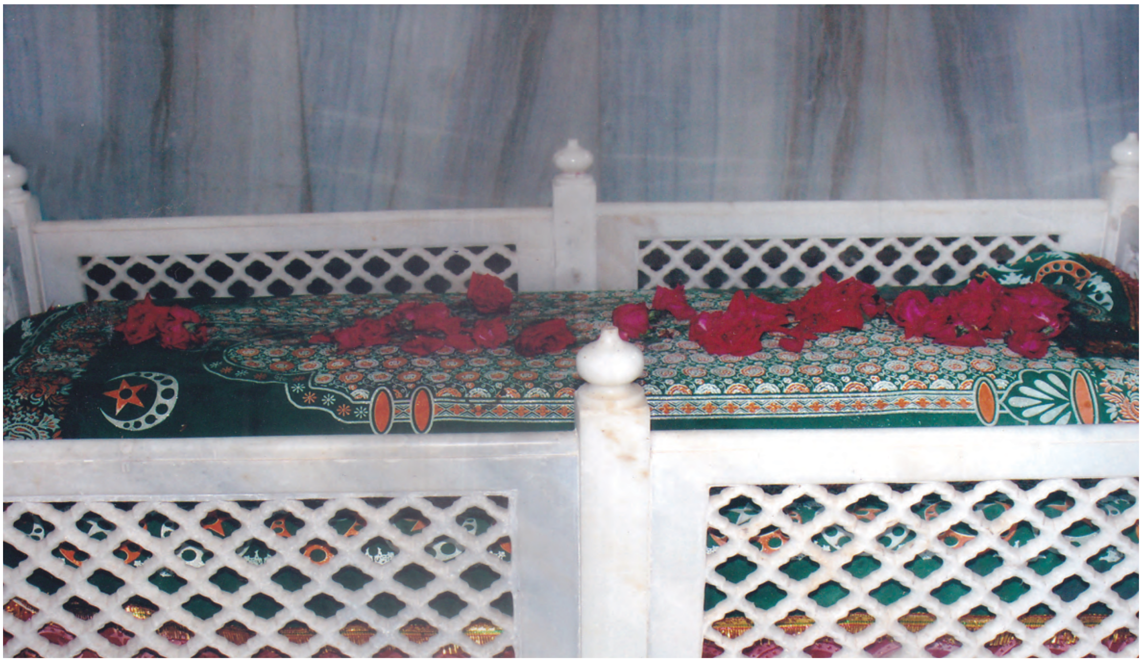

حضور محبوبِ ملت قدس سرہٗ کے آستانۂ مبارکہ کا اندرونی منظر

مزارِ پاک شہزادۂ حضور محبوبِ ملت حضور منصورِ ملت قدس سرہما

مزارِ پاک: شہزادۂ حضور غوث اعظم حضور سیدنا سید ابراہیم بغدادی قدس سرہٗ
ناریل واڑی قبرستان ممبئی۔ جن سے متعلق واقعہ کتاب کے اندر موجود ہے۔

آستانۂ مبارکہ حضور سید ناسرکار خواجہ دانا شاہ قدس سرہٗ سورت، گجرات

جہاں حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو علمائے کرام و مشائخِ عظام نے ’’شیر بیشۂ اہل سنت‘‘ کا خطاب عطا فرمایا۔

مزارِ پاک: بادشاہِ اسلام حضرت بہادر شاہ ظفر علیہ الرحمۃ والرضوان برما رنگون، جہاں پہنچ کر حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے ایک سوٹین دیسی گھی سے لنگر شریف بنوا کر عرس پاک منایا۔ اور آپ کے نبیرہ کو خلافت عطا فرمائی۔

آستانۂ مبارکہ حضور بندگی میاں قدس سرہٗ امیٹھی شریف، ضلع لکھنؤ جس کے سامنے حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے
اجدادِ کرام اپنی ہی آراضی میں آرام فرما ہیں۔

یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا مکانِ مبارک تھا۔ آج کی تاریخ میں وہاں ٹرانسفارمر موجود ہے
یعنی آج بھی وہاں سے مخلوقِ خدا کو روشنی مل رہی ہے۔ سبحان اللہ۔

یہی وہ اسٹیشن ہے جہاں پر واقعہ پیش آیا تھا کہ تین روزہ جلسے کے بعد بھی اتنا نذرانہ نہیں ملا کہ کانپور تک واپسی کا کرایہ ہوسکے۔
روضہ گاؤں اسٹیشن کی آج کی تاریخ میں یہ حالت ہے تو اُس دور کی کیا حالت ہوگی۔ تفصیلی واقعہ کتاب کے اندر ملاحظہ فرمائیں۔

پالی، راجستھان میں دورانِ مناظرہ حضور مظہرِ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی کرامت سے پتھر پر اسم رسالت جلوہ گر ہو گیا جو آج بھی پالی کی جامع مسجد میں بطور یادگار محفوظ ہے۔

پالی کی جامع مسجد

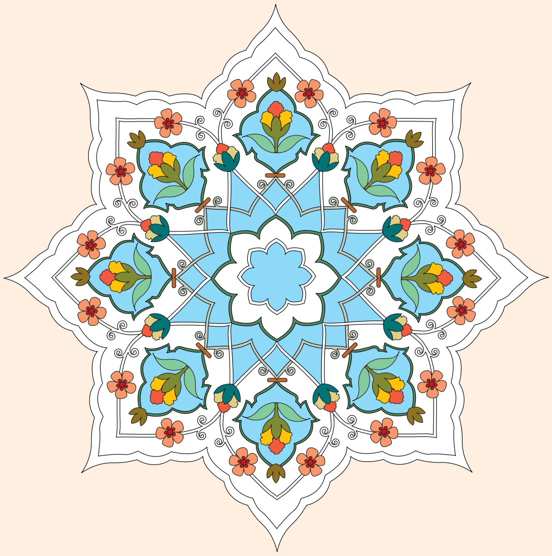

ان کا سایہ اِک تجلی، اُن کا نقشِ پا چراغ وہ جدھر گزرے ادھر اک روشنی ہوتی گئی

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مناظر اعظم علی الاطلاق علامہ الحاج الشاہ مفتی ابوالفتح محمد حشمت علی خانصاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی سے آگاہی بخشنے والی کتاب مستطاب

مسمّٰی بنام

سوانح مظہر اعلیٰ حضرت

از قلم حقیقت رقم

خلیفۂ حضور اعلیٰ حضرت برادرِ مظہر اعلیٰ حضرت محبوبِ ملت غازئ اہل سنت اسد السنۃ ضیغم الملۃ وصّاف الحبیب حضرت علامہ حافظ وقاری مفتی ابوالظفر محب الرضا **محمد محبوب علی خاں** صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

از افاداتِ مبارکہ

شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت یادگار شیر بیشۂ اہل سنت شیخ طریقت شیر ہندوستان فاتح کشمیر حشمتی شمشیر

حضور علامہ الحاج الشاہ مفتی **محمد ادریس رضا خان** صاحب قبلہ حشمتی آدامَ اللہ تعالیٰ فیوضھم المبارکہ

خانقاہِ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر، پیلی بھیت شریف

باہتمام

نبیرۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شہزادۂ حضور شیر ہندوستان گلبُنِ باغِ حشمت ساقئ جامِ حبِّ اہل بیت

حضرت العلام الحاج الشاہ مفتی **محمد سنابل رضا خان** صاحب قبلہ حشمتی عَمَّت فُیوضُھم المبارکہ

ناشر: **عسکری اکیڈمی**

چمنِ فاطمی خانقاہِ حسنی حسینی قادری چشتی برکاتی رضوی حشمتی، درگاہِ مظہر اعلیٰ حضرت، حشمت نگر، پیلی بھیت شریف، یوپی

www.mazhareaalahazrat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : سوانح مظہر اعلیٰ حضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
مصنف : حضور محبوب ملت مفتی محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ مفتیٔ اعظم ممبئی
اشاعت : بموقع پہلا سالانہ عرس حضور معصوم ملت قدس سرہٗ ۱۰؍شعبان المعظم ۱۴۴۶ھ، ۹؍فروری ۲۰۲۵ء
ناشر : عسکری اکیڈمی چمنِ فاطمی خانقاہِ حسنی حسینی قادری چشتی برکاتی رضوی حشمتی حشمت نگر، پیلی بھیت شریف
نظرثانی : شہزادۂ حضور شیر ہندوستان حضرت مفتی محمد شائل رضا خان صاحب قبلہ حشمتی دامت برکاتہم العالیہ
شہزادۂ حضور شیر ہندوستان حضرت مفتی محمد مناہل رضا خان صاحب قبلہ حشمتی دامت برکاتہم العالیہ
شہزادۂ حضور شیر ہندوستان حضرت مفتی محمد عنادل رضا خان صاحب قبلہ حشمتی دامت برکاتہم العالیہ
ہدیہ : ۵۰۰؍روپئے
صفحات : ۴۲۲
تعداد : ۲۱۰۰؍اکیس سو

ملنے کے پتے

۱۔ آستانۂ عالیہ حشمتیہ معصومیہ مشاہد نگر، ماہم شریف، گونڈہ
۲۔ جامعہ اہل سنت دار العلوم حشمت الرضا، کرنیل گنج، کانپور
۳۔ الجامعۃ الہادیۃ الحشمتیہ دار العلوم احمد عمر ڈوسا، بھیونڈی
۴۔ صوفی بکڈ پو، املی پورہ، کھنڈوہ، ایم پی
۵۔ دار العلوم غوثیہ چشتیہ حشمت الرضا ہردہ، ایم پی
۶۔ بزم محبانِ رضائے ادریس، رضا نگر، کھرپٹی، رونی سید پور، سیتامڑھی بہار
۷۔ انجمن غلامانِ شیر رضائی ٹی ایس حشمت نگر سگونی، ضلع ستنا، ایم پی

www.mazhareaalahazrat.com

فہرستِ مشمولات

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
شرفِ انتساب	۱۲	ہدیۂ عقیدت	۱۴
ارمغانِ محبت	۱۵	سوغاتِ شکرانہ	۱۶
نذرِ عقیدت	۱۷	خراجِ عقیدت	۱۸
کلماتِ ناشر	۱۹	پیش لفظ	۲۲
تذکرہ اہل وفا کا	۲۴	چراغِ راہ بنے ہیں تمہارے نقش قدم	۳۲
شیر بیشۂ اہل سنت ایک پیکر وفا	۴۳	فرمانِ اعلیٰ حضرت کی روشنی ذاتِ مظہر اعلیحضرت	۴۸
سرکارِ کلاں کے تأثرات کی روشنی میں..........	۴۹	حضور محدث اعظم ہند کا ایک اہم فتویٰ	۵۰
حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کی تحریر کی روشنی میں ...	۵۱	حضرت علامہ جیلانی میاں علیہ الرحمہ کی نظر میں	۵۲
علامہ جمیل الرحمن علیہ الرحمہ کی نظر میں..........	۵۳	منقبت: از حضور سید العلماء مارہروی علیہ الرحمہ	۵۴
منقبت: از حضور قطبِ رانچور علیہ الرحمہ	۵۵	منقبت: از حضور پاسبانِ ملت علیہ الرحمہ	۵۶
منقبت: از حضور پاسبانِ ملت علیہ الرحمہ	۵۷	منقبت: از حضور بلبل ہند مفتیٔ نانپارہ علیہ الرحمہ	۵۸
آغازِ سوانح مظہر اعلیٰ حضرت	۵۹	جذبۂ محبت طاہرہ	۶۲
حالاتِ مظہر اعلیٰ حضرت	۶۲	رسم بسم اللہ خوانی	۶۴
سلسلۂ عالیہ رضویہ میں داخل ہونا وبرائے طلبِ علم	۶۶	بارگاہِ رضا سے اکتسابِ فیض	۶۷
امام المناظرین کا پہلا مناظرہ	۶۸	وکالت نامۂ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۰
میدانِ کربلا کی مظہریت	۷۲	ماشاء اللہ آپ ابوالفتح ہیں	۷۴
روحانی بیٹا	۷۴	خلافت کمیٹی سے گفتگو کیلئے لکھنؤ روانہ فرمایا	۷۵
حضور اعلیٰ حضرت کی رفاقت میں بھوالی کا پہلا سفر	۷۵	حضور اعلیٰ حضرت کی رفاقت میں بھوالی کا دوسرا سفر	۷۶
لقب ولد مرافق، غیظ المنافق	۷۶	حضرت کی دستار بندی ودستار فضیلت	۷۷
حضرت شیر بیشۂ سنت کے اساتذہ	۷۸	حضرت شیر بیشۂ سنت کو اجازت وخلافت	۷۸

www.mazhareaalahazrat.com

لیگیوں کا افتراء و بہتان	۷۹	صاحبِ ارشاد بدستار بندی کا تبحر علمی	۸۰
جماعت رضائے مصطفیٰ	۸۱	جماعت رضائے مصطفیٰ کے پہلے مفتی	۸۱
متصوفہ ملاحدہ	۸۱	خطباتِ رضویہ و المیلا دالنبوی	۸۱
شدھی سنگھٹن کے مقابل تبلیغِ اسلام	۸۲	ایک خاص واقعہ	۸۲
چیلنج مباہلہ	۸۳	موضع اونڈی میں مناظرہ	۸۴
نوگاواں میں مناظرہ	۸۴	ایک عجیب دلچسپ واقعہ	۸۵
پنڈت شردھانند مناظرہ کیلئے حاضر ہوں	۸۶	تقریر منیر قلب	۸۶
بریلی شریف میں آریوں سے مناظرہ	۸۶	فیروز پور چھاؤنی میں آریوں سے مناظرہ	۸۷
وید کے بطلان پر دنداں شکن جواب	۸۷	غیر مقلد وہابیوں سے مناظرہ	۸۸
مناظرہ کی ایک جھلک	۸۸	حدیث سے حدیث کی تعریف کر کے بتادو	۹۱
مناظرۂ ابوہر منڈی ضلع فیروز پور پنجاب	۹۱	مدرسہ مسکینیہ دھوراجی میں صدر مدرسی	۹۲
دارالشفاء بریلی شریف میں حاضری	۹۳	پادرہ کا مناظرہ	۹۳
اس مناظرہ میں خاص بات	۹۳	سورت میں آپ کی سُنّیت نواز تقریریں	۹۵
راندیر میں ورودِ مسعود	۹۵	اپنے ولد مرافق پر حضور اعلیٰ حضرت کی نظر کرم	۹۶
دیوبندی مالداروں کے دباؤ پر خلیفہ تھانوی کی مناظرہ کو تیاری	۹۶	قہرِ دیوبندی بر جانِ مولوی دیوبندی	۹۶
خوف زدہ ہوکر مسجد کا دروازہ بند کردیا	۹۷	ایک لاکھ روپے کا لالچ	۹۸
مناظرۂ راندیر ضلع سورت	۹۸	مناظرہ شروع ہوا	۹۹
داناشاہ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر فتح مبین کی خوشی میں جلسہ	۱۰۱	وہابیہ کی جانب سے حضرت پر پہلا مقدمہ	۱۰۱
مظہر اعلیٰ حضرت نے گجرات کی سنیت کی حفاظت فرمائی	۱۰۲	عبدالشکور کاکوروی کا نوساری سے فرار	۱۰۲
پادرہ قیام کے دوران ایک نمایاں خدمت دینی	۱۰۲	مولوی اشرفعلی تھانوی و خلیل احمد انبہٹی کا فرار	۱۰۲
جمال بھائی قاسم بھائی کی پُرخلوص کاوشیں	۱۰۳	تھانوی صاحب کا مرضِ ناگفتہ بہ	۱۰۴
ناظم تعلیمات دیوبند کا جواب میں گالی نامہ	۱۰۴	بھیونڈی میں ولد مرافق کی آمد	۱۰۶

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

حضورِ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی جلوہ گری	۱۰۶	وہابیہ کی سازش زہر خورانی	۱۰۷
گجرات کے بعض مقامات کے واقعات	۱۰۸	وہابیوں دیوبندیوں پر حضرت کی دہشت	۱۱۲
جام نگر کا ایک پُرلطف واقعہ (وہابی کو وہابی نہ کہیں)	۱۱۳	دعاہی میں پوری تقریر فرمادی	۱۱۴
تمہید ایمان اور حسام الحرمین کا گجراتی میں ترجمہ	۱۱۵	ردِّ سیف یمانی اور اطیب البیان کی مفت تقسیم	۱۱۵
رادّ المہند کا گجراتی ترجمہ	۱۱۵	لطمۂ شیر برنجدی زادۂ راندیر کا گجراتی ترجمہ	۱۱۶
دین متین کی خدمت کے لئے ایک اور بے مثال قربانی	۱۱۶	حضرت شیر بیشۂ سنت کی دوسری شادی	۱۱۶
شہ بالا بنے حضور سید العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان	۱۱۷	تعظیمِ ساداتِ کرام	۱۱۸
عظمت پیلی بھیت شریف	۱۱۸	اولادِ امجاد	۱۱۸
چکمنڈی لکھنؤ میں مولوی عبدالشکور کاکوروی کا فرار	۱۲۳	آستانۂ حضرت مخدوم شاہ مینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مناظرہ	۱۲۳
بمبئی میں حضرت کا ورودِ مسعود	۱۲۴	اشتہار ''مولوی عبدالشکور کاکوروی کا تازہ فرار''	۱۲۴
بمبئی میں وہابیوں کی شرمناک شکست	۱۲۶	لاہور میں پہلی مرتبہ تشریف آوری	۱۲۶
بذاتِ حضرت حشمت کمال می بینی	۱۲۷	مالیگاؤں میں پہلی بار تشریف آوری	۱۲۸
مالیگاؤں میں گیارہ فضلائے دیوبند کا فرار	۱۲۹	اذانِ خطبۂ جمعہ	۱۳۱
مالیگاؤں میں مدرسہ اہل سنت کا قیام	۱۳۲	مالیگاؤں سے واپسی اور سورت تشریف آوری	۱۳۲
بمبئی تشریف آوری	۱۳۳	تصلب فی الدین کی ایک عظیم مثال	۱۳۳
اُن سے معافی مانگو ورنہ مدینہ شریف تک معافی نہ ہوگی	۱۳۴	مولوی شبیر احمد دیوبندی کا فرار	۱۳۴
مجالس محرم میں سلام با قیام کا آغاز	۱۳۵	بریلی شریف میں دیوبندیوں کا چیلنج مناظرہ اور فرار	۱۳۵
مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی کی دعوت پر	۱۳۶	مالیگاؤں میں حضرت تاج العلماء کو بلانا	۱۳۶
مولوی منظور سنبھلی کا اُس کے ہی وطن میں فرار	۱۳۷	وہابیہ کی شکست کا قدرتی منظر	۱۳۸
کانپور کا مناظرہ اور قاتلانہ حملہ	۱۳۹	برہمارنگون میں مظہرِ اعلیٰ حضرت کی پہلی تشریف آوری	۱۴۱
مولوی انور شاہ کشمیری، مولوی شبیر احمد دیوبندی کا فرار	۱۴۲	میرا پیشہ ردِّ وہابیت ہے	۱۴۲
نمازِ جمعہ کی امامت بنگالی مسجد میں	۱۴۳	مظہرِ اعلیٰ حضرت کی خطابت کی تاثیر	۱۴۴

www.mazhareaalahazrat.com

مانڈلے تشریف آوری	۱۴۴	مانڈلے کے وہابیوں کا چیلنجِ مناظرہ	۱۴۵
مولوی غلام علی شاہ کا فرار	۱۴۵	دیوبندیوں کا چیلنجِ مناظرہ	۱۴۶
رنگون کے سنی مسلمانوں کی طرف سے کھلا خط	۱۴۶	دیوبندیوں کی طرف سے جھوٹا اشتہار	۱۴۸
مولوی عبدالشکور کاکوروی کی اپنے میزبانوں پر برہمی	۱۴۸	جھوٹا مقدمہ اور دیوبندیوں کی شکستِ فاش	۱۴۹
ہائی کورٹ سے دیوبندیوں کی شکست	۱۵۰	رنگون میں مراجعت اور بے نظیر جلوس	۱۵۰
جرأت وحوصلہ	۱۵۰	کلکتہ میں منظور سنبھلی کا چھ ہزاری انعام	۱۵۱
رنگون کا دوسرا سفر	۱۵۳	ایمان افروز محفلیں	۱۵۴
رنگون میں نماز عیدالفطر	۱۵۵	رنگون رانی باغ میں عیدالفطر کی امامت	۱۵۶
دیوبندیوں کی طرف سے مناظرہ کا شور	۱۵۵	حضور مظہر اعلیٰ حضرت کا جواب	۱۵۶
رنگون کے مناظرے کا وکالت نامہ	۱۵۷	نمازِ عیدِ اضحیٰ	۱۵۸
حضرت شیر بیشۂ سنت کا ذکرِ شہادتین	۱۵۹	رنگون میں حضرت پر چار مقدمات اور کامیابی	۱۵۹
والد ماجد کا انتقال	۱۶۱	رانی گنج، ضلع بردوان بنگال کا مناظرہ	۱۶۲
چندوسی کا فیصلہ کن مناظرہ	۱۶۳	چیلنجِ مناظرہ بنام مولوی حشمت علی	۱۶۳
چندوسی میں عظیم الشان فیصلہ کن مناظرہ	۱۶۵	بریلی شریف میں مناظرہ، منظور و یاسین خام سرائی کا فرار	۱۶۶
آخری اتمام حجت	۱۶۷	ادری میں عظیم الشان تاریخی مناظرہ	۱۶۸
ایک روشن کرامت	۱۶۹	مظہریت کے جلوے، منظور اور مناظرہ کا عدد	۱۶۹
ادری کے مناظرے کی دعوت پر محدث اعظم کا مکتوب	۱۷۰	فراستِ ایمانی سے لبریز ایک واقعہ	۱۷۱
لاہور میں آخری قطعی فیصلہ کن مناظرہ	۱۷۳	وکالت نامہ	۱۷۴
تھانوی جی کی تحریر	۱۷۴	آخری فیصلہ کن مناظرہ کا دوسرا دن	۱۷۷۸
ثناء اللہ غیر مقلد کی آمد	۱۷۹	حضرت شیر بیشۂ سنت کی عظمت	۱۸۳
تھانوی صاحب نے وکیل مناظرہ بنایا ہی نہیں	۱۸۳	نام نہاد وکلاء کو تھانوی کا اعتبار اور بھروسہ نہ تھا	۱۸۳
حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کا کرم خاص	۱۸۴	لاہور کے مناظرہ سے متعلق حضرت کا مکتوبِ مبارک	۱۸۵

www.mazhareaalahazrat.com

ڈیرہ غازی خان میں اہل سنت کی فتح مبین.....	۱۸۶	ملتان شہر میں مناظرہ	۱۸۶
گیا میں اہل سنت کی فتح مبین کا دلکش نظارہ	۱۸۹	''خصم'' بمعنی شوہر یا فریق مقابل	۱۹۱
سلانوالی میں منظور سے مناظرہ	۱۹۲	جھنڈے والا پارک، امین آباد لکھنؤ کا مناظرہ	۱۹۳
نانپارہ میں حضرت کا مناظرہ، دیوبندیوں کی شکست...	۱۹۵	مورانواں میں اہل سنت کی فتحِ مبین	۱۹۸
بسڈیلہ میں سنیوں اور وہابیوں کا مناظرہ	۱۹۹	اس مناظرے کا ایک قابلِ ذکر واقعہ	۲۰۰
چرواہے مناظرہ کرنے لگے	۲۰۱	ایثار وقربانی	۲۰۱
بناوٹ سے نفرت	۲۰۱	بھدرسہ میں دیوبندیوں کی کھلی شکست	۲۰۱
بھدرسہ کا مقدمہ	۲۰۳	دشمن کی زبان سے گواہی	۲۰۴
دیوبندیوں کے کافر مرتد ہونے کی سند کورٹ سے	۲۰۵	حاضر جوابی	۲۰۶
سشن جج فیض آباد کا فیصلہ	۲۰۶	بھاؤپور ضلع بستی میں مناظرہ	۲۰۷
مناظرۂ دھنکھر پور، مولوی سہراب علی دیوبندی کا فرار	۲۰۹	گیارہ سوالاتِ قاہرہ جو آج تک لا جواب ہیں	۲۱۲
مہوہ پاکر میں مناظرہ دیوبندی مولوی زنانہ مکان میں بند	۲۱۴	دیوبندیوں کے اسٹیج پر قبضہ	۲۱۵
ڈونڈوہ بزرگ میں شاندار اِحقاقِ حق	۲۱۷	سمدھن ضلع فرخ آباد کا مناظرہ	۲۱۹
مناظرہ قصبہ پرشدے پور، سلون، ضلع رائے بریلی	۲۱۹	مکتوب گرامی حضرت مفتیٔ اعظم کانپور	۲۱۹
مناظرۂ بھیسنہوا بھبھنی، مولوی شفیع بیت ناری کا فرار	۲۲۰	سُنہٹیا کا مناظرہ	۲۲۱
حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کی تحریر	۲۲۲	سنڈیلہ میں مناظرہ	۲۲۲
بازار باغ دھانے پور، ضلع گونڈہ کا مناظرہ	۲۲۳	احمد آباد میں اہل سنت اور وہابیوں کا مناظرہ	۲۲۷
مہونا، ضلع سلطانپور کا مناظرہ	۲۳۰	بھوکے بیل کا خیال	۲۳۱
رسولی، ضلع بارہ بنکی کے مناظرے کا انجام	۲۳۱	شہر ڈھاکہ میں مناظرہ کا ایمان افروز واقعہ	۲۳۴
اللہ تعالیٰ چاہے تو منظور کو کُتیا بنادے	۲۳۸	مناظرۂ سلیم بھداری، کنڈہ، ضلع پرتا بگڈھ	۲۳۸
اجمیر معلیٰ میں عیسائیوں سے مناظرہ	۲۳۸	ایک عیسائی سے مناظرہ	۲۳۹
پالی میں مناظرہ اور کرامت کا ظہور	۲۳۹	میں اور سے کا فرق	۲۴۰

www.mazhareaalahazrat.com

جو قبلہ کو پیٹھ کئے بیٹھا ہو اُس سے کیا امید	۲۴۰	الملفوظ شریف پر بیجا اعتراض کا مُسکِت جواب	۲۴۱
موقف قابل غور ہے	۲۴۲	حضور اعلیٰحضرت و مظہر اعلیٰحضرت اور تقسیم ہند	۲۴۳
اتباعِ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۴۴	لیگ اور کانگریس کا فتنہ	۲۴۴
لیگ اور کانگریس کے متعلق موقف اور فتاویٰ رضویہ	۲۴۴	مظہر اعلیٰ حضرت کی کرامت و پیشین گوئی	۲۴۶
پینتالیس لاکھ مسلمان عورتیں بیوہ	۲۴۶	حضور اعلیٰ حضرت کی مظہریت کے جلوے	۲۴۶
پہلی حاضریٔ حرمین شریفین اور نجدیوں سے مناظرہ	۲۴۹	مکہ معظّمہ سے حضرت کا والا نامہ	۲۵۰
شیر بیشۂ سنت اور منظور سنبھلی کا جہاز میں مکالمہ	۲۵۲	مکہ معظّمہ سے دوسرا والا نامہ	۲۵۹
مکہ شریف سے تیسرا والا نامہ	۲۶۳	مکہ شریف سے چوتھا والا نامہ	۲۶۶
جدہ سے والا نامہ	۲۷۲	اصلِ مراد حاضری اس پاک در کی ہے	۲۷۳
منظور بھاگ کھڑا ہوا	۲۷۴	حج و زیارتِ حرمین شریفین سے ہند میں تشریف آوری	۲۷۴
مظہریت کے جلوے	۲۷۵	حضرت کے متعلق وہابیہ کی بے سرو پا افواہیں	۲۷۶
آستانۂ رضویہ پر حضرت کی حاضری اور شاندار استقبال	۲۷۶	بزم قادری رضوی کا کانپور سینٹرل سے کرنیل گنج تک	۲۷۷
پیلی بھیت شریف میں شاندار استقبال	۲۷۷	دوسری مرتبہ حاضریٔ حرمین شریفین	۲۷۹
سرزمینِ حرم سے حضرت کا والا نامہ	۲۸۰	پچیس نجدی ملاؤں سے مناظرہ	۲۸۱
پیلی بھیت شریف میں تشریف آوری	۲۸۳	بریلی شریف حاضری	۲۸۳
بلاری کرناٹک تشریف آوری	۲۸۳	رائے چور کرناٹک میں جلوہ افروزی	۲۸۴
گجرات میں تقریری پروگرام	۲۸۵	مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اور جرأت و ہمت	۲۸۷
گورنمنٹ برطانیہ کے ایوان میں شیرانہ للکار	۲۸۸	صبر و رضا کے جذبات سے معمور ایک مکتوب گرامی	۲۸۸
ایک تاریخی واقعہ	۲۹۰	دیوبند مدرسے کے گیٹ پر اعلانِ حق	۲۹۱
رافضی زمیندار کے سامنے شاندار احقاقِ حق	۲۹۱	صفی پور شریف میں زبردست ردِّ رافضیت	۲۹۲
ہردولی باندہ میں اعلانِ حق	۲۹۳	مظہر اعلیٰحضرت اور تصنیف و تالیف و تحریک	۲۹۵
قہر واجد دیان بر ہمشیر بسط البنان	۲۹۶	الصوارم الہندیہ (مظہریت کے جلوے)	۲۹۶

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

الصوارم السندیہ	٢٩٧	سیفِ خداوندی بردُ بروہابی دیوبندی	٢٩٧
دوسوٹ کیس کی چوری	٢٩٧	وحشتناک خواب	٢٩٧
رسالہ ''الامداد'' کی تلاش	٢٩٨	آل انڈیا سُنّی جمعیۃ العلماء	٢٩٩
کانپور میں مظہراعلیحضرت کی خدمات کی ہلکی جھلک	٣٠٠	حضرت کی شاعری	٣٠٤
حضرت کی مزید شاعری	٣٠٦	جلالت علمی، حاضر جوابی اور کمالِ خطابت	٣١١
مظہر اعلیٰ حضرت کی علمی جلالت	٣١٢	حضور اعلیٰ حضرت کی تحریرات سمجھنے کا ذہن رسا	٣١٢
سونا بنانے کا نسخہ	٣١٣	خطائے بزرگاں گرفتن خطاست کا مطلب	٣١٣
کیا نجاست کا بریانی ہونا ممکن ہے؟	٣١٤	حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیارا رنگ	٣١٤
حاضر جوابی کی ایک اعلیٰ مثال مسئلۂ حاضر وناظر...	٣١٥	جنتی دروازہ	٣١٥
کونڈے کی فاتحہ پراعتراض کا عقلی ونقلی جواب	٣١٦	مبارکپور، ضلع اعظم گڈھ میں ایمان افروز بیانات	٣١٧
علمی تقریر	٣١٩	خطابت میں کمال	٣١٩
اندازِ خطابت کا کمال	٣٢٠	حضور مظہر اعلیٰ حضرت کی ولایت وکرامت	٣٢١
حضرت کے جسم کا ایک ایک عضوا لگ دیکھا	٣٢٢	تو جنگل کا شیر ہے اور میں رضا کا شیر ہوں	٣٢٢
پیر ہو تو اعلیحضرت جیسا مرید ہو تو مظہراعلیحضرت جیسا	٣٢٣	مظہر اعلیٰ حضرت کی کرامت سے صاحب اولاد	٣٢٤
حضور سید العلماء قدس سرہٗ کا بیانِ مبارک	٣٢٥	دس ہزار کا مجمع اُلٹے پاؤں واپس ہوا	٣٢٦
سایۂ دامانِ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم	٣٢٧	ایک اور بشارت	٣٢٨
چار لڑکے ہوں گے	٣٢٩	پاگل شفایاب ہوگیا	٣٢٩
علم مافی الغد اولیاء کو بھی ملتا ہے	٣٣٠	گم شدہ تانبہ کی رکابی واپس آگئی	٣٣٠
لوح محفوظ است پیش اولیاء	٣٣١	علم مافی الغد از اولیائے کرام	٣٣١
اپنے مرید کو خواب میں خبر دے گئے	٣٣٢	رجبی شریف کے جلسے کے لئے بشارت	٣٣٢
بہار میں تشریف آوری	٣٣٤	حضور محدث اعظم ہند کی دعوت پر بنگال تشریف آوری	٣٣٤
بستہ ڈانگی میں حضرت کے ایمان افروز بیانات کا عظیم فیضان	٣٣٥	نیاز مندوں کا ہجوم	٣٣٦

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

کل کہو گے کل ہی کا دن اچھا تھا	۳۳۷	پیکر تواضع ومجسم سادگی	۳۳۸
جمشید پور کا آخری سفر	۳۳۸	حضرت شیر بیشۂ سنت پر دیو بندیوں کا آخری مقدمہ	۳۳۹
ردُّ کَیْدِ الخُبَثاء	۳۴۴	سُنّی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی میں وہابیوں کا ہنگامہ	۳۴۵
بارگاہِ سلطانِ بغداد میں عریضہ لیکر حاضری	۳۴۶	بارگاہِ غریب نواز میں مظہر اعلیٰ حضرت کی حاضری	۳۴۶
استخارہ	۳۴۷	مظہر اعلیٰ حضرت کے خصائل مبارکہ	۳۴۹
عاداتِ مبارکہ	۳۵۰	واعظین ومبلغین اہل سنت سے محبت	۳۵۱
علمائے کرام کی عزت ومحبت	۳۵۲	مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی بے نفسی	۳۵۲
غریبوں سے ہمدردی	۳۵۳	غرباء پروری وشانِ سخاوت	۳۵۳
حضرت شیر بیشۂ سنت کا مقصد	۳۵۳	مال ودولت سے اجتناب	۳۵۴
عمل سندونی کا ارادہ	۳۵۴	نصائح ضروریہ	۳۵۵
حضور مظہر اعلیٰ حضرت ایک عظیم مرشد طریقت	۳۵۷	شیخ ملت کا آغاز سلسلۂ بیعت	۳۵۸
خلفائے شیخ ملت کے اسمائے گرامی	۳۵۹	تلامذۂ علم دین	۳۶۲
مکتوبِ گرامئ مظہر اعلیٰ حضرت برائے تعزیت	۳۶۴	حضرت شیر بیشۂ سنت اپنے مکتوبات کے آئینے میں	۳۶۷
مکتوب گرامی (۲)	۳۶۸	مکتوب گرامی (۳)	۳۷۰
شہادت ورحلت کے واقعات	۳۷۵	رَسولی ضلع بارہ بنکی میں زہر خورانی	۳۷۶
بمبئی عظمیٰ سُنّی جمعیۃ العلماء کانفرنس	۳۷۶	زہر خورانی کی خبر مجھے کیسے ہوئی	۳۷۶
شہید ذی شان	۳۷۸	استحقاقِ شہادت	۳۷۸
قبورِ مسلمین کا احترام	۳۷۹	آخری نصیبہ ورمرید	۳۸۰
سرکارِ اعلیٰ حضرت کا مزارِ پاک سے باہر تشریف لانا	۳۸۱	حضرت کی رحلت سے متعلق آپ کے صاحبزدے کا مکتوب	۳۸۲
واقعات بعد انتقال	۳۸۴	حضرت کے خطوط بنام الحاج احمد عمر ڈوسا علیہما الرحمۃ والرضوان	۳۸۷
پہلا والا نامہ	۳۸۸	دوسرا والا نامہ	۳۸۹
تیسرا والا نامہ	۳۹۰	چوتھا والا نامہ	۳۹۱

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

تواضع وانکساری کی حیرت انگیز مثال	۳۹۲	پانچواں والا نامہ	۳۹۳
چھٹا والا نامہ	۳۹۴	ساتواں والا نامہ	۳۹۵
آٹھواں والا نامہ	۳۹۷	نواں والا نامہ	۳۹۸
دسواں والا نامہ بصورتِ اپیل	۳۹۹	پُرانی یادیں	۳۹۹
صرف چار روپے میں پورا سفر حج	۴۰۰	مکہ شریف میں ابنِ سعود کو چیلنج مناظرہ	۴۰۲
نماز جنازہ ادا فرمائی	۴۰۳	مظہر اعلیٰ حضرت کی دعا	۴۰۳
علامہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ استقبال کیلئے تشریف لائے	۴۰۳	میرے احمد کو مجھے عنایت فرمادیں	۴۰۴
چومنے کو شرک کہنے پر دندان شکن جواب	۴۰۴	دوسری مرتبہ کے سفرِ حرمین شریفین کے واقعات	۴۰۵
اسپیشل ہوائی جہاز سے مدینہ طیبہ بھیجا	۴۰۶	وظیفۂ حشمتی	۴۰۶
کشائشِ رزق کا بہترین عمل	۴۰۶	جو میرے پیر نے فرمایا وہی ہوا	۴۰۷
فہرستِ تصنیفات	۴۰۹	فہرستِ مناظرہ ومقاماتِ مناظرہ	۴۱۴

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

شرفِ انتساب

اپنی اِن تمام تر کاوشوں کو اس ذات گرامی کی جانب منسوب کرتے ہوئے ہم فخر محسوس کرتے ہیں جس ذات مجمع حسنات نے اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ دینِ پاکِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی حفاظت وصیانت کے لئے وقف فرمادیا۔ بدلے میں بارگاہِ خداورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) سے یہ انعام ملا کہ اس ذات باوقار کا اسم گرامی اہلِ سنت کا علامتی نشان بنادیا گیا مگر قربان جاؤں اُس ذات سراپا کرامات پر کہ آپ نے اپنی وصیت مبارکہ میں یہ تحریر فرمادیا:

''میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اُس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔''

جس ذات سرشکنِ بطلات وخرافات نے جنم لینے والے بھیانک تباہ کنِ ایمان فتنے کی نقاب کشائی اِن لفظوں میں فرمائی کہ

''صلح کل والوں کی زبانیں ہر مجلس کا رنگ دیکھ کر بولتی ہیں۔''

جس ذات سراپا برکات نے پوری زندگی یہی درس دیا کہ

''جس کو بارگاہ رسالت علیٰ صاحبہا الصلاۃ والتسلیم میں ادنیٰ گستاخ پاؤ اُسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔''

جس ذات والاصفات کا ولولہ وجذبہ صادقہ یہ تھا کہ

''سب سے پہلا، سب سے بہتر، سب سے اعلیٰ، سب سے قیمتی فن یہ ہے کہ رسولوں کے سردار (صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہ وعلیہم اجمعین) کی جنابِ پاک کی حمایت کیلئے اس وقت کمر بستہ ہوجاتا ہوں جب کوئی کمینہ وہابی گستاخانہ کلام کے ساتھ آپ کی شان میں زبان دراز کرتا ہے میرے پروردگار نے اسے قبول فرمالیا تو وہ میرے لئے کافی ہے۔ مجھے اپنے رب کی رحمت سے امید ہے کہ وہ قبول فرمائے گا۔ کیونکہ اس کا

www.mazhareaalahazrat.com

ارشاد ہے کہ میرا بندہ میری بابت جو گمان رکھتا ہے میں اس کے مطابق معاملہ فرماتا ہوں۔"

[ماخوذ از: الاجازات المتینہ]

اُسی ذات گرامی کو دنیا

امام اہل سنن فخر زمین و زمن سرمایۂ علم و فن امام عشق و محبت مجدد اعظم دین و ملت سیدنا و سندنا و کنزنا و ذخرنا لیومنا و غدنا

سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جیسے مبارک القاب و آداب سے یاد کرتی ہے۔

برزمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود　　سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

گر قبول افتد زہے عزو شرف

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

ھدیۂ عقیدت

اُس پاکباز ہستی کی بارگاہ میں جو زندگی بھر دشمنانِ خدا اور سول یعنی وہابیوں دیوبندیوں پر ''برقِ خداوندی'' گراتا رہا۔ جب شرعی معاملات میں ابوالاعلیٰ مردودی جیسے آزاد فکر کے عیاش قلم کی جسارت بڑھی تو ''قہر معبودی بر جسارتِ مودودی'' بن کر نمودار ہوا۔ جب تسبیح و مصلیٰ دِکھا کر لوگوں کے ایمان وعقیدے پر شب خون مارنے کے لئے نام نہاد تبلیغی جماعت وجود میں آئی تو قوم کو آگاہ فرمایا کہ ''تبلیغی جماعت کیا ہے اور کیا چاہتی ہے'' نیز جب تقلید ائمۂ مجتہدین کو شرک و بدعت کہہ کر گمراہ کیا جانے لگا تو مسلمانوں کو ''قدر و منزلتِ تقلید'' سمجھاتا رہا۔ اور اہلِ ایمان کو ''کراماتِ ساداتِ وآلِ اطہار'' و ''کراماتِ صحابۂ کرام'' سنا سنا کر ایمان کو جلا بخشتا رہا نیز میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ''مرأتِ حسنِ بے مثال'' دِکھا دِکھا کر بتاتا رہا کہ ؎

چہرہ ہے ترا آئینۂ حسنِ الٰہی　　　دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی

یعنی

خلیفۂ حضور اعلیٰ حضرت برادرِ حضور مظہر اعلیٰ حضرت اسد السنۃ ضیغم الملۃ صاحب تصانیف کثیرہ شہیرہ مقبولہ غازیٔ اہل سنت حضرت علامہ شاہ مفتی حافظ وقاری ابوالظفر محب الرضا **محمد محبوب علی خاں** صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی مفتیٔ اعظم ممبئی

Mazhar-e-Aala Hazrat

اور

اُس ذاتِ والاصفات کی بارگاہ میں جو صاحبِ سوانح یعنی حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی مظہریت کے جلوؤں کو اپنے وجود میں سمیٹ کر زندگی بھر ''اتحادِ باطل کی بیخ کنی'' فرماتا رہا۔

یعنی

شہزادہ وجانشین مظہر اعلیٰ حضرت مظہر شیر بیشۂ اہل سنت اعلم العلماء افقہ الفقہاء رئیس الاتقیاء
امام المناظرین غیظ المنافقین والمرتدین
حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی ابوالمظفر **محمد مشاہد رضا خاں** صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی
المعروف **حضور مشاہد ملت** قدس اللہ سرہٗ العزیز

جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں　　　خیاباں خیاباں اِرم دیکھتے ہیں

www.mazhareaalahazrat.com

ارمغانِ محبت

اُن عظیم ہستیوں کی بارگاہِ بلند و بالا میں جنہوں نے ناقصوں کو کامل بنایا اور کاملوں کی رہنمائی فرمائی، جنہوں نے دنیا والوں کو مقصدِ زیست سمجھایا، جنہوں نے فنا اور بقا کے رموز سمجھائے۔

یعنی

زبدۃ العارفین عمدۃ الکاملین عارف ربانی عاشق محبوب سبحانی فنافی الرسول جاں نثارِ آلِ بتول شہزادۂ
حضور مظہر اعلیٰ حضرت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی صوفی **احمد مشہود رضا خاں** صاحب قبلہ
قادری برکاتی رضوی حشمتی المعروف **حضور مشہودِ ملت** قَدَّسَ اللہُ سِرَّہُ العَزِیز

و

عمدۃ الحفاظ جید القراء چراغِ خاندانِ برکات منبعِ حسنات شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت
حضرت علامہ حافظ و قاری **محمد عسکری رضا خاں** صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی
علیہ الرحمۃ والرضوان

و

شیخ طریقت حامئ سنت ماحئ کفر و ضلالت ہادم قصرِ وہابیت و دیوبندیت عارف باللہ فانی فی رسول اللہ
قطبِ زمن شہزادۂ شیر بیشۂ اہل سنن
حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی **محمد معصوم الرضا خاں** صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مفتئ اعظم شہر پیلی بھیت شریف و بانی الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر، ماہم شریف، ضلع گونڈہ

دل کو تھاما اِن کا دان تھام کے میرے دونوں ہاتھ نکلے کام کے

Mazhar-e-Aala Hazrat
www.mazhareaalahazrat.com

سوغاتِ شکرانہ

اُس عابد شب زندہ دار ہستی کی بارگاہ میں

جس کی صبح وشام، شب وروز ذکرِ الٰہی سے معطر ہے، جس کے چہرے کی نورانیت ولایت وکرامت کا خطبہ پڑھ رہی ہے کہ حضور والا نے اس کتاب مستطاب کے سلسلے میں اپنے مفید ومبارک مشوروں سے سرفرازی بخشی

میری مراد

شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیخ طریقت واقفِ رموز شریعت وطریقت علمبر ارسُنّیت سر شکنِ

نجدیت وصلحکلیت جنید زماں مشکوٰۃ العارفین ناصر الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی **محمد ناصر رضا خان** صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی

اَطَالَ اللّٰہُ عُمُرَہٗ بِالصِّحَّۃِ وَالعَافِیہ

اندھیری رات میں گر ان کی یاد ساتھ نہ ہو کہاں اُٹھیں یہ قدم اور کہاں ملے منزل

www.mazhareaalahazrat.com

نذرِ عقیدت

اُس عظیم المرتبت ہستی کی بارگاہ میں جس کے اندر چٹان سے مضبوط عزم، دریا کی طرح سخاوت، سمندر کی طرح سکوت، بزرگوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت، غریبوں کی ہمدردی، اسلاف کی یادگار، اخلاف کے لئے مثالی کردار، دینی حمیت، ایمانی غیرت، اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ اور رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کی عملی تفسیر ہے، جو فی زمانا استقامت علی الحق وتصلب فی الدین کا امام ہے، جس کے مریدین وفیض یافتگان کا تصلب فی الدین خود اپنی آپ مثال ہے ان سب پر مستزاد یہ کہ تواضع، انکساری اور سادگی رشک کرتی نظر آئے۔

میری مراد

مخزنِ علم وحکمت منبع فیض وبرکت صاحب کشف وکرامت قاطع نجدیت ودیوبندیت آفت جانِ وہابیت وصلح کلیت شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت یادگارِ شیر بیشۂ اہل سنت شیخ طریقت فاتح کشمیر حشمتی شمشیر حضرت العلام الحاج الشاہ مفتی محمد ادریس رضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی المعروف حضور شیر ہندوستان

اَفَاضَنَا اللہُ تَعَالیٰ بِفُیُوضِھِمُ الْمُبَارَکَۃ

حسنِ کامل بے نیاز از منتِ مشاطگان   کاملاں را احتیاجِ جبہ و دستار نیست

www.mazhareaalahazrat.com

خراجِ عقیدت

اُس پا کیزہ ہستی کی بارگاہ میں جس کی دلی تمنا تھی کہ آقائے نعمت حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مناظر اعظم امام المناظرین غیظ المنافقین سیدنا الشاہ علامہ مفتی ابوالفتح محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس سوانح حیاتِ مبارکہ جلد منظر عام پر آجائے لہٰذا اُن کی سخت علالت کے زمانے میں بھی یہ کام شیخ طریقت شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت حضور شیر ہندوستان دامت برکاتہم العالیہ کی سرپرستی و نگرانی میں جاری رہا۔ پھر ۱۵؍صفر المظفر ۱۴۴۲ھ مطابق ۳؍۱۰؍اکتوبر ۲۰۲۰ء بروز شنبہ مبارکہ کو اُن کے وصال پُر ملال کے بعد اِس کام کا سلسلہ اُن کے آستانۂ مبارکہ چمنِ فاطمی درگاہِ مظہر اعلیٰ حضرت، حشمت نگر، پیلی بھیت شریف میں جاری رہا۔ لہٰذا ہم سمجھتے ہیں کہ اُن کی روحانیت کا سہارا ہی رہا کہ الحمدللہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا اور کتاب تمام تر کتابت و طباعت کے دشوار گزار مراحل سے گزر کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

میری مراد

شہزادئ حضور شیر ہندوستان رابعۂ عصر جاں نثار شہدائے کربلا عاشقۂ پنجتن عابدہ زاہدہ عارفہ کاملہ
مخدومہ معظّمہ **باجی صاحبہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا

در پہ میلہ سج گیا فیضان جاری ہوگیا جھولیاں بھرتی ہیں سب کی دوڑتے ہیں بے نوا

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

کلماتِ ناشر

مولیٰ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے، اُس کے محبوب مالکِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عنایتوں سے اور مشائخِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فیضانِ کرم سے طباعت کے دشوار مراحل سے گزر کر کتاب مبارک بنام ''سوانحِ مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کی طباعت کے دشوار مراحل کی تفصیل بہت طویل ہوجائے گی لہٰذا تفصیل کی تطویل کے بغیر کچھ ضروری وضاحت طلب امور عرض کردوں۔

(الف) برادرِ مظہر اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم ممبئ غازیٔ اہل سنت حضور محبوب ملت علامہ شاہ مفتی محمد محبوب علی خان صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی جانب منسوب کتاب بنام ''سوانح شیر بیشۂ سنت'' موسوم بنام تاریخی ''مشاہدہ مولیٰنا حشمت علی'' کئی بار شائع ہوئی۔ مگر جب اس کے مشمولات کو بنظرِ تحقیق دیکھا گیا تو کئی چیزیں اُجاگر ہوئیں۔ (۱) اس میں اختصار بہت ہے یعنی حیاتِ طیبۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کئی پہلو اُجاگر نہیں۔ (۲) مناظرات وتصنیفات میں بہت کم کا ذکر آپایا۔ اِن دونوں باتوں کی وجہ تو یہ ہوسکتی ہے کہ صرف دو مہینے کی قلیل مدت میں حضور محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس کی تکمیل فرمائی۔ (۳) کچھ باتوں کا صاحبِ سوانح کی تحریر سے ٹکراؤ۔ (۴) کئی فحش غلطیوں کا کتاب میں درآنا۔ آخر الذکر دو باتوں کی وجہ یہ ہے کہ اسباب وذرائع کی کمی کے باعث یہ کتاب حضور محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی حیات پاک میں چھپ نہ سکی، بعدازاں کتاب ہٰذا دفتر ماہنامہ پاسبان الہٰ آباد دارالعلوم غریب نواز الہٰ آباد پہنچ گئی پھر وہاں کن کن کے ہاتھ لگی اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ہی بہتر جانیں۔ اور تیس سال تک چھپنے کی نوبت نہ آئی۔ پہلی اشاعت تیس سال کی طویل مدت کے بعد ہوئی اور اصل مسودہ بھی محفوظ نہ رہا جس سے اس کی مطابقت کی جاسکے۔ نیز بعض ذرائع سے معلوم ہوا کہ کاتب عقیدۃً گڑبڑ تھا اور یہ علم بھی بعد میں ہوا۔ اِن حالات میں الحاقات سے کتاب کا محفوظ رہنا بہت مشکل امر ہے۔ لہٰذا چند اغلاط بطور نمونہ کے پیش ہیں۔

اغلاط کی چند مثالیں

نمبر ۱:۔ اس مبارک کتاب میں جگہ جگہ حضور محبوبِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے تاریخی مادے نکالے اور اس معاملے میں آپ کو ملکہ حاصل تھا۔ اس معاملے میں ذرا بھی سوجھ بوجھ رکھنے والا جانتا ہے کہ ایک حرف بلکہ رسم الخط کے بدلنے سے خروجِ مادہ میں غلطی واقع ہوجاتی ہے۔ میں آپ کے سامنے چند نمونے پیش کرنا چاہتا ہوں جن سے واضح ہوجائے گا کہ اس کتاب کی کتابت وطباعت میں کس قدر لاپرواہی اور بے احتیاطی برتی گئی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ اس کتاب مستطاب کے اسم تاریخی کا مادہ صحیح برآمد نہیں ہورہا ہے جو کہ ٹائٹل پیج پر بایں طور درج ہے ''بنامِ تاریخی: مشاہدہ مولیٰنا حشمت علی'' اب نیچے وہ الفاظ وتراکیب ہم پیش کررہے ہیں جن کے نیچے تاریخی مادے تو درج ہیں مگر وہ مادے نہیں نکل رہے ہیں۔

www.mazhareaalahazrat.com

''علامہ دہر مولٰینا حشمت علی'' ''رضوان ربہ علیہ'' ''حسان العجم مولٰینا محمد حشمت علی'' ''حالات مولوی حشمت علی'' ''حیات بلند پایہ مولٰینا حشمت علی''

نمبر ۲:۔ کتاب قدیم کے صفحہ ۱۶۲/ پر ہے ''کل چہار شنبہ ۲۴/ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۴/ ستمبر ۱۹۵۱ء''

یہ درست نہیں ہے کہ ''۲۴/ ذی الحجہ چہار شنبہ'' کو ''۲۴/ ستمبر'' ہو۔

اوّلاً: اس لئے کہ آگے صفحہ ۱۷۱/ پر ہے:

''آج شنبہ ۲۷/ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۹/ ستمبر ۱۹۵۱ء''

اگر چہار شنبہ کو ۲۴/ ستمبر مانتے ہیں تو ۲۹/ ستمبر کی تاریخ شنبہ کو نہیں ہوسکتی بلکہ دوشنبہ کو ہونی چاہئے۔

یونہی صفحہ ۱۷۳/ پر ہے:

''کل شنبہ ۲۷/ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۹/ ستمبر ۱۹۵۱ء''

یہاں بھی اگر چہار شنبہ کو ۲۴/ ستمبر مانتے ہیں تو ۲۹/ ستمبر کی تاریخ شنبہ کو نہیں ہوسکتی بلکہ دوشنبہ کو ہونی چاہئے۔

یونہی صفحہ ۱۷۹/ پر ہے:

''آج پنجشنبہ ۳/ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ مطابق ۴/ اکتوبر ۱۹۵۱ء''

یہاں بھی اگر چہار شنبہ کو ۲۴/ ستمبر مانتے ہیں تو ۴/ اکتوبر کی تاریخ پنجشنبہ کو نہیں ہوسکتی بلکہ شنبہ کو ہونی چاہئے۔

ثانیاً: نیٹ پر موجود ۱۹۵۱ء کے کلینڈر میں بھی ''۲۴/ ذی الحجۃ الحرام'' کے ساتھ ''۲۶/ ستمبر'' درج ہے۔

ہاں البتہ! عبارتِ اول میں دیگر عبارتوں کے اعتبار سے ''۲۴/ ستمبر'' کو ''۲۶/ ستمبر'' ماننے کی صورت میں کسی قسم کا کوئی ٹکراؤ نہیں نظر آتا۔لہٰذا ''۲۶/ ستمبر'' سے اس کی تصحیح کر دی گئی۔

نمبر ۳:۔ کتاب قدیم کے صفحہ ۲۷۷/ پر حج سے قبل بیت المال مدنپورہ میں کی گئی میٹنگ کی تاریخ درج ہے:

''۲۳/ دسمبر ۱۹۵۱ء''

نیز محمدی جہاز کے ذریعے روانگی کی تاریخ ''۲۷/ دسمبر ۱۹۵۱ء'' درج ہے جو کسی بھی صورت میں درست نہیں ہے کہ جب حج ستمبر کے مہینے میں ہی ہوگیا تو دسمبر کے مہینے میں میٹنگ اور روانگی کیسے ہوسکتی ہے؟

نمبر ایک کے تحت دی گئی تفصیل سے واضح ہے کہ یکم ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ کو شمسی تاریخ ''۳/ ستمبر'' تھی۔اور حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکہ معظّمہ سے آنے والے ''والا نامہ'' سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ ۲۹/ ذی القعدہ کو مکۃ المکرمہ میں تھے جبھی تو تحریر فرماتے ہیں:

www.mazhareaalahazrat.com

''حالانکہ جتنے جہاز ۲۹ / ذی قعدہ کو راہ میں تھے تقریباً ہر ایک سفر کرنے والے حجاج سے ملاقات کی کسی نے ۲۹ / کی رویت کی شہادت نہ دی۔''

(ب) اِس کتاب کی ترتیب میں حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مناظر اعظم علی الاطلاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتبِ مناظرہ، قلمی تحریراتِ مناظرہ، مکتوباتِ مبارکہ، قلمی کتبِ مبارکہ اور قلمی بیاض شریف سے مدد لی گئی ہے۔ یعنی صاحبِ سوانح کی تحریراتِ مبارکہ کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

(ج) حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں اہل ادیانِ باطلہ و مذاہبِ عاطلہ بشمول وہابیہ، دیوبندیہ، روافض، عیسائی، آریہ وغیرہ سے تقریباً سو (۱۰۰) سے زائد مناظرے فرمائے ہیں۔ ان میں سے نصف سے زائد مناظروں کی روداد ہی مرتّب نہ ہوسکی۔ اور جن کی روداد مرتّب ہوئی اُن میں سے کچھ دیوبندیوں نے چُوری کروادی، کچھ شائع ہونے سے رہ گئی۔ باوجود اس کے حتی المقدور تفصیل حاصل کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ جن مناظروں کی روداد شائع ہوچکی اُن کی مختصراً ضروری باتیں بتا کر کہیں اصلِ کتاب میں کہیں حاشیہ میں بتادیا گیا ہے کہ اس کی روداد فلاں مکتبہ سے شائع ہوچکی ہے۔ جس کی روداد شائع نہ ہوسکی مگر مرتَّب ہے تو اس کی بھی وضاحت موجود ہے۔ دعا فرمائیں کہ وہ رودادیں بھی جلد طبع ہوجائیں۔ ان کے علاوہ جن مناظروں کی جتنی تفصیل معلوم ہوئی اتنی دے دی گئی مثلاً کسی مناظرے کا کوئی واقعہ ملا تو اسے ہی درج کردیا گیا، کسی کی تاریخ معلوم ہوئی تو تاریخ ہی درج کردی گئی، کہیں مقامِ مناظرہ کا ذکر ملا تو اسے ذکر کردیا گیا، کسی مناظرے سے متعلق کوئی مکتوب شریف ہاتھ آیا تو اسے شامل کردیا گیا۔

(د) چونکہ اصل سوانح شیر بیشۂ سنت رضی اللہ عنہ برادر حضور مظہر اعلیٰ حضرت حضور محبوبِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف لطیف ہے لہٰذا ''از قلم حقیقت رقم'' کے تحت حضور محبوبِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کا اسم گرامی درج کیا گیا ہے اور چونکہ بقیہ مواد کی فراہمی شیخ طریقت مرشد برحق حضور شیر ہندوستان دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی اور ترتیب میں ساری رہنمائی حضور والا ہی نے فرمائی لہٰذا ''از افاداتِ مبارکہ'' کے تحت حضور شیر ہندوستان دامت فیوضھم المبارکہ کا اسم مبارک رکھا گیا ہے۔

نوٹ: کتاب کے مضامین وغیرہ میں تصحیح کی ہر طرح کی ممکن کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی خامی نظر آئے تو قائینِ کرام ضرور مطلع فرمائیں اور اسے ہماری کوتاہی پر محمول فرمائیں، بزرگوں کی ذات اس سے بری ہے۔ آئندہ اشاعت میں کمی دور کرنے کی کوشش کی جائے گی نیز مزید مواد حاصل ہوں گے تو اُن مواد کو آئندہ اشاعت میں شامل کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ الرحمٰن۔

گدائے کوئے حشمت و طالبِ رضائے ادریس:

عبید ادریس محمد نقیب الرحمٰن حشمتی صدیقی خادم: جامعہ اہل سنت دار العلوم حشمت الرضا کرنیل گنج، کانپور

www.mazhareaalahazrat.com

پیش لفظ

ازقلم: مجاہد سُنّیت خلیفۂ حضور مشاہد ملت حضرت علامہ مفتی **محمد مظہر الحق** صاحب قبلہ حشمتی علیہ الرحمۃ والرضوان
قصبہ ایچولی، ضلع بارہ بنکی، یوپی

اہل سنت کا سہارا ہند میں بعد رضا ہے ہمارا ہی پیا حشمت علی خاں قادری
مسلکِ اعلیٰ حضرت کو روشن کیا مظہرِ اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

سوانح شیر بیشۂ سنت صرف کتابوں کی دُنیا میں ایک معرکۃ الآرا کتاب ہی نہیں، کہ ایک صاحب طرز ادیب کا شاہکارِ قلم ہو یا ایک عظیم شخصیت کے حالاتِ زندگی ہوں، بلکہ یہ اس عبقری شخصیت کی سوانحِ حیات ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا سچا نائب، دینِ فاطمی حسنی وحسینی کا بیباک ترجمان، میدانِ بدر واحد کے مجاہدین اسلام کی یادگار ،سرکار غوث اعظم وسرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اُسوۂ حسنہ کا پیکر عمل، سیدی اعلیٰ حضرت کا مظہر اتم ہے، مذہبِ اہل سنت، مسلکِ اعلیٰ حضرت کا قائد ہے، سُنّی عالموں کو مناظر بنانے والی ذات ہے، فرقہائے باطلہ ومذاہب باطلہ کے مقابل ایسا کوہِ گراں کہ دُنیا نے مناظر اعظم وشیر بیشۂ اہل سنت ومظہر اعلیٰ حضرت سے پہچانا اور مانا، حضرت ملک العلماء خلیفۂ اعلیٰ حضرت جیسی عظیم شخصیت نے **''نمونہ شدت حضرت عمر واعلیٰ حضرت''** تحریر فرمایا۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

سوانح حیات کے ساتھ ساتھ ایسا تاریخی دستاویز ہے جس سے امامِ اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت کے افکار ونظریات واہل سنت وجماعت کی تحریکات کے اہم گوشے روشن واجاگر ہیں۔

مذہب اہل سنت کی ہر تحریک چاہے وہ دینی ہو یا سیاسی ہر ایک کے حضور مظہر اعلیٰ حضرت روحِ رواں رہے، ناموسِ رسالت کا مسئلہ ہو یا مُسلمانوں کی دینی وسیاسی رہنمائی کا، ہر پہلو اور ہر گوشہ میں حضرت شیر بیشۂ سنت کا کردار ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے اور بحمدہٖ تعالیٰ ہر محاذ پر سرکار اعلیٰ حضرت کی مظہریت ونیابت کا جلوہ نظر آتا ہے۔ جب تحریک آزادی کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کیا جارہا تھا اور دوسری جانب یہودیت، نجدیت کے رُوپ میں عظمت رسالت پر حملہ آور ہو کر اپنے چہرے سیاہ کررہی تھی اور مؤمنین کے ایمان پر ڈاکہ ڈالا جارہا تھا تو سیدی سرکار اعلیٰ حضرت مجددِ اعظم دین وملت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ نے نجدیت کو بے نقاب فرمایا۔

اور جب سیاسی تحریک تقسیمِ ملک کے حوالے سے ایک آندھی کی طرح ہر ایک کے ذہن وفکر پر چھا گئی تھی تو ایسے پُرآشوب ماحول میں سرکار مظہر اعلیٰ حضرت نے سرکار اعلیٰ حضرت کے مبارک موقف اور آپ کی فکر ونظر کے مطابق احقاقِ

www.mazhareaalahazrat.com

حق وابطالِ باطل کر کے سُنیت کا پرچم بلند فرمایا۔موقفِ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملاحظہ ہو!

کیا گورنمنٹ تنہا تمہیں ملک دے دے گی کہ اس میں خالص احکام اسلام جاری کرو یہ تو ممکن نہیں نہ تنہا اُن کو ملے پھر شرکت رکھو گے یا ملک بانٹ لو گے کہ ایک حصہ میں تم اسلامی احکام جاری کرو ایک میں وہ اپنے مذہبی احکام جو تمہاری شریعت کی رو سے احکام کفر ہیں۔ برتقدیرِ ثانی (یعنی ملک بانٹ لینے کی صورت میں) ظاہر ہے کہ ہندوستان کا کوئی شہر اسلامی آبادی سے خالی نہیں تو اُن لاکھوں مسلمانوں پر اپنی شریعتِ مطہرہ کے خلاف احکام تم نے اپنی کوشش متفقہ سے جاری کرائے اور اس کے تم ذمہ دار ہوئے مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاولٰئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ. ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ وَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (ترجمہ: جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں، ظالم ہیں اور فاسق ہیں۔) کے تمغے پائے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۲۱، صفحہ ۱۸۱)

اسی لئے شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ نے فرمایا تھا:"جو کام ڈیڑھ سو مولوی نہیں کر سکتے وہ اکیلے مظہر اعلیٰ حضرت نے انجام دیا"۔ (ترجمان اہل سنت)

اس معرکۃ الآرا کتاب کے مطالعہ کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ ہر سُنی مسلمان کو ایمان میں بالیدگی پیدا کرنے کیلئے اس کا مطالعہ اتنا ہی ضروری ہے کہ جتنا ایک پودے کو ہرا بھرا رکھنے کیلئے کھاد اور پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اِس کی اشاعت سے سُنیوں کی تحریکات ونظریات اور فرقہائے باطلہ و مذاہبِ باطلہ کی ریشہ دوانیوں کے اہم باب روشن ہوئے جو اب تک پردۂ خفا میں تھے۔مولائے قدیر جل جلالہ بطفیل حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اراکینِ عسکری اکیڈمی درگاہ مظہرِ اعلیحضرت کو جزائے خیر فی الدارین عطا فرمائے جنہوں نے شہزادۂ حضور مظہر اعلیحضرت شیخ طریقت حضور شیر ہندوستان حضرت العلام الحاج الشاہ مفتی محمد ادریس رضا خان صاحب قبلہ حشمتی دامت برکاتہم العالیہ کی سرپرستی میں اس کام کو بحسن وخوبی انجام دیا۔

گدائے کوئے مظہر اعلیٰ حضرت محمد مظہر الحق حشمتی عفی عنہٗ[۱]

[۱] مجاہد سُنیت شیدائے مظہر اعلیٰ حضرت خلیفۂ حضور مشاہد ملت حضرت مولانا محمد مظہر الحق صاحب حشمتی علیہ الرحمہ کا مورخہ ۱۱ ربیع الآخر شریف ۱۴۳۶ھ کو وصال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

www.mazhareaalahazrat.com

تذکرہ اہل وفا کا

از قلم: پاسبانِ ملت خطیبِ مشرق حضرت علامہ **مشتاق احمد نظامی** صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان بانی ومہتمم دار العلوم غریب نواز الہ آباد

مقیم حال دفتر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء بمبئی

آؤ! آج ایک ایسے مردِ مجاہد کی بات کریں جو اپنی حیات ظاہری میں تو ہم میں نہ رہ گیا لیکن اپنی زندگی کے بے پناہ نقوش ہماری زندگی پر چھوڑ گیا، اگر اس چھاپ کے بغیر ہماری زندگی کو دیکھا جائے تو زندگی زندگی نہیں، ایک لفظِ بے معنی ہو۔

آؤ! ہم اُسے درس گاہوں میں ڈھونڈیں تو اپنے وقت میں امام غزالی کا نائب نظر آئے، خانقاہوں میں تلاش کریں تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کا حق ادا کرتا نظر آئے۔ اور کانفرنسوں اور جلسوں میں تلاش کریں تو اس کے بغیر زبان گنگ نظر آئے اور مناظرے کے میدان میں تلاش کریں تو یہ محسوس ہو ؎

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار آر سے پار ہے

غرض جس نے زبان کو قوت گویائی دی، مناظرہ کو بادلوں کی گھن گرج دی، کانفرنسوں کو اپنی روح کی توانائی اور بالیدگی دی، مقررین کو زبان کے نئے نئے اسلوب اور اندازِ فکر وادب دیئے۔

وہ بیک وقت ایک معیاری درس گاہ کا عظیم مدرس ہے۔ وہ مفسر بھی ہے اور مایۂ ناز محدث بھی وہ اپنے وقت کا فقیہ بھی ہے اور مفتیٔ دین بھی۔ مگر ایک میدان ایسا بھی ہے جہاں وہ منفرد ہے، ممتاز ہے اور وہ ہے میدان مناظرہ۔ مناظرہ ان کی سرشت وفطرت ہے، ضمیر وخمیر ہے، اوڑھنا اور بچھونا ہے، ان کی ہر ادا مناظرہ ہے۔ **سچ تو یہ ہے کہ مناظرہ انہوں نے سیکھا نہیں، ان کے رب نے مناظرے کی فطرت پر انھیں پیدا کیا۔ وہ چاہتے تھے کہ مناظرہ ہوتا رہے، حق کی اشاعت ہوتی رہے، باطل سرنگوں ہوتا رہے۔** وہ ایسے حاضر جواب تھے کہ بڑوں بڑوں کے دانت کھٹے ہو جاتے، مخبوط الحواس ہو جاتے۔

آپ اس سے اندازہ کیجئے کہ بھدرسہ ضلع فیض آباد کا مقدمہ ہے۔ ابوالوفا شاہجہاں پوری سے اسی کورٹ میں بحث ہو رہی ہے، ہمارے شیر سے جج نے کہا مولینا! آپ شاہد وگواہ کہاں سے لائیں گے؟ فرمایا پاٹا نالا سے عبدالشکور کاکوروی کو لاؤں گا۔ اتنا سننا تھا کہ کورٹ پر ایک سنّاٹا اور ہُو کا عالم طاری ہو گیا۔

www.mazhareaalahazrat.com

جج کو معلوم تھا کہ عبدالشکو کا کوروی مولینا کا حریف ہے۔ جج نے عالم حیرانی میں پوچھا کہ مولینا ! آپ کا دشمن آپ کے حق میں کیسے گواہی دے گا؟ حضرت نے فرمایا۔ جج صاحب ! ابھی آپ فن مناظرہ سے واقف نہیں۔ آپ بلایئے تو سہی۔ پھر دیکھئے گا اگر گواہی نہیں دیتا تو ہمارا اس کا مناظرہ اسی کورٹ میں ہوگا۔ اتنا سننا تھا کہ مجمع کا سکوت ٹوٹ گیا۔ نعرۂ تکبیر، نعرۂ رسالت، ہمارا شیر زندہ باد، مناظر اعظم زندہ باد کے نعروں سے کورٹ کی فضا گونج اُٹھی اور جج نے بھی کہا کہ ایسے شیر سے پنجہ کون ملا سکتا ہے۔

اسی کورٹ میں ابوالوفا شاہجہانپوری نے جج مہاویر پرشاد اگروال کے سامنے مہاویر پرشاد کے بارے میں حضرت شیر بیشۂ سنت سے پوچھا کہ مولینا ! آپ ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ حضرت شیر بیشۂ سنت نے برجستہ جواب دیتے ہوئے فوراً سوال فرمایا کہ اِن کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، جو آپ کہتے ہیں وہی ہم بھی کہتے۔ لیکن یہ بتایئے کہ آپ اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی وغیرہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ یہاں تو مسئلہ تھانوی کے کفر وایمان کا ہے۔

میں نے یہ لکھا ہے کہ وہ معیاری درس گاہ کے عظیم مدرس بھی تھے۔ اس کی بھی شہادت لیتے جایئے۔ ایک بار دفتر سنی جمعیۃ العلمائے قدیم بھنڈی بازار میں مجالس محرم کے سلسلے میں مولوی وجیہ الدین رامپوری آیا، مولینا حکیم سید فضل رحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دور تھا۔ مولوی صاحب نے حکیم صاحب سے ملاقات کی۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب! تکفیر وہابیہ سے متعلق آپ کا کیا خیال ہے تو رامپوری مولوی صاحب بولے کہ میں ابھی سوچ رہا ہوں۔ تو حکیم صاحب نے فرمایا۔ تشریف لے جایئے۔ جب سوچ لیجئے گا تو آیئے گا۔ مولوی رامپوری حکیم صاحب کے کمرے سے نکل کر اس سے متصل کمرے میں چلے گئے۔ جہاں سنی علمائے کرام کا قیام تھا وہاں اس مسئلے پر گفتگو شروع کردی کہ آپ لوگ دیوبندیوں کی تکفیر کیوں کرتے ہیں، صرف اس لئے کہ اعلیٰ کو ارذل سے تشبیہ دی، مولوی اشرفعلی تھانوی کو آپ کافر اس بنا پر کہتے ہیں کہ اعلیٰ کو ادنیٰ سے تشبیہ دی گئی تو سب سے اعلیٰ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہٰذا جنہوں نے آپ کے دندانِ مبارک کو موتیوں سے تشبیہ دی یا جنہوں نے آپ کے لبہائے مبارک کو گلاب کی پنکھڑیوں سے تشبیہ دی اُن کو بھی کافر کہئے کیوں کہ سرکار دوعالم کے مقابلے میں موتی یا گلاب کی پنکھڑی بہر حال ادنیٰ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور بات ذرا تیز ہوگئی۔ اندیشہ تھا کہ بات ہاتھ سے نکل جائے چنانچہ جب حکیم صاحب کو معلوم ہوا تو فوراً حضرت شیر بیشۂ سنت کی قیام گاہ پر آدمی بھیجا کہ جلد تشریف لائیں۔ حضرت تشریف لائے اور بات شروع ہوگئی۔ اب ہمارا شیر گرجتی ہوئی آواز میں بولا۔

مولینا ! آپ کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ توہین وتعظیم کا مدار لغت پر نہیں بلکہ اس کا مدار عرف عام پر ہے۔

اتنا سننا تھا کہ علمائے کرام اُٹھ گئے، کوئی ہاتھ چوم رہا ہے، کوئی قدم بوسی کر رہا ہے، کوئی پیشانی چوم رہا ہے، نعرے

www.mazhareaalahazrat.com

پر نعرے لگ رہے ہیں۔ مولوی رام پوری کا چہرہ اُتر گیا اور جوتا پہن کر یہ جا وہ جا۔

اب کچھ تفصیل بھی عرف عام کے تعلق سے ملاحظہ ہو۔

ہر لفظ کا ایک معنیٰ لغوی ہوتا ہے۔ پھر کبھی وہ دوسرے معنوں میں بطور نقل مستعمل ہوتا ہے۔ پھر ناقل اگر اصطلاح شرع ہے تو وہ دوسرا معنیٰ معنیٰ شرعی ہے اور اگر عرف عام ہے تو دوسرے معنی کو معنیٰ عرفی کہیں گے یا کسی عرف خاص میں وہ مستعمل ہو اور کسی فن کی اصطلاح ہو تو وہ اصطلاحِ فن کہا جائے گا۔

قطبی ص ۲۹/ پر ہے۔

والناقل اماالشرع فیکون منقولا شرعیا کالصلوٰۃ والصوم فانهما فی الاصل الدعاء ومطلق الامساک ثم نقلهما الشرع الی الارکان المخصوصة و الامساک المخصوص مع النیة واماغیر الشرع وهو اماالعرف العام فهو المنقول العرفی کالدابة فانها فی اصل اللغة لکل مایدبّ علی الارض ثم نقله العرف العام الی ذوات القوائم الاربع من الخیل والبغال والحمیر والعرف الخاص ویسمی منقولا اصطلاحیا کاصطلاح النحاۃ۔

اور شارع علیہ السلام نے جن معنوں میں جس لفظ کو نقل فرمایا اور وہ معنیٰ معروف ہو گئے تو اب اعتبار اسی معنی کا ہوگا مثلا کوئی کہے صوم عبادت نہیں ہے اور مراد یہ ہے کہ لغت میں صوم کو محض امساک لکھا ہے جو بلانیت ہو اور وہ امساک مخصوص جو شرع میں مراد ہیں نہیں لیا ہے اور بیشک یہ صوم لغوی عبادت نہیں ہے تو اس کی یہ تاویل کوئی عاقل پسند نہ کرے گا۔ یا مثلا رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی مثال گذری کہ اصطلاح شرع میں معروف ہو چکا کہ اس سے صاحب وحی مراد ہے لہٰذا لغت یہاں مسموع نہ ہوگا۔

''دابہ'' کے معنی زمین پر چلنے والے کے ہیں مگر عرف عام ہو چکا کہ چوپایوں کو بولتے ہیں لہٰذا کسی انسان کو ''دابہ'' کہنا بے شک گستاخی ہے۔

عرب شریف میں مخاطب اگر چہ بزرگ ہو ''ک'' سے اس کو خطاب کرتے تھے جس کے معنی ہمارے عرف میں یہ لفظ بزرگوں کیلئے بے ادبی ہے اگر چہ لغۃً خطاب کیلئے ہی ہے اسی شرع مطہر میں بہت سے مسائل کا مدار عرف پر رکھا، قسم و منت و وصیت وغیرہ کا تمام تر مدار فقہ حنفی میں عرف پر ہے حتیٰ کہ کلیۃً فرمایا:

مالم ینص فهو علیٰ عادات الناس لانها دالة وعن ابی یوسف انه یعتبر العرف علی خلاف المنصوص علیه ایضا۔ (''ھدایة'' ص ۸۲/ نول کشور)

www.mazhareaalahazrat.com

یعنی جو امر غیر منصوص ہو اس کا فیصلہ عرف پر ہوگا اور سیدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ عرف کو منصوص علیہ پر بھی ترجیح دیتے ہیں مثال کے طور پر لفظ طالق ہے کہ عرف میں اس کے معنی جو مشہور ہیں طلاق دینے والا اگرچہ اس کے خلاف نیت کرے مگر معتبر نہ ہوگا۔

ہدایہ ص ۳۳۹ مطبع مصطفائی میں انت طالق وغیرہ کے متعلق فرمایا۔

لا یفتقر الی النیة لانه صریح فیه لغلبة الاستعمال و لو نوی الطلاق عن وثاق لم یدین فی القضاء لانه خلاف الظاهر۔

غرض عرف عام کا شریعت میں حجت ہونا نہایت روشن ہے، اب میں بخیال اختصار ایسی چند مثالیں پیش کروں جن سے ظاہر ہو کہ تعظیم و توہین کا مدار عرف پر ہے۔

ایک مسئلہ ہے کہ نماز میں ہاتھ کہاں باندھنا چاہیئے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سینہ پر فرماتے ہیں۔ اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ناف کے نیچے فرماتے ہیں اور ہدایہ ص ۸۶ میں اس کے دلائل بیان فرمائے منجملہ ان کے یہ ہے۔

لان الوضع تحت السرة اقرب الی التعظیم وھو المقصود

یعنی ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے میں تعظیم ہے جو نمازی کا مقصود ہے۔

اسی جملہ کے ماتحت فتح القدیر (ص ۱۱۷ نول کشور) میں فرمایا۔

و کونه تحت السرة او علی الصدر کما قال الشافعی لم یثبت فیه حدیث یوجب العمل فیحال علی المعهود من وضعها حال قصد التعظیم فی القیام و المعهود فی الشاهد منه تحت السرة۔ یعنی ہاتھ ناف کے نیچے باندھا جائے یا بقول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سینہ پر باندھا جائے اس بارے میں کوئی حدیث ایسی نہیں آئی جو کسی خاص امر کو ضروری بتائے۔ تو اس وقت عرف عام دیکھا جائے گا کہ تعظیم بالقیام لوگ کس طرح کرتے ہیں اور چونکہ تعظیم کے وقت لوگ ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں لہٰذا یہی کرنا چاہیئے۔

دیکھئے تعظیم کا فیصلہ عرف عام پر ہو رہا ہے۔

اور سنئے عالمگیری مصری ۴۳۴ میں ہے:

قال لها ان شمّت ای ذکر تها بسوء فانت طالق ثم قال لها کانت امک سلام علیک فقالت المرأة لا بل امک فان کان الخلف ببلخ او ببلدة یسمّون المسائل سلام علیک حنث اما فی بلاد ماوراء النهر و بلاد لا یعرفون هٰذا اللفظ شتما و لا ذکرا بسوء لا یحنث۔

www.mazhareaalahazrat.com

یعنی کسی مرد نے اپنی عورت سے کہا اگر تو مجھ کو گالی دے گی یا برائی کے ساتھ ذکر کرے گی تو تجھ پر طلاق ہے اس کے بعد عورت سے مرد نے کہا تیری ماں سلام علیک تھی اس پر عورت نے کہا کہ تیری ماں سلام علیک تھی تو اگر یہ واقعہ بلخ یا کسی ایسے مقام پر گزرا جہاں سلام علیک لوگ سائل کو کہتے ہیں تو وہاں طلاق واقع ہوگی اور جہاں لوگوں کا یہ عرف عام نہیں ہے اور اس کو گالی یا برا تذکرہ نہیں سمجھتے وہاں طلاق واقع نہ ہوگی۔

دیکھئے توہین کا فیصلہ عرف عام پر ہو رہا ہے۔

اسی عالمگیری کے اسی صفحہ پر ہے: **رجل قال لامرأته ان قذفتک فانت طالق ثم قال لها یا ابنة الزانية تطلق لان هٰذا فی العرف يعد قذفا للمرأة وان كان فی الحقيقة قذفا لامها، كذا فی فتاویٰ قاضی خان**۔ یعنی کسی مرد نے اپنی بیوی سے کہا اگر میں تجھ کو تہمت لگاؤں تو تجھ کو طلاق ہے پھر کہا کہ ''اے زانیہ کی لڑکی'' اس کو طلاق ہو جائے گی اس لئے کہ یہ عرف میں تہمت ہے اگرچہ حقیقت میں ماں کو تہمت ہوتی ہے۔ ایسا ہی فتاویٰ قاضی خاں میں ہے۔

دیکھئے توہین کا فیصلہ عرف عام پر کیا جا رہا ہے۔ اور حقیقت کا اعتبار نہیں ہوتا۔

اسی طرح دانتوں کو موتیوں سے تشبیہ دینا عرف عام میں تعریف ہے اور کسی انسان کے دانتوں کو بجو کے دانتوں سے تشبیہ دینا عرف عام میں توہین ہے، تعریف اور توہین کا دارومدار عرف پر ہوتا ہے۔

قریب سے دیکھو تو معلوم ہو کہ پوری دنیائے سنیت نے جس کو مناظر اعظم کہا بہت سوچ سمجھ کر کہا۔:

> ''سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ اگر کتابوں کے مصنف ہیں تو شیر بیشۂ سنت ان کتابوں کے ناشر و مبلغ اور قلب و جگر میں اُتارنے والے ہیں وہ مسلک اعلیٰ حضرت کو پڑھاتے نہیں بلکہ پلاتے تھے''۔

ایک بار میں گجرات کے دورے پر تھا۔ پادرہ، کمبولی، ٹنکاریہ وغیرہ بھی جانا ہوا، کمبولی میں جلسہ کے بعد لوگوں نے ایک مسئلہ پوچھا۔ میں نے جواباً کہا اعلیٰ حضرت کی فلاں کتاب ملی تو میں جواب حاضر کروں گا۔ بس تھوڑی دیر میں احباب نے کتابوں کا انبار لگا دیا، میں حیران تھا کہ کہاں بریلی شریف، کہاں گجرات کا گاؤں کمبولی۔

یہ فیضانِ علمی تھا شیر بیشۂ سنت کا وہ جہاں گئے پیلی بھیت و لکھنؤ لے کر نہیں گئے، بریلی لے کر گئے، اپنے باپ دادا کا نام لے کر نہ گئے، امام اہل سنت مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا نام لے کر گئے۔ [۱]

---

[۱] یعنی سرکار اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات لے کر گئے اور اُن کا مشن لے کر گئے جس کی تاکید فتاویٰ رضویہ شریف کے علاوہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصایا شریف میں بھی ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

ایک بات اور یاد آ گئی۔ایک دفعہ کاٹھیاواڑ شہر گونڈل میں میرا تقریری پروگرام تھااور حاجی محمد اسمٰعیل صاحب کے یہاں چائے کی دعوت تھی۔ درمیان گفتگو میں میں نے کہا کہ میری کتاب ''تجانب اھل السنة'' کہیں گم ہوگئی ہے مجھے بہت صدمہ ہے۔مکرمی اسمٰعیل صاحب اُٹھے اور اپنے کتب خانہ سے لاکر یہ کتاب مجھے نذر پیش کی۔ میں حیران تھا کہ یااللہ! کہاں گونڈل اور کہاں پیلی بھیت شریف۔مگر یہ سب کا سب صدقہ ہے مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سُنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا۔

دوروز بعد مجھے عزیزم حافظ لعل محمد قادری کو سفر حج وزیارت کے لئے رخصت کرکے کرناٹک جانا تھا۔ایسے میں خطیب اہل سنت وقار ملت مولٰینا الحاج محمد منصور علی خاں صاحب قادری خطیب سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کا پیغام آیا کہ کچھ لکھ کر پھر کرناٹک جایئے۔چاروناچار قلم اُٹھانا پڑا اور جو ذہن میں منتشر تھا اُسے سمیٹ کر مختصر طور پر حاضر کررہا ہوں۔میں نے کچھ احسان نہیں کیا مولٰینا کا احسان ہے کہ انھوں نے اس سعادت میں مجھے شریک کرلیا۔

مولٰینا منصور علی خاں ایک علمی خانوادے کے شہزادے ہیں انھوں نے علم کی گود میں پرورش پائی۔مسلک اعلیٰ حضرت ان کی ریڑھ میں ہے انھوں نے اپنے والد ماجد سے علم سینہ بھی پایا اور علم سفینہ بھی پایا ہے۔ان کے والد ماجد غازیٔ اہل سنت حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ شیر بیشۂ سنت کے بھائی خود بھی بہت بڑے عالم، مفتی، حافظ، مدرس، مقرر، مفسر، خطیب ومصنف وشاعر وادیب اور وقت کے شیخ طریقت بھی تھے۔انھوں نے پڑھا بھی تھا اور اعلیٰ حضرت کی بارگاہ سے پیا بھی تھا۔چنانچہ انھوں نے اپنے بڑے صاحبزادے مولٰینا محمد منصور علی خاں کو پڑھایا بھی اور پلایا بھی۔اب اِسے کون جانے کہ کتنا پلایا ہے۔یہ تو پلانے والا ہی جانتا ہے۔اللہ کا فضل وکرم ہے کہ آج ملک کے شرق وغرب میں مولٰینا منصور کی خطابت کی دھوم ہے جہاں جاتے ہیں اعلیحضرت کا مسلک لے کر جاتے ہیں۔مخالفین اہل سنت نے مقدمہ دائر کیا، پریشان کیا۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ بزرگوں کے کرم سے مولٰینا منصور ہر مقام پر فتح مند ومظفر ومنصور ہی رہے۔شہر بمبئی کی اتنی بڑی مسجد کی خطابت وامامت آسان نہ تھی سنی بڑی مسجد عام مساجد کیلئے ایک مثالی مسجد ہے۔یہاں سنی معمولات ومراسم کو زندہ رکھا جاتا ہے۔جس سے خود قوم کو زندگی ملتی ہے۔اللہ تعالیٰ ایمان وسنیت کی سلامتی کے ساتھ صحت وتندرستی عطا فرمائے اور مولٰینا منصور کو زندہ رکھے کہ مراسم ومعمولات اہل سنت زندگی وتابندگی پاتے رہیں۔آمین۔

محبوبِ ملت شیخ طریقت، غازیٔ اہل سنت، مفتیٔ بمبئی، عالم باعمل حضرت مولٰینا الحاج محمد محبوب علی خاں قادری علیہ الرحمۃ والرضوان نے کتنے قلمی شاہکار چھوڑے ہیں کہ آج کے طلبہ اگر اُسے یاد کرلیں تو میدانِ مناظرہ کے شہ سوار بن جائیں۔ایسی نادر ونایاب کتابیں تصنیف فرمائی ہیں کہ اگر ان کتابوں سے کتب خانہ خالی ہے تو وہ مکمل کتب خانہ نہ سمجھا جائے گا۔اللہ تعالیٰ اس علمی خانوادے کو ہمیشہ دینی خدمات کیلئے سلامت رکھے۔آمین۔

www.mazhareaalahazrat.com

بات دور آ گئی۔ ہماری زندگی حضور شیر بیشۂ اہل سنت کے احسانات سے دبی ہوئی ہے۔ میں دیہات سے الہ آباد آیا تھا اور مدرسہ سبحانیہ میں پڑھ رہا تھا۔ ایک وہابی مدرس کے پاس میری فارسی کی کتابیں تھیں، وہ کٹر وہابی، دیوبندی تھا۔ حضور شیر بیشۂ سنت اور حضور مجاہد ملت کو گالیاں دیتا تھا۔ اسی درمیان میں حضور مجاہد ملت نے الہ آباد میں حضور شیر بیشۂ سنت کا بارہ روزہ تقریری پروگرام مرتب فرمایا۔ بارہ دن مسلسل میں حضرت کی تقریریں سنتا رہا۔ اب وہابیت، دیوبندیت سے آشنائی ہوئی۔ حضور مجاہد ملت تو پہلے ہی دل میں اُتر گئے تھے، اب حضور شیر بیشۂ سنت بھی اسی دل میں آ کر بیٹھ گئے۔

اب میں نے کمیٹی سے فارسی مدرس کی شکایت کی۔ چنانچہ کمیٹی نے میرے اسباق کو بحر العلوم مولانا نظام الدین صاحب اور مولانا عبدالرب صاحب مرادآبادی کے پاس منتقل کر دیا۔ گویا میرے علم وادب کا خوشگوار دور آیا۔ یہ سب صدقہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کی معیت اور بابرکت صحبت کا ہے۔

اس کی زندہ مثال الحاج حافظ لعل محمد قادری ہیں۔ بھیونڈی میں مناظرے کے زمانے میں ان سے میں نے کہا کہ مناظرہ میں کام کرو۔ دارالعلوم کی رسید مت کاٹو۔ مناظر کو ایک گلاس پانی دینا بھی ثواب کا کام ہے۔ چنانچہ حافظ لعل محمد نے ایسا ہی کیا۔ میں بہت خوش ہوا۔

ایک بار میں نے دارالعلوم کی روداد میں لکھا کہ ہمارا سفیر وہابی دیوبندی جماعت اسلامی سے چندہ نہیں لے گا۔ تو ظہور یا ظہیر نام کا ایک شخص حافظ لعل محمد سے بولا کہ مولوی صاحب اگر اپنی روداد سے یہ جملہ نکال دیں تو میں پچیس ہزار کا چندہ دیتا ہوں۔ حافظ لعل محمد نے کہا۔ ہمارے یہاں دین و مسلک کا سودا نہیں ہوتا۔ ہم سنیوں سے چار چار پیسے کا چندہ لیں گے۔ لیکن مسلک اعلیٰ حضرت سے انحراف نہیں ہوسکتا۔

بے نصیبی سے ہم نے بریلی میں تعلیم حاصل نہیں کی۔ لیکن ہم پڑھتے تھے الہ آباد میں، پیتے تھے بریلی میں۔ شیر بیشۂ سنت و حضور مفتی اعظم ہند کی بارگاہ میں ہمارا یہ پینا ہی کام آ گیا۔ میں آج بطور فخر کہہ سکتا ہوں کہ میں رضوی مارہروی ہوں رضوی مارہروی رہوں گا، رضوی مارہروی ہو کر مروں گا۔ اللہ تعالیٰ بریلی کے آستانے کو سلامتی عطا فرمائے۔ آمین۔

بریلوی مسلک کے فروغ وارتقا میں اگر سب سے پہلے کسی کا نام لیا جاسکتا ہے تو شیر بیشۂ سنت اور محبوبِ ملت کا۔

دنیا ہزار طعنہ دیتی رہی لیکن علامہ جامی کی زبان میں یہی کہتے رہے ؎

www.mazhareaalahazrat.com

''بصد سامانِ رُسوائی سر بازار می رقصم''

دنیا نے کچھ بھی کہا لیکن ان کے کانوں نے سنا نہیں وہی بولے جو بریلی میں دیکھتے اور سنتے تھے۔

ناحق کو حق کہہ نہ سکا، میری بس اتنی سی خطا پر کیسے کیسے پہنچائے ہیں دنیا نے صدمات نہ پوچھو

شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ مناظرے کی بہت سی باتیں سناتے رہتے تھے۔ جو سینے میں محفوظ ہیں۔ گیا کا مناظرہ تحذیر الناس کی عبارت پر تھا۔ ادری ضلع اعظم گڈھ کا مناظرہ مسئلہ علم غیب پر تھا۔ بھدرسہ ضلع فیض آباد کا مناظرہ مسئلہ علم غیب پر تھا۔ لاہور کا مناظرہ کفریاتِ وہابیۂ دیوبندیہ پر تھا۔ بہت سی رودادیں شائع ہو چکی ہیں اور اب آپ کے ہاتھ میں ایک اہم ترین کتاب ہے۔ جو شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت کی سوانح حیات ہے۔ پڑھئے اور شیرِ حق کی شیرانہ زندگی سے واقف ہو جائیے۔ ان کی مجاہدانہ سرگرمیوں کو جانئے۔ محبوبِ ملت کا قلم، شیر سنت کی زندگی۔ سونے پر سہاگہ والی بات ہے۔

مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سُنت ایک بحر ذخار تھے۔ علم کا موجیں لیتا ہوا سمندر تھے، علم کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ جہاں ان کا تلوا ہے وہاں بڑے بڑوں کا سر نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت میں ان کی مثال ظاہر فرمائے۔

اُڑتی پھرتی تھیں ہزاروں بلبلیں گلزار میں جی میں کیا آیا کہ پابندِ نشیمن ہو گئیں

خلوص کار (خطیب مشرق پاسبانِ ملت علامہ) مشتاق احمد نظامی[۱]

بانی و مہتمم دار العلوم غریب نواز الہ آباد مقیم حال دفتر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء بمبئی۔

۲۷/ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ ۲۱/جون ۱۹۹۰ء بروز جمعرات

[۱] تاریخ وصال حضرت پاسبانِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان: ۹/ربیع الآخر شریف ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۹/اکتوبر ۱۹۹۰ء دوشنبہ ۱۱/بج کر ۴۰/منٹ پر۔

www.mazhareaalahazrat.com

چراغ راہ بنے ہیں تمہارے نقش قدم

ازقلم: شہزادۂ حضور محبوبِ ملت خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند فاتح کرناٹک حضرت علامہ الحاج مفتی محمد منصور علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی محبوبی خطیب وامام سُنّی بڑی مسجد مدنپورہ ممبئی

لک الحمد یااللہ والصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ

پیارے حبیب کو پکار، پیارے نبی کا نام لے
دامن مصطفیٰ میں آ، پائے رسول تھام لے

سنئے ــــ یہ کس کی آواز ہے، ــــ یہ کون ہی ــــ کہ عشق رسول کی سرشاری کے ساتھ جس کی آواز کانوں میں رس گھول رہی ہے جی ہاں! ــــ یہ شیر بیشۂ سنت کی آواز ہے ــــ وہ آواز جو قلوب کی دنیا کو زیروزبر کردے ــــ یہ مظہراعلیٰ حضرت کی دلوں پر اثر کرنے والی آواز ہے ــــ وہ آواز ــــ جو اُن کے انتقال کے مکمل تیس برس کے بعد بھی کانوں میں گونج رہی ہے ــــ یاد آرہی ہے۔

شیر بیشۂ سنت ــــ سر پر فتح وکامرانی کا عمامہ ــــ شرعی لباس ــــ سادگی میں بارش نور ــــ بناوٹ اور تصنع سے دُور ــــ آنکھوں میں سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے جلوے ــــ دل میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کا جذبۂ صادقہ ــــ زبان پر محبت رسول علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے نغمے ــــ ذہن وفکر میں اشاعتِ حق کی سچی لگن ــــ درمیانی قد لیکن محبت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سرفراز وسربلند ــــ اپنوں میں ریشم سے زیادہ نرم ــــ غیروں میں فولاد سے زیادہ سخت، نہ لچکے نہ ٹوٹے نہ دبے نہ جھکے ۔

دشمنوں پہ بن کے چمکا ذوالفقار حیدری
اور جب اپنوں میں پہنچا پیار کی شبنم ہوا

(شہزادۂ حضور محدث اعظم ہند حضرت مدنی میاں صاحب قبلہ کچھوچھوی اشرفی الجیلانی)

کردار سے بنایئے معیارِ زندگی
ماحول سے حیات کا سودا نہ کیجئے

جاں نثارِ مصطفیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام ---------------------- شیر بیشۂ سنت
عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ---------------------- شیر بیشۂ سنت
وفادار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ---------------------- شیر بیشۂ سنت

www.mazhareaalahazrat.com

نائب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ---------------- شیر بیشۂ سنت

مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان ---------------- شیر بیشۂ سنت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے روحانی فرزند ---------------- شیر بیشۂ سنت

مجدد اعظم امام احمد رضا کے ولد مرافق، غیظ المنافق ---------- شیر بیشۂ سنت

مشائخ مارہرہ کے پیارے ---------------- شیر بیشۂ سنت

حضور تاج العلماء کے پیارے ---------------- شیر بیشۂ سنت

حضور سید العلماء کے معتمد ---------------- شیر بیشۂ سنت

حضور احسن العلماء کے سہارے ---------------- شیر بیشۂ سنت

کرامت اعلیٰ حضرت ---------------- شیر بیشۂ سنت

حضور مفتیٔ اعظم کی عظمت ---------------- شیر بیشۂ سنت

حضور محدث اعظم ہند کے قوت بازو ---------------- شیر بیشۂ سنت

اکابر کے پیارے ---------------- شیر بیشۂ سنت

اصاغر کے سہارے ---------------- شیر بیشۂ سنت

اہل سنت کی آبرو ---------------- شیر بیشۂ سنت

ملت کے محافظ ونگہبان ---------------- شیر بیشۂ سنت

اہل سنت کے مناظر اعظم اور ابوالفتح کے لقب سے مشرف ہونے والے ---------- شیر بیشۂ سنت

عطائے اعلیٰ حضرت وکرامت اعلیٰ حضرت ---------------- شیر بیشۂ سنت

عزم کامل ہو تو کشتی لبِ ساحل ہوگی

حوصلہ چاہئے طوفانوں سے ٹکرانے کا

فیضان مجدد اعظم ---------------- شیر بیشۂ سنت

سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد چالیس سال تک (ایک ماہ سترہ دن کم)

دین پاک مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بے لوث خدمت کرنے والا مجاہد ---------- شیر بیشۂ سنت

بڑے بڑوں کا پتّہ پانی کرنے والا مناظر ---------------- شیر بیشۂ سنت

Mazhar-e-Aala Hazrat
www.mazhareaalahazrat.com

مکہ معظّمہ میں قاضیٔ نجد کے ایوان میں لرزہ پیدا کرنے والا مردِ حق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شیر بیشۂ سنت

حق پسندی مرا شیوہ ہے قیامت کیا ہے
سچ یہی سچ ہے تو کہنے میں قباحت کیا ہے

ہند سے برمارنگون وعرب تک عَلَمِ حق بلند کرنے والا غازی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شیر بیشۂ سنت

ناسازگارِ وقت کے تیور کو دیکھ کر ہم نے چراغ عزم کی لو کو بڑھا دیا

اسی مردِ حق آگاہ۔۔۔اسی عظیم مجاہد۔۔۔اسی مناظر اعظم۔۔۔اسی شیرِ حق۔۔۔سیدنا امام احمد رضا کے اسی روحانی فرزند۔۔۔کی یہ تاریخ ہے۔۔۔سوانح حیات ہے۔۔۔سنہری زندگی کی دستاویز ہے۔۔۔کامیاب وکامران زندگی کی کامیاب تصویر ہے۔۔۔عزم وجرأت ۔۔۔حوصلہ وہمت کی سچی داستان ہے۔۔۔جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

محبوبِ ملت غازیٔ اہل سنت اسد السنۃ وصاف الحبیب علامہ مفتی الحاج حافظ قاری ابوالمظفر محب الرضا **محمد محبوب علی خان** صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان مفتی اہل سنت بمبئی (جو حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے برادر اصغر ہیں) نے حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کی یہ سوانح حیات آج سے تیس سال پہلے صرف دو ماہ میں مرتب فرمائی۔

لکھنا پڑھنا ہی حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ کا مشغلہ رہا۔ صبح وشام، رات و دن، لکھتے رہے اور ایسا محتاط قلم۔۔۔۔۔۔ایسا معتمد اندازِ تحریر۔۔۔۔۔۔۔۔کہ دشمن بھی قلم نہ پکڑ سکے۔

بمبئی تشریف لانے سے پیشتر جب حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ ریاست پٹیالہ میں وہاں کے مفتی کے عہدہ پر رہے۔۔۔اور ریاست کے راجہ کی طرف سے حضرت کو یہ عہدۂ قضا دیا گیا۔ وہاں کے مسلمانوں کے تمام مذہبی ودینی امور میں حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ کے فتاوے کے تحت ہی کورٹ سے حکم جاری ہوتا۔۔۔۔۔۔اس زمانے میں بھی جامع مسجد کی خطابت اور ریاست پٹیالہ کے مفتی کے عہدے پر افتاء کی خدمات انجام دیتے ہوئے حضرت نے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں۔

- ۔۔۔۔۔۔ **خصائص ابو حنیفہ:** سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر کتاب۔
- ۔۔۔۔۔۔ **تلامیذ ابو حنیفہ:** سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کے حالات زندگی۔
- ۔۔۔۔۔۔ **مطالع تہذیب دیوبندیہ:** ردِّ وہابیہ پر شاندار کتاب جو اس زمانہ میں مولوی اشرفعلی تھانوی کو بھی

www.mazhareaalahazrat.com

رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کی گئی۔

❁ ۔۔۔۔۔۔۔ **بخشائش عزیزان:** میت کے ایصال ثواب کے لئے اناج ودیگر اشیاء کی تقسیم کے ثبوت میں مدلل کتاب ہے۔

❁ ۔۔۔۔۔۔۔ **تفسیر حدیث لولاک:** حدیث قدسی کی بہترین تفسیر وتشریح

❁ ۔۔۔۔۔۔۔ **نور کی تفسیر:** **قدجاء کم من اللہ نور** آیت مبارکہ پر بیحد شاندار جامع ومانع نورانی تقریر ہے جس کی ایک ایک سطر نورانی اور عشق رسالت سے لبریز ہے۔ ان کے علاوہ ایک زبردست کاوشِ علمی ایک بہترین یادگار کتاب ''اربعین شدت'' جو حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ کی محنت وکوشش اور تحقیق وتلاش کا ثبوت ہے۔اس کتاب میں حضرت نے ان ایک سو احادیث کریمہ کو جمع فرمایا ہے جن میں دشمنانِ دین سے دور رہنے کا،نفرت وبےزاری برتنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اس کتاب کے بارے میں شارح بخاری حضرت علامہ الحاج مفتی شریف الحق صاحب قبلہ قادری دامت برکاتہم القدسیہ نے ابھی دو سال پیشتر دارالعلوم غریب نواز الہ آباد کے اجلاس میں مجھ سے ارشاد فرمایا۔

''منصور میاں !اربعین شدت کی بہت ضرورت ہے آپ شائع نہیں کرتے جلد شائع کیجئے اور پھر فرمایا۔محبوبِ ملت نے جس قدر کوشش ومحنت سے ان احادیث کو جمع کیا اب آج وہ کام کون کرسکتا ہے''۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

سارے ماحول میں خوشبو ہے تری یادوں کی
ہم نے غم خانے کو پھولوں سے سجا رکھا ہے

مفتی ریاست پٹیالہ کے عظیم عہدے پر فائز رہ کر محبوب ملت نے جو سینکڑوں فتاوے قرآن وحدیث کے حوالوں کے ساتھ صادر فرمائے ان کا مجموعہ تو تقسیم ہند کے ہنگاموں کی نذر ہو گیا۔مگر اس دوران حضرت داخلی فتنوں سے بے خبر نہ تھے۔رافضیوں نے سر اُٹھایا تو ایک بہترین قلمی کاوش

❁ ۔۔۔۔۔۔۔ **دلائل خلافت راشدہ:** کے نام سے منظر عام پر آئی۔

مرزائیوں،قادیانیوں نے فتنہ مچایا تو حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ نے اپنے ذمہ دار قلم سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

❁ ۔۔۔۔۔۔۔ **الصوارم المحمدیه علیٰ کفرۃ المرزائیۃ الدیوبندیه:** کے ذریعے قادیانیوں کا سر قلم کردیا۔

تقسیم ہند کا ہنگامہ ہوا اور چونکہ پٹیالہ سرحد سے قریب کا شہر تھا اس لئے ہنگاموں کا،فتنہ وفساد کا اثر زیادہ تھا۔حضرت نے پٹیالہ چھوڑا اور چند ماہ کانپور میں قیام کے بعد پھر حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ بمبئی تشریف لائے اور ایسے تشریف لائے

www.mazhareaalahazrat.com

کہ آخری آرام گاہ کیلئے بھی بمبئی کو ہی شرف بخشا۔ قادری برکاتی رضوی سلسلہ کے یہ پہلے بزرگ ہیں جن کا آستانہ سرزمین بمبئی (ناریل واڑی قبرستان) پر فیض بخش خاص وعام ہے۔

بمبئی آنے کے بعد بھی حضرت محبوبِ ملت کے ذمہ دار معتمد و مستند قلم نے بے دینوں بدمذہبوں کا مکمل تعاقب کیا۔ ہر گمراہی، ہر فتنہ اور مذہب اہل سنت کے خلاف ہر تحریک کا ایسا جواب دیا کہ پھر کسی باطل پرست کو جواب کی ہمت نہ ہوئی بلکہ جواب کے نام سے جواب دے گئے۔ اور حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ کا قلم حضور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے اس شعر کی ترجمانی کرتا نظر آیا۔ ؎

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

مولوی یونس بگھیروی نام کے ایک دیوبندی نے بمبئی میں ہنگامہ مچایا اور ایک چند کی کتاب لکھی۔ حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ نے اس کے جواب میں قلم اُٹھایا اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

❁ ۔۔۔۔۔۔ برق خداوندی ردِّ بیدینی وھابی دیوبندی: جیسی ضخیم اور لاجواب کتاب تحریر فرمائی جو آج چالیس سال کے بعد بھی لاجواب ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک لاجواب ہی رہے گی۔

اسمٰعیل دہلوی اور اس کے پیر سید احمد رائے بریلوی کو "شہید" بنا کر پیش کیا گیا اور حضرت نے

❁ ۔۔۔۔۔۔ تاریخ اعیان وھابیہ۔۔۔۔۔ نیز۔۔۔۔۔۔۔۔

❁ ۔۔۔۔۔۔ تواریخ مجددین حزب وھابیہ: جیسی تحقیقی کتابیں سُنّی عوام کو دیں جس میں تاریخی دلائل وواقعات سے یہ بات ثابت کی کہ یہ شہید لیلیٰ نجد اور قتیل تیغِ خیار ہیں اور انگریزوں کے ایجنٹ اور غلام ہیں۔

وہابیوں دیوبندیوں نے قرآن پاک کے ترجموں میں جو خیانتیں کی ہیں ان پر لوگوں کی نظر کم تھی۔ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ کا شعلہ بار قلم اُٹھا اب اس قلم نے تیر ونشتر کا کام کیا۔ تمام مرتدین کے اردو تراجمِ قرآن کا حضرت نے آپریشن کیا اور وہ لاجواب تصنیف جو اپنے موضوع کے لحاظ سے جماعت اہل سنت میں پہلی تصنیف ہے مرتب فرمائی اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

❁ ۔۔۔۔۔۔ دیوبندی ترجموں کا آپریشن: نامی کتاب قوم وملت کو عطا فرمائی۔ بعد میں بہت سے علمائے کرام نے اسی کتاب کی روشنی میں اس موضوع پر قلم اُٹھایا۔ کتابیں منظرِ عام پر آئیں مگر حضرت محبوب ملت کی یہ تصنیف اولیت کا مقام رکھتی ہے جو بعد والوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی۔

www.mazhareaalahazrat.com

ابوالاعلیٰ مودودی کا فتنہ اُٹھا اور حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ مودودی صاحب کا اُلٹا مذہب حصہ اول۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ مودودی صاحب کا الوٹا مذہب حصہ دوم تصنیف فرما کر مودودی کو اس کے گھر تک پہنچا دیا۔

۔۔۔۔۔۔۔ مودودی تحریک کی جلی خصوصیات: ۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ قھر معبودی بر جسارت مودودی: تصنیفات اس کے علاوہ ہیں۔

اصلاح اعمال کی طرف قلم کا رخ پھیرا تو حضرت محبوب ملت نے قرآن واحادیث وتفاسیر کے حوالہ جات سے مزین کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ فضائل شب برأت: ۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ فضائل ماہ رمضان مع مسائل صیام: ۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ فضائل مدینۃ الرسول: جیسی تصانیف سے عوام کو فیضیاب فرمایا۔

فضائل مدینۃ الرسول حضرت کی وہ کتاب ہے جس میں حضرت محبوب ملت نے ایک سو احادیث کریمہ سے مدینہ منورہ کی فضیلت وعظمت کو ثابت کیا ہے۔

مدراس میں غیر مقلدوں نے سر اُٹھایا اور حضرت شیخ طریقت پیر سید شاہ مخدوم حسینی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے حضرت سے استفسار کیا تو غیر مقلدین کے رد میں اس طرح قلم محبوب چلا کہ

۔۔۔۔۔۔۔ قدر و منزلت تقلید: ،

۔۔۔۔۔۔۔ وھابیہ کے آئینۂ خد و خال عرف غیر مقلدیت اپنے وہابی آئینے میں:

۔۔۔۔۔۔۔ کل وھابیہ ھندسے ستر سوالات: تین کتابیں منظر عام پر آ گئیں۔ جس کا جواب آج تک غیر مقلدین نہ دے سکے۔ وہیں مدراس سے ایک دیوبندی نے کتاب شائع کی محترم حضرت سید صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے وہ کتاب حضرت کو روانہ کی اور جواب کے لئے فرمایا۔ حضرت محبوب ملت نے وہ تحقیقی رد فرمایا کہ پھر سر اُٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔ دیکھئے تصنیف

۔۔۔۔۔۔۔ نجوم شھابیہ بر تزویر اصحاب وھابیہ:

نور محمد ٹانڈوی نے اپنی عیاری مکاری کا نمونہ ''تکفیری افسانے'' نامی کتاب میں ظاہر کیا اور حضرت سیدی محبوبِ ملت علیہ الرحمہ کے قلم نے ٹانڈوی جی کا تعاقب کیا تو۔۔۔۔۔۔۔

www.mazhareaalahazrat.com

❁-------- **تکفیری افسانے کے تجزئیے:** حصہ اول، حصہ دوم تحریر فرمائی۔نور محمد ٹانڈوی ایں جہانی سے آں جہانی ہو گئے،موت آ گئی مگر جواب نہ دے سکے۔

ہاسن (کرناٹک) کے کافی پلانٹرز حضرات کی جانب سے سود کے بارے میں سوال آیا اور حضرت نے جو تحقیقی قلم اُٹھایا تو----------

❁-------- **اسلامی قانون تجارت:** نامی کتاب منظر عام پر آ گئی۔

نذر و نیاز وفاتحہ وایصال ثواب پر اعتراض ہوا تو--------

❁-------- **اولیائے کرام کی نذر و نیاز:**---------

❁-------- **الاقوال اللامعہ باحکام تجویز الفاتحہ:**-----

❁-------- **سبیل و طعام نذر و نیاز حسین:** نام کے تین قلمی شہپارے عوام اہل سنت کو عطا فرمائے۔

دعائے ثانی پر اعتراض ہوا اور ساؤتھ افریقہ سے سوال آیا حضرت محبوب ملت نے جب تحقیق و جستجو فرمائی تو آیاتِ قرآنیہ کے علاوہ پچاس احادیث کریمہ سے دُعائے ثانی کا ثبوت جمع فرمایا اور

❁-------- **دُعائے ثانی کا ثبوت:** نامی کتاب عوام اہل سنت کو عطا فرمائی۔

میلاد شریف کے موضوع پر قلم اُٹھایا تو

❁-------- **مرأت حُسن بے مثال:** جیسی عظیم الشان کتاب تحریر فرمائی جس میں ایسی مرصع اور مقفیٰ اردو زبان استعمال کی کہ پڑھنے والا ایک ایک جملے پر بے ساختہ سبحان اللہ، ماشاء اللہ کہہ اُٹھے۔اردو زبان ومحاورہ کے لحاظ سے یہ کتاب اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ علوم عقلیہ ونقلیہ پر کامل عُبور کے ساتھ ساتھ زبان وبیان کے ایسے ماہر تھے کہ کتاب کے مطالعے کے بعد اہل زبان بھی جھوم جھوم گئے۔

تبلیغی جماعت جو حقیقت میں تکلیفی جماعت ہے کا فتنہ اُبھرا تو پھر حضرت نے اپنے قلم سے ان کی مکمل نقاب کشائی فرمائی اور-----

❁-------- **العذاب البأس علیٰ رأس الیاس:** جیسی مستند کتاب تحریر فرمائی

اور پھر قلم چلا تو

❁-------- **تبلیغی جماعت کیاھے اور کیا چاھتی ھے:** نام کی مختصر لیکن مدلل کتاب سنی مسلمانوں کو عطا کی۔

یہ تحریر وتصنیف کا وہ سلسلہ ہے کہ جب حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے قتل کیس میں

www.mazhareaalahazrat.com

ورلی جیل بمبئی میں نظر بند ہوئے تو تقریباً ڈیڑھ سال سے زائد عرصہ تک یہ نظر بندی رہی۔لوگ جیل میں جاتے ہیں تو روتے ہیں اور پریشان ہوتے ہیں،خوف زدہ اور ہراساں ہوتے ہیں مگر کیا کہنا ؎

مشیت میں مجال دم زدن توبہ معاذاللہ　　بناتے ہیں جسے محبوب اُسے رکھتے ہیں زنداں میں

حضرت محبوبِ ملت اپنے دس رفقاء کے ساتھ جیل میں نظر بند ہیں تو جیل میں با قاعدہ پانچوں وقت اذان ہوتی ہے، باجماعت نماز ہوتی ہے،وظائف واوراد و تلاوت قرآن کا سلسلہ جاری۔جس کا یہ اثر ہوا کہ کچھ مسلمان جو قید میں تھے وہ مرید ہوگئے۔اور نمازی ہوگئے۔اس کے علاوہ چار غیر مسلم کلمہ پڑھ کر جیل ہی میں مسلمان ہوگئے۔اس خدمت دین کے علاوہ جیل میں بھی تحریر وتصنیف کا سلسلہ جاری رہا اور جب حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ اپنے دس (۱۰) سُنّی رفقاء کے ساتھ سشن کورٹ بمبئی سے عزت وعظمت،شان وشوکت کے ساتھ رہا ہوئے تو جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے رہ کر قوم وملت کیلئے دو عظیم تحفے ساتھ لائے۔دو نادر ونایاب کتابیں جیل میں رہ کر تصنیف فرمائی تھیں۔پہلی تصنیف

۞ ۔۔۔۔۔۔ **کراماتِ صحابہ کرام:** اور دوسری کتاب۔۔۔۔۔۔

۞ ۔۔۔۔۔۔ **کرامات سادات وآل اطہار:** دونوں کتابیں اپنے موضوع کے لحاظ سے منفرد اور لاجواب کتابیں ہیں وہ مجاہد،وہ غازی جس کے قلم پر کوئی پہرہ نہ بٹھا سکا،وہ مردِ حق کہ جس نے سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام،سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ،سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیابت کا حق ادا کردیا اور جیل کی آہنی سلاخیں بھی جس کی قلمی وعلمی خدمات کو نہ روک سکیں،شاید نہیں بلکہ یقیناً حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ کی توانائیوں،صلاحیتوں،طاقتوں اور قوتوں کی یہی پکار تھی ؎

مجھے دی حیات تو نے یہ تیری کرم نوازی　　مری زندگی کا مقصد ترے دیں کی سرفرازی
کروں دیں کی ایسی خدمت کہ ترا نبی ہو راضی

اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ پورے ملک وبیرونِ ملک میں دورہ فرما کر تقریر ومناظرہ کے ذریعہ خدمت دین واشاعتِ حق کا فریضہ انجام دے رہے تھے تو ان کے برادرِ اصغر حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے اپنے حجرہ سے بیٹھے بیٹھے نہایت خاموشی لیکن حد درجہ مستعدی وباخبری کے ساتھ اپنے قلم کے ذریعہ دین متین ومسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت کی خدمت انجام دے کر پوری ملت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کررہے تھے۔اور ہر باطل پرست کیلئے ان کا قلم تیر ونشتر بنا ہوا تھا،جس کی کسک اور تڑپ آج بھی فرقہائے باطلہ محسوس کررہے ہیں۔

حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ کی علالت کے بعد جب صحت یابی ہوئی تو حضور سید العلماء،سند الحکماء،علامہ مفتی

www.mazhareaalahazrat.com

حافظ قاری الحاج ابوالحسنین سید آل مصطفیٰ صاحب قبلہ قادری برکاتی مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء بمبئی ملاقات کے لئے سُنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے حجرہ میں تشریف لائے تو ارشاد فرمایا۔

’’مفتی صاحب! اللہ کا فضل ہے آپ کے مرشدانِ کرام کے صدقہ میں اس شافی مطلق نے آپ کو شفاء وصحت عطا فرمائی۔ آپ بیٹھے بیٹھے پہلے بھی خدمتِ دین کر رہے تھے اور اس علالت کے بعد بھی آپ اسی طرح بیٹھے بیٹھے خدماتِ دینیہ انجام دے رہے ہیں۔ یہ مولیٰ عزوجل کا بے حد فضل وکرم ہے آپ بیٹھے بیٹھے تصنیف وتالیف کرتے رہیں۔ ہمارے لئے یہی بہت ہے۔ ہماری تقریریں تو ناپائیدار ہیں لیکن آپ کی تحریریں تو پائیدار ہیں، برقرار رہنے والی ہیں، زندہ رہنے والی ہیں‘‘۔

میں زندہ ہوں یہ مشتہر کیجئے مرے قاتلوں کو خبر کیجئے

حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی تمام تصانیف کی مجموعی تعداد بہتر ہے۔

اور یہ کہا جائے کہ یہ بہتر (۷۲) تصانیف بطفیل بہتر نفوس قدسیہ شہیدان کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ’’بہتر‘‘ ہیں۔

گذشتہ میں جن تصانیف کا ذکر ہوا ان کے علاوہ:

❁ ابن عبدالوہاب کی کہانی۔ ❁ ثبوت ہلال کے چند طرق۔ ❁ سیوف پیر بگلوئے مانعین باب یادستگیر۔ ❁ سل الحسام علی الظلام۔ ❁ الرجم برائے اقوال ایڈیٹر النجم۔ ❁ کھُرّا کھرِّی کا مباحثہ۔ ❁ قبائح حفظ الایمان والمہند۔ ❁ تھانوی کے حمایتی پر شرعی فتویٰ۔ ❁ تحقیق واقعیت المہند۔ اور بہت سی تصانیف جو ایک بار، دو بار بعض تین اور چار بار شائع ہوئی ہیں اور کچھ وہ تصانیف ہیں جو ابھی تک اسباب نہ ہونے سے یا ہمارے تساہل وتغافل سے شائع نہ ہوسکی ہیں۔ جیسے۔۔۔۔۔۔۔

❁ بوارق الٰہیہ۔ ❁ تنویر الایقان۔ ❁ انجح الکلام فی منع قرأۃ خلف الامام۔ ❁ فضائل سیدنا فاروق اعظم وغیرہ کتابیں ہیں۔

ان کے علاوہ ایک عظیم قلمی سرمایہ۔۔۔۔۔۔۔

❁ **ترجمہ جامع مسانید امام اعظم**۔ جو ابھی تک شائع نہ ہوسکا ہے۔

ان ہی غیر شائع شدہ کتابوں میں سے ایک کتاب سوانح حضرت شیر بیشۂ اہل سنت ہے۔ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جو مکمل ۳۰ برس کے بعد امسال ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء میں شائع ہو رہی ہے۔

یہ کتاب جہاں مظہر اعلیٰ حضرت مناظر اعظم شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی سوانح حیات ہے، عزم وحوصلہ،

Mazhar-e-Aala Hazrat
www.mazhareaalahazrat.com

جرأت واستقامت علی الحق کے جذباتِ صادقہ سے معمور ایک ذات کی مجاہدانہ تاریخ ہے، وہیں حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ کا ایک یادگار کارنامہ ہے۔ حضرت محبوبِ ملت کی قوتِ حافظہ اور یادداشت کا انمول خزانہ ہے۔ حضرت کی قوتِ حافظہ کا اندازہ کیجئے کہ حضرت نے اس کتاب میں تیس چالیس سال پرانے واقعات کو دن، تاریخ، سن اور وقت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ کا ایک خاص وصف اور کمال یہ تھا کہ فن تاریخ گوئی پر کامل عبور اور مہارت حاصل تھی، بیٹھے بیٹھے اعداد کو جمع فرما کر تاریخی مادہ مرتب فرمانا اور اس طرح مرتب فرمانا کہ مقصد ظاہر ہو، حضرت کا خاص فن تھا۔ یہ فن اس کتاب میں آپ کو اپنے عروج پر نظر آئے گا۔ جیسے سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی بارگاہ میں نذر عقیدت پیش کی تو تاریخی مادہ مرتب فرمایا "مجدد اعظم قبلہ عالم" ابجد کے حساب سے اس کے عدد جوڑ دیجئے تو سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سن وصال "۱۳۴۰ھ" ہے برآمد ہوتا ہے۔ "**شیخ الاسلام والمسلمین**" اس کے بھی اعداد "۱۳۴۰ھ" ہیں۔

حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے چہلم شریف کا اجلاس بمبئی میں آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی جانب سے منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمائی، اس میں حضرت کا خطبۂ صدارت شائع ہوا تھا جس میں ایک دو نہیں بلکہ پچاسوں تاریخی مادے حضرت نے جمع فرمائے تھے۔ اس خطبۂ صدارت کے دو تاریخی نام حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ نے حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے ہجری سن وصال "۱۳۸۱ھ" اور عیسوی سن "۱۹۶۱ء" دونوں کے حساب سے استخراج فرمائے تھے۔ دونوں ہی ناموں سے حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی عظیم شخصیت کے دو رُخ اُجاگر ہوتے ہیں اس خطبۂ صدارت کا پہلا تاریخی نام ہے "عرس محدثِ اعظم حکم" (۱۹۶۱ء) اور دوسرا تاریخی نام ہے "مدائح شاہ خطابت" (۱۳۸۱ھ)۔۔۔۔۔۔"حکم"۔۔۔اور۔۔۔"شاہِ خطابت" دونوں حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی وہ شانیں ہیں کہ مثال نہیں ملتی۔ افسوس کہ اس خطبۂ صدارت کی ایک بھی کاپی میرے پاس فائل میں نہیں ہے۔ ورنہ حقیقت ومحبت کے جذبات سے معمور وہ خطبۂ صدارت قابل مطالعہ ہے۔ اور اس کا ثبوت ہے کہ ان بزرگوں کے درمیان کس قدر خلوص ومحبت کا جذبہ تھا۔

نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضور الحاج مفتی محمد ابراہیم رضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حامدی عرف جیلانی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال اقدس بریلی شریف میں ہوا اور حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ نے دو تاریخی مادے مرتب فرمائے۔ دیکھئے کہ حضرت نے کس طرح مختصر جملوں میں سنِ وصال ظاہر کیا ہے۔

(۱) "سیدنا ابراہیم رضا" (۱۳۸۵ھ) (۲) "رفت جنت نبیرئ مرشدی"۔

حضرت جیلانی میاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے پوتے ہیں اور

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت محبوبِ ملت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مرید ہیں لہٰذا اس نسبت سے کتنا پیارا تاریخی مادہ ہے۔ ''رفت جنت نبیرئی مرشدی'' (۱۹۶۵ء)

اسی طرح اس کتاب میں حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے سن وصال ۱۳۸۰ھ کے تاریخی مادے ستاروں کی طرح روشن ہیں اوران تاریخی مادوں کو حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ نے اس طرح مضمون میں ترتیب دیا ہے کہ لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اوراس کے حبیب نبی کریم رؤف ورحیم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم کا بے حد بے حساب فضل وکرم ہے کہ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ کا یہ تاریخی علمی کارنامہ زیور طبع سے آراستہ ہوا اور آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ چونکہ تیس برس بعد اس کی یہ پہلی اشاعت ہے اس طویل عرصہ میں نہ جانے ہمارے کتنے اکابر علمائے کرام رخصت ہو گئے۔ اس کتاب میں جہاں جہاں حضرت محبوب ملت نے ان علمائے اہل سنت کا ذکر کیا ہے۔ میں نے حاشیہ پر ان حضرات کرام کا بھی مختصر ذکر کر دیا ہے۔ اور جہاں کچھ باتیں تشریح طلب تھیں ان کی وضاحت بھی حاشیہ پر کی ہے۔ تصحیح کی بھی حتی الامکان کوشش کی ہے۔ پھر بھی بشر ہی ہوں غلطی اور خطا ممکن ہے۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو برائے کرم اطلاع دیں تا کہ آئندہ اس کی تصحیح ہو جائے انشاء اللہ تعالیٰ۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

میں آخر میں اپنے تمام احباب ورفقائے اہل سنت کا قلبی شکریہ ادا کرتے ہوئے اس دعائیہ شعر کے ساتھ میں رخصت ہو رہا ہوں۔

دل شاد و بامراد رہیں مہرباں مرے ۔۔۔ آباد حشر تک رہیں سب قدرداں مرے
آسیبِ روزگار سے مولیٰ انھیں بچائے ۔۔۔ ایمان وسنیت کا سچا راستہ چلائے

آمین ثم آمین بجاہ سید ناطٰہٰ ویٰس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ اجمعین۔

آیئے! اب اصل کتاب کی طرف بڑھیں۔

دعاؤں کا طالب:
خادم سنیت محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی [۱]
خطیب سنی بڑی مسجد ۱۶۶/ ایم آزاد روڈ، مدنپورہ بمبئی نمبر ۸
۱۹/ ذی الحجۃ ۱۴۱۰ھ مطابق ۱۳/ جولائی ۱۹۹۰ء بروز جمعہ مبارکہ

[۱] فاتح کرناٹک حضرت مولانا مفتی محمد منصور علی خاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جانشین حضور محبوب ملت علیہ الرحمہ کا مؤرخہ ۲۱/ ذی الحجہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۶/ اکتوبر ۲۰۱۵ء بروز سہ شنبہ کو تقریباً ۳/ بجکر ۱۰/ منٹ پر وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

www.mazhareaalahazrat.com

شیر بیشۂ اہل سنت ایک پیکر وفا

ازقلم: مناظر اہل سنت قائد ملت رئیس القلم حضرت علامہ **ارشد القادری** صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان جمشید پور، جھارکھنڈ۔

کیوں رضا آج گلی سونی ہے اُٹھ میرے دھوم مچانے والے

آہ۔۔۔۔۔۔۔کہ نصف صدی تک دنیائے سُنّیت کو جگا جگا کر ایک دن سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نقیب خاموش ہو گیا۔

معتمد راویوں کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی بزم عشق میں پہنچنے کے بعد ایک دن کائنات کا یہ مخفی راز اس کے دل پر آشکار ہو گیا کہ عرش وفرش کی وسعتوں میں رضائے الٰہی کی کلید خوشنودیٔ مزاج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے۔ اس دن سے لے کر پیکر اجل کی آمد تک ایک وارفتہ حال دیوانے کی طرح ساری عمر وہ اسی حقیقت کی تلاش میں سرگرداں رہا۔ شوق وطلب کی ایک بیتاب امنگ تھی، جو رگ وپے میں خون کی لہروں کے ساتھ دوڑتی رہی اور عشق واخلاص کا خمار اس وقت بھی شریک سفر تھا، جبکہ سر بالیں وصال کا سفر نامہ پیک اجل لئے کھڑا تھا اور نگاہوں کی بینائی محبوب کی تجلیوں میں ڈوب رہی تھی اور بلا شبہ وہی رفیق عزیز لحد کی خوابگاہ میں آج بھی شریک بزم تنہائی ہے۔ ؎

عشق کے داغ سے مانوس رہا کرتا ہوں ویسے کہنے کو شب قبر کی تنہائی ہے

اس پیکر وفا کے سامنے دنیائے رنگ وبو میں ہزاروں انقلاب آئے۔۔۔۔حوادث کی مصلحتوں نے خوشامدیں کیں۔۔۔۔ وقت کے تقاضوں نے دامن تھامے۔۔۔۔طوفانوں نے الارم دیا۔۔۔۔قہر و جبر نے تازیانے اُٹھائے۔۔۔ننگ وناموس نے اندیشہ دِلایا۔۔۔۔۔اور یہ فتنۂ آشوب دنیا بارہا سنور کر آئی کہ ایک برہم دیوانے کا مزاج بدل دیا جائے۔۔۔۔۔لیکن رات کے روشن سیارے اور دن کے چمکتے ذرے شاہد ہیں کہ وقت کے جبری تقاضوں پر دنیا کی ہر شئ بدل گئی۔۔۔۔۔دریاؤں کے بہتے ہوئے دھارے نشیب پا کر مخالف سمت پر لڑھک گئے۔۔۔۔۔ انگاروں کی دھمک سے فولاد کا جگر پانی ہو گیا۔

بارہا ایسا ہوا کہ مصلحتوں نے سرگوشی کی اور اچانک ہزاروں آتش نوا خطیبوں کی زبان گنگ ہو گئی اور قلم نے سپر ڈال دیئے۔۔۔۔اور ایسا بھی ہوا کہ علم وتقویٰ کی مغرور پیشانیاں وقت کی مسندِ اقتدار کے آگے غبار آلود ہو گئیں۔۔۔۔

www.mazhareaalahazrat.com

مصلحت کی آتش سے نشیمن جلے۔۔۔۔۔عشق کی آبرو لُٹی ۔۔۔۔کفر نے امان پائی اور اسلام اسیر بلا ہوا۔۔۔۔لیکن اپنے دور کا ایک وارفتہ جگر مجاہد تھا، جس نے حالات سے دوبدو کرنا قبول کرلیا، مگر غیرت وفا کی قربانی دے کر کسی طرح کی مصالحت کے لئے راضی نہیں ہوسکا۔

وہ حق و باطل کے امتیاز میں کسی درمیانی راہ کا قائل نہ تھا۔اس کی پوری زندگی اسی نظریہ کی عملی تفسیر تھی۔ایک دامن کی پناہ حاصل کرنے کے لئے انتہائی بے دردی کے ساتھ اس نے لاکھوں دامن جھٹک دیئے اور ایک چوکھٹ پر بستر جمایا تو سارے چوکھٹوں سے منھ موڑ کر گزر گیا۔

حق جب بھی مظلوم نظر آیا اس کی غیرت کا جلال برہم ہوگیا اور اس کے لب و لہجے کے خروش پر دریاؤں کی طغیانی ابھر آئی۔اور جس حال میں بھی ہوا بغیر کسی لمحۂ انتظار کے حق کی حمایت کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔

مشاہدات ومحسوسات سے کہیں زیادہ اسے اس معنوی حقیقت پر یقین تھا کہ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دامن سے کٹ جانے کے بعد زمین وآسمان کی وسعتوں میں کہیں امان نہیں مل سکتی۔وہ ہر وقت اسی یقین کے اجالے میں رہتا تھا۔

اس کی حیات کے وہ لمحے انتہائی قابل رشک ہوتے تھے، جب وہ عاشقوں کی انجمن میں ہوتا اور داستانِ عشق و ایمان کا کوئی ورق اُلٹ کر وہ اپنے محبوبِ کائنات کی یکتائی اور جلالتِ شان کے خطبے پڑھتا۔۔۔۔اور اس وقت ساری فضا کیف وخمار سے معمور ہوجاتی اور فرطِ شوق میں کائنات کا دل جھومنے لگتا۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

اس کی خداداد شانِ خطابت میں مخلص کا ولولہ۔۔۔۔۔دلِ مبتلا کا سوز۔۔۔۔۔گھائل کی کراہ۔۔۔۔عشق کی چوٹ۔۔۔۔۔فداکار کی سرفروشی۔۔۔۔۔دیوانے کا استغناء۔۔۔۔۔مجاہد کا تیور۔۔۔۔۔انتقام کا جوش۔۔۔۔۔نیازمند کا ادب۔۔۔۔۔اور ایک وارفتہ حال مومن کا ایمان جھلکتا تھا۔

حرمتِ عشق کے خلاف زبان وقلم کی کوئی ناپاک جسارت اس کے لئے کائنات کی سب سے بڑی اذیت تھی، جس کی تابِ ضبط سے اس کا ضمیر ہمیشہ ناآشنا رہا۔وہ اپنے کریم وجمیل آقا کا ایسا سرشار دیوانہ تھا کہ دنیا میں کسی سے اس کی شناسائی نہیں، بس ایک ہی چہرہ اس کے قلب وجگر کا محبوب تھا اور جہاں جہاں بھی دل رکا، وہی ایک محبت درمیان میں نسبت رابط تھی۔ذاتی طور پر نہ اس کی کسی سے دشمنی تھی اور نہ دوستی۔۔۔۔وہ اپنے حبیب کے دوستوں کا دوست تھا اور دشمنوں کا دشمن اور یہ اس کے ایمان کا مزاج بن چکا تھا۔

بیگانوں کے سامنے اس کی پیشانی ہمیشہ مغرور نظر آئی، لیکن غبارِ راہ میں بھی پائے حبیب کی کوئی سنت مل گئی، تو سجدۂ شوق کے لئے دل کی پوری کائنات جھک پڑی۔

www.mazhareaalahazrat.com

اس کے محبوب آقا کی حرمت پر جس نے بھی حرف رکھنا چاہا، اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرنے میں اس کے یہاں کوئی لمحۂ انتظار نہ تھا اور نہ غلبہ وقوت کا کوئی قہر اور مروت وشناسائی کا کوئی عاطفہ اس کی راہ میں حائل ہوسکتا تھا۔

اس کا نام سن کر ایوانِ باطل میں زلزلے پڑ جاتے تھے اور اسی کے ساتھ اس کی ذات دنیائے سُنّیت کی ایک ایسی متاعِ بے بہا تھی کہ اس کے تذکرے سے ایمان والوں کے چہرے شاداب ہوجاتے تھے۔ اس کے قدموں کی آہٹ پر وفاداروں کی ایک دنیا دیوانہ وار سمٹ جاتی تھی۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے، جس کا انکار ممکن نہیں کہ جس شان وارفتگی کے ساتھ حضور شیر بیشۂ اہل سنت نے اسلام کو داخلی فتنوں سے پاک کیا، اس کی مثال دورِ حاضر میں نہیں ملتی۔ اور یہ بھی ایک امر مسلم ہے کہ اسلام کو جتنا اندر سے نقصان پہنچا ہے، باہر سے نہیں۔ صدرِ اول کا وہ فتنہ جس نے ایوانِ اسلام کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور آج تک اس کی دھمک محسوس ہوتی ہے، وہ اندر ہی سے برپا ہوا تھا۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ وہ مردِ مومن اپنے وقت کا بہت بڑا مجاہد ہے، جو دین مصطفیٰ کو اندر سے پاک کرنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا اور بے مثال جرأت وپامردی کے ساتھ باطل کی بساط اُلٹ کر حق کو برتر وغالب کردیا۔

اسے بصیرتِ خداوندی ہی کا کرشمہ کہا جاسکتا ہے کہ فتنہ جنم بھی نہیں لینے پاتا تھا کہ اپنے وقت کے اس عظیم الشان مصلح کی خارشگاف نگاہوں کا شکار ہوجاتا تھا۔ اب اس کی جگہ یا تو نامرادیوں کے مدفن میں ہوتی تھی، یا ہمیشہ کے لئے اعتبار کی نگاہوں سے گرادیا جاتا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ اصلاح وتطہیر کے میدان میں حضور شیر بیشۂ اہل سنت کی سب سے بڑی حریف وہابیت و دیوبندیت تھی، جن کے خلاف اُنہوں نے کبھی ہتھیار نہیں اُتارے اور نہ ایک لمحہ کے لئے اُن کا ذہن اس سے غافل رہا۔

جب کبھی بھی اور جہاں کہیں بھی زبان وقلم کو جنبش ہوئی ردِّ وہابیت ودیوبندیت کا فرض قضا نہ ہوسکا اور اس کے لئے نہ کسی تقریب وتمہید کی ضرورت تھی اور نہ تحریک وآمادگی کا انتظار تھا کہ دعوتِ حق کے لئے فضا سازگار ہو اور جان ومال کی مضرتوں کا کھٹکا دور ہوجائے۔

بلاشبہ جذبۂ حق کا یہ خروش اور غیرتِ ایمانی کا یہ بے نیاز ولولہ اُنہی کے ساتھ مخصوص تھا۔ دین میں اُنہوں نے دیوبندیت ووہابیت کی رنگے ہاتھوں چوری پکڑی تھی اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ناموسِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

www.mazhareaalahazrat.com

خلاف منافقین کا کردار دُہراتے ہوئے دیکھا تھا اور دیوبندی پیشواؤں کی کتابوں میں اُنہوں نے شان رسالت میں وہ توہین آمیز عبارتیں بھی پڑھیں، جن کے تصور سے مومن کا دل کانپ جاتا ہے۔

حق نے جب کبھی اُسے آواز دی وہ بغیر کسی لمحۂ انتظار کے اُٹھ کھڑا ہوا۔ یہ خلعتِ فاخرہ اسی قامتِ زیبا پر راس آئی۔ اس کی سطوتِ علم کے آگے بڑے سے بڑے طاغوت کی زبانیں خشک ہوجاتی تھیں اور اس کا نام سن کر باطل کے ایوان میں زلزلے پڑ جاتے تھے۔ پھر اس کے ساتھ اس کی عالمگیر محبوبیت کا یہ اقبال تھا کہ اس کے تذکرے سے مومنین کے دلوں کی کلی کھل جاتی تھی اور چہرے شاداب ہوجاتے تھے۔

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

صداقت وانصاف کا خون کر کے کوئی اعترافِ حق سے پھر جائے تو اور بات ہے، لیکن یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے جس صبر آزما حوصلوں کے ساتھ اسلام کو داخلی فتنوں سے پاک کیا، اس کی مثال دورِ حاضر میں نہیں ملتی۔

دراصل اس جذبے کے پیچھے ایک نہایت سنگین والمناک حادثے کی تاریخ تھی، جس نے اہل سنت کے قلوب کو ایسا گھائل کیا کہ وہ آج تک اچھے نہیں ہوسے۔ وہ یہ ہے کہ ایک مسلمان بڑے سے بڑے زخم کی چوٹ برداشت کرسکتا ہے، لیکن یہ ناممکن ہے کہ جان سے زیادہ عزیز پیغمبر کے ناموس کو کوئی بدبخت اپنی زبان وقلم کا نشانہ بنائے۔

زمانہ اس کے اس جذبۂ شوق کا ہمیشہ گلہ مند رہا کہ توہین وفا کے مجرم کو عالمگیر شہرت واثر کے حصار میں بھی اس کی زبان وقلم کے عبرتناک تازیانوں سے امان نہ مل سکی۔

فکر واعتقاد کے ملحدین نے ہمیشہ اس کے موقف کا مذاق اُڑایا۔۔۔۔۔ اس کی افتادِ طبع سے بیزاری کا اعلان کیا ۔۔۔۔ اور جب زبان وقلم کے حربوں سے کام نہ نکلا، تو طاغوت کی قوتوں کا سہارا لیکر فرعون وشداد کی تاریخ دُہرائی۔۔۔۔ لیکن مایوس ومرعوب ہونا تو بڑی بات ہے، اس کے محکم یقین کی آب وتاب اور چمک گئی اور اس کے باطل شکن عزم کا تیور اور نکھر گیا۔

بلاشبہ شیر بیشۂ اہل سنت کی زندگی ایسی کردار کی مرقع تھی، جیسے معلوم ہوتا ہے کہ مشیت کی طرف سے وہ اسی عظیم خدمت پر مامور کیے گئے تھے۔

یہ مجھے نہیں معلوم ہوسکا کہ سب سے پہلے ”شیر بیشۂ اہل سنت“ کے خطاب سے کس نے اسے

www.mazhareaalahazrat.com

مخاطب کیا، لیکن بلاخوفِ تردید کہہ سکتا ہوں کہ لغت میں یہ ترکیب اسی کے لئے وضع ہوئی تھی اور اسی پر ختم بھی ہوگئی۔

خدائے غافر ونعیم اس کے مدفن کی خاک پر شام وسحر رحمت وانوار کی بارش برسائے اور نسیم طیبہ ہمیشہ اس کی خوابگاہ کو معطر رکھے۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

فرمان اعلیٰ حضرت کی روشنی میں

ذاتِ مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ولد مرافق غیظ المنافق [۱]

عزیزی مولوی حافظ حشمت علی قادری برکاتی لکھنوی

زادہُ اللہُ تعالیٰ مِنْ فَیْضِہٖ الْخَفِیِّ وَ الْجَلِی

[الطاری الداری لھفوات عبد الباری جلد ۳، صفحہ ۵۵]

[۱] یعنی حمایتی بیٹا، حمایت کرنے والا بیٹا، تائید کرنے والا بیٹا، نصرت کرنے والا بیٹا، دشمنانِ دین پر سخت اور ان پر غیظ وغضب ڈھانے والا۔ (بزبانِ حضور مشاہد ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

www.mazhareaalahazrat.com

شہزادۂ مخدوم سمناں سرکارکلاں حضرت علامہ مولانا
الحاج الشاہ سید مختار اشرف صاحب قبلہ اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہٗ کے
تأثرات کی روشنی میں
ذاتِ مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ

شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے بارے میں میرے تأثرات پوچھ رہے ہیں۔ بھلا بتلایئے کہ وہ شیر حق جس کا ایمان باللہ و بالرسول (جل جلالہٗ وعلیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ الصلاۃ والسلام) ریکارڈ بن گیا ہے، جو رسولِ پاک (علیہ الصلاۃ والسلام) کی تعظیم ومحبت میں مطعون رہا ہے، جو باطل شکنی اور احقاقِ حق میں اپنی آپ ہی مثال ہے، جس کی ایک ایک گرج نے باطل کے قلعے پلٹ دیئے ہیں، جس کی زندگی کی ہر ہر ادا میں اتباعِ سنت کا غلبہ رہا ہے۔ مشائخ اور سادات اور اساتذہ کے ادب میں جو آپ ہی اپنی مثال ہے۔ وہ عالم، فقیہ، مناظر، ثقہ، عدل وتقویٰ اور خشیتِ ربانی کا مجموعہ ہے۔ جس کے سر پر دیکھنے والوں نے دستِ غوثِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو ہمیشہ دیکھا ہے، جس نے امرِ دین میں کبھی کوئی مزاحمت گوارہ نہ کی، جس کے ایمان کو بھری تجوریوں سے بھی خریدا نہ جاسکا، جو اعلانِ حق میں ہر لومۃِ لائم سے ہمیشہ بے نیاز رہا، جو صرف اللہ سے ڈرا۔ اور کسی باطل قلم کی نوک یا باطل تلوار کی دھار نے دبانے میں کبھی کامیابی حاصل نہ کی، اُس کے بارے میں میرے تأثرات وہی ہیں جو ہر سُنّی صحیح العقیدہ کے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ **جو اُن سے واقف ہوکر اُن کے عقیدے کے موافق ہے وہی صحیح معنوں میں سُنّی ہے، صحیح الایمان ہے اور اُن سے واقف ہوکر اُن کا بدگو ہو وہ یقیناً بدمذہب، بے دین ہے۔** جس کا مقام اتنا اونچا ہو کہ آج جس کا علم وعمل مقامِ استدلال میں لایا جاسکے اُن کے بارے میں اس کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے کہ ساری سُنّی دُنیا اُن کا ماتمی ہے۔ اور اُن کے فیوض وبرکات کے لئے تڑپ رہی ہے۔ **اَعْلَی اللّٰہُ مَقَامَہٗ وَ نَوَّرَ اللّٰہُ مَثْوَاہُ وَ قَبْرَہٗ۔**

www.mazhareaalahazrat.com

شہزدۂ حضور مخدوم سمناں گلبُنِ باغِ اشرفیت رأس العلماء رئیس الخطباء حضور محدث اعظم ہند

حضرت العلامہ الشاہ **سید محمد** صاحب قبلہ اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

علیہ الرحمۃ والرضوان

کا

ایک اہم فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین ذیل کے مسئلے میں کہ زید مولانا حشمت علی خان صاحب کے متعلق اپنی باخوبی معلومات کے ساتھ رقمطراز ہے کہ ''لیگ و کانگریس کے مسئلے میں وہ (یعنی مولانا حشمت علی خان صاحب) پوری جمہوریت اسلامیہ کے خلاف اپنے ایک خاص و الگ مسلک کے حامل تھے'' نیز اُن کے مسلکِ مذکور کو غلط و بھول ثابت کرتے ہوئے یوں کہا کہ ''صبح کا بھولا ہوا اگر شام کو واپس آجائے تو اُسے بھولا ہوا نہیں کہتے''۔

الجواب اللّٰهم هداية الحق والصواب : حضرت شیر بیشۂ سنت و جماعت مولانا حشمت علی خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لیگ و کانگریس میں شرعی سقم جو تھا اُس کو ظاہر فرما کر بعونہٖ تعالیٰ شاندار جہادِ اکبر فرماتے رہے اور اُسی مسلکِ صحیح پر وصال فرمانے تک قائم رہے اُس کے خلاف جو کہتا ہے اگر بربنائے بے خبری ہے تو جہالت ہے اور اگر بربنائے وہابیت و دیو بندیت ہے تو خطرناک ضلالت ہے۔

فقیر ابوالمحامد سید محمد غفرلہٗ اشرفی جیلانی

کچھوچھہ شریف، ضلع فیض آباد ۲۰؍رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ

[کتاب: متحدہ محاذی صفحہ ۱۰]

www.mazhareaalahazrat.com

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ
کی مبارک قلمی تحریر کی روشنی میں
سرکار مظہر اعلیٰ حضرت (قدس سرہما)

”اسد الملۃ، ناصر اہل السنۃ، کاسر البدعۃ، شیر بیشۂ سُنت،
مظہر اعلیٰ حضرت، ناشر احکام الشریعۃ الغراء والطریقۃ البیضاء،
حضرت مولٰینا ذی الفضل الجلی المولوی محمد حشمت علی القادری الرضوی
رضی اللہ تعالیٰ عنا وعنہ، مولانا ومولاہ العلی الولی“

[از: خلافت نامہ حضور مشاہد ملت قدس سرہٗ]

www.mazhareaalahazrat.com

نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی

الحاج الشاہ **محمد ابراہیم رضا خاں** عرف جیلانی میاں صاحب قبلہ قدس سرہٗ

کی نظر میں

سرکار مظہر اعلیٰ حضرت (قدس سرہما)

''سنی حنفی قادری رضوی بھائیو! تم کو مبارک ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہاری دینی رہنمائی اور ایمانی دستگیری کے لئے ایک ایسی مبارک ہستی عطا فرمائی جو اعلیٰ حضرت قبلہ کا مظہر ہے جو اعلیٰ حضرت قبلہ کا روحانی نور نظر ہے قرۃ البصر ہے وہ حضرت شیر بیشۂ سنت مولانا حشمت علی خاں صاحب دامت برکاتہم کی ذات گرامی ہے''۔

[کتاب: بزم سعادت انجام]

www.mazhareaalahazrat.com

مداح الحبیب مقبول بارگاہِ اعلیٰ حضرت مولٰینا محمد جمیل الرحمٰن خانصاحب
کی نظر میں حضرت شیر بیشہ سنت قدس سرہما

مداح الحبیب خلیفہ اعلیٰ حضرت مقبول بارگاہِ اعلیٰ حضرت مولٰینا جمیل الرحمٰن خاں صاحب قبلہ رضوی بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اُس وقت جب کہ حضرت شیر بیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی عمر پاک تقریباً ۱۸ رسال کی تھی، حضرت کی خدمت میں رسالہ مبارکہ ''تزکِ مرتضوی'' نذر کیا تو رسالہ کے سرورق کی پیشانی پر حضرت کی شان میں یہ عظیم وجلیل القابات وخطابات تحریر فرمائے:

''نذر بحضور سلطان المناظرین سید المکالمین دافع المعاندین قامع التھانویین خان بہادر مولٰینا مولوی شاہ محمد حشمت علی خاں صاحب سنی حنفی قادری برکاتی رضوی لکھنوی زید مجدہٗ وعلمہٗ وفضلہٗ وبرکاتہٗ
کتبہٗ مداح الحبیب محمد جمیل الرحمٰن رضوی بریلوی بہاری پوری۔
۲۵ ر ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ بروز پنجشنبہ''۔

خواجہ تاشانِ رضویت ونیازمندانِ بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں سے وہ کون ہوگا جو خلیفہ اعلیٰ حضرت مداح الحبیب حضرت مولٰینا محمد جمیل الرحمٰن خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذاتِ بابرکات سے واقف نہیں۔ حضرت مداح الحبیب کو یہ شرف وسعادت وفخر حاصل ہے کہ آپ بارگاہِ اعلیٰ حضرت کے حاضر باش ہونے کے ساتھ ساتھ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دولت کدے پر منعقد ہونے والی میلاد شریف کی محافل مقدسہ کے خصوصی نعت خواں ومداحِ حبیبِ یزداں جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تھے۔ ''مداح الحبیب'' کا عظیم لقب اور خطاب بھی آپ کو سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی بارگاہِ عالی وقار سے عطا ہوا تھا۔

www.mazhareaalahazrat.com

منقبت در شانِ مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از قلم: حضور سید العلماء سند الحکماء علامہ
الحاج الشاہ مفتی سید آلِ مصطفی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان
زیب سجادہ عالیہ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

خدا را ولی بود حشمت علی — نبی را رضی بود حشمت علی
ز فیضانِ بوبکر صدیقِ اکبر — تقی و صفی بود حشمت علی
ز فاروق وعثمان ضیائے گرفت — بدینِ علی بود حشمت علی
ز نورِ قدومِ شہِ غوثِ اعظم — بہی و سنی بود حشمت علی
ز فیضِ رضا وز برکاتِ قاسم — رفیع و ذکی بود حشمت علی

بوصفش چو پرسید سیدؔ ز ہاتف
بگفتا تقی بود حشمت علی

www.mazhareaalahazrat.com

منقبت درشانِ مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بقلم: قطبِ رائچور گلِ گلزارِ اشرفیت ولیٔ کامل حضرت علامہ
مولانا **ابو محمد سید چندا حسینی** صاحب قبلہ صوفیؔ اشرفی
علیہ الرحمۃ والرضوان سجادہ نشین خانقاہِ عالیہ شمسیہ اشرفیہ رائچور شریف، کرناٹک

شیر سنت رہنما حشمت علی خاں قادری
مظہرِ احمد رضا حشمت علی خاں قادری

اہلسنت کو بچایا گمرہی سے آپ نے
رہبرِ راہِ ہُدیٰ حشمت علی خاں قادری

مُعترِف شیرانہ ہمت اور حق گوئی کے ہیں
سب تری اے مقتدا حشمت علی خاں قادری

اہلِ بدعت کافر و مرتد کو اہلِ شرک کو
سرنگوں تو نے کیا حشمت علی خاں قادری

دین وسنّت کے مجدّد نے دیا جو کچھ بتا
اُس پہ ہی قائم رہا حشمت علی خاں قادری

حامیانِ حق جو تھے ساکِت عنِ الحق ہو گئے
پر نہ تو خامُش ہوا حشمت علی خاں قادری

اہلسنّت کا سہارا ہند میں بعد رضا
ہے ہمارا ہی پیا حشمت علی خاں قادری

غائبانہ ہیں مسلماں شیُفتہ شیدا ترے
دے ہمیں جلوہ دِکھا حشمت علی خاں قادری

ناصر الاسلام شیر بیشہ سنت ہے
اجمل انوار الرضا حشمت علی خاں قادری

ہے دعا صوفیؔ کی یہ سایہ فگن ہم پر رہے
مظہرِ احمد رضا حشمت علی خاں قادری

www.mazhareaalahazrat.com

منقبت در شانِ مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از قلم: حضور پاسبانِ ملت خطیب مشرق حضرت علامہ

شاہ مشتاق احمد نظامیؔ صاحب قبلہ

علیہ الرحمۃ والرضوان الٰہ آباد

بزمِ ادب کا شمع فروزاں نہیں رہا — چرخِ ہنر کا مہر درخشاں نہیں رہا
جو آبرو تھا قوم کی اور سُنّیت کی لاج — کیا کیجئے کہ آج وہ انساں نہیں رہا
لرزاں تھی جس کے نام سے بنیاد کفر کی — وہ مردِ حق شناس مسلماں نہیں رہا
برسا تھا جھوم جھوم کے جو کشتِ دین پر — افسوس کہ وہ ابرِ بہاراں نہیں رہا
وہ جس کی ہر صدا میں محبت کا درد تھا — وہ دشتِ سُنّیت کا حُدی خواں نہیں رہا
جس کی گرج سے دیو کے بندے دہل گئے — اب وہ ہمارا شیر نیستاں نہیں رہا

اے کاش کوئی دیکھے نظامیؔ کا حالِ زار
دامن ہے چاک چاک گریباں نہیں رہا

www.mazhareaalahazrat.com

منقبت درشانِ مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از قلم: حضور پاسبانِ ملت خطیبِ مشرق حضرت علامہ

شاہ مشتاق احمد نظامیؔ صاحب قبلہ

علیہ الرحمۃ والرضوان الہ آباد

جانِ تفسیرِ حدیثِ دیگراں جاتا رہا ۔۔۔ بزمِ رضویت کا وہ روحِ رواں جاتا رہا
پاسبانِ دین وملت اے امیر کارواں ۔۔۔ تو گیا یا سُنّیت کا رازداں جاتا رہا
بادلوں کی گھن گرج تھا شمشیر کی للکار تھا ۔۔۔ ہائے تو کیا اُٹھ گیا کوہِ گراں جاتا رہا
حشمتی رضوی نظامی قادری سب رو پڑے ۔۔۔ کیوں نہ ہو ماتم بپا پیر مغاں جاتا رہا
اپنی حق گوئی سے جو دشمن کا سینہ چیر دے ۔۔۔ سچ تو یہ ہے وہ ہمارا ترجماں جاتا رہا
مسندِ رازی غزالی آج سونی ہوگئی ۔۔۔ اُن کی ہر ہر بات کا نکتہ داں جاتا رہا
پارسائی زُہد وتقویٰ علم وفن جس کا شعار ۔۔۔ الاماں وہ آج بحرِ بیکراں جاتا رہا
اپنے بیگانے سبھی کہتے ہیں تیری موت پر ۔۔۔ بوحنیفہ کی فقہ کا رازداں جاتا رہا
جس کے نقشِ پاپہ جھکتی تھیں نگاہیں عشق کی ۔۔۔ وہ قدم جاتے رہے وہ کارواں جاتا رہا
تیرے دم تک گوش برآواز تھے اہلِ جہاں ۔۔۔ تیرے اُٹھ جانے سے لُطفِ داستاں جاتا رہا

اے نظامیؔ ختم کر افسانۂ پُرغم یہاں
پھٹ نہ جائے تیرے رونے سے زمین وآسماں[۱]

[۱] حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے عرس چہلم میں دامادِ حضور مظہر اعلیٰ حضرت حضرت مفتی شمس اللہ صاحب قبلہ حشمتی علیہ الرحمہ نے یہ منقبت پڑھی تھی اور جب اِس مصرع پر پہنچے تو اچانک موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ سبحان اللہ۔

www.mazhareaalahazrat.com

منقبت در شانِ مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از قلم: خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند بُلبُلِ ہند مفتیٔ نانپارہ حضرت علامہ مولیٰنا

مفتی **محمد** رجب **علی** صاحب قبلہ

رحمۃ اللہ علیہ نانپارہ، ضلع بہرائچ شریف

پیکرِ صدق و صفا مظہر اعلیٰ حضرت — منظر رُشد و ہُدیٰ مظہر اعلیٰ حضرت
قُدوۂ اہلِ ولا مظہر اعلیٰ حضرت — زُبدۂ اہلِ تُقیٰ مظہر اعلیٰ حضرت
علم میں فضل میں حکمت میں بفضلِ باری — فائقِ دہر رہا مظہر اعلیٰ حضرت
وہ تصلب کا جبل ہی نہیں تھا اُس سے اشد — پرتوِ شیرِ خدا مظہر اعلیٰ حضرت
نام سے جس کے لرزتے تھے سبھی اہلِ دغا — شیر تھا ایسا مِرا مظہر اعلیٰ حضرت
راست بازی میں صداقت میں بحق مدحت — جو کہوں اُس سے سوا مظہر اعلیٰ حضرت
میرا منھ کیا میں کہاں اور کہاں آپکی ذات — کیا لکھوں گا میں ثنا مظہر اعلیٰ حضرت
آپ سورج ہیں تو میں ذرۂ بے قدر سے کم — حوصلہ ہے یہ مِرا مظہر اعلیٰ حضرت

یہ رجب کیا ہے حضور آپ کے فرمانے سے
بلبلِ باغِ رضا مظہر اعلیٰ حضرت

www.mazhareaalahazrat.com

آغاز

سوانح

مظہر اعلیٰ حضرت

(رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

الحمدﷲ الذی وفق لاقامة دینه من اصطفاه من العلماء الاعلام ط و اقدرھم علی اقامة الحجج و نصب البراھین علٰی من خالفھم من الانام۔ والصلوٰة والسلام علٰی سیّدنا ونبینا و مولانا و حبیبنا وشفیعنا محمدنِ الذی بعثه اللہ بالھدیٰ ودین الحق فقام بذالک احسن قیام و علٰی اٰله الکرام و اصحابه العظام الذین اقتدوابه فی کل حالٍ وّمقام ط

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلیّٰ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَا

وَعَلٰی ذَوِیۡهِ وَصَحۡبِهٖ اَبَدَالدُّھُوۡرِ وَکَرَّمَا

"موت العالِم موت العالَم الجمع"

(۸۰ ھ ۱۳)

قرآن عظیم نے علمائے کرام کی تعریف وتوصیف میں ارشادفرمایا هَلۡ یَسۡتَوِیۡ الَّذِیۡنَ یَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِیۡنَ لَایَعۡلَمُوۡنَ ط کیاعلم والےاور بےعلم والے برابر ہیں۔اورفرمایا: وَالَّذِیۡنَ اُوۡتُوالۡعَلۡمَ دَرَجٰتٍ ط علم والوں کودرجوں فضیلت ہے۔ارشادِ باری ہے: فَسۡئَلُوۡآاَھۡلَ الذِّکۡرِاِنۡ کُنۡتُمۡ لَاتَعۡلَمُوۡنَ ط اگرتم ناواقف ہوتو علما سے دریافت کرو۔ اہل علم کواللہ تعالیٰ اوراس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نےفضیلت وعظمت بخشی ہے۔اس آنی جانی دنیامیں جہاں کی ہرچیزفانی اورآنی جانی ہے۔حضرات علمائے کرام بھی آتے ہیں اورخدماتِ دینیہ انجام دے کردارِباقی کوتشریف لے جاتے ہیں۔

علاماتِ قربِ قیامت میں بتایا گیاہے کہ علماء اُٹھالئے جائیں گے۔ یہ حضرات علمائے دین اس دنیا سے جاتے ہیں اوراپنے دینی کارنامے چھوڑجاتے ہیں جن سے بعدوالوں میں ان کی یادباقی رہتی ہے۔ان علمائے دین کے انتقال فرمانے کوعَالَمْ کی موت کہا گیاہے۔ یہ حضرات کرام وعدۂ الٰہیہ "موت" کے بعدحیات تازہ اوراختیارات بےاندازہ پاتے ہیں۔ان کی موت کی شان یہ بتائی گئی ہے کہ اَلۡمَوۡتُ جَسۡرٌ یُوۡصِلُ الۡحَبِیۡبَ اِلَی الۡحَبِیۡبِ ان کی موت بمنزلہ پُل کے ہےجس سے گذرکرپیاراا پنےپیارے سے ملتاہے۔

آج ہم ایک ایسے عاشقِ رسول سراج الفحول کےغمِ ہجروفراق میں مغموم ومحزون وملول ہیں،جس نے حضور پُرنُور مرشد برحق امام اہل سنت مجدداعظم دین وملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ تاج الفحول الکاملین رأس العلماء الراسخین "شیخ الاسلام والمسلمین" (۴۰ھ ۱۳) مولینٰا مولوی حافظ قاری مفتی الحاج شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں قادری برکاتی آلِ رسولی بریلوی "رضی الرحمان" (۴۰ھ ۱۳) و "رحمت اللہ تعالیٰ علیہ" (۴۰ھ ۱۳) کے وصال فرمانے کے بعدان ہی کی نیابت

www.mazhareaalahazrat.com

میں دُنیائے سُنِّیت کو تازگی بخشی۔

جس نے سُنّیوں کی بددینوں، بے دینوں سے حفاظت کی، وہابیوں، غیر مقلدوں، دیوبندیوں، ندویوں، مودودیوں، الیاسیوں، نجدیوں کے قلعوں میں زلزلے ڈال دیئے، جس نے ہند سے نجد تک وہابیوں سے ناک چنے چبوا دیئے، آریوں، عیسائیوں کو دم بخود کیا، دیوبندیوں کے ''چوٹی والے'' دعوے دار مناظرین کو لاجواب وساکت وصامت کر دیا۔

جس نے قادیانیوں، مرزائیوں، رافضیوں کو مبہوت بنایا اور بابیوں، بہائیوں، متصوفہ ملاحدہ کا پردہ چاک کیا۔ اور صلح کلیوں، نیچریوں پالیسی بازوں کا ناطقہ بند کیا۔

جس نے دنیا کو چھوڑ کر دین کو سنبھالا اور لاکھوں روپیوں کی دولت کو ٹھوکر مار کر کلمۂ حق بلند کیا۔

جو سنیوں کیلئے ابر سخا اور بدمذہبوں کیلئے برق فنا تھا۔ جو کسی دنیوی وظاہری اقتدار ووجاہت سے کبھی مرعوب نہ ہوا۔

جس نے عرب وعجم، غیر منقسم ہند، سندھ، پنجاب، کاٹھیاواڑ، گجرات، راجستھان، بہار، بنگال، برما رنگون کے کونے کونے میں علَمِ سُنّیت بلند کیا، جس نے حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے وصال شریف کے بعد تقریباً چالیس برس تک (چالیس برس میں ایک ماہ سترہ دن کم) مذہب مہذب اہل سنت کی خدمت، مسلمانان اہل سنت کی نصرت وحمایت اور رہبری وحفاظت فرمائی۔ وہ حضرت عالی منزلت ''الحاج شیر بیشۂ سُنت'' (۸۰ھ ۱۳) مظہر اعلیٰ حضرت، عالم شریعت، واقف اسرارِ طریقت، امام المناظرین، فخر الواعظین، زبدۃ السالکین، عمدۃ العارفین علامہ دہر مولٰینا حشمت علی خان صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی رضوانُ ربِّہٖ علیہ و''علیہ رحمت رب العلمین عزوعلا'' (۸۰ھ ۱۳) کی ذات والا صفات ہے جن کے سانحہ اُرتحال سے دنیائے سُنیت سوگوار ہے۔ اکابر علمائے اہل سنت ومفتیان دین وملت واعاظم مشائخ طریقت اُس فدائے اعلیٰ حضرت فخرِ اماثل کی جدائی میں دل پُرغم وچشم پُرنم ہیں۔ وہ ''الحاج شیر بیشۂ سُنت'' (۸۰ھ ۱۳) جن کے فضائل ومناقب ومحامد ومناصب کے لئے بڑے بڑے دفاتر ناکافی ہوں۔

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت کی سوانح حیات وواقعات اُن کے تلامذۂ علم دین (۸۰ھ ۱۳) ومریدین مخلصین لکھتے اور مرتب کرتے تو خوب تھا، پھر بھی احباب ومخلصین اور علمائے اہل سنت کا شدید اصرار ہے کہ سوانح شیر بیشۂ اہل سنت وحالاتِ مظہرِ اعلیٰ حضرت میں مرتب کروں تاکہ آنے والی نسلیں بھی واقف اور فیضیاب ہوں۔ لہٰذا اللہ عزوجل اور اس کے محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے فضل وکرم سے ''صاحب عرفان شیر اسلام ومسلمین'' (۸۰ھ ۱۳) کے حالات قلمبند کر رہا ہوں۔

www.mazhareaalahazrat.com

''جذبۂ محبت طاہرہ'' (۸۰ھ ۱۳)

جذبۂ حُبِّ رسول وفدائیت کا ایک واقعہ ۱۸؍محرم الحرام ۱۳۸۰ھ کو جمعیۃ اشرفیہ کی جانب سے منعقدہ بمبئی کے ایک تعزیتی اجلاس میں امام المتکلمین حضرت مولینا الحاج شاہ علامہ ابوالمحامد سید محمد صاحب قبلہ اشرفی الجیلانی کچھوچھوی محدث اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ [۱] نے حضرت شیر بیشۂ سنت ''رحمت اللہ تعالیٰ علیہم'' (۸۰ھ ۱۳) کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ

''حضرت میرے ساتھ ایک جلسہ میں مدعو تھے۔ مولینا کی خدمت میں ان کے ایک مخلص نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت فلاں فلاں دیوبندی مولوی آپ کی حق گوئی اور علمیت کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان رونے لگے اور بہت گریہ فرمانے لگے۔ تو میں نے کہا آپ کو تو خوش ہونا چاہئے کہ آپ کے مخالف آپ کا لوہا مان گئے۔ آپ کا علم ان کو بھی تسلیم ہے اور یہ خبر لانے والے لغو گو نہیں بلکہ آپ کے محب و مخلص ہیں یہ تو خوشی کا موقع ہے، رونا کیسا؟ حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا۔ حضور والا! میری تمنا اور کوشش تو یہ ہے کہ جس کے دل میں عداوت رسول ہو اس کی زبان پر میرا ذکر اور میری تعریف بھی نہ ہو''۔

یہ ہے اس مظہر اعلیٰ حضرت فدائے رسول کا جذبۂ عقیدت اور فنافی الرسول (علیہ الصلاۃ والتسلیم) کی شان! کسی صاحب حال، اہلِ دل سے اس ذات کا مرتبہ معلوم کیجئے۔ وہ آپ کو بتائے گا کہ وہ کیسی عظیم شخصیت تھی۔ آہ! آج وہ ہم سے روپوش ہیں۔

حالاتِ مظہر اعلیٰ حضرت

آپ لکھنؤ میں حضرت مولینا صوفی عبدالرحمٰن صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانۂ مقدسہ کے قریب آفریدی النسل گھرانے میں تولّد ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔

محمد حشمت علی خاں ابن ابوالحفّاظ محمد نواب علی خاں قادری برکاتی نوری ہدایت رسولی ابن محمد حیات خاں ابن محمد سعادت خاں ابن محمد خاں علیہم الرحمہ۔

والد ماجد علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے ہنگاموں میں دادی صاحبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے پاس سے سب کاغذات شجرہ نسب وآراضی ومعافیات ونقشہ جات تلف ہو گئے۔ محمد خاں صاحب آفریدی درہ خیبر سے آئے اور فوجی افسر ہوئے۔ اپنے کارہائے نمایاں کے صلے میں معافیات کے حقدار ہوئے۔ اور یہ معافیات آپ کو حضرت بندگی

[۱] حضور محدثِ اعظم ہند کا وصال ۱۳۸۱ھ کو ہوا۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

میاں صاحب علیہ الرحمہ کی امیٹھی شریف ضلع لکھنؤ میں ملی تھیں۔ یہ امیٹھی شریف وطن ہے حضرت مولیٰنا مُلّا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا۔ جو اُستاد ہیں سلطان عالمگیر اورنگ زیب علیہ الرحمہ کے جن کی تصانیف میں ''نورالانوار'' اور ''تفسیر احمدی'' مشہور ہیں۔ اور اب بھی حضرت مُلا احمد جیون صاحب علیہ الرحمہ کے مدرسے اور مزار سے کچھ فاصلہ پر محمد خاں صاحب، محمد سعادت خاں صاحب اور محمد حیات خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اپنی ہی آراضی میں استراحت پذیر ہیں۔

والد ماجد (ابوالحفاظ محمد نواب علی خاں صاحب قادری) فرماتے تھے کہ ہم دو بھائی اور چار بہنیں بہت ہی کم عمر تھے جب تمہارے دادا صاحب (محمد حیات خان صاحب) کا انتقال ہوا۔ تمہاری دادی صاحبہ لکھنؤ شہر کی تھیں ان کے گھر والے ہم سب کو اپنے یہاں لے آئے اور تمہارے دادا کے کھیتوں، باغوں کو فروخت کر کے ہم لوگوں کی پرورش بہت ناز ونعم سے کی۔ کچھ زمینیں کاشتکاروں نے ہضم کرلیں۔ اور کچھ فروخت ہوگئیں۔ اب صرف وہ مختصر زمین بطور آثارِ قدیمہ باقی ہے۔ جس میں یہ تینوں حضرات مذکورین ہمیشہ کی نیند سورہے ہیں۔ (دادا صاحب محمد حیات خاں صاحب) کی اولاد میں سب سے بڑے بیٹے جناب اولاد علی خاں صاحب تھے اور ولی عہد کی حیثیت سے تمام کاغذات میں آپ ہی کا نام تھا۔ والد صاحب (ابوالحفاظ محمد نواب علی خان صاحب) اپنے بھائی بہنوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ جب دونوں صاحبان کارو بار سے لگ گئے تو اولاد علی خان صاحب کی شادی بارہ بنکی کے قدوائی خاندان میں چودھری واجد علی خان صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی اور والد ماجد محمد نواب علی خان صاحب کی شادی جناب امیر بخش خان صاحب ساکن مّلایاں ضلع اُنّاؤ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ یہ ہیں جن کو اُمِ شیر بیشۂ سنت واُمُّ الحفاظ ہونے کا شرف عطا ہوا۔ **فالحمد للہ رب العٰلمین۔**

بڑے ابا جناب محمد اولاد علی خان صاحب مرحوم نے اپنی پانچ اولادیں چھوڑیں۔ بڑی بیٹی شہزادی بیگم لاولد فوت ہوئیں۔ اور بڑے بیٹے محمد معشوق علی خان صاحب، [۱] صاحب اولاد اور حیات ہیں۔ منجھلی بیٹی دو بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑ کر فوت ہوئیں۔ چھوٹے بیٹے مولیٰنا محمد اشتیاق علی خاں صاحب قادری برکاتی قاسمی سلمہٗ ربہٗ [۲] صاحب اولاد ہیں اور سب سے چھوٹی بیٹی کا عقد فقیر راقم الحروف سے ہوا تھا۔ جو ایک بیٹی اور ایک بیٹا محمد حیات عرف تاریخی ''عمران رضا'' (۶۲ھ ۱۳) مرحوم کو چھوڑ کر شبِ چہارشنبہ سوا تین بجے ۲۷ر جمادیٰ الاخریٰ ۶۲ ۱۳ھ کو لکھنؤ میں فوت ہوئیں۔ فقیر نے مرحومہ کا مادہ تاریخ وصال ''مغفور لھا'' (۶۲ھ ۱۳) نکالا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کا نام والد محترم علیہ الرحمہ نے ''محمد حشمت علی'' رکھا۔ اور حضرت مولیٰنا مولوی علامہ ابوالوقت شیرِ اسلام محمد ہدایت رسول صاحب قادری برکاتی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''محمد صدیق'' نام رکھا۔ بریلی شریف میں حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بارگاہ میں حاضری کے بعد حضرت شیر بیشۂ سنت

---

[۱] موصوف کا بھی حال ہی میں لکھنؤ میں انتقال ہوا۔ [۲] موصوف محترم کا بھی چند سال پیشتر لکھنؤ میں وصال ہوا۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

اپناسنِ ولادت اس جملہ سے بیان فرماتے تھے:

:''سگِ بارگہِ بغداد'' (۱۳۱۹ھ) ''رضی اللہ عنک محی الملۃ''(۱۳۸۰)

رسمِ بسم اللہ خوانی:

حضرت شیرِ بیشۂ سنت کی تقریبِ بسم اللہ خوانی بڑی شان وشوکت سے منائی گئی۔ اور الحاج صوفی کریم بخش صاحب علیہ الرحمہ نے بسم اللہ پڑھائی۔ اس کے بعد قاعدہ بغدادی اور ناظرہ قرآن عظیم جناب حافظ قاری غلام طٰہٰ صاحب ٹونکی سے پڑھا۔ پھر مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں داخل ہوئے اور دس سال کی عمر میں حضرت نے حفظ قرآن کریم مکمل فرمایا۔

والد محترم نے حفظ قرآن کی تقریب بڑی شان سے منائی۔ مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے تمام چھوٹے بڑے طلباء ومدرسین کوشیرینی تقسیم کرائی۔ عزیزوں اور محلہ بھر میں مٹھائی تقسیم ہوئی پھر ایک دن محفل میلاد شریف منعقد ہوئی اور ضیافت کا اہتمام ہوا۔ مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں تکمیل حفظ کی دستار بندی ہوئی۔

حضرت نے تراویح میں پہلی بار حضرت سیدی مخدوم شاہ مینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ والی مسجد میں قرآن عظیم سنایا۔

مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے تمام طلبہ میں حضرت عقیل، فہیم، ذکی، ذہین مشہور تھے۔ قرآن عظیم حفظ کے بعد آپ فارسی اور تجوید کے حصول میں مشغول ہوئے۔ فارسی میں آپ کے استاد مولوی احمد حسین لکھنوی تھے۔ اور قرأت میں آپ کے استاد قاری محمد صدیق صاحب بنگالی تھے۔ گیارہ سال کی عمر میں آپ نے تجوید میں روایت حفص کا امتحان دیا۔ اور اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوئے۔ سالانہ امتحان میں دستار بندی ہوئی اور سند ملی اور تیرہویں سال میں آپ نے قرأتِ سبعہ کا امتحان دیا۔ اور بہت تعریفی الفاظ کے ساتھ قاری عبدالرحمٰن الہ آبادی نے اعلیٰ نمبر دیئے۔ نیز سالانہ امتحان میں بھی آپ کی بہت تعریف بیان کر کے دستار بندی کی۔ اور سبعہ کی سند دی۔

کھیل کود سے آپ کونفرت رہی۔ ناچ، گانا، نوٹنکی، تھیٹر، تماشا کبھی نہیں دیکھا اور حضرت کی بابرکت معیت میں اس فقیر کاتب الحروف نے بھی کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت نے فارسی، آمدنامہ، مصدر فیوض، سے سکندر نامہ ابوالفضل تک دوسال میں مکمل کیا۔ اُس چھوٹی عمر میں بھی ذہانت وفطانت، قوت حافظہ کا یہ عالم تھا کہ ایک بار کتاب پڑھنے کے بعد دوبارہ نہ پڑھی۔ اکثر ایسا ہوا کہ طلبہ کی شکایت پر مدرس نے باز پرس کی کہ آپ نے اپنے سبق کا اجرا کیوں نہیں کیا؟ تو آپ نے پوری کتاب پڑھ کر زبانی سنادی۔

خوش خطی میں مشہور خطاط جناب منشی شمس الدین صاحب اعجاز رقم آپ کے استاد تھے۔ مدرسہ فرقانیہ کے تمام

www.mazhareaalahazrat.com

مدرسین و مہتمم صاحب آپ پر بہت مہربان تھے۔ مولیٰنا عین القضاۃ صاحب آپ کو اپنے مدرسہ کا آفتاب کہا کرتے تھے۔ اور مولیٰنا صاحب نے آپ کا آٹھ روپیہ ماہانہ وظیفہ بھی مقرر کر دیا تھا اور جب میزان الصرف شروع کی تو دس روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کیا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کی والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ جب حضرت مولیٰنا ہدایت رسول صاحب قدس سرہٗ العزیز سے بیعت ہوئیں تو پیر و مرشد نے ان کو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا تصنیف کردہ مشہور رسالہ ''تمہید ایمان بآیاتِ قرآن'' اور اس کے ساتھ چند دیگر رسائل اپنی طرف سے عطا فرمائے۔ حضرت مولیٰنا جب بھی لکھنؤ تشریف لاتے تو والد محترم علیہ الرحمہ کے پاس ضرور ملاقات کے لئے آتے اور حضرت شیر بیشۂ سنت کے لئے خصوصاً اور سب بچوں کے لئے دُعائیں فرماتے۔ حضرت علامہ محمد ہدایت رسول صاحب قبلہ نے ہی میرا نام محمد فاروق [۱] اور چھوٹے بھائی علیہ الرحمہ کا نام محمد عمر رکھا۔ [۲]

چونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتبِ مبارکہ بالخصوص تمہیدِ ایمان شریف آپ کے مطالعہ میں رہا کرتی تھیں۔ اِس کی برکت سے آپ کو یقین ہو گیا کہ مدرسہ فرقانیہ کے کچھ مدرسین تقیہ کر کے تنخواہ کی لالچ میں اور اپنے مفاد کے لئے اپنے آپ کو سُنی ظاہر کر کے مدرسہ میں پل رہے ہیں۔ لٰہذا تمہید ایمان شریف کی روشنی میں اُن تقیہ باز دیوبندی مولویوں سے سبق کے دوران ہی بحث شروع ہو جاتی تھی۔ جیسا کہ مناظرہ موراواں کے مندرجہ ذیل اقتباس سے ظاہر ہے جو حضرت نے وہابیہ کے اعتراض کرنے پر جواب دیا تھا۔

''اس مناظرہ میں ایک موقع پر نور محمد ٹانڈوی نے کہا۔ مولیٰنا! آپ نے ابتداء میں دیوبندیوں سے پڑھا ان میں رہے اب انہیں کو کافر و مرتد کہتے ہیں۔ آپ سے بڑھ کر احسان فراموش اور نمک حرامی کرنے والا کون ہے؟

حضرت نے فرمایا۔ مولوی صاحب! یہ حق پسندی حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کریمہ ہے کہ جب حق واضح ہو گیا تو فوراً جدا ہو گئے اور اسی کے خلاف محاذ قائم فرما کر اعلانِ حق فرمایا۔ کیا حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

---

[۱] مراد حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمہ ہیں جن کا نام ان کے والد ماجد ابو الحفاظ محمد نواب علی خاں صاحب علیہ الرحمہ نے ''محمد محبوب علی خاں'' رکھا تھا۔

[۲] حضرت شیر بیشۂ سنت و حضرت محبوبِ ملت کے تیسرے بھائی حضرت علامہ حافظ ابو النصر عطاء الرضا محمد عمر خاں صاحب قادری علیہ الرحمہ، جن کا وصال ۲۸ رصفر المظفر ۱۳۶۷ھ پنجشنبہ کو پیلی بھیت میں ہوا۔ آخری آرامگاہ قبرستان گوڑی محلہ، پیلی بھیت شریف میں ہے۔ آپ کے وصال پر حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مندرجہ ذیل الفاظ تحریر فرمائے ہیں:

برادرم مولیٰنا محمد عمر خاں قادری رضوی کا ۲۸ رصفر مظفر ۱۳۶۷ھ پنجشنبہ کو صبح ۸ ربجے انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ تَعَالیٰ وَ اِنَّا اِلَیْہِ سُبْحٰنَہٗ وَ تَعَالیٰ رَاجِعُوْنَ غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لَہٗ وَ لَنَا وَ جَمَعَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَحْتَ لِوَاءِ الْحَمْدِ اٰمِیْن بِحُرْمَۃِ حَبِیْبِہِ الْاَکْرَمِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ ابْنِہِ الْغَوْثِ وَ حِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ۔

www.mazhareaalahazrat.com

کو بھی احسان فراموش (معاذ اللہ) کہہ سکتے ہو۔

ربِّ قدوس جل جلالہٗ نے اپنے پیارے کلیم علیہ الصلاۃ والسلام کی نعلین کریمین کا صدقہ مجھ گنہگار کو بھی عطا فرمایا کہ فراعنۂ وہابیت ونمارد دیوبندیت ہی میں میری پرورش کرائی اور آج بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ان کو مذہب اہل سنت کی طرف ہدایت ورہنمائی کررہا ہوں۔

اور یہ جواب بھی میرا اِرخائے عِنان کے طور پر ہے۔ ورنہ میں نے کسی دیوبندی وہابی کے مدرسے میں ہرگز پرورش نہیں پائی۔ مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ میں پڑھتا تھا۔ جس کے بانی جناب مولوی عین القضاۃ صاحب تھے۔ ان کو ہرگز دیوبندی نہیں کہا جاسکتا۔ ان کا رسالہ ''نہایۃ الارشاد الیٰ احتفال المیلاد'' موجود ہے۔ جس میں مجلس میلاد شریف وقیام تعظیمی وتعین وتداعی وزینت وغیرہا کو بدلائل شرعیہ جائز ومستحسن ثابت کیا ہے۔ اور مسئلہ مردودہ امکانِ کذب کو کفر بتایا ہے۔ بلکہ بہت سے دیوبندی مولوی اسی مدرسہ میں نوکر تھے جو تھانوی کی سُنت پر قائم ہوکر محض تنخواہ کے لئے تقیہ کئے ہوئے اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ عبدالشکور کاکوروی کی دیوبندیت ووہابیت جب ظاہر ہوئی تو مولوی عین القضاۃ صاحب نے فوراً بہزار ذلت ورسوائی اپنے مدرسے سے نکال دیا اور پھر عمر بھر کبھی کاکوروی کی صورت نہ دیکھی۔ تو جس مدرسے سے دیوبندی مولوی پلتے رہے اسی مدت میں مَیں بھی پڑھتا رہا۔ پھر کسی دیوبندی کی مجال ہے کہ طعن وتشنیع کے لئے اپنے لب کھول سکے؟ نور محمد ٹانڈوی اس کا جواب سوائے سکوت وخاموشی کے اور کچھ نہ دے سکے''۔

(مناظرہ موراواں ص ١١٠ / سن اشاعت ١٤٣٣ھ ٢٠١٣ء)

لہٰذا سیدنا اعلیٰ حضرت کی ایمان افروز کتبِ مبارکہ کا فیضان اور برکت تھی کہ آپ نے والد ماجد سے سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے شرف بیعت حاصل کرنے کا اشتیاق ظاہر فرمایا۔

سلسلۂ عالیہ رضویہ میں داخل ہونا و بریلی شریف میں برائے طَلَبِ علم

حضرت جب اُن مدرسین کی بدعقیدگی سے واقف ہوئے اور تعلیم کا حرج ہوتے دیکھا تو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی خدمت میں پورا واقعہ لکھا۔ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے تحریر فرمایا کہ فوراً آ جاؤ۔ یہاں سب انتظام ہوجائے گا۔ آپ کے بریلی شریف پڑھنے جانے کی خبر مولانا عین القضاۃ صاحب کو ہوئی تو آپ نے والد صاحب قبلہ اور حضرت دونوں کو بلایا اور بہت سمجھایا کہ ذہین اور سمجھدار طالب علم ہے ہمارے مدرسہ کا نام ہوگا۔ اب میں دس کے بجائے پچیس روپے ماہانہ وظیفہ دیا کروں گا۔ مگر والد محترم اور حضرت نے اس کو منظور نہ فرمایا۔

٢٥/رجب المرجب ١٣٣٦ھ کو آپ بریلی شریف میں اپنے آقائے نعمت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ یہ ایک بے

www.mazhareaalahazrat.com

مثال حُسنِ اتفاق ہے کہ کشتۂ عشقِ محبوب الٰہی، فنافی المرشد، عارف باللہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ نے بھی اسی مہینے میں اپنے پیرومرشد حضور محبوبِ الٰہی قدس سرہٗ کی خدمتِ بابرکت میں باریابی کا شرف حاصل کیا تھا۔

بریلی شریف حاضر ہوکر حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کے قائم فرمودہ مدرسہ اہل سنت منظر اسلام میں داخلہ لے لیا۔ اب شیخ کامل کی نگاہِ کرم کا فیضان کہ آپ کا رنگ اور تیز ہوگیا۔

یہاں امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرپرستی اور شب و روز کی رفاقت وعنایت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔ اور آپ کی زندگی میں نکھار شروع ہوگیا۔ آپ زیادہ تر وقت اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں گذارتے جہاں فیوض وبرکات اور انوارِ ایمان کی بیش بہا دولتیں دن رات لٹائی جارہی تھیں۔

حضرت شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ العزیز نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کے فیوض وبرکات کے حصول میں اپنی زندگی کے رات دن صرف کر دیئے۔ اور اعلیٰ حضرت نے بھی اس جوہر آبدار کو خوب پہچانا اور وہ سب کچھ عطا فرمایا جس کی اِس جوہرِ آبدار کو ضرورت تھی۔ اور جس کی ضرورت وہ خود سمجھ رہے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شیر بیشۂ سنت کی زندگی بن سنور کر نکھر گئی وہ خود بھی کندن بن گئے اور ان سے جُڑنے والوں کی دنیا وآخرت دونوں بن گئیں۔

یہی سبب ہے کہ آپ کی تحریر ہو یا تقریر، تصنیف ہو یا تالیف، تعویذات ہوں یا مکتوبات، جلوت ہو یا خلوت ہر ہر مقام پر آپ کا بارگاہِ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے عشق وشیفتگی، عقیدت ومحبت، آپ کے احسانات واکرام کا تذکرہ ملے گا۔ یہ آپ کی وہ امتیازی شان ہے جس میں آپ کی ذاتِ بابرکت منفرد وممتاز نظر آتی ہے۔ جس کی شہادتیں اُن کی منھ بولتی ہوئی وہ سوانح بھی دے رہی ہیں جو ہند و پاک کے ہزاروں عقیدت مندوں بشمول علمائے کرام کے ذہن وفکر، قلب ونظر پر نقش ہے۔ اور ہر عقیدت منداپنے اوپر بیتی ہوئی عجیب وغریب داستانیں سنا رہا ہے ؎

زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

بارگاہِ رضا سے اکتسابِ فیض:

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر اوقات بارگاہِ امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہی حاضر رہا کرتے تھے بحر شریعت وطریقت سے حقیقت ومعرفت، شریعت وطریقت کے بیش بہا موتیوں کو یکجا کرنے میں لگے رہتے تھے۔ لہٰذا ایک مرتبہ حضرت علامہ مفتی امجد علی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے آپ کے والد ماجد

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت استاذ الحفاظ ابو الحفاظ حافظ محمد نواب علی خان صاحب لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان سے شکایت کی کہ آپ کے صاحبزادے اکثر و بیشتر اوقات بارگاہِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہی حاضر رہتے ہیں لہٰذا آپ سمجھا دیں۔ حضرت کے والدگرامی نے بہت ہی عارفانہ جواب دیا کہ آپ جو دے رہے ہیں وہ تو بعد میں بھی مل جائے گا مگر جو حضور اعلیٰ حضرت سرکار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقسیم فرمارہے ہیں اور پلا رہے ہیں وہ بعد میں کہاں ملے گا۔ اتنا سن کر وہ خاموش ہو گئے۔

شیخ کامل کی نگاہِ کرم و فیضِ صحبت سے آپ دن بدن ترقی فرماتے رہے۔ اصل میں یہی آپ کی ترقیات کا دور تھا۔ مسجد بی بی جی میں امامت فرماتے۔ اکثر آپ کا وقت حضور پُر نور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دِین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی خدمت بابرکت میں گذرتا کہ جانتے تھے کہ حضرت مولیٰنا معنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرما گئے۔ ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیاء　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اور حضرت مولائے روم علیہ الرحمۃ والرضوان فرما چکے ؎

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم　　تا غلام شمس تبریزی نہ شد
صد کتاب و صد ورق در نار کن　　آتشِ نمرود را گلزار کن

اسی دور میں آپ نے لکھنؤ اطلاع دی کہ۔۔۔ ''حضور مرشدِ برحق سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، والا درجت عید الاسلام مولیٰنا شاہ عبد السلام صاحب قبلہ کی دعوت پر جبلپور تشریف لے جارہے ہیں۔ لہٰذا والد محترم سب بھائیوں اور بہنوں کو لکھنؤ اسٹیشن پر ٹرین کے وقت لیجا کر حضور اعلیٰ حضرت سے بیعت کرا دیں''۔

اطلاع ملنے کے بعد تاریخ مقررہ (۱۹؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۷ھ) پر والد ماجد کے ساتھ ہم لوگ اسٹیشن پر حاضر ہوئے، ہم لوگوں کو پہلی بار حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور فقیر کاتب الحروف [۱] اور میرے دو بھائی محمد عمر اور محمد عثمان ایک بہن کنیز غوث چاروں حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور آپ کی غلامی میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ دستخط فرما کر شجرے عطا فرمائے۔ [۲] والد صاحب قبلہ نے نیاز میں امرتیاں تقسیم کیں۔ للہ الحمد۔

امام المناظرین کا پہلا مناظرہ
مولوی یٰسین خام سرائی اور اس کے چیلوں کا فرار

۱۳۳۸ھ میں تھانوی جی کا مریدِ خاص وخلیفہ باختصاص مولوی یاسین خام سرائی نے ہلدوانی منڈی میں جا کر بہت

[۱] مصنف کتاب حضرت محبوبِ ملت برادر اصغر حضرت شیر بیشۂ سنت علیہما الرحمۃ۔ منصور رضوی۔

[۲] حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت فرمانے کے بعد جو شجرے عطا فرمائے ان میں حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کو جو شجرہ عطا فرمایا اس میں حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے دستخط کے ساتھ جو تاریخ تحریر ہے وہ ۱۹؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۷ھ ہے۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

ڈینگیں ماریں اور سنیوں کو چیلنج مناظرہ دیا۔ وہاں کے سنّیوں نے حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ کو لکھا کہ کوئی عالم مناظر جلد بھیجئے۔ ۲۱/ جمادی الاولیٰ کو جامع مسجد میں مناظرہ ہے اور دیوبندیوں کی طرف سے یاسین خام سرائی بریلوی[۱] مناظر ہوگا۔

یاسین خام سرائی پرانا تجربہ کار دیوبندی مدرس تھا۔ حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوری علیہ الرحمہ کا شاگرد ہے درسیات کی تمام کتابیں اُنہیں سے پڑھی۔ آخر میں چند دنوں کے لئے دیوبند چلا گیا وہاں سے دستار بندی کرائی پھر دھیرے دھیرے دیوبندی ہی ہوگیا سرائے خام بریلی شریف کے ''اشاعت العلوم'' نامی دیوبندی ادارے کا بانی یہی مولوی یٰسین ہے۔ ۱۳۱۲ھ میں یہ مدرسہ قائم ہوا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت مُصنّفہ حضور ملک العلماء علیہ الرحمہ جلد اول، صفحہ ۲۱۱)

شیر بیشۂ سنت حضور اعلیٰ حضرت کو خطوط سنا رہے تھے۔ اکثر خطوط حضرت ہی سناتے تھے۔ یہ خط سنا کر عرض کیا کہ سرکار! ارشاد ہو تو یہ فقیر اس مناظرہ کے لئے جائے اور حضور والا کی مبارک دُعاؤں سے خام سرائی پر فتح پائے۔ ارشاد فرمایا بہت مناسب ہے۔ آپ جایئے۔ پھر تھانوی کی ''حفظ الایمان'' والی عبارت کفریہ کے متعلق کچھ ارشادات فرمائے۔ فتح وکامیابی کی دُعائیں دیں اور کرایہ عطا فرما کر تنہا رخصت کیا۔

رات کی گاڑی سے حضرت روانہ ہوئے۔ صبح صبح ہلدوانی اسٹیشن پر اُتر کر دریافت کرتے ہوئے سیدھے جامع مسجد پہنچ گئے۔ فجر کی جماعت میں شریک ہوئے۔ بعد نماز آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ سنی حضرات جو اسٹیشن عالم مناظر اہل سنت کے استقبال کو گئے تھے انہوں نے جامع مسجد کے امام صاحب سے بڑی حسرت سے کہا کہ حضرت! آج ۹/ بجے مناظرہ ہے اور اس گاڑی سے بھی کوئی مناظر صاحب نہیں آئے۔ میدانِ مناظرہ میں کیا ہوگا؟ دوسری گاڑی دوپہر کو آئے گی۔ شیر بیشۂ سنت نے (جو یہ تمام گفتگو سن رہے تھے) فوراً فرمایا، آپ لوگ کیوں پریشان ہیں، میں حاضر ہوں۔ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ نے مجھے بھیجا ہے۔

امام صاحب اور دوسرے سنیوں نے بغور دیکھا کہ ایک نوعمر طالب علم ہیں۔ بولے جناب آپ اس تجربہ کار وہابی مولوی سے کیا مناظرہ کریں گے؟ حضرت نے فرمایا کہ آپ لوگ گھبرائیں نہیں۔ فقیر کو نہ دیکھیں بلکہ یہ دیکھیں کہ فقیر کو کس نے بھیجا ہے، آنے والے کو نہ دیکھیں، بھیجنے والے کو دیکھیں، جن کا ہاتھ میرے سر پر ہے اور میں جن کے دامن میں ہوں ان کی مبارک دُعائیں شامل ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاءِ حبیبہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم آپ تمام حضرات دیکھ لیں گے کہ خام سرائی بالکل خام ثابت ہوگا۔ اور میدان مناظرہ میں حق کا پرچم لہرائیگا اور مزید گفتگو کے بعد ہلدوانی کے سنیوں کو کچھ سکون واطمینان ہوا۔ پھر ناشتہ کے لئے لے گئے۔ ناشتہ ہوا۔ وقت پر حضرت جامع مسجد

[۱] اس کے نام کے آگے ''بریلوی'' اس لئے لگا ہے کہ وہ بریلی شریف کے محلہ ''سرائے خام'' کا رہنے والا تھا۔

www.mazhareaalahazrat.com

تشریف لائے۔

جب یٰسین خام سرائی نے ایک کمسن بچے کو اپنے مقابل دیکھا تو مناظرے سے انکار کردیا اور شور مچانے لگا کہ مولٰینا احمد رضا خاں ڈر گئے، خود نہ آئے، ایک بچے کو مجھ سے مناظرہ کرنے بھیجا ہے۔اس سے مناظرہ کرنا میری توہین ہے۔ میں ان سے ہرگز مناظرہ نہ کروں گا۔لوگوں نے کہا کہ ان کو اعلیٰ حضرت نے بھیجا ہے اور یہ اُن کے وکیل ہیں۔ان کا قبول و عدول اعلیٰ حضرت کا قبول وعدول ہوگا، ان کا اقرار اعلیٰ حضرت کا اقرار ہوگا، ان کا انکار اعلیٰ حضرت قبلہ کا انکار ہوگا۔حضرت شیر بیشۂ سنت نے وکالت نامہ دکھایا۔

وکالت نامۂ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

فقیر ہلدوانی منڈی، ضلع نینی تال کے مناظرہ کے لئے عزیزی مولوی حافظ حشمت علی قادری برکاتی لکھنوی زادہٗ اللہ تعالیٰ من فیضہ الخفی والجلی کو اپنا وکیل مقرر کرتا ہے اُن کا قبول وعدول فقیر کا قبول وعدول ہوگا۔

فقط: فقیر عبدالمصطفیٰ احمد رضا محمدی سُنّی حنفی قادری بریلوی غفرلہٗ

۱۹/ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

اس پر یٰسین خام سرائی نے کہا کہ اگر ان سے مناظرہ کرنا ہی ضروری ہے تو میں اپنے چار عالم، فاضل شاگردوں کو پیش کرتا ہوں جو میری طرف سے وکیل ہوں گے۔اگر مولٰینا احمد رضا خاں مناظرے کیلئے خود آنے کے بجائے اپنے شاگرد کو اپنی طرف سے وکیل بنا کر پیش کر سکتے ہیں، تو میں بھی اپنی طرف سے اپنے شاگرد کو پیش کر سکتا ہوں۔ جو میرا وکیل ہوگا۔ اس جواب پر یٰسین خام سرائی سے ایک تحریر لی گئی کہ جب آپ اپنے بجائے اپنے شاگرد کو اپنی طرف سے اپنا وکیل بنا کر مناظرہ کے لئے پیش کررہے ہیں تو آپ کے وکیل کا قبول وعدول آپ کا قبول وعدول ہوگا۔آپ کے وکیل کا اقرار آپ کا اقرار ہوگا اور آپ کے وکیل کا انکار آپ کا انکار ہوگا۔اور آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔

یہ تحریر حاصل کرنے کے بعد حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمہ نے مناظرہ شروع فرمادیا۔ یہ مناظرہ اشرفعلی تھانوی کی کتاب ''حفظ الایمان'' کی اس عبارت پر تھا کہ:

www.mazhareaalahazrat.com

''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید
صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب
ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی
کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع
حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے''۔ (معاذ المولیٰ تعالیٰ)

پانچ منٹ بعد یٰسین خام سرائی کا شاگرد خاموش ہو گیا جس کی عمر ۳۰/ ۳۵/سال سے کم نہ تھی۔ اور اپنے علم وفضل پر بڑا ناز تھا۔ اس کے بعد دوسرا شاگرد کھڑا ہوا وہ بھی خاموش ہو گیا۔ پھر تیسرا اور چوتھا شاگرد کھڑا ہوا مگر کوئی پانچ منٹ سے زیادہ نہ بڑھ سکا۔ اور ہر شاگرد پانچ پانچ منٹ کے اندر خاموش ہوتا گیا۔ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت قدس سرہٗ العزیز نے کسی کو بھی اس سے آگے نہ بڑھنے دیا۔

یہ بگڑا ہوا منظر دیکھ کر یٰسین خام سرائی آخر میں خود مناظرہ کے لئے کھڑا ہوا۔ بڑا بول سامنے آیا اور جس بات سے انکار کیا تھا، اس کے لئے خود تیار ہو کر کھڑا ہونا پڑا۔ ساری دنیا یہ تماشا دیکھ رہی تھی کہ ایک طرف اَسّی (۸۰) سال کا بوڑھا شخص کھڑا تھا، دوسری طرف اُنّیس (۱۹) سال کے کمسن نوجوان کی شکل میں حضرت شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ العزیز تشریف فرما تھے۔ ایک طرف حق تھا دوسری طرف باطل۔ حق کو غالب ہونا تھا اور باطل کو ذلیل ہونا تھا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ مناظرہ تو ختم ہو چکا، آپ ہار چکے اس لئے کہ آپ نے اپنا وکیل اپنے شاگرد کو بنایا تھا۔ جس کا تحریری ثبوت میرے پاس موجود ہے۔ اس کا قبول وعدول آپ کا قبول وعدول ہے، اس کی شکست آپ کی شکست ہے۔ اور بجائے ایک شاگرد کے آپ کے چار شاگرد لا جواب ہو کر شکست کھا چکے ہیں۔ اب آپ کو اپنی شکست تسلیم کر لینا چاہئے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کے اس اعلان پر سارا مجمع حضرت کی تائید کر رہا تھا کہ مناظرہ ختم ہو چکا، حق کا بول بالا ہوا اور باطل کا منھ کالا ہوا، اب مناظرہ کس بات کا کرو گے۔ تمہارے چاروں وکیل ہار چکے ہیں مگر دیوبندیوں کے پاس جب ایمان ہے ہی نہیں تو شرم و حیا کہاں سے آئے گی۔ پورے ہلدوانی نے اس بے حیائی کے منظر کو دیکھا کہ یٰسین خام سرائی نے کھڑے ہو کر کہا کہ آپ کے یہاں مناظرہ ہی پڑھایا جاتا ہے۔ میں نے اپنے شاگردوں کو مناظرہ نہیں پڑھایا ہے آپ نے اپنی چرب لسانی سے میرے شاگردوں کو خاموش کر دیا ہے۔ لہٰذا میں اس کو اپنی شکست نہیں مان سکتا۔ آیئے اب مجھ سے مناظرہ کر لیجئے۔

چنانچہ حضرت شیر بیشۂ سنت نے اس کی ضد کو پورا کرنے کے لئے اس کے سامنے بھی اشرفعلی تھانوی کی ''حفظ

www.mazhareaalahazrat.com

الایمان‘ والی کفری عبارت پیش کر کے اپنے اعتراضات دُہرائے۔ جس کا وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ یہ گفتگو بھی پندرہ، بیس منٹ سے زیادہ آگے نہ بڑھ سکی۔ اور اس کو بھی ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ واحد قہار جل جلالہٗ نے متکبّر وہابی کو ذلیل کیا۔ وہابیوں کی تمام تعلیاں اور بڑائیاں خاک میں ملادیں اور اپنے حبیب علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام کے نام لیواؤں کو گستاخانِ بارگاہِ رسالت پر روشن فتح وظفر بخشی۔

میدانِ کربلا کی مظہریت:

اس مناظرے میں جہاں حضرت شیر بیشۂ سُنت قدس سرہٗ کے ساتھ تائیدِ ربّانی نظر آتی ہے وہاں فیضان اہل بیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے جلوے بھی بکھرے نظر آتے ہیں۔ میدانِ کربلا میں گلِ گلزارِ اہلِ بیت نبوت جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا قاسم بن امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عمر شریف اٹھارہ سال کی تھی جب وہ میدانِ کارزار میں شربت شہادت سے سیراب ہونے کے لئے یزیدیوں کے مقابلے میں تشریف لاتے ہیں تو سپہ سالار ارزق پہلوان نے حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے یہ جملے کہے تھے۔ اور تکبر وغرور میں یہاں تک بہہ گیا تھا کہ کہہ دیا کہ اے عمرو بن سعد اگر تو میری بوٹیاں بھی کاٹ کر چیل کوّوں کو کِھلا دے گا تب بھی مجھ سے یہ نہ ہو سکے گا کہ میں ایک کمسن بچے کے مقابلے میں جا کر اپنی عزت کو خاک میں مِلا دوں۔ پورے مصر وشام میں میری بہادری کے چرچے ہیں۔ لوگ مجھ کو ہزار ہزار کے مقابلے میں سمجھتے ہیں، مجھ سے ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ میں ایک بچے کے مقابلے میں جا کر اپنی بنی بنائی عزت کو برباد کروں۔ اگر تجھ کو اس نوجوان کا سر کاٹنا ہی منظور ہے تو یہ میرے چار طاقتور بہادر، تیغ زن لڑکے موجود ہیں۔ مصر وشام میں جن کا لوہا مانا جاتا ہے، ان میں سے ایک کو بھیجتا ہوں تیرا مطلب پورا ہو جائے گا۔ مگر تاریخ شاہد ہے کہ چاروں لڑکے ایک ایک کر کے مقابلے میں آتے رہے اور موت کے گھاٹ اُترتے رہے۔ اور آخر میں ارزق پہلوان بھی اُن نوعمر آل رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مقابلے میں آ کر ذلت کی موت مارا گیا۔ مگر عمرو بن سعد کا مقصد پورا نہ ہوا۔

کیا بات رضا اُس چمنستانِ کرم کی زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

بلاتشبیہ وبلاتمثیل وہاں بھی حق وباطل کی معرکہ آرائیاں تھیں، یہاں بھی حق وباطل ہی کا معرکہ تھا، وہاں تلوار کا مقابلہ تھا، یہاں زبان کی تلوار سے حق کا اظہار ہو رہا تھا، وہاں تکبر وغرور کے نشے میں بڑی بڑی ڈینگیں ماری جا رہی تھیں، یہاں بھی باطل کی صفوں سے کچھ اسی سے ملتے جلتے نعرے تھے۔ وہاں یزید کی خباثتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مطالبۂ بیعت تھا، یہاں اشرفعلی تھانوی کی کفری عبارتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے غلط تاویلات کا سہارا لیا جا رہا تھا، وہاں بھی داڑھی والے، نام نہاد نمازی، بنام مسلمان یزیدی تھے، یہاں بھی داڑھی والے، کلمہ پڑھنے والے بنام

www.mazhareaalahazrat.com

مسلمان وہابی دیوبندی تھے۔ تکبر نے ابلیس کو راندۂ درگاہ کیا تو اس کی روش پر چل کر اس کے پیروکار میدان کربلا میں ذلیل و خوار ہوئے۔ یہاں ہلدوانی میں اشرفعلی تھانوی کے چہیتے جانشین وخلیفہ کو ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

صداقت خود منا لیتی ہے منوائی نہیں جاتی
یہ مَیٔ خود بڑھ کے پی لیتے ہیں پلوائی نہیں جاتی

الغرض حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے اس کو اس طرح دلائل میں جکڑا کہ وہ تجربہ کار، پرانا، گھاگ دیوبندی مولوی یٰسین خام سرائی آپ کی تیسری ہی تقریر کے جواب میں کچھ بولنا تو کجا۔۔۔۔اُٹھ بھی نہ سکا۔ پانچ منٹ تک بُت بنا ہوا خاموش بیٹھا رہا۔ادھر حضرت بار بار جواب کا مطالبہ فرماتے رہے۔مگر جواب دینے کے بجائے خام سرائی نے اپنے طلبہ سے کہا کہ کتابیں اُٹھاؤ اور چلو اور ''فرّیفر'' کی گردان کرتے ہوئے یہ جا وہ جا۔

سُنّیوں نے حضرت کو گود اُٹھالیا۔اور نعرہ تکبیر و نعرۂ رسالت بلند کئے۔حضرت نے ارشاد فرمایا تمام صاحبان باادب کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پڑھیں۔صلاۃ وسلام کے بعد دعا ہوئی،سنیوں نے فتح مبین کی مبارکبادی اور فتح وکامرانی کے ساتھ مناظرہ ختم ہوا۔مسلمانانِ اہل سنت ہلدوانی کی جانب سے تہنیت و مبارکبادی کے تین جلسے مقرر کئے گئے جس میں حضرت کے بیانات ہوئے اور بہت سے بہکے ہوئے لوگوں نے توبہ کی۔ فالحمد للہ رب العٰلمین۔

میں نے اس مناظرہ کی تاریخ نکالی''مناظرۂ جانفزا''(۱۳۴۸ھ) نیز اس مناظر اہل سنت کی نوعمری کے لحاظ سے دوسری تاریخ نکالی۔''مناظرۂ نونہال''(۱۳۴۸ھ) افسوس کہ اس مناظرہ کی روداد شائع نہ ہوسکی۔[۱]

اہل سنت وجماعت کے حضرات اس طرف فتح وکامرانی کی خوشی میں تھے۔ادھر خام سرائی نے یہ کارروائی کی کہ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک خط لکھا کہ آپ نے ایک نوعمر طالب علم کو جو کسی سوال کا جواب نہ دے سکا، اس کو ہلدوانی روانہ کیا، سُنّی بہت رُسوا ہوئے، ہلدوانی سے سنیت کا جنازہ نکل گیا، وغیرہ وغیرہ اور اس خط پر مختلف لوگوں سے ہلدوانی کے مشہور سُنّیوں کے نام کے جعلی دستخط کردیئے۔اور یہ خط حضور اعلیٰ حضرت کو روانہ کیا۔

تین جلسوں کے بعد ہلدوانی منڈی کے سنیوں نے اپنے اس ''مناظرِ بلند کام''(۱۳۴۸ھ) کو رخصت کیا۔ حضرت شیرِ بیشۂ سنت جب بریلی شریف پہنچے اور حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، دست بوسی وقدم بوسی کے شرف سے مشرف ہوئے اور کچھ واقعاتِ مناظرہ عرض کرنا چاہے، تو حضور اعلیٰ حضرت نے مسکراتے ہوئے وہ آیا ہوا لفافہ دے کر فرمایا کہ پہلے اس کو بغور پڑھ لیجئے۔ یہ خط پڑھتے ہی حضرت شیر بیشۂ سنت نے

[۱] اُس وقت تک شائع نہ ہوسکی تھی مگر اب ۱۴۴۴ھ میں اس مناظرے کی روداد مجموعۂ مناظرہ بنام''فتوحاتِ ابوالفتح''، جلد اول میں مکتبۂ حشمتیہ آستانہ عالیہ حشمتیہ معصومیہ مشاہد نگر، ماہم شریف، ضلع گونڈہ سے شائع ہوچکی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

www.mazhareaalahazrat.com

اجازت لی اور ٹرین سے دوبارہ پھر ہلدوانی پہنچے۔

ہلدوانی کے سنی عوام وخواص ''مناظر قوام'' (۱۳۰۸ھ) کو دیکھ کر جمع ہوئے۔ ہلدوانی بھر میں شہرت ہوگئی اور دم بھر میں ہزاروں سنی جمع ہوگئے۔ آپ نے خام سرائی اور دیگر وہابیوں کا وہ جھوٹا محضر نامہ انہیں سنایا۔ تمام حاضرین نے وہابیوں پر لعنت، ملامت کی اور کہا جو قوم اپنے خدا کو جھوٹا مانے وہ خود کیوں نہ جھوٹ بولے۔ اکابر واعیان اہل سنت نے ایک مضمون واقعاتِ ''مناظرہ اعجاز نہاد'' (۱۳۰۸ھ) لکھے اور اہل سنت کے اس ''مناظرۂ زود فہم'' (۱۳۰۸ھ) کی بہت تعریف وتوصیف لکھی اور دستخط کئے اور چار دیانت دار سُنیوں کو یہ خط دے کر شہادت کیلئے حضرت کے ساتھ بریلی شریف بھیجا۔ اب حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت حضور پُرنور اعلیٰ حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، سلام وقدمبوسی کے بعد ایک کنارے بیٹھ گئے اور ان مشاہدین نے یہ عریضہ پیش کیا۔ چشم دید تمام واقعات زبانی عرض کئے۔ تمام باتوں کو حضور اعلیٰ حضرت نے بغور سماعت فرمایا اور تبسم کناں حضرت شیر بیشۂ سُنت کی طرف دیکھا اور فرمایا۔۔۔۔۔۔

''ماشاءاللہ آپ ابوالفتح ہیں'' [۱]

قریب بلایا اور خود کھڑے ہوکر حضرت کو سینۂ اقدس سے لگایا اپنا عمامہ مبارک حضرت شیر بیشۂ سُنت مظہر اعلیٰ حضرت کے سر پر رکھا، اپنا جُبّہ شریف عطا فرمایا اور پانچ روپے نقد عطا فرمائے۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

روحانی بیٹا:

اس کے بعد حضور اعلیٰ حضرت نے مدرسہ کا قبض الوصول رجسٹر طلب فرما کر اپنے قلم سے تحریر فرمایا کہ **''حشمت علی میرا روحانی بیٹا ہے، آج سے میں ان کا پانچ روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کرتا ہوں''**

ان کے در نے سب سے مستغنی کیا   بے طلب بے خواہش اتنا مل گیا

اس فرمان کا صحیح منشاء ومطلب تو وہ امام اہل سنت مجدد اعظمِ دین وملت ہی جانیں، ہاں لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے ''قدرِ جوہر شاہ داند یا بداند جوہری'' جوہر کی قدر بادشاہ ہی جانتا ہے یا جوہری۔ اس سینہ ملانے میں اس شیخِ کامل ومکمّل ومُکمِّل نے اپنے اس ہونہار روحانی فرزند کے سینہ میں سب کچھ ودیعت فرمادیا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اپنا مظہر وآئینہ بنادیا۔ اور معلوم نہیں اس کو کس مرتبہ پر فائز فرمایا۔

[۱] حضرت جبریل امین علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کی بھی کنیت ''ابوالفتح'' ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

خلافت کمیٹی سے متعلق گفتگو کرنے کیلئے لکھنؤ روانہ فرمایا:

اسی زمانے کی بات ہے جب خلافت کمیٹی کا ھندوستان کی سرزمین پر بڑا ہنگامہ چل رہا تھا تو حضور سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علماء کے ایک وفد کو مولوی عبدالباری فرنگی محلی سے گفتگو کرنے کے لئے روانہ فرمایا جس میں حضرت مولٰینا امجد علی صاحب اعظمی، مولٰینا نعیم الدین صاحب مراد آبادی، مولٰینا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی وغیرہم تھے۔ ساتھ ہی حضور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اسی وفد میں روانہ فرمایا جب کہ اُس وقت آپ کی عمر پاک تقریباً اٹھارہ (۱۸) سال کی تھی۔

[الطاری الداری لھفوات عبدالباری]

حضور اعلیٰ حضرت کی رفاقت میں بھوالی کا پہلا سفر:

۱۳۳۸ھ کا رمضان شریف آنے والا تھا اور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کو ضعف ونقاہت کی زیادتی تھی۔ مئی، جون کی گرمیوں میں رمضان شریف کا مہینہ پڑتا تھا، احباب ومخلصین نے عرض کی کہ اس سال سرکار کو ضعف زیادہ ہے لہٰذا روزوں کا فدیہ ادا کردیں۔ جب احباب کا اصرار شدید ہوا تو ارشاد فرمایا ''یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ رمضان کا مہینہ پہاڑ پر گذاردوں، خدائے تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فضل وکرم ہے کہ میں رمضان شریف کے روزے رکھنے کیلئے پہاڑ پر جا کر قیام کرسکتا ہوں اور وہاں کے اخراجات کو برداشت کرسکتا ہوں تو کیوں نہ رمضان کا مبارک مہینہ پہاڑ پر گذاروں اور روزہ رکھنے کا شرف حاصل کروں'' پھر ارشاد فرمایا ''صوفی عنایت حسین صاحب سوداگر صدر بازار نینی تال کو لکھ دیا جائے کہ ایک مکان بھوالی، نینی تال میں کرایہ پر لے لیا جائے اور ان کو روپے بھی بھیج دیئے جائیں''۔ پھر حضرت شیر بیشۂ سنت کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ ''آپ کو میرے ساتھ ماہِ رمضان میں بھوالی چلنا ہے''۔

حضرت نے مسجد بی بی جی صاحبہ کے نمازیوں اور منتظم حاجی عبدالرحمٰن خاں صاحب سے کہا کہ رمضان شریف کی مجھے رخصت دی جائے کہ حضور اعلیٰ حضرت کی ہمرکابی میں مجھے بھوالی جانا ہے۔ مسجد کے مصلیان ومنتظم راضی نہ ہوئے اور کہا کہ حضرت آپ حافظ قاری عالم ہیں، ہم آپ کی اقتدا میں تراویح پڑھیں گے، آپ پھر حضور اعلیٰ حضرت کے مبارک دولت کدے پر حاضر ہوئے، سلام اور قدمبوسی کے بعد تمام حالات عرض کئے۔ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا ''آپ کا چھوٹا بھائی محمد محبوب علی بھی تو حافظ ہے؟'' عرض کیا جی! ارشاد فرمایا کہ ''آپ اپنے والد صاحب کو لکھ دیں کہ ان کو دو تین ماہ کیلئے بریلی آپ کی جگہ کام کرنے کیلئے بھیج دیں۔ اور مسجد والوں کو بھی بتادیں وہ سب مان جائیں گے''۔

حضرت نے واپس آکر مسجد والوں کو بتایا، وہ سب مان گئے۔ پھر حضرت نے والد ماجد قبلہ کو میرے بارے میں

www.mazhareaalahazrat.com

تحریر کیا اور میں بریلی شریف حاضر ہوگیا۔ شعبان المعظم کے آخر میں حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھوالی تشریف لے گئے۔ خدمت میں حضرت شیر بیشۂ سنت وحاجی کفایت اللہ صاحب رحمت اللہ تعالیٰ علیہما ساتھ گئے۔ عید اضحیٰ کے بعد حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول قادری برکاتی آل احمدی مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس سراپا قدس سے چند یوم قبل حضور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت بریلی شریف تشریف لائے اور عرس شریف کے بعد میری لکھنؤ واپسی ہوئی۔

حضور اعلیٰ حضرت کی رفاقت میں بھوالی کا دوسرا سفر:

۱۳۳۹ھ کے رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کے لئے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ نے پھر بھوالی جانے کا ارادہ فرمایا اور حضرت شیر بیشۂ سنت کو ہمراہ چلنے اور مجھ کو بریلی شریف بلانے کا حکم فرمایا۔ اس مرتبہ جب بریلی شریف سے حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت کا خط والد ماجد کے نام آیا تو والد ماجد، میں اور چھوٹے بھائی مولوی حافظ محمد عمر خاں علیہ الرحمہ بھی ساتھ ہی بریلی شریف حاضر ہوگئے۔ اواخر شعبان میں حضور پرنور مرشدِ برحق سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھوالی تشریف فرما ہوئے اور اس مرتبہ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ میں دولت خانہ کو تشریف آوری ہوئی۔ (آپ کے پیرو مرشد کا) عرس سراپا قدس ذی الحجۃ الحرام کے بجائے محرم الحرام میں ہوا۔

لقب ''ولد مرافق، غیظ المنافق''

اس دوسری مرتبہ کی ہمرکابی میں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ نے حضرت شیر بیشۂ سنت کو ایسا کامل ومُکمَّل ومُکمِّل کیا کہ آپ کو ''وَلدِ مُرافق، غیظ المنافق'' کے لقب سے نوازا۔ اور صرف زبانی نہیں بلکہ تحریر فرمایا۔ پوری عبارت یوں ہے:

''ولدِ مُرافق غیظ المنافق عزیزی مولوی حافظ حشمت علی قادری
برکاتی لکھنوی زَادَہُ اللہُ تعالیٰ مِنْ فَیْضِہٖ الْخَفِیِّ وَ الْجَلِی''

[دیکھئے ''الطاری الداری لھفوات عبدالباری'' جلد ۳]

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیحضرت علیہ الرحمہ کے بننے سنورنے، کامل واکمل ہونے کے بعد ان کی زندگی میں یہ دو مبارک سفر اور یہ دو بار کی امام اہل سنت کی ہمرکابی جو چار چار، پانچ پانچ ماہ تک حاصل ہوئیں، وہ بہت اہمیت وخصوصیت رکھتی ہیں۔ انہی شب وروز اور جلوت وخلوت کی صحبت نے اپنا سچا جانشین ومظہر کامل بنا دیا۔ میں نے ان دو سفروں کی تاریخیں مرتب کی ہیں۔

۱۳۳۸ھ وہ کہ ''ایوان رفیع شیخ'' (۱۳۳۸ھ) اور ''بارگاہِ عالم پناہِ شیخ'' (۱۳۳۸ھ) میں کاتب رہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

اور ''گلزار معنی شیخ'' (۱۳۳۸ھ) سے کسب فیض کرتے رہے۔ اور ''شب وصل شیخ'' (۱۳۳۸ھ) سے جان و دل کو منور و مجلّٰی کرتے رہے۔

پھر ۱۳۳۹ھ وہ آیا کہ ''مشاہدۂ جمال شیخ'' (۱۳۳۹ھ) ہر آن حاصل رہا ''دیدۂ شوقِ شیخ'' (۱۳۳۸ھ) وا ہوئی تو ''شیخ قدس سرہٗ'' (۱۳۳۹ھ) کو دیکھا اور ''جمال دل کُشا شیخ'' (۱۳۳۹ھ) کے جلووں سے دل معمور کیا اور ''گلزار معانی شیخ'' (۱۳۳۹ھ) سے نہ معلوم کیا کیا فیوض و برکات حاصل کئے اور کیا کیا ''شبِ وصال شیخ'' (۱۳۳۹ھ) میں انہیں عطا ہوا۔ کیونکہ ''روبکارِ شیخ'' (۱۳۳۹ھ) رکھا۔ اور اس سفر میں آپ ہی ''روبکارِ شیخ'' (۱۳۳۹ھ) تھے۔

غرض یہ سفر مبارک اس شعر کا مصداق تھا۔ ؎

اُنھیں کو دیکھنا، اُن ہی کی سُننا، اُن ہی میں گُم ہونا　　حقیقت معرفت اہل طریقت اس کو کہتے ہیں

اگر اُن دو برسوں کیلئے یوں کہوں کہ حضور سیدنا امام ہمام امام الائمہ سراج الامہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان دو برسوں کے مظہر حضرت کے یہ دو برس تھے جن کے لئے خود حضرت امام اعظم نے ارشاد فرمایا **لو لا السنتان لھلک النعمٰن** (اگر وہ دو سال نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو جاتے) یہ دو برس وہ ہیں جو حضور سیدنا امام اعظم نے امام الائمہ سیدنا سرکار امام جعفر صادق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی خدمت میں حاضر رہ کر گذارے۔ حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتباع و پیروی میں حضرت شیر بیشۂ سنت نے آپ کے سچے نائب و وارث کی خدمتِ فیض درجت میں گزارے۔ فالحمدللہ رب العٰلمین۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

یہاں پر فوائد الفواد شریف کا واقعہ نقل کرنا بے موقع نہ ہوگا فرماتے ہیں:

بعد ازاں شیخ بہاء الدین (زکریا ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بزرگی کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں۔ فرمایا اُنہوں نے سترہ دنوں میں اپنے شیخ سے وہ نعمتیں حاصل کیں جو دوسرے سالوں میں حاصل نہیں کر سکے۔ چنانچہ شیخ الشیوخ کے بعض قدیم مریدوں کو اس سے شکایت پیدا ہوئی اور وہ کہنے لگے کہ ہم نے اتنے سال خدمت کی اور ہمیں کوئی نعمت نہیں ملی۔ ایک ہندوستانی آیا اور تھوڑی سی مدت میں مرتبہ مشیخت اور نعمت فراواں سے فیضیاب ہوا۔ جب یہ خبر شیخ الشیوخ نے سنی۔ آپ نے انہیں جواب دیا کہ تم گیلی لکڑیاں لائے تھے اور گیلی لکڑیاں کیسے آگ پکڑ سکتی ہیں۔ زکریا خشک لکڑیاں لایا تھا انہوں نے ایک پھونک میں آگ پکڑ لی۔

حضرت کی دستار بندی و دستار فضیلت:

ماہِ صفر ۱۳۴۰ھ میں حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال اقدس ہوا اور اسی ۱۳۴۰ھ ماہ شعبان المعظم

www.mazhareaalahazrat.com

میں دارالعلوم اہل سنت منظراسلام بریلی شریف کے امتحان میں آپ اعلیٰ درجہ میں کامیاب ہوئے اور سالانہ جلسۂ عام میں مسجد بی بی جی میں آپ کی دستار بندی ہوئی۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کے اساتذہ:

(۱) سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت قدس سرہٗ

(۲) مولینا مولوی رحم الٰہی صاحب

(۳) مولینا مولوی نورالحسن صاحب رامپوری

(۴) مولینا مولوی ظہورالحسن صاحب رامپوری

(۵) حضرت مولینا الحاج حکیم ابوالعلا محمد امجد علی صاحب اعظمی (وصال ۱۳۶۷ھ)

''رحمت اللہ تعالیٰ علیہم''(۸۰ھ ۱۳)

یوں تو زیادہ وقت حضور سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہِ پاک میں ہی گزارتے تھے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کو اجازت وخلافت:

(۱) مجدد اعظم دین وملت حضور سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

Mazhar-e-Aala Hazrat

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ شجرۂ مبارکہ میں تحریر فرماتے ہیں: بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سگِ آستانِ نبوی وبندۂ سرکارِ قادری وگدائے کوئے رضوی ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہٗ ربہ القوی کو شرفِ بیعت وارادت خود حضور پُرنور مرشد برحق امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت مولینا الشاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بلاواسطہ حاصل ہے۔

مندرجہ بالا تحریر میں لفظِ ''ارادت'' خاص طور سے قابلِ توجہ ہے۔ سیدی سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

''خرقۂ ارادت صرف طالب صادق کے لئے مخصوص ہے۔'' [فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۲۱]

شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت علامہ حافظ وقاری عسکری رضا خان صاحب قبلہ قدس سرہما ایک مکتوب مبارک میں تحریر فرماتے ہیں:

''نیز (والد صاحب قبلہ) یہ بھی فرماتے ہیں کہ مجھ کو اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بلاواسطہ خلافت حاصل ہے بلکہ بیعت وارادت کا شرف بلاواسطہ خود حضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ سے حاصل ہے۔''

www.mazhareaalahazrat.com

لیگیوں کا افتراء و بہتان:

لیگیوں نے حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے بہتان وافتراء تراشا تھا کہ آپ نے حضرت مولینا امجد علی صاحب اعظمی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی لہٰذا اُسی زمانے میں جبکہ وہ باحیات تھے خلیفۂ مظہر اعلیٰ حضرت حامیٔ سنیت مولینا سید نیاز احمد صاحب قبلہ حشمتی کانپوری علیہ الرحمہ نے آل انڈیا سُنّی کانفرنس کے ناظم اعلیٰ سے سوال فرمایا جو کہ مارہرہ مطہرہ کے ترجمان ''اہلسنت کی آواز'' مرتبۂ حضور تاج العلماء سراج العرفاء سیدی علامہ شاہ مفتی سید اولادِ رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی زیب سجادۂ عالیہ مارہرہ مطہرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں شائع ہوا۔ ملاحظہ ہو!

''برادرانِ اہلسنت وخواجہ تاشانِ رضویت واقف ہیں اور خود آپ بھی بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے حضرت مرشدِ برحق شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولینا شاہ ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم الاقدس کو حضرت بابرکت سیف اللہ المسلول مولینا شاہ ابوالوقت محمد ہدایت الرسول صاحب لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۵؍رجب المرجب ۱۳۳۶ھ کو آستانۂ عالیہ قدسیۂ رضویہ تک پہنچایا پھر حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیعت وارادت سے مشرف فرما کر دینی ودنیوی برکتوں سے مالا مال اور شیر بیشۂ سنت بنایا حتی کہ ''ولد مرافق غیظ المنافق'' کے مبارک خطاب سے معزز فرمایا۔ پھر بھی آپ کی کانفرنس کے پروپیگنڈہ سکریٹری کا حضرت علامہ امجد علی اعظمی صاحب کو ہمارے مرشد کا پیر اور سُنّی بنانے والا لکھنا دروغِ بے فروغ ہے یا نہیں؟''

[اہل سنت کی آواز، حصہ ششم، صفحہ ۸]

(۲) حضور پُرنور مولینا الحاج مولوی حافظ ابوالقاسم سید اسمٰعیل حسن صاحب قادری برکاتی احمدی مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ حضرت سے آپ نے ''النور و البھا فی اسانید الحدیث و سلاسل الاولیاء'' کی مکمل اجازت حاصل کی۔ اور ''حزب البحر'' و ''دعائے حیدری'' شریف اور بہت سے اوراد کی اجازتیں حاصل فرمائیں۔ خاص کر حضور سیدنا شاہ آلِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے سلاسل کی اجازت حاصل کی۔ حضرت والا کی خاص نگاہِ کرم شیر بیشۂ سُنت مظہر اعلیٰ حضرت پر تھی۔

(۳) حضرت بابرکت مولینا مولوی الحاج محمد ضیاءالدین احمد صاحب قادری برکاتی رضوی مہاجر مدنی دامت برکاتہم القدسیہ [۱] ۲۶ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ میں حضرت سے آپ نے سلسلۂ قادریہ معمریہ رضویہ کی بھی اجازت حاصل کی۔ یہ وہ

[۱] حضرت کا وصال اقدس ۲؍ذی الحجۃ الحرام ۱۴۰۱ھ کو مدینہ شریف میں ہوا۔ میں اسی سال حج وزیارت کی غرض سے حاضر ہوا تھا، بعدِ حج جب مدینہ منورہ میں حاضری ہوئی تو حضرت کے دولت کدہ پر حضرت کے شہزادے علامہ فضل الرحمٰن صاحب قادری مدنی علیہ الرحمہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

مبارک سلسلہ ہے جس میں حضور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور سیدنا سلطان بغداد دافع الفساد سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان صرف چار واسطے ہیں۔ اور اس سلسلے کو آپ نے ایک پوشیدہ خزانہ ایک نعمتِ عظمیٰ جان کر اسی سلسلے کی آپ نے پہلی بار حاضری حرمین شریفین ۱۳۷۱ھ کے بعد اشاعت شروع کی۔ جو حضرت کے شجرہ میں شائع ہو چکا ہے۔

''صاحب ارشاد بدستار بندی''(۱۳۴۰ھ) کا تبحرِ علمی:

تکمیل درس نظامی اور حصولِ دستارِ فضیلت کے بعد حضور مظہر اعلیٰ حضرت چند برس دار العلوم اہل سنت منظر اسلام میں مدرس رہے اور جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی شریف کے مفتی رہے۔

اس زمانہ کا ایک واقعہ حضرت مولٰینا الحاج مولوی حافظ محمد رضوان الرحمٰن صاحب قادری برکاتی رضوی مفتیٔ مالوہ [۱] نے ۱۰ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ کو جامع مسجد اہل سنت مدنپورہ بمبئی میں ایک جلسۂ تعزیت میں بیان کیا کہ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ جب میں مدرسہ منظر اسلام میں پڑھتا تھا تو حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ مدرسہ میں مدرس تھے اور تفسیر جلالین، مشکوٰۃ شریف، میر قطبی، نور الانوار پڑھاتے تھے اور طلبہ آپ کے پڑھانے سے بہت مطمئن اور خوش تھے۔

ایک روز رامپور سے تین معمر علماء آئے اور مدرسہ کے حالات معلوم کرتے اور دیکھتے ہوئے آپ کے درجہ میں پہنچے۔ آپ کو نوعمر مدرس دیکھ کر آپ کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ نے سلام ومصافحہ اور مزاج پُرسی کے بعد پھر درس شروع کر دیا تینوں علماء سنتے رہے ایک جگہ ایک صاحب نے اعتراض کیا آپ نے فوراً جواب دیا۔ انہوں نے پھر کچھ سوال کیا آپ نے اس کا بھی اطمینان بخش جواب دیا، یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے۔ مدرسہ میں جب یہ خبر پھیلی تو تمام مدرسین بھی اس کمرے میں جمع ہو گئے اور دوسرے عالم صاحب نے کچھ سوالات کئے۔ آپ نے ان کے جوابات دیئے انھوں نے مزید شکوک پیش کئے آپ نے ان کے بھی جوابات دے کر شکوک دفع کئے وہ بھی مطمئن ہو گئے۔ پھر تیسرے صاحب نے اعتراضات کئے آپ نے انہیں بھی جوابات دیئے انہوں نے اور شبہات پیش کئے۔ آپ نے وہ بھی دور کئے یہاں تک کہ وہ بھی مطمئن ہوئے اور تینوں حضرات بہت خوش ہو کر تشریف لے گئے۔

یہ حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت کی علمی صلاحیت اور اعلیٰ ترین قابلیت ہے کہ بیک وقت تین علمائے کرام کے سوالات کے جوابات دیئے شکوک دور فرمائے اور مطمئن فرما کر واپس کیا۔

---

[۱] حضرت مفتیٔ مالوہ علیہ الرحمۃ کا ۳۰؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ کو اندور میں وصال ہوا، مزار مبارک جامع مسجد اندور کے صحن میں خارجِ مسجد ہے۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

جماعت رضائے مصطفیٰ:

جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی شریف کے مؤسسین اولین میں حضرت شیر بیشۂ سنت ''علیہ رحمت رب العٰلمین عز و علا''(۸۰ھ ۱۳) کا نام جلی حروف میں نظر آتا ہے۔

جماعت رضائے مصطفیٰ کے پہلے مفتی:

جماعت رضائے مصطفیٰ میں مفتی کے عہدے پر سب سے پہلے حضرت ہی کا تقرر ہوا۔ اس زمانے کے دو فتوے جو مستقل رسالے ہیں آپ کی یادگار ہیں۔ ایک ''القلادة الطيبة المر صعه'' جو بمبئی کے وہابیہ دیوبندیہ کے سات انعامی سوالات کے جوابات ہیں اور ان کے جواب دینے پر آپ کی جانب سے اٹھائیس ہزار روپے انعام کا اعلان عام ہے۔ مگر آج تک کسی وہابی، دیوبندی کو جواب اور اٹھائیس ہزار روپے وصول کرنے کی ہمت و جرأت نہیں ہوئی۔ جواب کے نام سے جواب دے گئے۔

اور دوسرا فتویٰ مسمیٰ بنام تاریخی ''قہر القہار'' ہے جس میں لیڈران قوم کی آزادروش اور اسلام کش اقوال وافعال کارد ہے۔ پہلا رسالہ چھ سات مرتبہ شائع ہوا اور دوسرا رسالہ {قہر القہار} ایک مرتبہ شائع ہوا۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

متصوفہ ملاحدہ:

نام نہاد صوفی اور پیر کہلانے والا افتخار رُہتکی کے اقوال کفر وضلال میں آپ کا ایک مستقل قابل دید رسالہ ''پشت خار درافتخار'' ہے جو ایک بار شائع ہوا ہے۔[۱]

خطبات رضویہ و المیلا دالنبوی:

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے خطبات مبارکہ کے جامع حضرت شیر بیشۂ سنت رضوان ربہ علیہ ہی ہیں۔

نیز جو ایک بیان میلاد شریف حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا بیان فرمودہ بنام ''المیلا دالنبو یہ فی الالفاظ الرضویہ'' شائع ہوا ہے، اس کے مرتب وجامع بھی آپ ہی ہیں۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کتب خانہ میں جو نسخہ موجود ہے اُس کے سرِ ورق پر قلم سے یہ عبارت تحریر ہے'' قلمبند کردۂ فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان قادری رضوی لکھنوی غفرلہٗ'' نیز اسی ورق پر کتاب کے نام کی تصحیح بھی موجود ہے یعنی ''المیلا دالنبوی فی الکلام الرضوی''۔

[۱] دوبارہ عسکری اکیڈمی چمنِ فاطمی درگاہِ مظہر اعلیٰ حضرت حشمت نگر، پیلی بھیت شریف سے شائع ہو چکا ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

شدھی سنگٹھن کے مقابل تبلیغ اسلام:

جب متھرا، آگرہ، بھرت پور کے علاقہ میں ملکانوں کے اندر پنڈت شردھانند نے شدھی کا کام شروع کیا تو جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی شریف نے اپنا وفد بھیجا اور باقاعدہ کام کرنے اور مبلغین بھیجنے کے لئے رکاب گنج آگرہ میں مرکزی تبلیغی دفتر جماعت رضائے مصطفیٰ قائم ہوا تو حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت نے بہت نمایاں خدمات انجام دیں۔ آگرہ میں کئی بار آریوں سے آپ کا مناظرہ ہوا۔

ایک خاص واقعہ:

۱۳۴۱ھ، ۱۹۲۳ء کی بات ہے کہ ایک دن دفتر آگرہ میں یہ خبر آئی کہ آنور، تحصیل گوبردھن، ضلع متھرا میں پرسوں سارا گاؤں شُدِّھی ہوگا۔ شردھانند کی آمد ہے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے اپنے چھوٹے بھائی مولوی محمد عمر خاں صاحب کو ساتھ لیا اور روانہ ہوگئے۔ اس گاؤں میں پہنچے تو بڑی آرائش اور چہل پہل دیکھی۔ جگہ جگہ چولہے جل رہے ہیں، مٹھائیاں بن رہی ہیں۔ حضرت گاؤں کے پردھان کے پاس گئے لوگوں کو جمع کیا۔ اسلام کی خوبیاں اور اسلام کی حقانیت وصداقت بیان کی۔ اور ان سے دریافت کیا تو گاؤں کے پردھان نے کہا کہ وہ لوگ ہم کو زمین اور روپیہ دیتے ہیں، اگر ہم مسلمان ہوجائیں تو آپ کیا دیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اسلام کو زر، زن، زمین کسی لالچ سے قبول نہیں کیا جاتا۔ اگر حقانیت و صداقت کی تلاش ہے تو اسلام میں آو، اگر مُکتی، نجات چاہتے ہو تو اسلام قبول کرو۔

بارہ بجے رات تک سب کو سمجھایا، مگر وہ لوگ نہیں مانے۔ بارہ بجے کے بعد آپ بہت مغموم واپس آئے اور مسجد میں قیام کیا۔ پریشانی میں نیند نہ آئی۔ پچھلی رات آنکھ لگی تو خواب دیکھا کہ حضور پرنور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت ''رضی الرحمان'' (۱۳۴۰ھ) تشریف لائے اور اپنے وَلَدِ مُرافق، غیظ المنافق کو تسلی دی، فرمایا پریشان نہ ہوں صبح انشاء اللہ تعالیٰ سب کام بخیر ہوگا۔ آنکھ کھلی، صبح صادق کا وقت تھا۔ وضو کیا نماز پڑھی اور نماز کے بعد حسبِ معمول اوراد و وظائف کا سلسلہ جاری تھا کہ گاؤں کے کسی شخص نے آکر خبر دی کہ شردھانند بھرت پور کی موٹر میں بھرت پور کے فوجی رسالہ کے ساتھ آگیا۔ آپ خواب کے خیال سے بہت خوش تھے، یہ خبر سُن کر کچھ پریشانی ہوئی۔ جلد ہی وظائف تمام کرکے حسب عادت یارسول اللہ الغیاث کہتے ہوئے چھوٹے بھائی مولٰینا محمد عمر خاں علیہ الرحمہ کو ساتھ لے کران کے پنڈال کے اندر پہنچ گئے۔ دیکھا شردھانند صدر مجلس ہے اور بہت سے پنڈت، چوبے، مالدار قسم کے لوگ بیٹھے ہیں، پشت پر بھرتپور کا فوجی دستہ تیار کھڑا ہے۔ ایک طرف وہ ملکانے بیٹھے ہیں۔ درمیان میں ہَوَن کُنڈ ہے۔ آگ روشن ہے۔ گھی جلنے کی چراہند پھیلی ہوئی ہے، حضرت بے باکانہ انداز میں بڑھتے چلے گئے۔

www.mazhareaalahazrat.com

چیلنج مباہلہ:

پورا مجمع یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ حضرت صدر مجلس کے بہت نزدیک پہنچ گئے تو پنڈت شردھانند نے آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنسکرت بھاشا میں اپنے سکریٹری سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ یہ کیوں آئے ہیں؟ حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ساری زبانوں سے واقف تھے لہٰذا آپ سمجھ گئے کہ شردھانند نے کیا کہا۔ تقدیم فرماتے ہوئے (سنسکرت زبان میں) فرمایا ''پنڈت شردھانند! میں آپ کے پاس موجود ہوں پھر درمیان میں واسطہ کی کیا ضرورت ہے؟'' تو پنڈت شردھانند نے کہا کہ ہاں ہاں فرمایئے آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟

حضور مظہر اعلیٰ حضرت نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ آپ یہاں اِن بھائیوں کو مکتی کا راستہ بتانے کو پدھارے ہیں لہٰذا میں بھی حاضر ہو گیا کہ معلوم کروں واقعی جو راستہ ان کو آپ بتائیں گے کیا وہ مکتی، نجات کا راستہ ہے؟

پنڈت شردھانند نے سوچ کر جواب دیا۔ مولٰینا! یہ مناظرہ کی جگہ نہیں ہے ہم ان کی شدھی کرنے آئے ہیں۔ ہم کو مناظرہ نہیں کرنا ہے۔ لہٰذا آپ چلے جائیں اور ہماری سبھا میں کھنڈت نہ کریں ورنہ آپ خود ذمہ دار ہوں گے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ نے بکمال جرأت و دلیری فرمایا، پنڈت شردھانند! یہ ہون کنڈ ہے، آگ روشن ہے، مناظرہ کا وقت نہیں۔ آیئے ہم اور آپ مباہلہ کریں۔

یہ فرما کر ''صاحبِ عرفان شیر اسلام و مسلمین'' (۸۰ ھ ۱۳) نے آگے بڑھ کر شردھانند کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا آیئے میں اور آپ اس آگ میں چلیں اور پندرہ منٹ ہم دونوں اس میں رہیں۔ پھر باہر آئیں جس کا دین حق ہوگا وہ سلامت رہے گا۔ اور جو باطل ہوگا وہ جل جائے گا۔ یہ سن کر سارے مجمع پر سناٹا چھا گیا۔ پنڈت شردھانند نے سر جھکا لیا۔ پانچ منٹ تک مجمع پر سکوت طاری رہا۔ اس کے بعد شردھانند نے کہا مولوی صاحب! آپ چلے جائیں ہم نہ مباہلہ کریں گے نہ مناظرہ، ہم تو ان کو شدھی کرنے آئے ہیں۔

''صاحبِ عرفان شیر اسلام و مسلمین'' (۸۰ ھ ۱۳) نے ہاتھ چھوڑ دیا اور ملکانوں سے قریب ہو کر فرمایا۔ آپ لوگوں نے سنا اور دیکھا آخری چیز مباہلہ کو میں تیار ہوں۔ مگر پنڈت صاحب تیار نہیں۔ ورنہ ابھی حق و باطل کا فیصلہ ہو جاتا اور ہر ایک اپنی آنکھوں سے دیکھتا۔ اب آپ جانیں۔ اللہ اور رسول گواہ ہیں کہ میں نے حق کے اظہار کے لئے کوئی کسر نہ چھوڑی، میں تو اب جا رہا ہوں۔

حضرت مسجد میں تشریف لائے۔ بڑی دیر تک سبھا میں عجیب کشمکش کا عالم رہا، پھر گانا، بجانا، بھجن ہونے لگا۔ پھر پنڈت شردھانند بولے۔ ہاں بھائی ملکانوں! بڑا شُبھ سمئے ہے۔ بڑے بڑے پنڈت مہاشے براجے ہیں آؤ! اب شُدھ ہو جاؤ۔

www.mazhareaalahazrat.com

گاؤں کے پردھان نے اب کہا۔ پنڈت صاحب! آپ لوگ ہمارے گاؤں سے چلے جائیں ہم لوگ شُدھ وُدھ نہیں ہوں گے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے اور خوب سمجھ گئے کہ اسلام سچا دین ہے ہمارے ایک نوجوان عالم نے آپ کو لاجواب کر دیا۔ بس آپ چلے جائیے۔ اور ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جاؤ مسجد میں وہ مولوی صاحب ہوں گے ان کو بلا کر لاؤ۔ ہم سب مسلمان ہی رہیں گے اور اُن کے ہاتھ پر اپنی غلطیوں سے توبہ کریں گے۔

وہ آدمی مسجد کو آیا اور پنڈت صاحب اُٹھے موٹر میں بیٹھے یہ جا وہ جا۔ فوجی رسالہ ساتھ گیا اور باقی ان کے ساتھی پیدل اور سواریوں سے چلے گئے۔ صرف اس گاؤں اور قریب قریب کے ملکانے رہ گئے۔ اِدھر وہ شخص مسجد میں آیا۔ سب حالات بتائے۔ حضرت نے سجدۂ شکر ادا کیا اور مجمع میں تشریف لائے۔ سب کو توبہ کرائی۔ کلمہ پڑھایا، مسلمان کیا، اسلامی نام رکھوائے، اسلام کی سچائی پر تقریر فرمائی۔ صلاۃ وسلام کے بعد دعائے خیر فرمائی۔ اور مٹھائی پر فاتحہ دلا کر تقسیم کر کے مسرت وخوشی کا اظہار کیا گیا۔ پھر آگرہ کے مرکزی دفتر میں تشریف لا کر تفصیلی واقعات اور سب کے نام پیش فرمائے۔ **فالحمد للہ**۔

اِس واقعہ کو حضور مفتیٔ اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اپنے قلم سے تحریر فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں ''دبدبۂ سکندری''، رامپور، ۳۰؍اپریل ۱۹۲۳ء، صفحہ نمبر ۱۲۔

موضع اوندی میں مناظرہ: آریہ پنڈت گنگا پرشاد کا فرار

اسی دوران حضرت شیر بیشۂ سنت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ، نے موضع اوندی ضلع متھرا میں پنڈت گنگا پرشاد آریہ سے مناظرہ فرمایا اور اُس کو شکست فاش دی۔ یہاں تک کہ پنڈت گنگا پرشاد کو صاف لفظوں میں کہنا پڑا کہ میں جواب نہیں دے سکتا۔ (دبدبۂ سکندری ۹؍اپریل ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۳)

نوگاواں میں مناظرہ: آریہ پنڈت شیام لال کا فرار

نوگاواں، ضلع متھرا ایک بڑی آبادی والا قصبہ ہے جس میں جماعت رضائے مصطفیٰ کے وفد نے تقریباً ڈھائی مہینے تک تبلیغِ اسلام وسنیت کا کام انجام دیا اسی دوران آٹھ، دس پنڈتوں نے ایک مندر کے قریب میں ساٹھ، ستر راجپوتوں کو شدھی کے نام پر جمع کر لیا، اگن کھنڈ کھودا گیا، آگ جلائی گئی پتہ چلتے ہی حضرت شیر بیشۂ اہلِ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں پہنچ گئے۔ آریوں نے آنے پر اعتراض کیا اور کہا کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں ہم جہاں پہنچتے ہیں آپ بھی وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا آپ اپنے جانے کی ہمیں صحیح اطلاع نہیں دیتے ورنہ جہاں آپ جائیں وہاں ہم پہنچنے کا پابندی سے التزام رکھیں۔ ہمارے آنے کی وجہ یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ آپ کیا کریں گے؟ کہنے لگے کہ راجپوت ہمارے بھائی ہیں، ہم سے ملنا چاہتے ہیں ہم اُنہیں ملانا چاہتے ہیں۔ آپ کو کیا تکلیف؟ حضرت نے فرمایا کہ راجپوت آپ

www.mazhareaalahazrat.com

کے بھائی تو نہیں ہیں اور وہ ملنا چاہتے تو آپ کو یوں محنتیں اُٹھانے سکھانے سمجھانے لالچ دِلانے کی کیا ضرورت ہوتی۔ اگر آپ انہیں کوئی سچی تعلیم دینا چاہتے ہیں اور آپ کے زعم میں وہ تعلیم سچی ہے تو ہماری موجودگی سے کیا اندیشہ ہے اور اگر سچی نہیں ہے تو تم بھائی بنا بنا کر غلط راستہ بتاتے ہو میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ اگر آپ کوئی غلط راستہ بتائیں تو میں انہیں آگاہ کر کے اُن کی رہنمائی کروں اور اگر اس پر بھی میرا حاضر رہنا ناگوار ہے تو چلا جاؤں۔ اب آریوں نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ تشریف رکھیں۔ پھر گفتگو شروع ہوئی اور کئی گھنٹے تک مناظرہ چلتا رہا۔ حضرت نے اُن پنڈتوں کے سارے اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیئے اور آپ نے جو اعتراضات کئے اُن کا جواب اُن دسوں پنڈتوں سے نہ بن سکا۔ پھر حضرت نے اُسی مجمع میں اسلام کی حقانیت پر کافی دیر خطاب فرمایا۔ پھر پنڈت شیام لال نے کہا معاف کیجئے ہمیں اپنا کام کرنے دیجئے، ہم ہار گئے۔ پھر راجپوتوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا چلئے یہ سب باتیں ہو چکیں اب شدھی ہو جاؤ! اس پر راجپوتوں کی طرف سے نورنگ سنگھ نمبردار نے جواب دیا کہ ہمارے ایک عالم تھے اور تم دس تھے ایک نے سب کو لاجواب کر دیا۔ اور اگر دو چار ہوتے تو تمہارا کیا حال ہوتا۔ ہمیں آریہ وغیرہ کچھ نہیں ہونا ہمیں مذہبِ اسلام پسند ہے۔ وَلَهُ الْحَمْدُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ (دبدبۂ سکندری ۹/ اپریل ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۳، ۱۴)

ایک عجیب دلچسپ واقعہ:

اُسی نوگاواں گاؤں میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا کہ ایک نوجوان جس کا نام ظاہر سنگھ تھا آیا اور آنے کے بعد اُس نے مذہبِ اسلام کے تعلق سے اعتراضات پیش کر کے جوابات لیتا رہا۔ حضرت شیر بیشۂ اہلِ سنت مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان اطمینان بخش جوابات عطا فرماتے رہے جب اِس طرف سے اُسے اطمینان ہو گیا تو اُس نے یہ سوال کیا کہ آریہ مذہب پر آپ کے کیا اعتراضات ہیں؟ اُسے اعتراضات بتائے گئے۔ اعتراضات میں جو الزامات دیئے گئے تھے اُن سب کا ثبوت ''سیتارتھ پرکاش'' نامی کتاب میں موجود تھا۔ جب اُس نوجوان سے اُن اعتراضات کا جواب نہ بن پڑا تو اُس نے آریوں کی طرفداری میں کتاب ہی کا انکار کر دیا اور کہا کہ یہ کتاب مسلمانوں نے بنالی ہے۔

اُسی روز رات کو آریوں کی ایک جماعت نوگاواں پہنچی۔ ظاہر سنگھ نے آریوں سے دریافت کیا کہ ''سیتارتھ پرکاش'' آریوں ہی کی کتاب ہے یا کسی اور کی کتاب ہے؟ ان لوگوں نے اِس بات کا اقرار کیا کہ ہاں یہ کتاب آریوں ہی کی ہے۔ پھر تو اُس نے جس قدر اعتراض سنے تھے آریوں پر سب کی بارش کر دی۔ آخر کار آریوں کو تھکان، نیند اور وقت زیادہ ہونے کا بہانہ کر کے پیچھا چھڑانا پڑا۔ صبح ہوتے ہی روانہ ہو گئے۔ ظاہر سنگھ نے اس طرح اپنے ذاتی تجربہ سے اسلام قبول کیا۔ اُس کا نام فیض بخش خان رکھا گیا۔

www.mazhareaalahazrat.com

اسی زمانے میں حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے پنڈت شردھانند کو بریلی شریف میں مناظرہ کا چیلنج دیا تھا جو دبدبۂ سکندری رامپور میں شائع ہوا تھا۔ اختصار کے ساتھ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

پنڈت شردھانند مناظرہ کے لئے حاضر ہوں:

آج (۷ رمحرم ۱۳۴۲ھ ہجری کو) ہمیں منتری ستیہ پال آریہ سماج بریلی کا اشتہار ملا جو اُنہوں نے تہذیب کا خون کرکے لکھا ہے اور ہر شخص جیسی تعلیم پاتا ہے ویسا ہی کلام اُس کی زبان سے نکلتا ہے ہمیں اُن کی تعلیوں کی طرف التفات نہیں وہ اس سے زیادہ تعلیاں کریں مگر اُن کی ایسی غلط بیانی پر ضرور افسوس ہے جس کی اُنہوں نے جرأت کی۔

خیر یہ تو آپ جانیں جھوٹ سچ بولیں آپ کو اختیار ہے آپ کا مذہب جیسی تعلیم دے وہ کیجئے لیکن ہم اس پر اظہارِ مسرت کرتے ہیں کہ ''آپ نے چیلنج مناظرہ کی منظوری کا اعلان دیا اس لئے تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔'' چونکہ آپ نے بریلی سے اعلان شائع کرایا ہے اس لئے ''۲۰ رستمبر ۱۹۲۳ء کو پنڈت شردھانند صاحب بریلی میں مناظرہ کے لئے تشریف لائیں اور ہمارے چیلنج کے مطابق حقانیتِ وید کے ثبوت پیش کریں۔'' تعلیوں کی ضرورت نہیں۔ میدانِ مناظرہ میں باطل کا راز فاش ہوجائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔۔۔۔۔۔آپ کو چاہئے کہ پنڈت شردھانند کی تشریف آوری کی اطلاع ایک ہفتہ قبل بذریعہ رجسٹری آپ دیں۔

تقریر منیر قلب: (۱۳۴۲ھ)

اسی دور کی حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی ایک تقریر ہے جو صداقت وحقانیتِ اسلام پر پنڈت شردھانند کے مقابل آپ نے فرمائی تھی۔ اور محبِّ سُنّیت جناب مولٰنا مولوی سید ایوب علی صاحب قادری برکاتی رضوی بریلوی کی فرمائش پر آپ نے تحریر فرمائی۔ جماعت رضائے مصطفیٰ نے اس کو شائع کیا۔ یہ تقریر پڑھئے اور دیکھئے کہ کیا دلائل اور براہین ہیں، کیا اندازِ بیان ہے۔ نیز سنسکرت کی تعلیم بظاہر کسی سے حاصل نہ فرمائی اس کے باوجود سنسکرت زبان کے اصطلاحات ومحاورات، زبان وبیان پر کتنا عبور حاصل ہے۔ خواص اور عوام سب کے سمجھنے کی تقریر ہے۔

بریلی شریف میں آریوں سے مناظرہ

اسی دور میں آپ نے بریلی شریف میں آریوں سے ان کے پاٹھ شالہ میں جاکر مناظرہ کیا اور جیو پرکرتی کے انادی ہونے پر وہ دلائل وبراہین قائم فرمائے کہ تمام آریہ لاجواب ہوگئے۔

Mazhar-e-Aala Hazrat
www.mazhareaalahazrat.com

فیروز پور چھاؤنی میں آریوں سے مناظرہ

آریہ پنڈت دھرم بھکشو کا فرار

اس کے بعد آپ اپنے پیرزادے حضرت مولینا الحاج مولوی مفتی شاہ محمد حامد رضا خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ فیروز پور چھاؤنی جلسہ کے لئے تشریف لے گئے۔ ۲۳/ذی القعدہ ۱۳۴۲ھ کو پہنچے، غوری منزل میں حضرت کا قیام ہوا۔ جلسہ کے بعد ایک صاحب نے آکر شہزادۂ اکبر حضور اعلیٰ حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ آریوں کا جلسہ ہو رہا ہے اور کل انھوں نے مسلمانوں کو چیلنج دیا ہے۔ مگر اب تک کوئی مناظر مسلمانوں کی طرف سے نہیں آیا ہے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے بھی سنا تو شہزادۂ حضور اعلیٰ حضرت کی خدمت میں عرض کی حضور والا! فقیر کو اجازت ہو تو جا کر احقاقِ حق وابطالِ باطل کروں۔ حضرت نے اجازت دی۔ حضرت شیر بیشۂ سنت دوسرے روز سادہ لباس میں بغیر عمامہ وعبا کے تشریف لے گئے، آریوں کا جلسہ ہو رہا تھا۔ حضرت نے جا کر اطلاع دی کہ آپ لوگوں کے چیلنج پر آیا ہوں ان لوگوں نے فوراً کرسی ومیز لگادی۔ اور اعلان کیا کہ مناظرہ ہوگا۔

لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص مناظر ہے تو لباس اور حالت دیکھ کر ہنسنے لگے۔ آپ نے فرمایا پنڈت جی! کپڑے مناظرہ نہیں کرتے، مناظرہ میں دلائل اور براہین پیش ہوتے ہیں وہ اگر نہ پیش کرسکوں تو ہنسنا، یہ بے موقع ہنسی کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ کیونکہ جو دوسروں پہ ہنستا ہے تو اس کی بھی ہنسی ہوتی ہے۔ پھر مناظرہ شروع ہوا یہ مناظرہ اس موضوع پر تھا کہ وید الہامی کتاب ہے یا نہیں؟

وید کے بطلان پر دنداں شکن جواب:

دورانِ مناظرہ پنڈت دھرم بھکشو نے کہا کہ مولینا صاحب! آپ کے قرآن کا مجھے ایک پارہ یاد ہے، لیکن آپ بتائیے کہ آپ کو ہماری دھارمک کتاب وید کے کتنے پاٹھ یاد ہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ آپ اپنی دھارمک کتاب جس کو آپ مانتے ہیں اس کا ایک صفحہ ہی سنا دیجئے! اس پر وہ مبہوت ہوگیا۔ حضرت نے فرمایا الحمد للہ یہ کتاب قرآن مجید ایسی برحق ومقدس کتاب ہے جو میرے سینے میں بفضلہ تعالیٰ مکمل محفوظ ہے ہی، علاوہ ازیں اس نے غیر کے دل میں بھی گھر کرلیا، کیونکہ ابھی آپ نے بتایا کہ قرآن شریف کا مجھے ایک پارہ یاد ہے۔ لیکن وید ایسی باطل کتاب ہے کہ اس کا ہی ماننے والا اُس کا ایک صفحہ بھی اپنے سینے میں محفوظ نہ کرسکا۔ اتنا سننا تھا کہ اُس کے منہ پر خاموشی کی مہر لگ گئی۔

اس کے بعد حضرت نے ویدوں کے غیر الہامی اور انسانی کلام ہونے پر وہ دلائل قائم فرمائے کہ آریائی مناظر

www.mazhareaalahazrat.com

ڈھائی گھنٹے کے وقت میں ان کا جواب نہ دے سکے اور ویدوں کا الہامی ہونا ثابت نہ کر سکے۔ وقتِ مناظرہ ختم ہونے کے بعد آپ فتح و فیروزی کے ساتھ مسلمانوں کے مجمع کے ساتھ نعروں کی گونج میں قیام گاہ پر تشریف لائے۔ شہزادۂ حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوری کیفیت و تفصیل سُن کر تبسم فرمایا اور بہت دعائیں دیں پھر ارشاد فرمایا ''کیوں نہ ہو آخر آپ کو سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو الفتح فرمایا ہے''۔ **فسبحٰن اللہ و بحمدہٖ۔**

حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدماتِ دینیہ کے اہم گوشوں میں سے یہ گوشہ یعنی آریہ وغیرہ سے اس بیبا کی و دلیری سے مقابلے فرمانا کہیں مناظرے، کہیں مباہلے فرما کر ہزاروں لاکھوں افراد کا ایمان بچانا اور کلمہ پڑھانا وہ عظیم گوشہ و پہلو ہے جو اکابر اولیائے کرام بلکہ خلفائے راشدین وائمۂ اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بلکہ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہم اجمعین کی نیابت عظمیٰ کا منھ بولتا ثبوت ہے۔ اِس عظیم پہلو سے بھی حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی ایک انفرادی حیثیت دِکھتی ہے اور اس میں بھی وہ فردِ یکتا نظر آتے ہیں۔ خدماتِ دینیہ کا یہ گوشہ بھی ایک الگ تحقیقی مقالے کا مقتضی ہے۔

غیر مقلد وہابیوں سے مناظرہ

مراد علی رئیس فیروز پور کے گھر پر مولوی عبد الرحیم غیر مقلد کا فرار

ایک روز اطلاع آئی کہ غیر مقلد وہابیوں نے اپنے جلسہ میں چیلنج مناظرہ دیا ہے۔ یہ مناظرہ روز یکشنبہ ۲۵/ذی القعدہ ۱۳۴۲ھ مطابق ۲۹/جون ۱۹۲۴ء، ۵/بجے سہ پہر سے ساڑھے سات بجے شام تک مراد علی غیر مقلد رئیس فیروز پور کے مکان پر منعقد ہوا۔ آپ نے شہزادۂ اکبر حضور اعلیٰ حضرت سے اجازت چاہی اور تنہا وقت معین پر مناظرہ گاہ پر تشریف لے گئے، کوئی کتاب بھی ساتھ نہ لے گئے۔ اس مناظرہ کا موضوع غیر مقلد وہابیوں نے مسائل متنازعہ غیر مقلدین یعنی تقلید، قرأت خلف الامام، آمین بالجہر وغیرہ کو رکھا تھا۔ کیونکہ وہ ان ہی مسائل کو یاد کئے ہوئے تھے۔ اس لئے ان ہی کو موضوع مناظرہ مقرر کیا۔ مگر مناظرہ صرف تقلید ہی کے موضوع پر ہو سکا کہ اسی ایک موضوع پر آپ نے غیر مقلد مولوی کو ایسا لاجواب کیا کہ آگے کچھ بول ہی نہ سکا جیسا کہ رودادِ مناظرہ سے ظاہر ہے۔ اور حنفی مذہب کا احقاق فرما کر فتح مندی و کامیابی و کامرانی سے تشریف لائے۔ **فالحمد للہ رب العٰلمین۔**

مناظرہ کی ایک جھلک:

عبد الرحیم مکھوی شاہ نے تہتر فرقوں والی حدیث پڑھ کر کہا: ''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نجات پانے والا فرقہ

www.mazhareaalahazrat.com

صرف ایک سنت والجماعت ہے اور صرف ہم اہلِ حدیث ہی سنت والجماعت ہیں کہ صرف حدیث کو مانتے اور تمام جماعتِ صحابہ کا اتباع کرتے ہیں آپ لوگ حدیث کو نہیں مانتے بلکہ اپنے اماموں کے اقوال کو اور شخص معین کی تقلید کرتے ہیں تو جماعت کا اتباع بھی آپ لوگ نہیں کرتے تو آپ سنت والجماعت نہ ہوئے تو ضرور آپ جہنمی ثابت ہو گئے اور نجات پانے والا فرقہ صرف اہلِ حدیث ہے اور وہی سنت والجماعت ہے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت نے فرمایا: پہلے یہی بتادیجئے کہ ''سنت والجماعت'' کون سا لفظ ہے؟ یہ کیسی ترکیب ہے؟ اُس پر الف لام کیسا ہے؟ یہ لفظ اس ترکیب کے ساتھ عربی ہے یا فارسی یا کیا؟ اور اس کو جو آپ نے اپنے اوپر حمل کیا یہ کون سی قسم کا حمل ہے؟ اور آپ پر یہ حمل جائز ہے یا ناجائز؟ افسوس! جس شخص کو بولنے تک کی تمیز نہیں وہ یوں دعویٰ کرے کہ ''میں عالم ہوں'' اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ یوں اِدّعا کرے کہ اُسے حضراتِ ائمۂ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں کسی کی تقلید کی حاجت نہیں، وہ خود براہِ راست قرآن وحدیث سے مسائل اخذ کرسکتا ہے۔ سچ فرمایا ہے بلبلِ شیراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ؂

ایں چہ شوریست کہ در دور قمری بینم   ہمہ آفاق پُراز فتنہ وشری بینم
اسپِ تازی شدہ مجروح بزیر پالاں   طوقِ زریں ہمہ در گردنِ خرمی بینم

پھر فرمایا الحمد للہ! دلیل میری زبان دشمن کی کہ جو حدیث پاک آپ نے پڑھی ہے وہ تو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے علم غیب پر واضح دلیل ہے کہ عالمِ ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم زمانۂ آئندہ کی خبر دے رہے ہیں۔ اور یہ آپ کے تقویۃ الایمانی دھرم میں شرک ہے۔ اب بتائیے حدیث کو مانیں گے یا تفویۃ الایمان کو؟

دوسرے آپ تو حدیث کے سوا کچھ نہیں مانتے۔ یہ جو آپ نے اسے فرقہ کا نام سنت والجماعت رکھا ہے۔ لائیے کوئی حدیثِ صحیح جس میں آپ کے فرقہ کا نام سنت والجماعت رکھا گیا ہو۔ نیز آپ یہ بتائیے کہ جب آپ شخص معین کی تقلید نہیں کرتے تو کیا شخصِ مبہم کی تقلید کریں گے یا شخصِ مطلق کی یا مطلقِ شخص کی؟ شخصِ مبہم کا تو وجود ہی نہیں۔ پھر اُس کی تقلید کیسی؟ اگر آپ اُس کا وجود مانتے ہوں تو ثابت کیجئے؟ اور اگر شخصِ مطلق یا مطلقِ شخص کی تقلید کریں گے تو پہلے ان دونوں میں فرق بتائیے؟ پھر یہ بتائیے کہ یہ دونوں جزئی ہیں یا کلی؟ اگر جزئی ہیں تو عجب کہ مطلق جزئی ہوجائے۔ اور کلی ہے تو تعجب کہ شخص کلی ہوجائے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ کو ایک مسئلہ سمجھنے کی قدرت نہیں اسی پر آپ کو دعویٰ علم واجتہاد ہے۔ شرم! شرم!! شرم!!!

یہ بھی بتائیے کہ تقلید کی کیا تعریف ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ نیز شخص کسے کہتے ہیں اور اس میں فرد وحصہ میں کیا

www.mazhareaalahazrat.com

فرق ہے؟ آپ نے کہا کہ تم لوگ اپنے امام کے قول کو مانتے ہو، حدیث کو نہیں مانتے۔ مکھوی صاحب! کان کھول کرسن لیجئے ہم اسی لئے اپنے ائمۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقلید کرتے ہیں کہ اُن کا کوئی قول قرآنِ عظیم وحدیثِ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے خلاف نہیں۔ اُن کا اتباع قرآن وحدیث ہی کا اتباع ہے۔

آپ کا یہ کہنا ''تم جماعت کو نہیں مانتے'' یہ محض غلط ہے۔ ہم تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یوں مانتے ہیں کہ ''بِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمُ اھْتَدَیْتُمْ'' ان میں جس کی اقتدا کر لی جائے ہدایت مل جائے گی۔ ان میں سے ایک کا اتباع کرتے ہیں اور باقی سب کو حق پر جانتے ہیں۔ ہاں تمام جماعت کا اتباع ایک وقت میں محال ہے اور آپ کا جنونی خیال۔ جسے دربارِ شاہی تک چار سیدھے راستے معلوم ہوئے رعایا کو دیکھا کہ اُن کا ہر گروہ ایک راہ پر ہولیا اور اسی پر چلا جاتا ہے مگر اِن حضرت نے اسے بیجا حرکت سمجھا کہ جب چاروں راستے یکساں ہیں تو وجہ کیا کہ ایک ہی کو اختیار کرلیجئے۔ پکارتا رہا کہ ہر شخص چاروں راہ پر چلے۔ مگر کسی نے نہ سنی۔ ناچار آپ ہی تانا بننا شروع کیا، کوس بھر شرقی راستہ چلا، پھر اُسے چھوڑ کر جنوبی کو دوڑا، پھر اُس سے بھی منہ موڑا غربی کو پکڑا، پھر اُس سے بھاگ کر شمالی پر ہولیا، ادھر سے پلٹ کر پھر شرقی پر آرہا۔ بتاؤ مسلمانو! ایسا شخص کبھی منزل مقصود کو پہنچ سکتا ہے؟ (مجمع کی مجموعی آواز) ہرگز نہیں۔

پھر حضرت نے بڑے ہی پُروقار انداز میں فرمایا: اب میں پوچھتا ہوں مثلاً آپ سوسمار اور مینڈک کو ہمیشہ حلال جانیں گے یا ہمیشہ حرام؟ یا کبھی حرام، کبھی حلال؟ یا حرام وحلال دونوں ساتھ ساتھ جانیں گے؟ شقِ اخیر تو بالبداہت باطل کہ ضدین کا اذعان آنِ واحد میں محال۔ اگر آپ ممکن مانتے ہوں تو ثابت کیجئے؟ اور اگر ہمیشہ حرام جانیں گے تو ہمیشہ حلال کہنے والے حضرات کا اتباع نہ ہوا۔ اگر حلال جانیں گے تو حرام فرمانے والے ائمہ کا اتباع نہ ہوا۔ اور اگر کبھی حلال جانیں گے کبھی حرام تو اوّل تو یہ صفت قرآن عظیم نے کافروں کی فرمائی ہے کہ ''یُحِلُّوْنَهٗ عَاماً وَّ یُحَرِّمُوْنَهٗ عَاماً'' (ایک برس اُسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں) یہاں اس سے بڑھ کر ''یُحِلُّوْنَهٗ اٰناً وَّ یُحَرِّمُوْنَهٗ اٰناً'' (ایک آن اُسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسری آن اسے حرام مانتے ہیں) ہوا کہ ایک آن میں اسے حلال جانا دوسری آن میں اسے حرام ٹھہرالیا۔ دوسرے یہ کہ اس صورت میں پھر کسی کا اتباع نہ ہوا کہ جو حرام کہتے ہیں وہ ہمیشہ حرام کہتے ہیں اور جو حلال فرماتے ہیں وہ ہمیشہ حلال کہتے ہیں۔ آپ نے کبھی حلال جانا کبھی حرام تو کسی کا اتباع نہ ہوا۔ دیکھا؟ یہ ہے اما اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت کہ اُن کے مخالفین یوں ذلیل ہوتے ہیں۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

پھر آپ نے مناظرانہ شان کے ساتھ چیلنج کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آپ تو صرف قرآن وحدیث کو مانتے ہیں۔ آپ کے سارے چھوٹے بڑے مل کر بھی قرآن وحدیث سے ایک مسئلہ کا جواب اور حکم نہیں بتا سکتے۔ بتایئے؟

(۱) بندر حلال ہے یا حرام؟ (۲) کتا حرام ہے یا حلال؟ (۳) سور کی چربی (۴) اس کے گُردے (۵) اس کی تلی

www.mazhareaalahazrat.com

(۶)اس کی کلیجی (۷)اس کی اوجھڑی (۸)اس کی کھال (۹)اس کے بال (۱۰)اس کے پائے (۱۱)اس کا دل (۱۲)اس کی زبان (۱۳)اس کا بھیجا (۱۴)اس کی ہڈی (۱۵)اس کے دانت (۱۶)اس کی آنت۔

یہ سب چیزیں حرام ہیں یا حلال؟ اگر حلال ہیں آپ کے نزدیک تو پہلے کھائیے بعد کو مناظرہ کے لئے آئیے تاکہ ہمیں ظاہر ہوجائے کہ آپ پکے غیر مقلد ہیں اور قرآن وحدیث کے سوا کچھ نہیں مانتے۔ اور اگر حرام ہیں تو لائیے کوئی آیت یا حدیث جس سے صریح طور پر ان چیزوں کی حرمت ثابت ہوتی ہو۔ یہ وہ مسائل ہیں کہ اہلِ سنت کا بچہ بچہ حضرات ائمۂ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی غلامی وتقلید کی برکت سے قرآن عظیم ہی سے ان کی حرمت ثابت کرسکتا ہے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ مگر غیر مقلدوں کا بڑے سے بڑا بھی انہیں نہیں ثابت کرسکتا۔ ارے ہے ہمت! ارے ہے جرأت!! ارے ہے غیرت!!! مگر یہ چیزیں تو پہلے ہی نصیبِ دشمناں ہوچکی ہیں۔

حدیث سے حدیث کی تعریف کرکے بتادو:

اسی مناظرہ میں حضرت نے غیر مقلد مولوی کو للکارتے ہوئے فرمایا تھا کہ تمہارا دعویٰ ہے قرآن وحدیث کے علاوہ کچھ نہیں مانتے ہو اور حدیث حدیث چلاتے ہو اور اپنا نام اہلِ حدیث رکھتے ہو تو ذرا حدیث ہی سے حدیث کی تعریف کرکے بتادو کہ حدیث کسے کہتے ہیں؟ جب تک ائمۂ دین کا دامن نہ تھاموگے حدیث کی تعریف نہیں کرسکتے۔[۱]

مناظرۂ ابوہر منڈی ضلع فیروز پور پنجاب

مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی کا فرار

ابوہر منڈی، ضلع فیروز پور مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی نے پہنچ کر مناظرے کے لئے بہت گرمجوشی دِکھائی۔ جب حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں پہنچے تو آنجناب روپوش ہوگئے۔ جس گھر کے اندر مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی پردہ نشین ہوکر بیٹھے تھے اُسی کے دروازے پر اہل سنت کی جانب سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اور حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس جلسہ میں چار گھنٹے تک خطاب فرمایا جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عزت وعظمت کا مبارک بیان اور کفریاتِ ملعونۂ دیوبندیہ کا روشن تبیان مولوی در بھنگی کو سنا سنا کر کیا اور للکارتے رہے مگر در بھنگی جی کو نہ نکلنا تھا نہ نکلے۔ گویا حضرت نے در بھنگی جی کی چھاتیوں پر مونگ دَلا اور وہ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنا رہا۔ تھوڑی سی ہمت کرکے اپنی لاج بچانے کے لئے مولوی مرتضیٰ در بھنگی نے فیروز پور کے ایک رئیس

[۱] ۱۳۴۴ھ میں اس مناظرے کی روداد مجموعۂ مناظرہ بنام ''فتوحاتِ ابوالفتح'' جلد اول میں ''مناظرۂ پنجاب'' کے نام سے مکتبۂ حشمتیہ آستانہ عالیہ حشمتیہ معصومیہ مشاہد نگر، ماہم شریف، ضلع گونڈہ سے شائع ہوچکی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

www.mazhareaalahazrat.com

کے ذریعے کہلوا بھیجا کہ اگر آپ کو مناظرے کا شوق ہے تو مولانا حامد رضا خان صاحب بریلوی اور جن جن علماء کے نام میں پیش کروں اُن سے اپنے نام وکالت نامہ لکھوا کر لایئے جس میں لکھا ہو کہ آپ کی جیت اُن کی جیت ہوگی اور آپ کی ہار اُن کی ہار ہوگی۔ میں اپنی طرف سے بھی جن جن حضرات کے دستخط آپ کہیں گے کرا کر شائع کر دوں گا۔

اس کے جواب میں حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی رئیس کی معرفت کہلا بھیجا کہ اِس وقت ابوہر کے وہابیہ نے آپ کو مناظرہ کے لئے بلایا ہے اگر آپ کو اس شرط پر مناظرہ کرنا تھا تو یہاں آنے کی تکلیف کیوں اُٹھائی؟ دیوبند سے اسی شرط کا اعلان چھاپ کر بھیج دیتے۔ اب یہاں آکر آپ یہ شرط بڑھاتے ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ گھر سے یہی نیت کر کے چلے تھے کہ کوئی نرم لقمہ، بغیر کانٹے کا نوالہ، بغیر ہڈی کی بوٹی مل جائے تو نوشِ جان کر لیں گے۔ مگر یہاں آکر پتہ چلا کہ بڑے کرّے سے پالا پڑا ہے، خصم اپنے بوتے کا نہیں تو سامنے آئے بھی نہیں صرف ذکر سے ڈر گئے۔ لہٰذا اِس وقت مناظرہ کرنے کی آفت سے جان بچانے کے لئے یہ شرط لگا رہے ہیں۔ بہرحال آپ کی یہ گلی بھی ہم بند کر دینا جانتے ہیں۔ آپ نے جو زبانی کہلا بھیجا ہے ذرا مہربانی کر کے اُس کو لکھ کر اپنے دستخط سے مزین کر کے میرے پاس بھیج دیجئے۔ پھر میں اور آپ دونوں ابوہر منڈی میں ٹھہر کر میں شہزادۂ اعلیحضرت حضرت مولانا مفتی محمد حامد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی مدظلہم الاقدس کا وکالت نامہ اپنے نام منگوالوں اور آپ مولوی اشرفعلی تھانوی کا وکالت نامہ اپنے نام منگوالیں پھر یہیں مناظرہ ہو جائے۔ اس پیغام کو سن کر سارا جوش ٹھنڈا پڑ گیا اور ابوہر منڈی سے صبح ہی گاڑی سے بھٹنڈہ کی طرف بھاگ گئے۔ پھر وہاں سے دیوبند کو روانہ ہو گئے۔

مدرسہ مسکینیہ دھوراجی میں صدر مدرسی:

اس درمیان میں شہزادۂ حضور اعلیٰ حضرت حضرت مولانا الحاج شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زیب سجادہ آستانۂ عالیہ رضویہ بریلی شریف کی خدمت میں دھوراجی سے مدرسہ مسکینیہ کے صدر مدرس کی جگہ کے لئے ایک عالم صاحب کی طلب کی درخواست آئی تو حضور والا نے حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تقرر فرما کر بھیجا اور آپ نے وہاں دو برس رہ کر اسلام وسنیت کی خدمات انجام دیں۔

۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۴ء میں ایک ادارہ دھوراجی میں ''سرمایۂ فخر عالم'' کے نام سے قائم کیا گیا۔ اس ادارے کے سب سے پہلے صدر مدرس حضرت شیر بیشۂ سنت رہے۔ حضرت نے ادارے کا نام تبدیل فرما کر ''مدرسۂ مسکینیہ'' رکھا۔ اور مدرسہ میں جو تعلیم دی جاتی تھی اس میں بنیادی اُصول کو برقرار رکھتے ہوئے بہت کچھ تبدیلیاں فرمائیں۔ مگر حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی ضرورت بہت جگہوں پر تھی اس لئے اس ادارے کو حضرت کی وابستگی کا شرف صرف دو سال

www.mazhareaalahazrat.com

حاصل رہا۔[۱]

دارالشفاء بریلی شریف میں حاضری:

وہاں پر وہابیوں، دیوبندیوں نے آپ پر جادو کرادیا۔ حکیموں ڈاکٹروں نے انکار کردیا تو حضرت والد ماجد آپ کو بریلی شریف لے آئے۔ آستانۂ پاک پر حاضری دی اور یہاں بفضلہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم آپ شفایاب ہوئے۔ غسل صحت فرمایا۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے　　　اُٹھالے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے

پھر شہزادۂ حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے آپ کو مدرسہ اہل سنت پادرہ ضلع بڑودہ میں صدر مدرس کی جگہ مقرر فرما کر روانہ فرمایا۔

پادرہ کا مناظرہ: وہابیوں کے شیر پنجاب ثناء اللہ امرتسری کا فرار:

مؤرخہ ۴/۵/۶/۷ جُمادیٰ الاخریٰ ۱۳۴۴ھ دوشنبہ، سہ شنبہ، چہارشنبہ کو پادرہ میں آپ کا چوتھا سہ روزہ تاریخی تحریری مناظرہ وہابیہ کے شیر پنجاب ثناء اللہ امرتسری سے ہوا۔ جس میں شیرِ پنجاب شیر قالین ثابت ہوااوراس کی تمام چٹک مٹک رفوچکر ہوگئی۔ تھانوی جی کی کفری عبارت حفظ الایمان کو وہ اسلام ثابت نہ کرسکے اور غیر مقلدوں کا کفر نہ اُٹھاسکے۔ تین روز یہ مناظرہ جاری رہا۔ حد یہ کہ تقریر کے دوران زیادہ اُچک پھاند میں ثناء اللہ امرتسری کا کمر بند ٹوٹ گیا اور شلوار نیچے گر گئی۔ موافق ومخالف کا ایک فرمائشی قہقہہ لگا اور ذلت وخواری کے ساتھ وہابی مناظر بیٹھ گیا۔ اس مناظرہ کی مکمل روداد جمال بھائی، قاسم بھائی مرحوم بانی ومنتظم مناظرہ کے پاس تھی مگر شائع نہ ہوسکی۔[۲]

اس مناظرہ میں خاص بات:

یہ ہوئی کہ ثناء اللہ امرتسری نے ایک نوعمر مناظر اہل سنت کو دیکھ کر اپنی چرب زبانی سے مرعوب کرنا چاہا اور ایک تقریر میں اپنے خصوصی انداز میں مٹک مٹک کر ہاتھ چلا چلا کر یہ شعر پڑھا۔

''تیر پر تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے　　　سینہ کس کا ہے مری جان جگر کس کا ہے''

[۱] آج تقریباً سو (۱۰۰) سال ہوچکے ہیں پھر بھی مدرسے کا نام ''مدرسۂ مسکینیہ'' جو کہ ایک بزرگ حضرت مسکین شاہ بابا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب منسوب ہے۔ عوام کی زبانوں پر زندہ ہے۔ جس سے حضرت کی مبارک یادیں وابستہ ہیں۔

[۲] اُس وقت تک شائع نہ ہوسکی تھی مگر اب ۱۴۴۴ھ میں اس مناظرے کی روداد مجموعۂ مناظرہ بنام ''فتوحاتِ ابوالفتح'' جلد اول میں مکتبۂ حشمتیہ مشاہد نگر، ماہم شریف، ضلع گونڈہ سے ''مناظرۂ پادرہ اول'' کے نام سے شائع ہوچکی ہے۔ الحمدللہ۔

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ جناب کو شاید سہو ہو گیا کہ اس اجلاس مناظرہ کو مجلس مشاعرہ سمجھ گئے آپ کو ہوشیار وخبردار ہونا چاہئے کہ یہ میدان مناظرہ ہے اور آپ کو یہاں تھانوی جی کا کفر اُٹھانے کے لئے بلایا گیا ہے یہاں خصم کے آگے اپنی دلیل پیش کر کے تھانوی کا کفر اُٹھائیے۔ثناء اللہ امرتسری نے اپنی قدیم عادت کی بناء پر دوسری تقریر میں پھر یہی شعر پڑھا۔ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت نے اسی وقت ٹوکا اور ارشاد فرمایا یہ میدانِ مناظرہ ہے، میدانِ مشاعرہ نہیں اور تھانوی جی کے کفر واسلام پر مناظرہ ہے تھانوی جی کی ''حفظ الایمان'' والی کفری عبارت کی موجودگی میں تھانوی جی کے اسلام کا ثبوت دے سکتے ہیں تو دیجئے۔شعر سنا کر وقت ضائع نہ کیجئے۔

یہ بھی بتا دیجئے کہ اس شعر سے اور تھانوی کے کفر سے کیا تعلق ہے؟ کیا اس شعر سے تھانوی جی کا کفر اُٹھ گیا؟

بار بار کی تنبیہ کے بعد بھی جب وہ باز نہیں آ رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر آپ کہئے تو میں لکھ دوں کہ آپ کو غالب وذوق وغیرہما کے دواوین زبانی یاد ہیں۔لیکن یہاں وہ دلیل لائیے جس سے تھانوی جی کا کفر اُٹھے اور وہ مسلمان ثابت ہو سکے۔اس سے بھی اگر آپ کی ہوس کی تکمیل نہ ہو تو سنئے کہ میں آپ کی ہوس کی تکمیل کرنے کیلئے تیار ہوں۔آج تھانوی کے کفر پر مناظرہ ہے اس پر بحث کیجئے پھر ایک دن متعین کر لیجئے کہ اشعار پر مناظرہ ہو جائے۔

یہ سُن کر ثناء اللہ امرتسری مبہوت ہو گیا اور وہ اُچھل کود ختم ہو گئی۔اسی درمیان آپ نے ایک شعر پڑھا ؎

راہ پران کو لگا لائے تو ہیں باتوں میں اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں

آخر وقت تک تھانوی جی کا مسلمان ہونا ثابت نہ کر سکا۔اور حضرت شیر بیشۂ سنت کے دلائلِ قاہرہ کے سامنے ثناء اللہ ایسا مرعوب ہوا کہ مناظرہ سے بھاگنا چاہا تو آپ نے اس سے اسی مناظرہ گاہ میں کان پکڑ کر اُٹھک بیٹھک لگوائی۔اس طرح سے اس نے اپنی جان بچائی۔اس موقع پر جشنِ فتح منایا گیا۔جس میں حضرت امیر ملت (علیہ الرحمہ) کی طرف سے حضرت سید قطب الدین نیرؔ بڑودوی نے حضرت کی تہنیت میں نظم پیش کی جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

دکھایا آپ کی امداد سے میدان میں نیچا ثناء اللہ کو حشمت علی نے یارسول اللہ

جب حضرت شیر بیشۂ سنت بڑودہ گجرات پہنچے تو حضرت امیر ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے عوام اہل سنت کے انبوہِ کثیر کے جلوس کے ساتھ حضرت شیر بیشۂ سنت کا شاندار استقبال کیا۔جس میں نعرۂ تکبیر اللہ اکبر و نعرۂ رسالت یارسول اللہ نعرۂ یاغوث المدد جیسے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس پر چالیس اعتراضات قائم فرمائے جن کا آخر تک جواب

www.mazhareaalahazrat.com

نہ دے سکا۔ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ اقدس میں لکھی گئی منقبت میں خود فرماتے ہیں ؎

پادرے میں شیر پنجاب آیا میرے سامنے میرے چالیس اعتراضات اس پر قائم رہے
فتح تونے ہی دلائی ایسے بے دیں پر مجھے میرے آگے شیر قالیں کر دیا تونے اُسے

بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا احمد رضا
دو جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا احمد رضا

سورت میں آپ کی سنیت نواز تقریریں

اور خلیفۂ تھانوی مولوی محمد حسین کا فرار

سورت، راندیر، ڈابھیل دیوبندیوں کی آماجگاہ تھے۔ یہاں کے دیوبندی تاجر ارب پتی تھے۔ جو سنگاپور، جاوا، ماریشس، افریقہ، برما میں بڑی بڑی تجارتیں کر رہے تھے۔ غریب سنی پریشان تھے کہ کیا کریں؟ وہابیت و دیوبندیت کا مقابلہ کیسے کریں؟ جب گجرات کی سرزمین پر حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد ہوئی تو وہاں کے سُنّیوں نے حضرت سے رابطہ کیا۔ پھر تشریف لاکر حضرت نے سورت میں ایمان افروز، وہابیت سوز بیانات شروع فرمائے۔ وہابیت و دیوبندیت کے کالے بادل دُور ہوتے نظر آئے، سنی مسلمان باغ باغ اور وہابی دیوبندی کے سینے داغ داغ ہوئے۔ ناواقف لوگ وہابیت، دیوبندیت سے تائب ہو کر سنی مسلمان ہوئے۔ سورت شہر کی گلی گلی میں آپ کے وعظ ہوئے اور ہر بیان میں آپ نے طواغیت وہابیہ، دیوبندیہ کی کفری عبارتیں حفظ الایمان، براہین قاطعہ، فوٹو فتوائے گنگوہی و تحذیر الناس وغیرہا کتابوں کی عباراتِ کفریہ دکھا دکھا کر اور ان کی عبارات سُنا سُنا کر کفریات وہابیہ دیوبندیہ کا رد و ابطال فرمایا۔

راندیر میں ورودِ مسعود:

راندیر (ضلع سورت) کے غریب سنیوں کو بھی ہمت ہوئی اور انہوں نے حضرت کو راندیر میں بیان کی دعوت دی۔ آپ نے راندیر میں بھی سنیت نواز بیان فرمایا اور احقاقِ حق و ابطال باطل فرمایا، سنیت کا پرچم لہرایا۔ اب ایسی فضا بنی کہ راندیر کے کوچہ کوچہ، گلی گلی میں ایک ایک دیوبندی ارب پتی سیٹھ کے دروازے پر حضرت کے بیانات ہوئے۔ یارسول اللہ الغیاث، یاعلی مشکل کشا، یاغوث المدد اور یاغریب نواز المدد کے نعرے راندیر کی فضا میں پہلی مرتبہ باآوازِ بلند لگائے گئے۔ وہابی دیوبندی دردمند ہوئے اور سنی مسلمان سربلند ہوئے۔

www.mazhareaalahazrat.com

اپنے ولد مرافق پر حضور سیدنا اعلیٰ حضرت کی نظرِ کرم:

سورت کے ایک بیان میں مولٰینا غلام نظام الدین صاحب قادری برکاتی قاسمی علیہ الرحمہ نے دیکھا کہ ایک بزرگ سفید ریش سفید ململ کا انگرکھا پہنے سفید عمامہ باندھے اپنے عصا پر زور دے کر حضرت شیر بیشۂ سنت کی کرسی کے پیچھے جلوہ افروز ہیں اور داہنا ہاتھ حضرت کی پشت پر رکھے ہیں۔ مولٰینا غلام نظام الدین صاحب ان بزرگ کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے، دورانِ وعظ حضرت نے جب مولٰینا کو کھڑے دیکھا تو بیٹھنے کیلئے کہا۔ مگر مولٰینا صلاۃ وسلام تک کھڑے رہے۔ جب حضرت دعا مانگنے لگے تو وہ بزرگ نگاہ سے اوجھل ہوگئے اور مولٰینا بیٹھ گئے۔ قیام گاہ پر آنے کے بعد حضرت نے مولٰینا سے کھڑے ہونے اور آخر تک کھڑے رہنے کا سبب دریافت کیا۔ انھوں نے واقعہ بیان کیا اور ان بزرگ کی شکل وشباہت بتائی۔ حضرت نے سُن کر فرمایا آپ برکت والے ہیں کہ آپ کو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی بیداری میں زیارت نصیب ہوئی اور الحمدللہ کہ حضور اعلیٰ حضرت اس فقیر حقیر سگ رضوی سے راضی اور اس کی مدد پر بھی ہیں۔

دیوبندی مالداروں کے دباؤ پر خلیفہ تھانوی کی مناظرہ کو تیاری:

راندیر وسورت وڈابھیل وتاراپور کے مالدار دیوبندی جمع ہوکر مولوی محمد حسین خلیفہ تھانوی کے پاس پہنچے۔ اور کہا مولوی صاحب! ایک نوعمر پردیسی سنی مولوی آیا ہے۔ دو مہینے سے سورت وراندیر میں برابر اس کے بیانات ہورہے ہیں ہمارے مولویوں ہمارے بڑوں اور بزرگوں کے نام لے کر کافر ومرتد کہتا ہے اور ہماری ہی کتابیں پیش کرتا ہے۔ آخر آپ لوگ خاموش کیوں ہیں؟ ہمارے تو سنتے سنتے کان پک گئے اور آپ لوگ ٹس سے مس نہ ہوئے! محمد حسین خلیفہ تھانوی نے کہا کہ آپ لوگوں کو صبر کرنا چاہئے وہ پردیسی ہے چلا جائے گا، پھر میدان اپنے ہاتھ ہے۔ یہ غریب لوگ بار بار تو اس مولوی کو بلا نہیں سکتے، نہ وہ مدرسہ سے بار بار رخصت پا سکتا ہے۔ اور ہم لوگ مقامی ہیں۔ ان کو اپنی تقریروں سے پھر واپس کرلیں گے۔ دیوبندی مالداروں نے کہا نہیں مولوی صاحب! یہ نہ ہوگا، ہم جو اتنی مدت سے آپ لوگوں کو نذرانے اور چندے دے رہے ہیں وہ اس لئے نہیں کہ ہمارے بڑے بزرگوں، مولویوں کو کھلم کھلا سرِعام ہزاروں کے مجمع میں کافر ومرتد کہا جائے اور آپ تمام مولوی صاحبان چُپ سادھے پڑے رہیں یا تو آپ مناظرہ کریں ورنہ ہم سارے آپ کے چندے نذرانے بند کردیں گے۔ اور اس سنی مولوی کا بیان ہم بھی کرائیں گے۔ اور اس دیوبندی دھرم سے توبہ کرلیں گے۔ یہ سُن کر سارے مولویوں پر سناٹا چھا گیا۔

''قہر دیوبندی برجانِ مولوی دیوبندی''

مجبوراً تیار ہوئے۔ اور مناظرہ کے لئے تحریر حضرت کے پاس بھیجی۔ چناروا ڑے کی مسجد میں مناظرہ کے لئے بلایا۔ سنیوں

www.mazhareaalahazrat.com

میں ہوا کی طرح یہ خبر پھیل گئی۔ بعض مخلصین نے عرض کی وہ مخالفین کی جگہ ہے آپ جگہ بدلیں اور حضرت خواجہ دانا صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کے آستانے پر بلائیں۔ فرمایا میں اُن کو بہانے کا موقع دینا نہیں چاہتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں وہیں جاؤں گا۔ اور بزرگوں کے کرم سے کامیاب ہوں گا۔ مخلصین خاموش ہو گئے۔ اور مناظرہ کی تیاریاں ہونے لگیں۔

مقررہ دن آیا۔ حضرت کے لئے گھوڑا گاڑی آئی۔ ہزاروں سنی مسلمان ساتھ ساتھ روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر حضرت نے تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ پر حاضری دی۔ یہاں سے راندیر کے مسلمان بھی ساتھ ہو گئے۔ اور اب جلوس کی شکل میں روانہ ہوئے۔ راندیر کی فضا نعرہ ہائے تکبیر و یارسول اللہ المدد سے گونج گئی۔ دیوبندیوں کے پتے پانی ہونے لگے۔

خوف زدہ ہوکر مولوی محمد حسین نے چناروا ڑہ مسجد کا دروازہ بند کر دیا

دیوبندی مولویوں کا دوسرا فرار

خوفزدہ ہوکر مولوی محمد حسین خلیفہ تھانوی نے چناروا ڑہ مسجد کا دروازہ بند کر دیا۔ جب حضور مظہر اعلیٰ حضرت مسجد کے دروازے پر پہنچے تو دربان دروازے پر باہر کھڑا تھا۔ مسجد کا دروازہ بند تھا۔ آپ نے دربان سے فرمایا دروازہ کھولو ہم کو آج اس مسجد میں بلایا گیا ہے۔ دربان نے کہا یہ مسجد نہیں یہ تو گھر ہے۔ آپ نے فرمایا اگر مردانہ گھر ہے جب بھی کھولو ہمیں بلایا ہے۔ دربان نے کہا نہیں یہ تو ’’زنانہ گھر‘‘ ہے۔ یہ سن کر سنیوں نے نعرہ ہائے تکبیر و رسالت بلند کئے اور حضرت فاتحانہ شان سے حضرت تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانے کے سامنے بڑی وسیع مسجد میں آ گئے اور بیان شروع فرما دیا۔

مولوی محمد حسین راندیری، مولوی عزیز گل کابلی، مولوی مہدی حسن شاہجہانپوری، مولوی ابراہیم راندیری، مولوی احمد اشرف راندیری، مولوی اسمٰعیل بسم اللہ، مولوی اسمٰعیل صادق، مولوی عبدالرحیم راندیری وغیرہم کا فرار

اُدھر مولوی محمد حسین راندیری، مولوی عزیز گل و مفتی اسمٰعیل بسم اللہ وغیرہم مکی سیٹھ کے پاس پہنچے کہ غضب ہو گیا، مولٰینا حشمت علی کئی ہزار آدمی لے کر مسجد لوٹنے آ گئے۔ جلد مدد کیجئے۔ اور بات بنایئے ورنہ بڑی بدنامی ہو جائے گی۔ مکی سیٹھ نے تمام حالات معلوم کر کے ان مولویوں کو ملامت کی اور بہت خفا ہوا کہ تم لوگ بُزدل ہو، جاہل ہو، ایک پردیسی نوعمر سنی مولوی کو جواب نہیں دے سکتے۔ مولویوں نے بہت خوشامد کی تو مکی سیٹھ اپنی کار میں بیٹھ کر آستانہ کی مسجد میں آیا۔ حضرت کا بیان جاری تھا۔

www.mazhareaalahazrat.com

کسی طرح مجمع کے کنارے سے گذر کر مکی سیٹھ منبر کے قریب آیا اور حضرت سے عرض کی۔ مولٰینا صاحب! آپ مجمع کو یہاں روک کر میرے ساتھ چلیں، میں فیصلہ کرادوں۔ مگر آپ تنہا چلیں۔ حضرت نے تقریر بند کی اور مکی سیٹھ کے ساتھ تنہا جانے کو تیار ہو گئے۔ احباب اہل سنت جانے سے مانع ہوئے۔ اُن کو آپ نے وہیں رُکنے کی قسمیں دیں اور فرمایا کہ آپ لوگ مجھے اکیلا جانے دیں۔ آپ لوگ یہاں بیٹھ کر دُعا کریں۔

ایک لاکھ روپے کا لالچ:

حضرت مسجد کے باہر جا کر مکی سیٹھ کی گاڑی میں بیٹھ گئے۔ سُنی مجبور ہو کر رُک گئے۔ مگر حضرت مولٰینا مولوی غلام رسول صاحب قادری رضوی بھاولپوری نہ مانے اور زبردستی حضرت کے ساتھ یہ کہہ کر بیٹھ گئے کہ میں تو ہرگز ہرگز آپ کو مخالفوں میں تنہا نہ جانے دوں گا۔ حضرت خاموش ہو گئے۔

مکی سیٹھ نے اُن دونوں کو اپنے کمرے میں بٹھایا اور دوسرے تمام لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر حضرت سے کہا مولٰینا صاحب! آپ بڑے اچھے ہیں مگر اُن غریبوں سے آپ کو کیا ملے گا؟ ہم آپ کو ایک لاکھ روپیہ نقد دیتے ہیں اور صرف یہ چاہتے ہیں آپ بیانات جاری رکھیں لیکن ہمارے دیوبندی پیشواؤں کی کتابیں نہ دکھائیں۔ اور دیوبندی مولویوں کے نام نہ لیں۔ اس روپے سے آپ مکان بنائیے، تجارت کیجئے، اس نقد ایک لاکھ کے علاوہ ۵۰۰؍ آپ کو اور پانچ پانچ سو آپ کے دونوں پیرزادوں کو ماہانہ بھیجتا رہوں گا۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

اب حضرت کا چہرہ جلال میں سُرخ ہو گیا۔ اور فرمایا مکی سیٹھ! میرا ایمان خریدنا چاہتے ہو، تو سُن لو! یہ حقیر رقم، یہ دنیا کی دولت میرے ایمان کی قیمت ہرگز ہرگز نہیں۔ میں اپنے دین و مذہب کی اسی طرح علی الاعلان تبلیغ کروں گا۔ اور سنی بھائیوں کو خبردار کروں گا۔ مکی سیٹھ نے پھر کچھ کہنا چاہا۔ مگر حضرت نے فرمایا تمہارے مولویوں کو ہمت ہو تو جواب دیں ورنہ توبہ کر کے سنی مسلمان بنیں۔ مجبور ہو کر مکی سیٹھ نے کہا اچھا آپ نہیں مانتے تو میں مناظرہ کراؤں گا۔

حضرت کو آستانہ کی مسجد میں پہنچا کر اپنے مولویوں کو بہت کچھ سخت وسُست کہہ کر مناظرہ کے لئے آمادہ کیا اور چند روز بعد کی تاریخ مقرر کر کے حضرت کو تحریر بھیجی اور مقام مناظرہ (وہابیوں کا) مدرسہ محمدیہ مقرر ہوا۔ حضرت اور علماء و احباب اہل سنت سورت واپس آئے اور تاریخ کا انتظار ہونے لگا۔

مناظرۂ راندیر ضلع سورت

مولوی محمد حسین، مولوی عزیز گل و مولوی احمد اشرف کا فرار

تاریخ مقررہ پر حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت راندیر پہنچے۔ طے پایا کہ فریقین کے مناظر و صدر کے علاوہ

www.mazhareaalahazrat.com

دو، دوسو آدمی ہوں گے۔اور ہر فریق کے مناظر کو دوسو ٹکٹ دے دیئے گئے تھے۔ نیز دیوبندیوں نے انتظام کے لئے کوتوال کو بھی بلایا تھا اور چالاکی سے اندر کے دیوبندیوں سے ٹکٹ لے لے کر باہر جا کر دوسرے دیوبندیوں کو لانے لگے۔ جب قریب قریب تین سو دیوبندیوں کی تعداد ہوگئی تو ایک سنی نے کوتوال سے جا کر کہا دو دوسو آدمی ہر فریق کے مقرر ہوئے اور ٹکٹ دے دیئے گئے۔ تو پھر دیوبندیوں کی تعداد زیادہ کیوں ہوگئی۔ مہربانی فرما کر ذرا اندر ٹکٹ چیک تو کیجئے۔ کوتوال نے کہا ہاں مجھے بھی تعداد زیادہ معلوم ہورہی ہے۔ یہ کہہ کر کوتوال نے ٹکٹ دیکھنا شروع کئے۔ اور سو سے زیادہ دیوبندی بے ٹکٹ ذِلّت کے ساتھ نکالے گئے۔ دیوبندی مولویوں کے چہرے فق ہو گئے۔

مناظرہ شروع ہوا:

مؤرخہ ۹/ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۴ھ روز شنبہ کو یہ مناظرہ اشرفعلی تھانوی کی کفری عبارت مندرجہ حفظ الایمان ص ۶/ ۷/ ۸/ پر ہوا تھا۔ دیوبندی مناظر مولوی محمد حسین راندیری اور اہل سنت کی طرف سے مناظر حضرت شیر بیشۂ سُنت مظہر اعلیٰ حضرت مقرر ہوئے تھے۔ مناظرہ شروع ہوا تو حضرت شیر بیشۂ سُنت مظہر اعلیٰ حضرت نے تھانوی کی عبارت پیش کی۔

’’پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے‘‘۔

پھر فرمایا اس عبارت میں حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی سخت توہین وتنقیص ہے اور توہین انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام قطعاً یقیناً کفر ہے۔ تو تھانوی صاحب یہ توہین لکھ کر کافر مرتد ہوئے۔ اور جو اُنہیں اس کفر قطعی پر مطلع ہونے کے بعد بھی مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے۔ دیکھو حسام الحرمین۔

محمد حسین راندیری نے کھڑے ہوکر جواب دیا کہ اس عبارت میں توہین ہرگز ہرگز نہیں اگر چہ عبارت میں لفظ ’’ایسا‘‘ تشبیہ کے لئے ہی ہے۔ لیکن تشبیہ من بعض الوجوہ ہے لہٰذا توہین نہیں ہے۔ کیونکہ علم نبوی بھی حادث اور بچوں اور پاگلوں، جانوروں کا علم بھی حادث ہے اور دیکھئے نبی کریم بھی مخلوق ہیں اور نتھو، فتو، کلو، بدھو، بچہ، پاگل اور جانور بھی خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ پس اس عبارت میں توہین نہیں ہے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے اس کا رد فرمایا۔ مولوی محمد حسین نے پھر وہی پہلی والی تقریر دہرادی۔ حضرت نے مزید رد فرمایا۔ محمد حسین نے پھر وہی جواب دیا، جب کئی بار کی تقریر میں راندیری صاحب تشبیہ من بعض الوجوہ کا سبق مکرّر، سہ کرر سنا چکے تو حضرت شیر بیشۂ سُنت رضوان ربہ علیہ نے تھانوی کی عبارت کا فوٹو پیش کیا اور کھڑے ہوکر تبسم کناں فرمایا:

www.mazhareaalahazrat.com

''مولوی محمد حسین صاحب! آپ کے چہرے کی کیا تخصیص ہے ایسا چہرہ تو خنزیر کا بھی ہے، مولوی عزیز گل کی آنکھوں کی کیا تخصیص ہے ایسی آنکھیں تو بجو کی بھی ہیں اور احمد اشرف تمہارے ہونٹوں کی کیا تخصیص ہے ایسی تھوتھنی تو سور کی بھی ہے۔ اور ایسے دانت تو کُتے کے بھی ہیں''۔

غرض ایک ایک وہابی دیوبندی مولوی جو مناظرہ کے اسٹیج پر بیٹھے تھے ان سب کا نام لے لے کر بیان فرمایا اور بیٹھ گئے۔ حضرت کے بیٹھنے کے ساتھ ہی دیوبندی اسٹیج قلعہ آتشبازی بن گیا۔ سارے کے سارے مولوی اُچھل پھاند کرنے لگے۔ یہ دیکھئے کسی کی پگڑی وہ گئی اور کسی کا جُبّہ اُتر گیا۔ شور مچارہے تھے کہ گالیاں بکتے ہو، بدتمیزی کرتے ہو، اول فول بکتے رہے۔ اور حضرت بڑے اطمینان سے خاموش بیٹھے سُنتے اور دیکھتے رہے۔

مولوی محمد حسین نے مکی سیٹھ کو آواز دی کہ انسپکٹر صاحب کو کہو کہ یہ گالیاں دیتے ہیں وہ آئیں اور اپنے حکم سے مناظرہ بند کرائیں۔ یہ دیوبندیوں کی آخری چال ہے۔ سیٹھ صاحب وہابیوں کے مشکل کُشا انسپکٹر صاحب کے پاس پہنچے، گزارش کی۔ انسپکٹر صاحب نے حضرت کو مخاطب کیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا، جناب بس صرف پانچ منٹ اور رُک جائیں، میں جواب دوں گا کوتوال صاحب بیٹھ گئے۔ جب دیوبندی اسٹیج کا طوفانِ بدتمیزی ختم ہوا۔ تو حضرت کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ سُنّی بھائیو! مناظرہ ختم ہوگیا اس مناظرہ کی فتح مبین تمہیں مبارک ہو۔

یہ جملہ ایسا معلوم ہوا کہ مولویوں کو کسی نے پِن ماری اور سارے دیوبندی مولوی پھر اُچھلنے کودنے لگے۔ حضرت بیٹھ گئے اور دیوبندی بکنے لگے۔ گالیاں بک کر مناظرہ فتح کروگے، بہت کچھ بکتے رہے۔

جب ان کا جوش ٹھنڈا ہوا تو حضرت شیر بیشۂ سنت پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں نے کہا تھا کہ تھانوی جی نے اپنی کفری عبارت میں حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم وسیع وعظیم کو رذیل اشیاء سے تشبیہ دی اور یہ تشبیہ توہین ہے۔ محمد حسین صاحب نے کئی بار اُس کے جواب میں یہ کہا کہ یہ تشبیہ تو ہے مگر **تشبیہ من بعض الوجوہ** ہے، لہٰذا توہین نہیں ہے۔ میں بھی کہتا ہوں کہ بے شک میں نے آپ اور عزیز گل صاحب و احمد اشرف صاحب و اسمٰعیل بسم اللہ وغیرہم کے چہرے، ہونٹ، آنکھ و ناک کو رذیل اشیاء سے تشبیہ دی اور ضرور دی مگر **تشبیہ من بعض الوجوہ** ہے۔ کہ سور، بندر، بجو، کتا وغیرہ بھی خدا کی مخلوق ہیں اور محمد حسین راندیری و عزیز گل و احمد اشرف وغیرہم بھی خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اور پاگل و حیوانات کا چہرہ، آنکھ، کان، ناک، ہونٹ بھی گوشت پوست کا ہے اور ان ساروں کا چہرہ، آنکھ، ناک، کان، ہونٹ وغیرہ بھی گوشت پوست کا ہے اور آپ کئی تقریروں میں مکرر، سہ کرر اقرار کرچکے ہیں کہ تشبیہ من بعض الوجوہ ہونے کی وجہ سے

www.mazhareaalahazrat.com

توہین نہیں لہٰذا میرا بیان بھی آپ لوگوں کی ہرگز توہین نہیں۔ ہاں اسے سُن کر آپ لوگوں کا شور مچانا، اُچھلنا کودنا، رقص دیوانہ دکھانا اور کوتوال صاحب سے شکایت کرنا، یہ ضرور اِس بات کا ثبوت ہے کہ تھانوی کی عبارت میں ضرور توہینِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) ہے اور تھانوی جی اس توہینِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں اور چونکہ آپ ساروں نے اپنے عمل سے یہ ثبوت دے دیا ہے، لہٰذا یہ مناظرہ ختم ہوگیا، اور سنی بھائیوں کو فتح مبین مبارک ہو۔

یہ سن کر دیوبندی مولوی کچھ بولنا چاہتے تھے کہ کوتوال صاحب کھڑے ہوگئے اور دیوبندی مولویوں سے مخاطب ہوکر بولے۔ مولٰینا درست فرما رہے ہیں اگر آپ لوگ عقل سے کام لیتے تو مولٰینا صاحب کا بیان جو مثالوں پر مشتمل تھا سن کر خاموش رہتے تو مولٰینا کو ثبوت میں دُشواری ہوتی۔ مگر آپ کا شور مچانا ہی ان کا ثبوت ہوگیا اور انھیں فتح ہوگئی۔ مناظرہ ختم ہوگیا۔ اب چونکہ آپ لوگوں کی یہ جگہ ہے اور مولٰینا آپ کے بُلائے ہوئے ہیں تو اگر آپ لوگ جانا چاہتے ہیں تو خاموش جائیں ورنہ اپنی جگہ بیٹھے رہیں کہ امن وامان قائم رکھنے کے لئے مجھے بلایا گیا ہے۔ سنیوں نے یہ سُن کر نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت بلند کئے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا سنی بھائیو! اس خوشی میں کھڑے ہوکر بارگاہِ نبوت میں صلاۃ وسلام عرض کرو۔ پھر صلاۃ وسلام پڑھا گیا۔ اور بفتح و فیروزی حضرت وہاں سے تشریف لائے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔[۱]

اِس مناظرہ کے لئے مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی راندیر آئے اور جب یہ معلوم ہوا کہ مظہرِ اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سامنا ہوگا تو پردہ دار گاڑی میں بیٹھ کر اسٹیشن کو روانہ ہوگئے۔

حضور داتا شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر
فتح مبین کی خوشی میں جلسہ

دوسرے روز بعد نمازِ عشاء حضرت خواجہ داتا شاہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ، کے آستانہ پر اس فتح مبین کی خوشی میں جلسۂ تہنیت منعقد ہوا اور علماء و مشائخ و اعیانِ گجرات کے اتفاق سے آپ کو "شیر بیشۂ سنت"[۲] کا خطاب دیا گیا۔

وہابیہ کی جانب سے حضرت پر پہلا مقدمہ:

راندیر میں وہابیۂ دیوبندیۂ گجرات کو جو مناظرہ میں ذلت نصیب ہوئی تو پاگل ہوگئے۔ اور اس کے بعد وہابیوں

[۱] اس مناظرے کی روداد مجموعۂ مناظرہ بنام "فتوحاتِ ابوالفتح" جلد اول میں مکتبۂ حشمتیہ آستانۂ عالیہ حشمتیہ معصومیہ مشاہد نگر، ماہم شریف، ضلع گونڈہ سے "مناظرۂ راندیر" کے نام سے شائع ہوچکی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

[۲] رب کے کرم سے اس خطاب کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی کہ آپ کی ذات کا یہ خطاب عَلَم بن گیا۔ نام نہ لیجئے صرف خطاب زبان سے ادا ہوا اور دنیا سمجھ گئی کہ کس ذات کا ذکر ہو رہا ہے۔ حضرت کے وصال کے تیس برس بعد آج بھی اس خطاب کی تازگی و شادابی برقرار ہے۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

نے نوساری میں ایک کیس کر دیا جو آٹھ (۸) ماہ تک چلتا رہا۔ یہ کیس آپ کی عمر میں وہابیہ کی جانب سے پہلا کیس تھا۔ اسی طرح گجرات میں طرح طرح کے تقریباً ۵۲ / مقدمے کورٹ میں دائر کئے گئے۔ جس میں امیر ملت حضرت مولٰینا مولوی مخدومی سید امیر الدین صاحب قبلہ قادری علیہ الرحمۃ والرضوان وشہزادۂ امیر ملت نے بہت نمایاں حصہ لیا۔ آٹھ (۸) ماہ تک مقدمات چلنے کے بعد ختم ہو گئے اور حضرت شیر بیشۂ سنت کو بہت ہی باعزت فیصلے سے نواز کر بے جرم ٹھہرانے کے علاوہ کورٹ کے صدر دروازے تک جج اور دیگر حُکّام نے حضرت کو الوداعی طور سے رخصت کیا۔ اور وہابی دیوبندی راندیری ذلیل و خوار ہوئے۔ فالحمد للہ۔ مخدومی حضرت مولٰینا سید عظیم الدین بابا قادری صاحب کا بھی یہ عالم تھا کہ آپ نے ردِّ وہابیہ میں شیر بیشۂ سنت کا ہر موقع پر ساتھ دیا۔ اور وہابیوں کی سرکوبی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مگر یہ کیس دیوبندیوں کے لئے مصیبت ہو گیا کہ حضرت شیر بیشۂ سُنت مظہر اعلیٰ حضرت تاریخ پر کورٹ میں جلوہ افروز ہوتے اور اس کے علاوہ تاریخوں میں نوساری، سورت، بڑودہ، بھڑوچ، نڑیاد، کپڑونج، تاراپور و دیگر مقامات میں تقریر فرماتے۔ اور تبلیغ سنیت فرماتے۔

مظہر اعلیٰ حضرت نے گجرات کی سنیت کی حفاظت فرمائی:

۱۹۳۷ء میں دیوبندی نام نہاد مولویوں نے جب گجرات پر ایک طاقتور حملہ کیا تو حضرت مولٰینا سید عظیم الدین بابا قادری صاحب نے شیر بیشۂ سنت کو بلایا اور بڑودہ و نواحِ بڑودہ اور گجرات کے بیشتر علاقوں میں بیانات کروائے۔ جس کے سبب پورے گجرات کی سُنیت نہایت مضبوط اور طاقتور ہو گئی۔

عبدالشکور کاکوروی کا نوساری سے فرار:

بعض دیوبندیوں نے اسی دوران میں ملکی شیخ مولوی عبدالشکور کاکوروی کو نوساری بلایا۔ اور شیخ جی آ بھی گئے۔ حضرت کو جب معلوم ہوا تو ایک خط لکھ کر مناظرہ کے لئے بھیج دیا۔ بس پھر کیا تھا، کاکوری جی ایسے سراسیمہ ہوئے کہ بیان بھی نہ کیا اور بلانے والے پر بہت بگڑے۔ راتوں رات نوساری سے لکھنؤ روانہ ہو گئے۔

پادرہ قیام کے دوران ایک نمایاں خدمتِ دینی

(ایک عظیم، بیمثال کارنامہ)

مولوی اشرفعلی تھانوی وخلیل احمد انبیٹھی کا فرار

پادرہ ضلع بڑودہ میں رہ کر آپ نے محب سُنیت جناب سیٹھ جمال بھائی قاسم بھائی کو اس بات پر آمادہ کیا کہ طواغیت

www.mazhareaalahazrat.com

اربعہ وہابیہ دیوبندیہ میں نانوتوی وگنگوہی دو بغیر توبہ مرچکے ہیں اور دو یعنی مولوی اشرفعلی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی زندہ ہیں۔ ان دونوں کو فیصلہ کُن مناظرہ کا چیلنج دو۔ پہلے اس کے لئے کافی روپیہ جمع کرو۔ پھر حکومت بڑودہ سے منظوری لو۔ اس طرح کہ مناظرہ کے ایام میں ضلع کلکٹر پادرہ قیام کرے۔ اور دو انسپکٹر پولیس و پولیس فورس انتظام کے لئے یہاں موجود رہیں اور ان مولویانِ وہابیہ دیوبندیہ، ان کے ہمراہیان کے آمدورفت کا کرایہ، ان کے قیام وطعام کا انتظام اپنے ذمہ ہوگا۔ اور حضرات علمائے اہل سنت کے کرایہ وقیام وطعام کا بھی انتظام کرنا ہوگا۔ اور جب تک فیصلہ نہ ہو مناظرہ جاری رہے گا۔ اس پورے معاملے کو اختصار کے ساتھ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

جمال بھائی قاسم بھائی کی پُرخلوص کاوشیں:

جمال بھائی مرحوم نے پہلے اخراجات کے لئے روپے کا انتظام کیا اور ایک خطیر رقم بینک میں جمع کردی۔ کلکٹر وغیرہ کے پادرہ میں انتظاماً قیام کرنے کی بڑودہ میں درخواست دی۔ پھر حضرت نے فیصلہ کن مناظرہ کی دعوت ۱۰؍صفر المظفر ۱۳۴۶ھ کو تھانوی جی کو تھانہ بھون اور انبیٹھی جی کو دعوت نامہ رجسٹرڈ ڈاک سے مدینہ منورہ بھیجا۔ تاریخ وماہ کا تعین ان دونوں ہی کے ذمہ رکھا کہ جب آپ چاہیں یہ مناظرہ ہوگا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

"اکابر دیوبند میں آپ دو بقید حیات ہیں اور سارے دیوبندیوں کو آپ کی بات تسلیم ہوگی۔ حفظ الایمان تھانوی صاحب کی تصنیف ہے۔ اور براہین قاطعہ انبیٹھی صاحب کی تصنیف ہے۔ ان کی عبارات کا جو مطلب آپ دونوں صاحبان بیان کرسکتے ہیں، وہ دوسرا نہیں بتا سکتا۔ لہٰذا آپ دونوں صاحبان کو ہم سنی مسلمانانِ پادرہ ضلع بڑودہ دعوت دیتے ہیں کہ آپ دونوں صاحبان اپنی فرصت کی تاریخیں مقرر فرما کر یہاں تشریف لائیں اور اپنی اپنی کتابوں کی عبارات پر مناظرہ فرما کر اس دینی معاملہ کو طے فرمائیں آپ اور آپ کے ہمراہیوں کے آمدورفت کے کرایہ اور یہاں کے خوردونوش کے ہم ذمہ دار ہوں گے۔ آنے کے لئے آپ کو اختیار ہوگا کہ جس درجہ میں چاہیں سفر فرمائیں۔ جتنا سفر خرچ تحریر کریں ہم بھیج دیں اور چونکہ دیوبندیوں کے آپ اکابر ہیں لہٰذا آپ سے گفتگو کے لئے حسب ذیل اکابر علمائے اہل سنت میں سے جس کو آپ صاحبان منتخب فرمائیں گے، صرف وہ گفتگو فرمائیں گے:

(۱) والا درجت بالا منزلت رفیع المکانت حضرت مولٰینا الحاج مولوی مفتی شاہ سید ابوالمحمود احمد اشرف صاحب کچھوچھوی

www.mazhareaalahazrat.com

دامت برکاتہم۔

(۲) شہزادۂ والا مرتبت عظیم الدرجت حضرت مولانا الحاج مولوی مفتی شاہ **محمد حامد رضا خان** صاحب بریلوی دامت معالیہم سجادہ نشین آستانۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ۔

(۳) مظہر اعلیحضرت شیر بیشۂ سنت **ابوالفتح محمد حشمت علی خان** صاحب قبلہ مفتی و مناظر جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی شریف۔ (وغیرہم)

پھر آپ دونوں صاحبان کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ کسی اور کو اپنا وکیل مناظرہ مقرر فرمادیں لیکن آپ دونوں صاحبان میدان مناظرہ میں تشریف فرما ضرور رہوں۔ چونکہ یہ مناظرہ تحریری ہوگا تا کہ کسی کو بعد میں بدلنے کا موقع نہ رہے۔ لہٰذا آپ کا کام صرف یہ ہوگا کہ آپ کے وکیل صاحب تحریر سنادیں تو آپ صاحبان اس تحریر پر سب کے سامنے دستخط فرما کر اپنے منتخب شدہ مناظر کو دے دیں۔

تھانوی صاحب کا مرضِ ناگفتہ بہ:

چونکہ تھانوی صاحب کے متعلق مشہور تھا کہ وہ مرضِ ناگفتہ بہ میں مبتلا ہیں اس لئے ان کو یہ بھی لکھا گیا تھا کہ۔

> ''اگر جناب کو فرسٹ کلاس کے سفر میں بھی دشواری ہو تو آپ آرام کے ساتھ پالکی فینس میں تشریف لائیں اور جتنا خرچ ہو ہمیں لکھیں تا کہ ہم وہ روپیہ پہلے آپ کو بھیج دیں، نیز میدانِ مناظرہ میں بھی اگر آپ بیٹھ نہ سکیں تو وہیں ایک طرف آپ کے لئے مسہری ڈالی جائے گی اس میں آرام سے لیٹیں۔ بس اپنے وکیل کی تحریر پر دستخط فرمادیں اور خدارا مسلمانوں پر مہربانی فرما کر ضرور تشریف لائیں اور روز روز کی خانہ جنگی کو ختم فرمائیں۔ ہاں حفظِ امن کے ہم ذمہ دار ہوں گے اور جملہ اخراجات ہمارے ذمہ ہیں''۔

اس مضمون کا خط مولوی اشرفعلی تھانوی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دونوں مولویانِ دیوبند کو رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کیا گیا اور اس کے بعد یہی مضمون اشتہارات میں شائع کیا گیا۔

ناظم تعلیماتِ دیوبند کا جواب میں گالی نامہ:

اشتہار ''فیصلہ کن مناظرہ'' کا شائع ہونا تھا کہ جناب مرتضیٰ حسن دربھنگی ناظم تعلیماتِ دیوبند نے اس کے جواب

www.mazhareaalahazrat.com

میں ایک گالی نامہ شائع کر دیا کہ تم جاہل ہو، گھامڑ، کافر ہو، بے ادب ہو، تم کو حکیم الامت سے خط و کتابت کا کیا حق ہے؟ وہ مرضِ ناگفتہ بہ میں مبتلا ہیں۔ ہم ان کے وکیل ہیں ہم سے خط و کتابت کرو۔

اس کے جواب میں اہل سنت کی جانب سے بہت مہذب انداز میں ایک اشتہار شائع کیا گیا اور وہ اشتہار ایک دربھنگی جی کو ایک تھانوی جی کو اور ایک انبیٹھی جی کو ذریعہ رجسٹرڈ ڈاک سے دیوبند، تھانہ بھون، اور مدینہ منورہ بھیجا کہ۔

''جناب وکیل ہیں تو اچھا ہے، مگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ فیصلہ کن مناظرہ ہو۔ لہٰذا ان دونوں صاحبان کا مقام مناظرہ میں موجود ہونا ضروری ہے کہ بعد میں کسی دیوبندی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ ''اگر خود مصنف سے پوچھا جاتا تو وہ صحیح مطلب بتاتا آخر تھانوی صاحب وانبیٹھی صاحب کو کیوں نہیں بلایا؟'' لہٰذا ہم سنی مسلمان بہ نیت خیر تھانوی صاحب وانبیٹھی صاحب کو دعوت دے رہے ہیں۔ اور ''حفظ الایمان'' و ''براہین قاطعہ'' و ''تحذیر الناس'' و فوٹو فتوائے گنگوہی میں مندرجہ کفر وارتداد کو امن وامان کے ساتھ طے کر کے ہمیشہ کے لئے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ بھی آئیں اور تھانوی صاحب کو جس آرام دہ سواری میں لانا چاہیں لائیں اور سفر خرچ تمام وکمال ہم سے منگالیں۔ میدانِ مناظرہ میں آپ اپنے نام وکالت نامۂ مناظرہ لکھوا لیں اور آپ ہی تحریر لکھیں۔ تحریر سنا کر اس پر دونوں صاحبان کے دستخط کرا کے سنی مناظر کو دے دیں۔ مگر بغیر وکالت نامۂ مناظرہ کے ہم آپ کو وکیل کیوں کر مان لیں یہ تو ''مدعی سُست گواہ چُست'' والی مثال یوں ہوگئی کہ ''مؤکل سُست اور وکیل چُست''۔

ارے جناب! پہلے اپنے مؤکل صاحبان سے تو دریافت فرمایئے اور ان سے وکالتِ مناظرہ کی تحریر اپنے نام لیجئے پھر ہمارے سامنے آیئے۔ وکالت نامۂ مناظرہ کے بعد ہمیں کب انکار ہوسکتا ہے۔ مگر یہ دونوں صاحبان وکالت نامۂ مناظرہ لکھ تو دیں۔ محض آپ کی زبان زوری سے تو آپ کو ان دونوں کا وکیل نہیں مانا جاسکتا نہ دنیا کا کوئی عقل منداس کو تسلیم کرسکتا ہے۔ آپ کوشش کر کے تھانوی صاحب کو لے کر آیئے اور انبیٹھی صاحب کو بھی بلوایئے، ہمارے مہمان بنئے اور دونوں صاحبان سے وکالتِ مناظرہ کی تحریر لے کر مناظرہ فرمایئے۔ العجل! العجل!! العجل!!! الساعہ! الساعہ!! الساعہ!!!

اس مہذب اشتہار کے جواب میں دربھنگی جی نے پھر وہی گالی نامہ شائع کیا کہ جاہلوں کو علماء کے منہ نہیں لگنا چاہئے۔ تم بڑے بدتمیز ہو اور جمال بھائی پادرہ اور پادرَہی وغیرہ اور یہ وکالت نامہ لکھوانے کی کیا ضرورت ہے میں جو کہتا ہوں کہ میں تھانوی صاحب کا وکیل ہوں میں ان کی طرف سے جواب دوں گا۔ بس میں نے جو لکھ دیا کہ میں تھانوی صاحب کا وکیل ہوں''۔۔۔۔ سہارنپور سے کسی وہابی دیوبندی نے اس قسم کی تحریر شائع کی اور تھانوی صاحب کو آمادہ نہ ہونے دیا۔ دربھنگی جی خود ساختہ بناسپتی وکیل تھانوی جی کے لئے ہامان بن گئے اور حضرت شیر بیشہ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ عظیم الشان خدمتِ دین بارآور نہ ہوسکی۔ حسبنا ربنا و نعم الوکیل۔

www.mazhareaalahazrat.com

بھیونڈی میں وَلَدِ مرافق کی آمد:

اسی دور میں حضرت حامئ سنت ماحئ بدعت مولیٰنا سید امین صاحب قادری چشتی اشرفی نے حضرت شیر بیشۂ اَہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت کو بھیونڈی کی دعوت دی۔ حضرت بھیونڈی تشریف لائے۔ تبلیغ سُنیّت وردِّ وہابیت میں بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ بہکے ہوئے لوگ سنی بننے، توبہ کرنے لگے، وہابیوں کو موت نظر آنے لگی تو غیر مقلد وہابیوں اور مقلد دیوبندیوں دونوں نے مل کر سازش کی کہ آج حضرت کے بیان میں فساد کیا جائے۔ بھیونڈی میں آہستہ آہستہ فساد کی خبریں گرم ہونے لگیں تو کچھ احباب نے آ کر حضرت سے عرض کیا۔ سُن کر فرمایا حسبنا اللہ و نعم الوکیل پھر فرمایا آپ لوگ ذرہ برابر نہ گھبرائیں، حضور سرکار غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کرم فرمائیں گے۔ اور میرے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی نظرِ کرم ہوگی۔

حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی جلوہ گری:

خبریں گرم ہوتی گئیں۔ یہاں تک کہ بیان کا وقت آیا، حضرت جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور بیان شروع فرمایا۔ کچھ ہی بیان ہوا تھا کہ حضرت مولیٰنا الحاج مولوی سید محمد امین صاحب اشرفی خلیفہ حضور اشرفی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان جو تخت پر آپ کی کرسی سے آگے بیٹھے تھے وہ کھڑے ہوگئے۔ اور مجمع کی طرف پیٹھ کر کے کرسی کی جانب منہ کر کے ہاتھ باندھے مؤدب کھڑے ہوگئے۔ حضرت نے دیکھ کر فرمایا، حضرت سید صاحب تشریف رکھیں۔ مگر مولیٰنا متوجہ نہ ہوئے۔ کچھ دیر بعد آپ نے پھر بیٹھنے کو فرمایا۔ مگر مولیٰنا صاحب نہ بیٹھے، یہاں تک کہ بیان ختم ہوا، صلاۃ وسلام پڑھا گیا اور صلاۃ وسلام کے بعد جب سب دعا مانگنے بیٹھے تو حضرت مولیٰنا بھی بیٹھے۔ دعا کے بعد مصافحہ ہوا اور امن وامان کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔ سنی بھائی رخصت ہوئے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت قیام گاہ پر آئے۔ اور حضرت مولیٰنا سے فرمایا۔ حضرت! آج آپ اس شان سے وعظ کے دوران کھڑے کیوں رہے۔ یہ سُن کر مولیٰنا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور فرمایا۔ حضرت! آج بہت مدت کے بعد آپ کے طفیل جاگتے میں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا دیدار نصیب ہوا۔

آپ نے خطبہ کے بعد تقریر کے دوران رَدِّ وہابیہ شروع کیا تو میری نگاہ کرسی کے پیچھے ایک بار پڑی تو دیکھتا ہوں کہ امام اہل سنت حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سفید لباس میں ملبوس تشریف فرما ہیں۔ عصائے مبارک پر زور دیئے کھڑے ہیں اور داہنا ہاتھ آپ کی پیٹھ پر رکھے ہیں۔ چہرۂ زیبا تبسم ریز ہے، میں یہ دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔ صلاۃ وسلام کے بعد حضور والا تشریف لے گئے۔ تو میں بیٹھ گیا۔

حضرت! آج یہ معلوم ہو گیا کہ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ کا آپ پر بڑا کرم ہے۔ یہ سن کر حضرت شیر بیشۂ سنت کی

www.mazhareaalahazrat.com

آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا انہیں کے ظلِ حمایت میں رہ کر تبلیغ سنیت کر رہا ہوں۔ اور انھیں کی نگاہِ کرم ہے کہ وہابیہ دیوبندیہ کے نرغے میں جاتا ہوں، کلمۂ حق سناتا ہوں اور صحیح وسالم واپس آتا ہوں۔

حضرت مولٰینا سید امین صاحب اشرفی نے حضور سیدنا اعلیٰ حضرت ''مجدد اعظم قبلہ عالم'' (۱۳۴۰ھ) ''رحمت اللہ تعالیٰ علیہ'' (۱۳۴۰ھ) کی زیارت دوسری بار کی حاضری حرمین شریفین سے واپسی پر بمبئی میں کی تھی۔ لہٰذا فوراً پہچان گئے۔ مولٰینا متدیّن، معتبر سادات جیلانیہ میں ہیں۔ اور حضور پُرنور مولٰینا الحاج الشاہ سید ابو محمد علی حسین صاحب اشرفی الجیلانی کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے خلیفہ تھے۔ (علیہ الرحمۃ والرضوان) یہ ہے حضور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی اپنے وَلَدِ مرافق غیظ المنافق کی مرافقت اور وہ ہے حضرت شیر بیشۂ سنت کی محبتِ شیخ کہ کوئی مجلس، کوئی محفل یا کوئی بیان حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے فضائل کے بغیر نہ ہوتا تھا۔ یہ عزت وعظمت ہے حضرت شیر بیشۂ سُنت کی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

وہابیہ کی سازش زہر خورانی:

پادرہ کے دورانِ قیام وہابیہ نے آپ کی حق گوئی سے لاجواب ہو کر زہر دینے کی سازش کی اور ایک دن دوپہر کو حضرت سو رہے تھے ایک اجنبی شخص جمال بھائی کے پاس آیا اور ایک بڑا ڈبہ گھی کا جمال بھائی کے سامنے رکھ کر بولا کہ ہم فلاں گاؤں والوں نے حضرت مولٰینا صاحب کی کچھ خدمت کرنا چاہی تھی۔ مگر زیادہ رقم جمع نہ ہوئی ورنہ ہم مولٰینا صاحب کو گاؤں میں بلاتے۔ فی الحال یہ خیال ہوا کہ حضرت کے کھانے کے لئے دیسی خالص گھی پیش کر دیں تو یہ مولٰینا صاحب کو دے دیجیئے گا۔ مجھے اس وقت فرصت نہیں ہے پھر آؤں گا۔ جمال بھائی پر بھی نیند کا اثر تھا۔ گھی کا ڈبہ رکھ لیا اور وہ شخص رفو چکر ہوا۔

حضرت نمازِ ظہر کے لئے بیدار ہوئے وضو کیا۔ جامع مسجد گئے نماز ادا کی اس کے بعد جمال بھائی نے بہت خوشی ظاہر کرتے ہوئے عرض کی حضرت! ایک گاؤں سے آپ کے لئے ایک ڈبہ گھی آیا ہے۔ خوب کھایئے اور توانا ہو کر رَدِّ وہابیہ کیجئے۔ فرمایا کون لایا ہے؟ کہا حضرت! نام پوچھنا تو بھول گیا، اس شخص کو بھی کچھ کام تھا اب آتا ہی ہوگا۔ فرمایا کس گاؤں سے آیا تھا؟ انہوں نے نام بتایا اور اس کی باتیں نقل کیں۔ حضرت نے سن کر فرمایا وہ آدمی آتا معلوم نہیں ہوتا۔ اور اس گھی میں بھی کچھ گڑبڑ ہے۔ جمال بھائی نے کہا حضرت! میں بھی نیند میں تھا زیادہ معلومات نہ کر سکا۔ مگر وہ آنے کا پختہ وعدہ کر گیا ہے۔ فرمایا خیر دیکھئے۔ بعد نمازِ مغرب فرمایا جمال بھائی وہ گھی لانے والا نہیں آیا؟ جمال بھائی نے کہا آتا ہی ہوگا۔ یہاں تک کہ رات گزر گئی۔ دوسرے روز ناشتہ کے وقت اس گھی کے ڈبہ پر نگاہ پڑی تو فرمایا جمال بھائی یہی گھی کا ڈبہ آیا ہے؟ جمال

www.mazhareaalahazrat.com

بھائی نے کہا جی ہاں! فرمایا وہ آدمی تو نہیں آیا آج دوسرا روز ہو گیا، جمال بھائی نے کہا حضرت شک نہ فرمائیں وہ آدمی تو کوئی گاؤں والا سیدھا سادا مسلمان معلوم ہوتا تھا۔ ارشاد فرمایا ٹھیک ہے جمال بھائی ''بھولی بھالی شکل والے ہوتے ہیں جلاد بھی'' غور طلب بات یہ ہے کہ جو لوگ ایک ڈبہ بھر کر گھی بھیج سکتے ہیں وہ بلا نہیں سکتے؟ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ جمال بھائی نے کہا۔ ہاں حضرت، یہ بات تو ٹھیک ہے مگر لانے والا بہت سیدھا معلوم ہوتا تھا۔ حضرت نے فرمایا اچھا اب یہ ڈبہ کھولئے، ڈبہ کھولا گیا تو بہترین خوشبودار دانہ دار گھی تھا۔ حضرت نے فرمایا تھوڑا گھی کسی کھانے والی چیز میں ملا کر کُتے کو کھلا کر دیکھئے۔ جمال بھائی نے کچھ کہنا چاہا۔ حضرت نے فرمایا آخر اس میں حرج ہی کیا ہے؟ جمال بھائی نے تھوڑا گھی کسی کھانے والی چیز میں لگایا اور ایک کتے کو بلا کر اس کے آگے اس کو رکھ دیا۔ کتے نے اُس کو کھالیا۔ اور دو تین بار چکر کھا کر گر پڑا۔ اور اس کے منھ سے نیلا پانی بہنے لگا۔ ہاتھ پیر مارنے لگا اور ذرا دیر میں وہ کُتا مر گیا۔ جمال بھائی یہ دیکھ کر حیران دم بخود رہ گئے۔

حضرت نے ارشاد فرمایا آپ کیوں پریشان ہیں یہ تو وہابیہ کی خباثت و شرارت ہے۔ اب وہ جواب سے عاجز ہو چکے ہیں تو زہر کھلا کر میری تبلیغ سنیت کو بند کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رحمت حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عنایت اور حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت ہے کہ میں بھی محفوظ رہا اور آپ بھی۔ اب جلد کسی جگہ گڈھا کھدوا کر اس گھی کو وہاں دفن کر دیجئے۔ ورنہ بات بڑھے گی، تو پولیس میں خواہ مخواہ دوڑنا پڑے گا۔ اور کچھ خرچ بھی ہوگا۔ چنانچہ وہ سب گھی دفن کر دیا گیا۔ یہ ہے امدادِ غیبی اور حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت کی کرامت مبارکہ و فراستِ ایمانی کہ جو فرمایا ویسا ہی ظاہر ہوا۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

گجرات کے بعض مقامات کے واقعات

صوبۂ گجرات کا ایک علاقہ کاٹھیاواڑ کے نام سے مشہور و معروف ہے جو تقسیمِ ہند کے بعد آج سوراشٹر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اِس علاقے کی سُنّیت بلکہ صوبۂ گجرات کی سُنیت کی تاریخ اگر رقم کی جائے تو حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے مبارک تذکرے کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔

بلکہ یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پوری دُنیائے سنیت میں حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک و مشرب کی ترویج واشاعت واعلائے کلمۃ الحق کا آپ نے جو عظیم و جلیل و مقدس کردار پیش کیا ہے وہ تاریخ کا ایک سنہرا اور درخشاں باب ہے۔

اسی بنا پر دیو بندی مولویوں نے کئی جگہ اپنی کتابوں میں سُنّیوں کو 'احمد رضا کے بندے اور حشمت علی کی اُمت' لکھا ہے اور حضور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کسی کو وہابیہ دیابنہ نے گالیاں دی ہیں تو وہ حضور مظہر اعلیٰ

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ہے۔

علاقہ کاٹھیاواڑ کو بھی حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے قدوم مبارک سے سرفرازی بخشی۔اور آپ کے نورانی حقانی عرفانی بیانات سے وہاں کی سرزمین پر اس شان سے ایسا عظیم انقلاب رونما ہوا کہ وہاں کی تاریک سرزمین پر اسلام وسنیت کا نور جگمگانے لگا، بدمذہبیت و بددینیت کے اندھیرے میں اسلام وسنیت کی شمع روشن وتابناک ہوکر چمکنے لگی۔اور سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلکِ حقہ کا ڈنکا بجنے لگا۔آپ کی بے لوث قربانیوں سے وہاں کے ہزاروں لاکھوں افراد اسلام وسنیت کے دامن سے وابستہ ہوگئے۔یہی وجہ ہے کہ اتنا طویل عرصہ گذر جانے کے بعد آج بھی وہاں کی سنیت زندہ وتابندہ ہے۔اور آج بھی کاٹھیاواڑ کے سنی مسلمان اس بات کا اعتراف واقرار کرتے نظر آئیں گے کہ یہ حضرت شیرِ بیشۂ سنت کا کاٹھیاواڑ پر عظیم احسان ہے۔

ہفت روزہ گجراتی اخبار ''اہل سنت'' میں اکتوبر تا دسمبر ۱۹۳۷ء کی اشاعت میں حضرت کی دینی وتبلیغی سرگرمیوں سے متعلق ایک مراسلہ شائع کیا گیا ہے۔اس کے مطابق ۱۹۳۷ء کے اکتوبر سے دسمبر تک پورے کاٹھیاواڑ میں اسلام و سنیت کی نشرواشاعت کے سلسلے میں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی تحریکی سرگرمیاں جاری رہیں، جگہ جگہ پر شاندار جلسے ہوئے۔جس کے نتیجے میں کاٹھیاواڑ کی سرزمین پر اسلام وسنیت کے ڈنکے بجنے لگے، خاص کر گونڈل، جیت پور، دھرول، اُپلیٹا، پوربندر اور جام جودھپور وغیرہ کے سنی حضرات نے خوب فیوض وبرکات حاصل کئے۔

کتیانہ سے کچھ احبابِ اہل سنت حضرت کی خدمت میں گونڈل آئے۔اور عرض کیا کہ حضرت اپنے مبارک قدم سے کُتیانہ کو شرف بخشیں۔بہت اصرار کے بعد حضرت کو ایک دن کُتیانہ لے کر آئے۔کُتیانہ پہنچتے ہی نیچریوں، گمراہوں، بدمذہبوں میں خوف ولرزہ طاری ہوگیا۔

کچھ ماہ قبل ایک غازی نام کا بدمذہب وگمراہ شخص جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے معجزاتِ مقدسہ کا معاذ اللہ کھُلا انکار کرتا تھا بہت سے ناواقف لوگوں کو اُس نے اپنے مکروفریب کے جال میں پھنسا رکھا تھا۔اُس کو پتہ چلا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت تشریف لائے ہوئے ہیں۔اور اب اُن کی تقریر ہوگی۔تو ہمارے نام نہاد غازی ہونے کا راز فاش ہوجائے گا۔لہٰذا وہ اور اُس کے چیلے اِس کوشش میں لگ گئے کہ کسی طرح حضرت کی تقریر نہ ہو اور جہاں حضرت قیام فرماتھے وہاں کے صاحب خانہ کو دھمکی دے کر مرعوب کرنے کی کوشش کی۔

دوسری طرف حضرت کے پاس دینی واشاعتی مصروفیتوں کی وجہ سے وقت کی بہت قلت تھی۔کافی اصرار کے بعد کُتیانہ تشریف لاسکے تھے۔اب اُن نیچریوں، بدمذہبوں اور اُس نام نہاد غازی کے چیلوں میں گھبراہٹ پھیل گئی۔جب تک حضرت شیر بیشۂ سنت کتیانہ رہے یہ اہل باطل خوفزدہ اور ہراساں رہے۔بہت سے مسلمان حضرت شیر بیشۂ سنت سے

www.mazhareaalahazrat.com

فیضیاب ہوئے۔ کچھ لوگوں کے دماغ میں حضرت کے بارے میں بدمذہبوں کی طرف سے غلط افواہوں کے ذریعے جو شبہ پھیلایا گیا تھا کہ یہ تو مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں (معاذ اللہ) وغیرہ وغیرہ وہ حضرت کے ایمانی حقانی عرفانی مبارک بیانات کے فیضان سے ختم ہوگیا۔ اور وہ سارے توہمات وشبہات خس وخاشاک کی طرح بیٹھ گئے۔ اور اعتماد ویقین، حُسنِ عقیدگی کی ایک خوشگوار فضا قائم ہوگئی۔

شہر پور بندر میں حضرت شیر بیشۂ سنت کے اُسی دوران میں دوبارہ تقریری پروگرام منعقد ہوئے۔ آپ کے مبارک بیانات کا یہ زبردست اثر ہوا کہ جو بدمذہب وہابی دیوبندی تقیہ اور مکروفریب کرکے اپنے آپ کو سنی ظاہر کرکے پور بندر میں رہ رہے تھے، اُن کے تقیہ اور مکروفریب کا پردہ فاش ہوگیا۔ اور سنیوں پر روزِ روشن کی طرح واضح وآشکار ہوگیا کہ یہ وہابی دیوبندی جماعت کے بدمذہب بے دین مرتد لوگ ہیں۔

قصبہ کُتیانہ کے ایک مدرسے میں ایک دیوبندی قاری عبدالصّبُور نام کا بچوں کو تعلیم دیتا تھا۔ جو اپنے آپ کو سُنّی ظاہر کرتا تھا۔ حضرت کی کُتیانہ تشریف آوری کے بعد اُس دیوبندی قاری کے بارے میں یہ ثابت ہوگیا کہ یہ دیوبندی ہے۔ تو مدرسے کے اراکین نے اُسے برطرف کرنے کا نوٹس دے دیا۔ اور اُس کو مدرسے سے نکال دیا گیا۔ یہ حضرت شیرِ بیشۂ اہل سنت کی برکت اور فیضان تھا کہ اُس دیوبندی کا راز فاش ہوا۔ اور سنی حضرات آئندہ کے لئے اُس کے مکروفریب میں مبتلا ہونے سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگئے۔

حضرت شیر بیشۂ سُنت کاٹھیاواڑ کے بہت سے شہروں میں بہت جلسوں کو خطاب فرمانے کے بعد اپنے دولت کدے پر تشریف لے گئے تھے۔ مگر کتیانہ کے سنی مسلمانوں کا حضرت کے ساتھ جوشِ عقیدت ومحبت اس قدر بڑھ چکا تھا کہ اُن کو حضرت کی یہ جُدائی ناقابل برداشت محسوس ہونے لگی۔ ویسے بھی حضرت اپنا زیادہ وقت کتیانہ میں نہ دے سکے تھے۔ اور حضرت کی اِس مختصر رفاقت ومصاحبت نے تشنگی میں اور اضافہ کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ کتیانہ کے شیر دِل سُنی مسلمانوں نے حضرت کو دوبارہ کتیانہ تشریف لانے کے لئے ٹیلی گرام کے ذریعے دعوت دی۔ اور یہ دعوت حضرت نے قبول فرمائی۔ اور مؤرخہ ۱۷ رفروری ۱۹۳۸ء کو حضرت کتیانہ تشریف لائے۔ حضرت شام کے وقت موٹر کے ذریعے کتیانہ جلوہ افروز ہوئے۔ یہ حضرت کی کتیانہ میں دوسری بار آمد تھی۔ آپ کی تشریف آوری پر جن حضرات نے استقبال کے لئے خصوصی طور سے اہتمام کیا اُن میں یہ نام بطورِ خاص قابل ذکر ہیں: سیٹھ ربا احمد چنا، سیٹھ عبدالکریم، عبدالشکور، سید الحاج حیدر میاں، جناب موسیٰ ابوبکر، سیٹھ حسین حاجی عیسیٰ، مسٹر اندوروالا، مسٹر زخم صاحب وغیرہ۔

سنی مسلمانوں نے سیٹھ اسماعیل جمال کے مکان پر حضرت شیر بیشۂ سنت کا استقبال کیا۔ اسی تاریخ کو شب میں بھرنگ چوراہے پر جلسہ میلاد شریف منعقد ہوا۔ جس میں حضرت کا مبارک بیان ہوا۔ دوسرے دن جمعہ مبارکہ تھا۔ تو جامع

www.mazhareaalahazrat.com

مسجد کتیانہ میں جلسہ ہوا اور گزشتہ رات کی تقریر سے زیادہ مجمع ہوا۔ اور اسی شب کو پھرٹا ور چوک میں سیٹھ حاجی جمال نور محمد عبدالکریم کی طرف سے جلسہ ہوا۔ جس میں تقریباً ڈھائی ہزار لوگوں نے حاضر ہو کر حضرت کے مبارک بیان سے سرفرازی و شرفیابی حاصل کی۔ تیسرے دن شب میں رسول واڑی چوک میں جلسہ میلاد النبی علیہ الصلاۃ والتسلیم منعقد ہوا جس میں چار ہزار لوگوں نے شرکت کی اور حضرت کے بیان سے مستفیض ہوئے۔ یہ جلسہ رات کے ایک بجے اختتام کو پہنچا۔ چوتھے دن حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کو گونڈل پہنچنا تھا۔ لہٰذا صبح پانچ بجے موٹر کار کے ذریعے کتیانہ سے گونڈل کے لئے روانہ ہو گئے۔

کتیانہ میں حضرت کے اس تبلیغی دورے کے سلسلے میں فاتحِ قوم حضرت مولٰینا عمر ابوبکر صاحب نے ''اخبار اہل سنت'' ۲۷/ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ کی اشاعت میں ''اسلام کی بڑی فتح'' کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ اُس میں تحریر کیا ہے کہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت ۱۶/ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ ۱۷/ فروری ۱۹۳۸ء جمعرات کو کتیانہ تشریف لائے۔ کچھ بدمذہبوں نے پہلے ہی سے یہ منصوبہ بنا رکھا تھا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت کا کتیانہ میں کوئی تقریری پروگرام نہ ہونے پائے۔ اور وہ اپنے منصوبے کے کامیاب ہونے کے خواب دیکھ رکھے تھے۔ مگر جب حضرت کتیانہ کی سرزمین پر رونق افروز ہوئے اور لگاتار آپ کے بیانات ہوئے تو اُن مخالفین اہل سنت کے سارے کے سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ اور حضرت کے مبارک بیانات کا سلسلہ نہایت ہی شان و شوکت کے ساتھ جاری رہا۔ اُن بدمذہبوں کی اپنے منصوبے کی ناکامی کی وجہ سے اُن کی بدمذہبیت و نیچریت و گمراہیت کا جنازہ نکل گیا۔ تین ہی جلسوں کے بعد یہ سارے بدمذہب و گمراہ لوگ خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔

حضرت نے اُن لگاتار بیانات میں دیگر موضوعات کے علاوہ خاص طور سے وہابیت، دیوبندیت، نیچریت، قادیانیت، غیر مقلدیت اور سب کے مجموعہ دھرم پال کے اُصولوں کا زبردست تعاقب فرمایا اور نہایت شدید رد فرمایا۔ معراج شریف کا بیان تو اِس خوبی سے فرمایا کہ تمام سُنی حضرات مست و بیخود ہو کر اپنے اندر خوش عقیدگی اور ایمان و سنیت کی تازگی محسوس کرنے لگے۔ جن احبابِ اہل سنت نے حضرت شیرِ بیشۂ سنت کو کتیانہ میں بُلایا اُنہیں ہم مبارکباد اور شاباشی دیتے ہیں۔

مذکورہ مضمون کے مطابق حضرت نے بھرنگ چوراہے پر شب میں ۹/ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک لگاتار ساڑھے تین گھنٹے بیان فرمایا۔ حضرت کے بیانِ مبارک کے اس حصے نے خاص طور سے سنی حضرات کو بہت متأثر کیا جیسا کہ حضرت نے دورانِ تقریر فرمایا کہ: ''سُن لو پُرانا اصل مذہب مہذب جو باپ دادا کے وقت سے ساڑھے تیرہ سو برس سے قدیم سچا دین چلا آرہا ہے اُس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو، کسی کی نئی بات نہ سنو''۔ آپ کے بیان کا یہ حصہ ایسا زبان زد ہوا کہ موضع کتیانہ کا ہر مسلمان اس جملے کو دہرانے لگا۔ اور اسی سے متأثر ہو کر جامع مسجد کے متولی صاحب نے جامع مسجد میں

www.mazhareaalahazrat.com

خطاب اور جمعہ کی امامت فرمانے کے لئے عریضہ پیش کیا۔ جامع مسجد میں حضرت نے فضائلِ درود شریف پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی اس کے بعد خطبہ پڑھا۔

رات کے جلسے میں ٹاور چوک میں حقیقتِ معراج شریف پر ایمان افروز بیان فرمایا۔ اس تقریر میں خاص بات یہ تھی کہ حضرت نے معراج شریف کے موضوع پر دلائل و براہین کے انبار لگا دیئے۔ یہ تقریر مسلسل تین گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ پھر بھی واقعہ معراج شریف مکمل نہ ہوسکا۔ لہٰذا پھر اِسی موضوع کو مکمل کرنے کے لئے تیسرے دن رسول واڑی چوک میں شب کو ۹ ؍بجے سے ڈیڑھ بجے تک پورے ساڑھے چار گھنٹے حضرت کا ایمان افروز وہابیت سوز خطاب ہوتا رہا۔ اور معراج شریف کے موضوع کو مکمل کیا۔ ساتھ ہی دھرم پال کی ناپاک کتاب کو جو کفر وشرک کا پلندہ تھی اُس کا زبردست رد بھی فرمایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کتیانہ والوں کے دماغ میں دھرم پال کے جو ناپاک اور گمراہ اُصول بیٹھ گئے تھے وہ ذہن وفکر سے ختم ہو گئے۔ اور دل و دماغ نورِ ایمانی سے روشن و تابناک ہو گئے۔ اسی دوران حضرت کاٹھیاواڑ اور پوربندر بھی تشریف لے گئے اور وہاں تبلیغ سنیت فرماتے رہے۔ پروگرام اور جلسے ہوتے رہے۔

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت ۸ ؍جنوری ۱۹۳۷ء کو کتیانہ تشریف لائے تھے۔ اس کے بعد تو کُتیانہ کے احبابِ اہل سنت نے حضرت کو کئی مرتبہ کتیانہ بلایا۔ اور حضرت کا کتیانہ میں آنا جانا لگا رہا۔ ایک وقت وہ بھی آیا کہ کُتیانہ سے مناظرہ کی دعوت بھی آئی۔ رسول واڑی چوک جہاں حضرت کے مبارک بیانات ہوئے اُس جگہ وہ اسٹیج جو پتھر کا بنا ہوا ہے اور وہ پُرانی جامع مسجد آج بھی موجود ہے۔ اور حضرت کا یہ احسان ہے کہ حضرت نے کاٹھیاواڑ کی سرزمین پر کافی کرم فرمایا۔ جب کبھی سنیوں نے یاد کیا حضرت سُنّیت کی خاطر تشریف لے گئے۔ مستقل قیام گونڈل میں رہتا تھا اسی وجہ سے گونڈل میں حضرت نے کافی وقت قیام فرمایا اسی کا فیضان ہے کہ آج بھی گونڈل میں سُنیت اپنے عروج پر ہے زندہ و مضبوط ہے۔

وہابیوں دیوبندیوں پر حضرت کی دہشت:

حضرت کی کتیانہ شہر اور پوربندر شہر میں آمد کے بعد وہاں کے بدمذہب وہابیہ دیوبندیہ اس قدر پارہ پارہ ہو گئے کہ حضرت شیرِ بیشۂ اہل سنت کے نام سے ہی لرزتے اور کانپتے تھے۔ اور آج بھی اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ان مقامات پر حضرت کے نام کا چرچا اپنی شان وشوکت کے ساتھ باقی ہے۔ حضرت شیرِ بیشۂ سنت کے نام سے بدمذہبوں وہابیوں دیوبندیوں میں کس قدر خوف اور دہشت تھی اس کا اندازہ اِس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ پوربندر شہر میں وہابیوں دیوبندیوں کی جماعت آنے والی تھی۔ جب پوربندر کے سنی حضرات کو اس بارے میں معلوم ہوا تو وہ اس سلسلے میں مشورہ کرنے کے لئے اُسی وقت حضرت مولانا محمد اسحٰق کھتری حشمتی کے پاس آئے۔ اور اُن سے کہا کہ مولانا صاحب! خبر آئی

www.mazhareaalahazrat.com

ہے کہ پور بندر شہر میں باہر سے تبلیغی جماعت آنے والی ہے۔ فرمائیں کہ اس سلسلے میں کیا کیا جائے؟ تو حضرت مولانا محمد اسحاق کھتری حشمتی نے فرمایا کہ مسجد کے نوٹس بورڈ پر یہ اطلاع تحریر کردو کہ دو دِن بعد پور بندر میں حضرت شیر بیشۂ اہل سنت تشریف لانے والے ہیں۔ لہٰذا مولانا صاحب کے اس مشورے کے مطابق سنی حضرات نے ایسا ہی کیا اور مسجد کے نوٹس بورڈ پر یہ تحریر لکھ دی۔ اور پھر تو کیا تھا پورے شہر میں حضرت کی تشریف آوری کی خبر مشہور ہوگئی۔ اور تبلیغی جماعت والے بدمذہب وہابی دیوبندی ایسے دہشت زدہ ہوئے کہ آدھے راستے ہی سے فرار ہوگئے۔ یہ تھی اعلیٰ حضرت کے مظہر اتم حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی حق گوئی کی دہشت۔

جام نگر کا ایک پُر لطف واقعہ (وہابی کو وہابی نہ کہیں)

سوراشٹر کے علاقے جام نگر میں حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت کا دوسرا دورہ ہوا۔ جس میں حضرت شیر بیشۂ سنت کی لگاتار پانچ تقریریں ہوئیں۔ جس میں ایک تقریر مقام بیڑی میں ہوئی جو جام نگر کا سُنی صحیح العقیدہ علاقہ ہے۔ دوسری تقریر جامنگر شہر سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر میمن آبادی گاؤں ''دھواؤں'' میں ہوئی۔ اور تین تقریریں جام نگر شہر میں ہوئیں۔

حضرت کے جام نگر میں ایمان افروز اور باطل سوز بیانات کی وجہ سے وہابیۂ دیوبندیہ وغیر مقلدین بوکھلا گئے۔ ابھی جام نگر میں دو ہی تقریریں ہو پائی تھیں کہ وہابیوں دیوبندیوں نے کوتوالی میں جا کر پولیس سے شکایت کی کہ شیر بیشۂ سنت ہم کو وہابی کہتے ہیں۔ لہٰذا پولیس کی طرف سے نوٹیفیکیشن جاری کر دیا گیا اور اس میں لکھا گیا کہ ''وہابی کو وہابی نہ کہیں''۔ لہٰذا لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں کوئی کہتا کہ تقریر ہوگی کوئی کہتا کہ نہیں ہو پائے گی۔

لہٰذا جب حضرت کی پانچویں تقریر کا دن آیا تو اس موقع پر وہابیہ کی شکایت کی بنا پر چاروں طرف پولیس کا پہرہ لگ گیا۔ مگر حضرت کی تقریر ہوئی اور جام نگر کے بیچ شہر میں دربار گڈھ چوک میں ہوئی۔ پولیس کی طرف سے نوٹیفیکیشن کا حکم لگنے کی وجہ سے دوسرے پروگراموں کی بہ نسبت اس پروگرام میں لوگوں کا بہت کثیر مجمع ہوگیا۔ اور حضرت نے بھی اس جلسہ میں جم کر تقریر فرمائی۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ حضرت دورانِ تقریر فرماتے جاتے کہ پولیس کی طرف سے نوٹیفیکیشن ہے کہ کسی وہابی کو وہابی مت کہنا، اسی لئے میں کسی وہابی کو وہابی نہیں بولتا۔ چاہے وہ دیوبند کا وہابی ہو اُس کو وہابی مت کہنا، چاہے وہ گنگوہ وندوہ کا وہابی ہو اُس کو وہابی مت کہنا، مسلمان کو مسلمان کہنے پر اور سُنی کو سُنی کہنے پر کوئی نوٹیفیکیشن نہیں، لیکن وہابی کو وہابی کہنے پر نوٹیفیکیشن ہے کہ وہابی کو وہابی مت کہنا۔ اسی لئے میں کسی وہابی کو وہابی نہیں بولتا۔ اگر چہ تھانوی جی کانپور میں ملازمت کے دوران اپنے آپ کو وہابی کہیں، لکھیں۔ لیکن اس جلسہ میں پولیس کی طرف سے نوٹیفیکیشن ہے کہ کسی وہابی کو وہابی

www.mazhareaalahazrat.com

مت کہنا۔اسی لئے میں کسی وہابی کو وہابی نہیں کہتا۔

یہ جملہ سینکڑوں مرتبہ دورانِ تقریر حضرت دُہراتے رہے اور اپنے مخصوص اندازِ بیان سے اس جملے کو زبان سے ادا کرنے کا کوئی نہ کوئی قرینہ پیدا فرماتے رہے اور وہابی کو وہابی کہتے رہے۔اور گستاخانِ بارگاہِ خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ذلیل فرماتے رہے۔یہ تھی حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی شانِ خطابت، قابلیت اور ہیبت حق۔جس کے نتیجے میں وہابیوں کے ذریعے پولیس کی طرف سے لگوایا گیا نوٹیفیکیشن دھرا کا دھرا رہ گیا۔یہاں تک کہ مجسٹریٹ قلم پکڑ کر بیٹھ گیا اور حیرت میں ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہا کہ یہ کیسا قانون داں ہے کہ تقریر کا کوئی جملہ قانون کی زد میں بھی نہیں آرہا ہے اور اپنی بات بھی کہتا جا رہا ہے۔

اس پُرلطف واقعے کے عینی گواہ جناب سلطان شاہ اب بھی موجود ہیں۔اُن کا بیان ہے کہ حضرت شیر بیشۂ سنت دو بار جام نگر تشریف لائے پہلی بار کے موقع پر میرا بچپنا تھا۔اور دوسری بار جب آئے اس وقت میں ان کے ساتھ رہا۔اور اُن سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔اُسی زمانے سے جام نگر میں وہابیت اپنے قدم جمانے کی کوشش کر رہی تھی۔اور حضرت نے وہابیت و بدمذہبیت کا قلع قمع فرمایا۔غالباً حج کرنے کے بعد جام نگر پہنچے۔

دعا ہی میں پوری تقریر فرمادی:

اسی جام نگر کا واقعہ ہے کہ حضور مظہرِ اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پابندی نافذ ہوگئی کہ تقریر نہیں کرسکتے۔حضرت نے فرمایا کہ تقریر کرنے پر پابندی ہے، ممبر پر جانے پر پابندی نہیں ہے لہٰذا مجھے ممبر تک پہنچایا جائے۔لوگ حضرت کو نعرہائے تکبیر و رسالت کی فلک شگاف صداؤں میں ممبر تک لے گئے حضرت رونق افروز ہوئے۔گورنمنٹ کے کارکنان موجود تھے۔حضرت نے فرمایا کہ تقریر پر پابندی ہے دعا پر تو پابندی نہیں ہے۔میں دعا کرنے کے لئے آیا ہوں۔پھر حضرت شیر بیشۂ سنت نے اپنے مخصوص انداز میں دعا شروع فرمائی کہ اے اللہ! تو نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مالک و مختار بنایا ہے اور ان وہابیوں، دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ ’’جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں‘‘ معاذ اللہ۔مولیٰ ہمیں اور اِن بھولے بھالے سُنّیوں کو ایسے ظالموں کے شر سے محفوظ رہنے کی توفیق عطا فرما۔مولیٰ! تو نے اپنے محبوب عالمِ خفایا و غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ’’ماکانَ وما یکون کا عالم‘‘ بنایا ہے مگر اِن دیوبندیوں، وہابیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے لکھا کہ ’’حضور کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں‘‘ معاذ اللہ۔اور دیوبندیوں کے مقتدا مولوی اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب ’’حفظ الایمان‘‘ میں لکھا کہ ’’جیسا علم حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی ہے‘‘ معاذ اللہ۔مولیٰ! اپنے محبوب کے اِن گستاخوں اور اِن کو

www.mazhareaalahazrat.com

اپنا مقتدا و پیشوا ماننے والوں اور اِن گستاخوں کی حمایت کرنے والوں سے ہم سب کو دور و نفور رہنے کی توفیق عطا فرما۔ اسی طرح سے قرآن وحدیث سے اپنا مدعا بھی ثابت فرماتے جاتے اور وہابیہ دیابنہ کا رد بھی فرماتے جاتے۔ تقریباً ڈھائی یا تین گھنٹے تک اسی طرح سے دعا فرمائی۔ پولیس سمیت تمام حکومتی عملہ موجود تھا مگر کوئی روکنے کی ہمت نہ کر سکا چونکہ پابندی تقریر پر تھی دعا پر نہیں۔ یہاں تک کہ مجسٹریٹ حیرت واستعجاب کا پُتلا بنا بیٹھا تھا کہ یہ کون سی شخصیت ہے جس کی قانون دانی کا یہ عالم ہے کہ ایک جملہ بھی قانون کے خلاف نہیں ادا ہو رہا ہے۔ دعا کا جب یہ عالم ہے تو تقریر کا کیا عالم ہوگا۔

تمہید ایمان اور حسام الحرمین کا گجراتی میں ترجمہ:

اسی دور میں حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے محبِ سُنیت جناب حاجی ہاشم حاجی جمال صاحب قادری گونڈل والے کو آمادہ کیا کہ ''تمہید ایمان'' اور ''حسام الحرمین'' کا گجراتی ترجمہ کرایا جائے۔ اور اس کو چھپوا کر گجراتی زبان والوں میں شائع کیا جائے۔ حاجی صاحب مرحوم جو حضرت کے بہت معتقد تھے راضی ہو گئے۔ پھر دیگر حضرات اہل سنت سے کہا گیا۔ سب کی کوشش سے رقم جمع ہوئی۔ اور تمہید ایمان وحسام الحرمین کا گجراتی ترجمہ ہوا اور آفتابِ اسلام پریس احمد آباد میں اصل عربی کے ساتھ (اس کی عربی بریلی شریف میں چھپی تھی) دونوں کتابیں دو ہزار کی تعداد میں مفت شائع کرائیں۔ **فسبحٰن اللہ وبحمدہ۔**

رِدّ سیف یمانی اور اطیب البیان کی مفت تقسیم:

حاجی سیٹھ ولی محمد صاحب دھوراجی کو حضرت نے تیار کیا اور کتاب مستطاب ''**اطیب البیان فی رد تقویة الایمان**'' مصنفہ مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی ایک ہزار، ''**الکلمة العلیا**'' ایک ہزار اور ''**ردسیف یمانی**'' مصنفہ مولٰینا شاہ محمد اجمل صاحب قادری برکاتی رضوی سنبھلی دام ظلہم [1] ایک ہزار مفت شائع کرا کے سنیوں میں تقسیم کرائیں۔ **فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔**

رادالمہند کا گجراتی ترجمہ:

پھر حضرت نے جناب حاجی ہاشم حاجی جمال صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہما کو تیار کیا کہ ''**رادالمھند علیٰ النھیق الانبیتھی المفند**'' کا گجراتی کرا کے اُسے شائع کیجئے۔ یہ کتاب دیوبندی ''**المھند**'' کے جواب میں حضرت شیر بیشۂ سنت

[1] حضرت (مفتی اجمل شاہ صاحب سنبھلی علیہ الرحمہ) کا بھی وصال ہوگیا۔ جب تک حیات رہے حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کے عرس مبارک میں ہر سال تشریف لاتے۔ یہاں تک کہ اپنی علالت کے دوران کمزوری زیادہ تھی تو کرسی پر بیٹھ کر تشریف لائے۔ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

کی ہی لاجواب تصنیف ہے۔ حاجی صاحب موصوف نے روپیہ جمع کیا اور ''رادالمھند'' کا گجراتی ترجمہ ہوا۔ دو ہزار کی تعداد میں یہ کتاب بھی مفت شائع ہوئی۔ فلوجه ربنا الکریم الحمد۔

لطمۂ شیر برنجدی زادۂ راندیر کا گجراتی ترجمہ:

راندیر سے ایک تحریر وہابیت دیوبندیت کی حمایت میں شائع ہوئی۔ حضرت نے اس کا جواب تحریر فرمایا اور جناب حاجی ہاشم حاجی جمال قادری صاحب نے حضرت کے اس جواب کو گجراتی ترجمہ کر کے اس کتاب کو دو ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کیا۔ یہ کتاب ''لطمۂ شیر'' اب تک صرف گجراتی میں شائع ہوئی اردو میں شائع نہ ہو سکی۔ ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ جس تحریر کا یہ جواب ہے وہ بھی گجراتی زبان میں تھی لہٰذا گجراتی اشاعت کو کافی سمجھا گیا۔

ان خدمات دینیہ کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت کے دل میں دین کی خدمت اور سنیوں کے ایمان کی حفاظت کا کس قدر جذبہ تھا اور اسی کے ساتھ آپ کے خلوص وللّٰہیت کا بھی اظہار ہو رہا ہے کہ کس طرح بے لوث بے طمع خدماتِ دینیہ انجام دیتے تھے۔ سبحٰن اللہ۔ مگر یہ کتاب ''لطمۂ شیر برنجدی زادۂ راندیر'' اردو میں بھی شائع ہونے کے قابل ہے کیونکہ میں نے حضرت کا تحریر فرمایا ہوا اُردو مُسودہ پڑھا تھا۔ اس لئے حد درجہ مناسب سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب اُردو میں بھی شائع ہو جائے۔ تو اہل سنت و جماعت کے لئے بہت مفید اور نفع بخش ثابت ہوگی۔

دین متین کی خدمت کیلئے ایک اور بے مثال قربانی:

نوساری ضلع سورت کے مقدمہ کے دوران آپ کی پہلی اہلیہ محترمہ صابرہ بیگم بنت حافظ محمد صادق صاحب سے ایک صاحبزادی تولد ہوئیں جن کا نام ناظرہ بیگم رکھا گیا، مگر ولادت کے چھٹے روز ماں کا انتقال ہوا اور آٹھویں دن اس بچی کا بھی انتقال ہوا رحمت اللہ تعالیٰ علیھما۔ لیکن وہابیوں دیوبندیوں کی جانب سے قائم کئے گئے سورت کے مقدمہ کی پیروی اور تاریخ پر حاضری کی وجہ سے حضرت اس بچی کو نہ دیکھ سکے اور نہ ہی بھابی جان علیہا الرحمہ کی تیمارداری کو آ سکے۔ فانا لله تعالیٰ وانا الیه راجعون۔ ع

''موراتن، من، دھن سب پھونک دِیو، یہ جان بھی پیارے جلا جانا''

حضرت شیر بیشۂ سُنت کی دوسری شادی:

پھر رشتے بہت آئے مگر محبِ سُنِّیت جناب شاہ میر خان صاحب قادری برکاتی رضوی نے پیلی بھیت میں ایک رشتہ لگایا جو حضرت شیر بیشۂ سُنت اور والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما دونوں کو پسند آیا۔ بات چیت طے ہوئی اور حضرت شیر بیشہ

www.mazhareaalahazrat.com

سنت کی بارات ۱۳۴۵ھ میں بریلی شریف سے پیلی بھیت آئی۔

اس بارات میں یہ حضرات اکابر علمائے کرام قابل ذکر ہیں۔

(۱) حضرت تاج العلماء مولٰینا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہروی۔

(۲) حضرت رفیع المرتبت مولٰینا الشاہ مفتی محمد حامد رضا خان صاحب قادری برکاتی نوری رضوی بریلوی (شہزادہٗ اکبر حضور سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۳) حضور والا درجت مولٰینا مفتی الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب قادری برکاتی نوری رضوی بریلوی مفتی اعظم ہند۔

(۴) حضرت علامہ مولٰینا مفتی الحاج حکیم محمد امجد علی صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی اعظمی۔

(۵) حضرت مولٰینا مولوی مفتی ابوالمساکین محمد ضیاء الدین صاحب قادری برکاتی رضوی۔

(۶) حضرت مولٰینا مولوی مفتی شاہ محمد عبدالحیٔ صاحب قادری برکاتی رضوی۔

(۷) سلطان الواعظین حضرت مولٰینا الحاج شاہ محمد عبدالاحد صاحب قادری برکاتی رضوی۔

(۸) حضرت مولٰینا مولوی عبدالحق صاحب قادری برکاتی رضوی پنجابی۔

(۹) حضرت مولٰینا محمد حبیب الرحمٰن صاحب قادری برکاتی رضوی۔

(۱۰) حضرت مولٰینا حکیم مقصود حسن خان صاحب۔

(۱۱) حضرت مولٰینا مولوی عبدالحق صاحب قادری برکاتی رضوی کرگھنوی۔

(۱۲) حضرت مولٰینا حکیم ذاکر حسین خان صاحب [۱]

(۱۲) مصنف کتاب برادرِ مظہر اعلیٰ حضرت حضور محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان۔

شہ بالا بنے حضور سید العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان:

ذرا تصور فرمایئے وہ کیسی بابرکت بارات اور وہ محفل کس قدر عظمت والی تھی جس میں یہ حضرات اکابر علمائے اہل سنت تشریف فرما تھے اور ان حضرات نے سہرا باندھ کر صدر مجلس میں حضرت شیر بیشۂ سُنت کو بٹھایا تھا۔

اور یہ دیکھئے حضرت کے بالکل داہنی طرف حضرت سید العلماء مولٰینا الشاہ حافظ قاری حکیم مفتی سید آل مصطفیٰ میاں صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہروی پھولوں کے گجرے پہنے شہ بالا بنے بیٹھے ہیں۔ سُبحٰن اللہ! کیا نوری سماں تھا۔ حضرت

[۱] حضرت شیر بیشۂ سُنت علیہ الرحمہ کے وصال کے تیس برس بعد جب یہ سوانح شائع ہو رہی ہے یہ تمام حضرات اکابر اہل سنت وصال فرما چکے ہیں۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

علامہ مفتی حکیم محمد امجد علی صاحب قبلہ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز بیان ہوا اور صلاۃ وسلام کے بعد شہزادۂ اکبر حضور اعلیٰ حضرت علامہ حامد رضا خان صاحب قبلہ علیہ الرحمہ خود وکیلِ نکاح بنے اور خود ہی نکاح پڑھایا۔ دس ہزار روپے سکہ رائج الوقت مہر مقرر رہوا۔ نکاح کے بعد چھوہارے لُٹائے گئے اس کے بعد شربت وغیرہ سے ضیافت ہوئی اور یہ محفل ختم ہوئی۔

تعظیمِ ساداتِ کرام:

حضور شیر بیشۂ سُنت کو یہ عظیم شرف حاصل ہوا کہ خانقاہِ مارہرہ مطہرہ کے ایک عظیم فرزند یعنی حضور سید العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان آپ کے شہ بالا بنے۔ اسی تقریب کے موقع پر کسی صاحب نے آپ سے کہا کہ آپ کے یہاں تو ساداتِ کرام کے ادب و تعظیم کا بہت لحاظ و پاس رکھا جاتا ہے۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک عظیم خانقاہ کے ایک عظیم سیدزادے آپ کے گھوڑے پر آپ کے پیچھے تشریف فرما ہیں۔ کیا یہ خلاف ادب نہیں؟ حضرت نے برجستہ ارشاد فرمایا ''یہ شہزادے میری پشت پناہی فرمارہے ہیں۔ اور پشت پناہ پیچھے ہی ہوتا ہے''۔

دعوت طعام کے بعد رخصتی ہوئی۔ اور صبح عروسی کو حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ نے ولیمہ کیا۔ حضرت سید العلماء نے شہ بالا بننے کے ساتھ ساتھ اس شادی کے مراسم میں خصوصی حصہ لیا۔ دوسرے روز دُلہن یعنی بھابی جان صاحبہ کو لے کر سب کی معیت میں حضرت شیر بیشۂ سنت بریلی شریف آگئے۔ [1] اور یہ خیر و برکت والی شادی ایسی ہوئی کہ والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اجازت سے پیلی بھیت میں زمین خریدی اور مکان بنوایا۔ لکھنوی کے بجائے عوام ان کو پیلی بھیتی کہنے لگی۔ اور اپنی زیارت گاہ بھی پیلی بھیت شریف مقرر کی۔ اس شہر کا پہلے نام حافظ آباد تھا۔

عظمت پیلی بھیت شریف:

حضرت علامہ مولانا محمد غیاث الدین صاحب قادری جفار سجادہ نشین آستانہ عمادیہ سنبھل فرماتے ہیں کہ علم جفر کے ذریعے معلوم کرنا چاہا کہ رسالہ ترجمان اہل سنت کہاں سے نکلتا ہے۔ تو جواب باصواب آیا ''پیلی بھیت شریف سے نکلتا ہے۔'' پھر خود اس پر حاشیہ تحریر فرماتے ہیں ''سبحان اللہ پیلی بھیت کے ساتھ لفظ ''شریف'' جواب میں آیا جس سے پیلی بھیت شریف کی عظمت و حشمت عالمِ ارواح میں اس درجہ نکلتی ہے۔'' (ترجمان اہل سنت حصہ ۴، صفحہ ۳)

اولادِ امجاد:

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سات صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تولد پذیر

[۱] دنیائے حشمتیت کی پیرانی والدہ مخدومہ معظّمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصالِ مبارک ۱۸/شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ مطابق ۵/نومبر ۲۰۰۱ء بروز دوشنبہ مبارکہ صبح آٹھ بجکر تیس منٹ پر ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ چمنِ حشمتی حشمت نگر، پیلی بھیت شریف میں آخری آرامگاہ ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

ہوئیں۔ جن میں سے پہلی صاحبزادی پہلی اہلیہ معظّمہ سے ہوئیں جن کا ذکر آپ پچھلے صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔ نیز ایک صاحبزادی مارہرہ مطہرہ کے دورانِ قیام میں وہیں وصال فرما گئیں جن کی آخری آرامگاہ مارہرہ مطہرہ ہی میں ہے اُن کا اسم گرامی سجاد فاطمہ تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ بقیہ تین صاحبزادی اپنی عمر طبعی تک باحیات رہیں۔ صاحبزادگان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مشاہد رضا خان صاحب قبلہ حشمتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ کی پیدائش اُس وقت ہوئی جب مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ دورۂ رنگون پر تشریف لے گئے تھے یعنی ماہ ربیع الآخر شریف ۱۳۵۱ھ میں۔

(۲) حضرت علامہ مفتی صوفی احمد مشہود رضا خان صاحب قبلہ حشمتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔[۱]

(۳) حضرت مولانا حافظ وقاری محمد عسکری رضا خان صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ کی پیدائش پر حضرت نے جو تحریر رقم فرمائی وہ مندرجہ ذیل ہے:

بِعَوْنِ اللہِ تَعَالیٰ وَ بِعَوْنِ حَبِیْبِہٖ صَلی اللہُ تَعالیٰ عَلَیہ وعلیٰ آلِہٖ وَسلَّمَ شبِ دوشنبۂ مبارکہ شبِ ۱۹/رجب مرجب ۱۳۶۱ھ کو سوا دس بجے ساعتِ عُطارد میں فقیر کے گھر میں تیسرا لڑکا پیدا ہوا نام ''محمد'' اور عرفِ تاریخی ''عسکری رضا خان'' (۶۱ھ ۱۳) رکھا بَارَکَ اللہُ سُبْحٰنَہٗ وَ تَعَالیٰ فِیْ عُمْرِہٖ وَ عِلْمِہٖ وَ عَمَلِہٖ وَ دِیْنِہٖ وَ دُنْیَاہُ وَ جَعَلَہٗ حامِیاً لِلدِّیْنِ الْمَتِیْنِ وَ مَاحِیاً لِشُرُوْرِ الْمُبْتَدِعِیْنَ وَ الْمُرْتَدِّیْنَ وَ الْکَافِرِیْنَ وَ الْمُلْحِدِیْنَ اٰمین بِحُرْمَۃِ حَبِیْبِہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ الْمَکِیْنِ عَلَیْہِ وَعلیٰ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ ابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَ حِزْبِہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ وَعلیٰ مُرْشِدِنَا الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ وَ عَلَیْنَا وَعلیٰ جَمِیْعِ اَھْلِ سُنَّتِہٖ وَ جَمَاعَتِہٖ بِھِمْ وَ لَھُمْ وَ فِیْھِمْ وَ مَعَھُمْ اِلیٰ یَوْمِ الدِّیْنِ بَلْ اِلیٰ اَبَدِ الْاٰبِدِیْنَ اٰمین بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْن۔

حضور علامہ حافظ وقاری عسکری رضا خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان سے متعلق حضور سید العلماء سند الحکماء علامہ شاہ مفتی سید آل مصطفیٰ صاحب قبلہ مارہرہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

''شیر بیشۂ اہلسنت مولٰینا حشمت علی خان صاحب علیہ الرحمہ کا چھوٹا بچہ حافظ قاری عسکری رضا خاں سلمہٗ میرا دودھ کا بیٹا ہے اور میرے بچوں کی ماں نے اُسے دودھ پلایا ہے اور اِسی طرح مولٰینا حشمت علی خاں صاحب کی اہلیہ محترمہ

[۱] ان دونوں شہزادگانِ کرام کی تاریخ پیدائش جس قلمی بیاض شریف میں مرقوم تھی وہ بیاض شریف اسی ٹرنک میں تھی جو ٹرنک چوری ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

www.mazhareaalahazrat.com

میری اُستانی نے میری ایک بچی کو دودھ پلایا، تو یہ دونوں آپس میں دودھ کے بھائی بہن ہیں۔ اور حافظ قاری عسکری رضا خاں الحمدللہ جید و مستند قاری ہے۔ اور وہ ویسے بھی میرا بچہ تھا لیکن اب تو حقیقت یہ ہے کہ وہ میری اولاد میں شمار ہے کیوں کہ میرے بچوں کے ساتھ دودھ پی چکا ہے۔"

آپ کا وصالِ پاک شبِ جمعۂ مبارکہ یکم رجب المرجب ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۰/اگست ۱۹۷۲ء کو شام ۶/بجکر ۵۵/منٹ پر ہوا۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ پاک کے پائینتی شریف میں آرام فرما ہیں۔

آپ کو کس قدر عظمت و بزرگی والی تاریخ ملی ہے اس کے تعلق سے فوائد الفواد شریف کی عبارت ملاحظہ فرمائیں!

رجب شریف کے مہینے کی چار راتیں بہت مبارک ہیں۔ ایک اس مہینے کی پہلی رات، دوسرے جمعہ کی رات، تیسرے پندرہویں تاریخ کی رات، اور چوتھی ستائیسویں رات جو شب معراج ہے۔ [فوائد الفواد شریف جلد دوم]

بفضلہٖ تعالیٰ پہلی رات بھی تھی اور شبِ جمعۂ مبارکہ بھی۔

(۴) حضرت احمد اسرائیل رضا خان صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان۔

آپ کی پیدائش پر حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مندرجہ ذیل عبارت تحریر فرمائی:

اللہ عزوجل نے اپنے محبوب اجمل علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ الاتم والسلام الاکمل کے صدقے میں اور حضور اقدس مالک کونین شہنشاہِ دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے ربِّ کریم سُبْحٰنَہٗ وتعالیٰ کے حکم سے فقیر کو بروز پنجشنبہ ۱۷ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۲/دسمبر ۱۹۴۶ء دن کے پونے تین بجے ایک اور چوتھا بیٹا عطا فرمایا جس کا نام فقیر نے احمد رکھا اور عرف اسرائیل رضا مقرر کیا کہ نام وعرف دونوں کا مجموعہ احمد اسرائیل رضا خان اُس کا تاریخی نام بن گیا جَعَلَہُ اللّٰہُ تعالیٰ وَ اِخوانَہُ الثَّلٰثَۃَ حَامِیْنَ لِلدِّینِ المَتِینِ وَ مَاحِینَ لِشُرُوْرِ جَمِیْعِ الْکُفَّارِ وَ الْمُشْرِکِیْنَ وَ المرتَدِّیْنَ وَ الْمُبْتَدِعِیْنَ وَ الزَّنَادِقَۃِ وَ الْمُلْحِدِیْنَ وَ الْعَالِمِیْنَ بِاَحْکَامِ الشَّرْعِ الْمُبِیْنِ وَ بَارَکَ اللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَ تَعَالیٰ فِیْ عِلْمِھِمْ وَ عَمَلِھِمْ وَ عُمْرِھِمْ وَ دِیْنِھِمْ وَ اِیْمَانِھِمْ وَ دُنْیَاھُمْ اٰمِیْن بِحُرْمَۃِ حَبِیْبِہِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ ابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَ حِزْبِہٖ وَ سِرَاجِ اُمَّتِہِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ وَ اَشْیَاعِہٖ وَ اِمَامِ اَھْلِ سُنَّتِہِ الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ وَ اَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ عَلَیْنَا جَمِیْعاً بِھِمْ وَ لَھُمْ وَ فِیْھِمْ وَ مَعَھُمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

آپ یعنی مخدومی احمد اسرائیل رضا خان صاحب علیہ الرحمہ دو سال نو ماہ تین دن اس دارِ فانی میں رہ کر دارِ باقی کی طرف کوچ کر گئے۔ وصال پر ملال پر حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا:

دوشنبۂ مبارکہ چہارم ذی القعدۃ الحرام ۱۳۶۸ھ مطابق ۳۱/اگست ۱۹۴۹ء کو بوقتِ صبح صادق یعنی ۵/بجے فقیر کا

www.mazhareaalahazrat.com

بہت ہی پیارا بھولا بالا محبت والا بچہ احمد اسرائیل رضا خان مرحوم سات روز تک میعادی بخار میں مبتلا رہ کر بحکمِ الٰہی دنیا سے عالمِ آخرت کو سفر کر گیا اور فقیر کو قیامت تک کے لئے داغِ مفارقت دے گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ عَسٰی رَبُّنَا اَنْ یُّبْدِ لَنَا خَیْراً مِّنْھَا اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا رَاغِبُوْنَ [۱] جَعَلَہُ اللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَ تَعَالٰی لَنَا فَرَطاً وَّ اَجْراً وَّ ذُخْراً وَّ شَافِعاً وَّ مُشَفَّعاً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ حَشَرَنَا فِیْ زُمْرَۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ الصَّابِرِیْنَ یَوْمَ النُّشُوْرِ بِالْیُمْنِ وَ السَّلَامَۃِ اٰمِین بِحُرْمَۃِ حَبِیْبِہٖ الْاَکْرَمِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ ابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَ حِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ وَ عَلٰی سَنَدِنَا الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ وَ مُرْشِدِنَا الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَ اَرْضَاھُمْ عَنَّا وَ رَضِیَ عَنَّا بِھِمْ فِی الدَّارَیْنِ اٰمِین یَا خَالِقَ الْکَوْنَیْنِ ثُمَّ اٰمِین۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ فقیر ابوالفتح محمد حشمت علی خان غفر لہٗ ربُّہٗ آمین۔

(۵) حضرت علامہ مفتی محمد ادریس رضا خان صاحب قبلہ حشمتی ادام اللہ تعالیٰ فیوضہم المبارکہ۔

آپ کی ولادت باسعادت کے موقع پر حضرت شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ نے مندرجہ ذیل سطور رقم فرمائے:

بِفَضْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ بِکَرَمِ حَبِیْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ سَلَّمَ روز چہار شنبہ ۱۸/ ماہِ مبارک ربیع الاول شریف ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹/ جنوری ۱۹۴۹ء کو دن کے ایک بج کر بائیس منٹ پر فقیر کے گھر میں پانچواں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ''محمد'' اور عرف ''ادریس رضا'' رکھا گیا کہ نام و عرف دونوں مل کر محمد ادریس رضا خان اُس کا تاریخی لقب ہو گیا۔ جَعَلَہُ اللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَ تَعَالٰی وَ اِخْوَانَہُ الْاَرْبَعَۃَ خَادِمِیْنَ لِلدِّیْنِ الْمُبِیْنِ وَ ھَادِمِیْنَ اَسَاسَ الشِّرْکِ وَ الْکُفْرِ وَ الْاِرْتِدَادِ الْمَھِیْنِ وَ حَامِلِیْنَ لِاَلْوِیَۃِ الشَّرْعِ الْمَتِیْنِ وَ بَارَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ عِلْمِھِمْ وَ عَمَلِھِمْ وَ عُمْرِھِمْ وَ دِیْنِھِمْ وَ دُنْیَاھُمْ وَ اَھْلِھِمْ وَ وُلْدِھِمْ وَ مَالِھِمْ اٰمِین بِحَقِّ حَبِیْبِہٖ مَالِکِنَا الرَّسُوْلِ الاعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ وَ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِنَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَ بِبَرَکَۃِ سَنَدِنَا الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ وَ بِتَصَدُّقِ مُرْشِدِنَا الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَ اَرْضَاھُمْ عَنَّا وَ رَضِیَ عَنَّا بِھِمْ فِی الدَّارَیْنِ اٰمِین ثُمَّ اٰمِین۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَ سَلَّمَ وَ بَارَکَ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ ابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَ حِزْبِہٖ وَ سِرَاجِ اُمَّتِہِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ وَ اَشْیَاعِہٖ وَ اِمَامِ اَھْلِ سُنَّتِہِ الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ وَ اَتْبَاعِہٖ وَ عَلَیْنَا وَ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ وَ اَخَوَاتِہٖ مِنْ اَھْلِ سُنَّتِہٖ وَ جَمَاعَتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِھِمْ وَ لَھُمْ وَ فِیْھِمْ وَ مَعَھُمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

[۱] اَلضَّمِیْرُ لِلنَّسَمَۃِ ۱۲ منہ۔ (حاشیہ از سرکار مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

www.mazhareaalahazrat.com

(۶) حضرت علامہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ حشمتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔[۱]

آپ کی پیدائش کے موقع پر جو تحریر حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ نے رقم فرمائی وہ مندرجہ ذیل ہے:

بِکَرَمِ اللہ تعالیٰ و بِرَحمۃِ حَبِیبِہٖ صَلیَّ اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ و سلم روز شنبہ دہم ماہِ مبارک رمضان شریف ۱۳۷۰ھ ۱۶/جون ۱۹۵۱ء کو دن کے چار بجے فقیر کے گھر میں چھٹا لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمد اور عرف معصوم الرضا رکھا گیا کہ نام و عرف دونوں مل کر اُس کا تاریخی لقب محمد معصوم الرضا ہو گیا۔ جَعَلَہُ اللہُ تَبارَکَ و تَعالیٰ وَ اِخوانَہُ الاَربَعَۃَ مِنْ عُلَماءِ الدینِ المَتِینِ و حَمَلَۃِ الشَّرعِ المُبین وَ دَامِغِی المُرتَدِّیْنَ وَ الْمُبْتَدِعِیْنَ وَ کَاسِرِیْ شُرُوْرِ الْمُفْسِدِیْنَ اٰمِین بِحُرمَۃِ حَبِیْبِہٖ مَالِکِنَا الرَّسولِ الاعظمِ صَلی اللہُ تَعالیٰ عَلَیہ وعلیٰ آلہٖ و سَلَّمَ وَ بِطُفَیلِ سَیِّدِنَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَ بِبَرَکَۃِ سَنَدِنَا الْاِمامِ الْاَعْظَمِ وَ بِتَصَدُّقِ مُرشِدِنَا الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ رَضِیَ اللہُ تَعالیٰ عَنہُمْ وَ اَرْضَاھُمْ عَنّا وَ رَضِیَ عَنّا بِھِمْ فِی الدَّارَیْنِ اٰمین ثُمَّ اٰمین۔

(۷) حضرت علامہ مفتی محمد ناصر رضا خان صاحب قبلہ حشمتی دامت برکاتہم العالیہ۔

آپ کی ولادت بابرکت پر حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مندرجہ ذیل تحریر رقم فرمائی:

بِاِعَانَۃِ اللہِ تَعالیٰ وَ بِعِنَایَۃِ حَبِیبِہٖ صَلی اللہُ تَعالیٰ عَلَیہ وعلیٰ آلہٖ و سلَّمَ ۱۳/ ماہِ فاخر ربیع الآخر شریف ۱۳۷۲ھ ۳۱/دسمبر ۱۹۵۲ء کو فقیر کے گھر میں ساتواں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام فقیر نے محمد اور عرف نَصْرُ الرَّضا رکھا یہ عرف تاریخی ہے۔ اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اس کو نیز اس کے پانچوں موجود بھائیوں سلمہم ربہم کو برکاتِ دین و دنیا کی فراوانی کے ساتھ عمر طبعی طویل تک پہنچائیں اور اسلام و سُنّیت کا سچا خادم شریعت مطہرہ کا حق گو عالم اور بدمذہبیوں لامذہبیوں بے دینیوں بددینیوں کی اَساس و بنیاد کا قالع و قامع و ہادم اٰمین وَ بِحُرمَۃِ سَیِّدِنَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَ بِبَرَکَۃِ سَنَدِنَا الْاِمامِ الْاَعْظَمِ وَ بِتَصَدُّقِ مُرشِدِنَا الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ رَضِیَ اللہُ تَعالیٰ عَنہُمْ وَ اَرْضَاھُمْ عَنّا وَ رَضِیَ عَنّا بِھِمْ فِی الدَّارَیْنِ اٰمین ثُمَّ اٰمین۔

---

[۱] آپ کا وِصالِ پُرملال ۱۰/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲/جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ مبارکہ صبح تقریباً ۸/بجکر ۴۰/منٹ پر پیلی بھیت شریف میں ہوا۔ مزارِ پُرانوار وصیت کے مطابق حضرت کے ادارہ ''الجامعۃ الحشمتیہ'' مشاہد نگر، ماہم، ضلع گونڈہ کے سامنے ایک وسیع و عریض میدان میں واقع ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں موجود مریدین و متوسلین و معتقدین نے حضور ناصر ملت دامت برکاتہم العالیہ کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی۔ سعد اللہ نگر کے ایک بہت بڑے میدان میں نماز جنازہ ہوئی جبکہ اس میدان کی جگہ بھی حاضرین کے لئے کم پڑ گئی قریب کے کھیت میں، سڑک پر اور گھروں کی چھتوں پر جہاں تک نظر جا رہی تھی لوگوں کا ایک سیلاب تھا۔

www.mazhareaalahazrat.com

چکمنڈی لکھنؤ میں مولوی عبدالشکور کاکوروی کا فرار

۱۳۴۳ھ میں امام الخوارج مولوی عبدالشکور کاکوروی ایڈیٹر ''النجم'' سے حضرت شیر بیشۂ سنت کا مناظرہ لکھنؤ میں مقرر ہوا۔ حضرت نے منظور فرمایا۔ یہ مناظرہ مسئلۂ علم غیب ما کان و ما یکون حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر طے ہوا۔ گفتگو کے دوران مولوی عبدالشکور کاکوروی نے یہ کہا کہ مولوی عبدالحیٔ صاحب کے فتاویٰ کی تیسری جلد الحاقی ہے یعنی دوسروں نے لکھ کر شامل کردی ہے۔ حضرت نے اس کا رد فرمایا تو کاکوروی جی نے شکست کا منظر دیکھتے ہی اور حفظ الایمان اور براہین قاطعہ کی عبارات کفریہ سے لاجواب ہوتے ہوئے اپنے لوگوں کو مشتعل کیا اور فساد کرانا چاہا اُسی وقت اتفاقی طور پر شہزادۂ حضور محدث سورتی حضرت سلطان الواعظین مولانا الحاج مولوی حکیم عبدالاحد صاحب قادری برکاتی رضوی پیلی بھیتی تشریف لائے۔ اور موقع محل دیکھ کر بہت دور اندیشی سے آپ نے کام لیا۔ صورتِ فساد کو دفع کیا یہاں تک کہ اس روز کی گفتگو تمام ہوئی۔ وقت ختم ہوگیا۔ کاکوروی صاحب مولوی اشرفعلی تھانوی، مولوی رشید احمد گنگوہی کی عباراتِ کفریہ کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

پھر سلطان الواعظین علیہ الرحمہ نے اعلان فرمایا اور مولوی عبدالشکور کاکوروی کو تحریر دی کہ کل آپ صبح ساڑھے آٹھ بجے آستانہ حضرت مخدوم شاہ مینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضر ہوں کل وہیں مناظرہ ہوگا۔ اور جملہ انتظام وحفظ امن کی ذمہ داری ہم پر ہوگی۔ کاکوروی جی نے خاموشی سے اثبات میں جواب دیا اور یہی اعلان تمام شہر میں کرادیا گیا۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

آستانۂ حضرت مخدوم شاہ مینا رضی اللہ عنہ پر مناظرہ

دوسرے روز حضرت شیر بیشۂ سُنت اور حضرات علمائے اہل سنت ہزاروں عوام وخواص اہل سنت آستانۂ حضرت مخدوم شاہ مینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضر ہوئے۔ مگر دیوبندی اسٹیج کاکوروی جی اور اُن کے حواریین سے خالی تھا۔ انتظار کرکے ۹ر بجے مولوی عبدالشکور کاکوروی کو ایک خط چند حضرات کے ہاتھوں بھیجا گیا۔ کہ جلد تشریف لائیے۔ سب سُنی مسلمان و حاضرین بڑی بے چینی سے آپ کا انتظار کررہے ہیں۔ وہ حضرات خط لے کر کل کے مقام مناظرہ چک منڈی پہنچے کہ شاید کاکوروی جی وہاں پدھارے ہوں مگر وہ وہاں نہ تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مکان پر ہیں ابھی یہاں نہیں آئے ہیں۔ یہ لوگ پاٹا نالہ کاکوروی صاحب کے مکان پر پہنچے مکان میں اطلاع کرائی اندر بلائے گئے ان لوگوں نے خط دیا خط پڑھتے ہی کاکوروی صاحب کا حال خراب ہوگیا۔ اور کچھ دیر بعد حواس درست کرکے بولے کہ آپ لوگ چلیں میں اپنے آدمی کے ہاتھ اس کا جواب بھیجتا ہوں۔ اُن لوگوں نے کہا جواب نہیں چاہئے بلکہ آپ خود تشریف لے چلیں۔ آپ کے سب منتظر ہیں پھر بولے ہاں آپ لوگ چلیں میں جواب بھیج دوں گا۔

www.mazhareaalahazrat.com

وہ لوگ واپس آئے۔ دس بجے کے بعد آستانۂ مبارکہ میں حضرات علمائے اہل سنت کے بیانات شروع ہوئے۔ ساڑھے دس بجے چک منڈی کے کچھ لوگ کاکوروی جی کے بھیجے ہوئے آئے کہ آپ لوگ کل کی جگہ یعنی چک منڈی چلیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ کل ہم اپنی ذمہ داری پر آپ کی جگہ مناظرہ کرنے آئے۔ مگر جو فساد کی صورت اختیار کی گئی وہ ہم نے اور آپ نے اور سب حاضرین نے دیکھی۔ اب آج یہاں ہم آپ لوگوں کی ذمہ داری لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ کاکوری صاحب کو بلائیے ہم ان کے ذمہ دار ہیں اور اگر وہ چک منڈی ہی بلانا چاہتے ہیں تو مولوی عبدالشکور صاحب ہماری ذمہ داری کی تحریر اپنے دستخط و مہر کے ساتھ بھیجیں تو ہم اب بھی وہاں آنے کو تیار ہیں۔ وہ لوگ بولے ہم ذمہ دار ہیں۔ حضرت نے فرمایا مولوی کاکوروی آپ کے پیشوا اور معتبر و مستند ہیں لہٰذا ان کی ہی تحریر ہونی چاہئے۔ یہ لوگ یہ کہہ کر گئے کہ ہم ابھی مولینا صاحب کو یا ان کی تحریر لے کر آتے ہیں۔ دن میں ایک بجے تک علمائے کرام کے بیانات کا سلسلہ جاری رہا۔ پھر صلاۃ و سلام ہوا، دعا ہوئی۔ نہ مولوی عبدالشکور کاکوروی آئے نہ ہی اُن کی تحریر آئی۔ ع

"دیکھو اُسے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو"

خیال رہے کہ اسی مناظرے نے کاکوروی جی کا خارجی ہونا ظاہر کیا۔ معاذ اللہ۔

بمبئی میں حضرت کا ورودِ مسعود

مولوی عبدالشکور کاکوروی کا فرار:

Mazhar-e-Aala Hazrat

بمبئی میں حضرت شیر بیشۂ سنت کو حضرت مولینا الحاج مولوی نثار احمد صاحب کانپوری مفتیٔ آگرہ علیہ الرحمہ نے بلایا۔ جب کہ مولینا موصوف کا مناظرہ مقرر ہو چکا تھا اور دیوبندیوں کی طرف سے مناظر مولوی عبدالشکور کاکوروی ایڈیٹر "النجم" لکھنؤ مقرر ہوئے تھے۔ یہ مناظرہ بمبئی کے ایک مشہور محلہ ماہم شریف میں ہوا تھا اور کاکوروی جی لاجواب ہو کر فرار ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت کے کچھ بیانات ہوئے۔ اور حضرت بمبئی سے واپس تشریف لے گئے۔

اس موقع پر حضرت شیر بیشۂ سنت کی طرف سے چیلنج مناظرہ کا جو اشتہار شائع ہوا تھا اس کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ جس کی قدرے تفصیل حضور شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ کی مبارک تحریر سے واضح ہے۔

اشتہار

۷۸۶

الحمـــــد للہ

مولوی عبدالشکور ایڈیٹر "النجم" کاکوروی مبلغ وہابیہ دیوبندیہ کا روشن واضح بیّن تازہ فرار

ایڈیٹر صاحب نے اپنے ذنب حکیم سراج الدین صاحب کے نام سے ضمیمۂ اخبار "رسالت" میں ایک مضمون

www.mazhareaalahazrat.com

چھپوایا تھا جس میں متوسلین بارگاہِ عالیہ رضویہ سے اُس فتوائے مبارکہ کی صحت کا ثبوت مانگا تھا جو آستانۂ عالیہ قدسیہ رضویہ سے ایڈیٹر صاحب کی وہابیت پر صادر ہوا تھا۔ ہم نے اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر توکّل اور بھروسہ کر کے ایڈیٹر صاحب کو چیلنج کر دیا کہ اگر آپ بات کے پکّے قول کے سچے ہیں تو اُس فتوے کی صحت پر ہم سے مناظرہ پر آمادہ ہو جائیں۔ ہم بعونہٖ تعالیٰ اُس فتوائے مبارکہ کے مطابق ثابت کرنے کے لئے طیار ہیں کہ ایڈیٹر صاحب نہ سُنّی ہیں نہ حنفی بلکہ پکّے وہابی کھلے دیوبندی اور من شک فی کفرہٖ و عذابہٖ فقد کفر کے مصداق ہیں۔ آپ اگر کچھ بھی حیا غیرت رکھتے ہوں تو بغیر اُس فتوائے قدسیہ کی حقّانیت پر مناظرہ کئے ہوئے ہرگز ہرگز بمبئی سے نہ جائیں۔ اس خط کے پہنچنے کے بعد سے ایڈیٹر جی کو تین روز کی مہلت ہے۔ اگر اس مدت میں ایڈیٹر جی کی خاموشی نہ ٹوٹی تو یہ ایڈیٹر صاحب کا بیّن واضح روشن فرار ہوگا۔

الحمد للہ یہ خط ہمارا ۶ ربیع الآخر شریف ۱۳۴۴ھ کو ایڈیٹر صاحب کے پاس بذریعہ ڈاک اور ۸ ربیع الآخر کو دستی پہنچ گیا۔ دستخطی رسید اُس کی ہمارے پاس آ گئی جو ۱۵ ربیع الآخر شریف کے "رسالت" میں بھی شائع ہو گیا۔ تین روز کی جگہ ایڈیٹر صاحب پر آٹھ روز گزر گئے۔ مگر ایڈیٹر صاحب کا قفلِ خاموشی نہ ٹوٹا۔

مسلمان بھائیو! تمھیں اہل سنت کی نئی فتح شاندار اور مبلغ وہابیہ ایڈیٹر "النجم" کا تازہ فرار مبارک۔ بمبئی کے سُنّی بھائیو! اب تو آپ پر کھل گیا وہابیوں دیوبندیوں کی ہمت و جرأت، حیا و غیرت کی کتنی حقیقت ہے۔ اگرچہ ایڈیٹر صاحب کا فرار روشن ہو گیا۔ مگر ہم پھر مہلت اور بڑھائے دیتے ہیں کہ جس وقت آپ کو ہمت ہو ہمارے سامنے آئیں خود عاجز ہوں تو کسی بڑے سے بڑے وہابی دیوبندی کو بھی اپنی مشکلکشائی کے لئے ساتھ لائیں۔ مگر حاشا لا یستطیعون لھم نصرا ولا انفسھم ینصرون وان تدعوھم الی الھدیٰ لا یسمعوا و تراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون اللہ اکبر علی من عتا و تکبر۔ اللہ اکبر۔ خربت خیبر۔ وللہ الحمد۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً والحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہٖ و قاسم رزقہٖ و اٰلہٖ و صحبہٖ اجمعین۔

۱۶ ربیع الآخر شریف ۱۳۴۴ ہجری روز چہار شنبہ

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی لکھنوی غفرلہٗ

مفتی جامعۂ رضویہ و دار العلوم منظر اسلام اہل سنت و جماعت بریلی شریف

الحال وارد

بمبئی پوسٹ بکس نمبر (۹) پیش منارہ مسجد آئسکریم ہوٹل نزد شیخ امام علی صاحب قادری رضوی اعظمی زید مجدہم

مطبوعہ جہانگیر علوی پریس فارس روڈ بمبئی نمبر ۸ [۱]

[۱] اس مناظرے کی روداد مجموعۂ مناظرہ بنام "فتوحاتِ ابوالفتح"، جلد اول میں مکتبۂ حشمتیہ آستانۂ عالیہ حشمتیہ معصومیہ مشاہد نگر، ماہم شریف، ضلع گونڈہ سے "مناظرۂ بمبئی" کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ تفصیل کے لئے مطالعہ فرمائیں!

www.mazhareaalahazrat.com

بمبئی میں وہابیوں کی شرمناک شکست

مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی اور مولوی منظور سنبھلی کا مناظرے میں شرمناک فرار

جب بمبئی میں مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی اور مولوی منظور سنبھلی بڑی بڑی ڈینگیں مار رہے تھے، مناظرے کا چیلنج کررہے تھے۔ مولوی مرتضیٰ حسن چاند پوری دربھنگی نے یہاں تک کہا "میں سات (۷) دفعہ بریلی گیا خانصاحب کے مکان پر جاکر دستک دی کہ مناظرہ کے لئے آؤ مگر خانصاحب نے اندر سے دروازہ بند کرلیا اور کوئی جواب نہ دیا۔" تو حضرت حکیم سید فضلِ رحیم صاحب دہلوی علیہ الرحمہ نے حضرت شیر بیشۂ سنت کو بلایا۔ حضرت تشریف لائے اور مجمعِ عام میں اعلان فرمایا:

"اگر دربھنگی چاند پوری یہی بتادے کہ اعلیٰ حضرت کے مکان کا دروازہ کس سمت ہے تو میں اپنی شکست مان لوں گا۔"

پھر حضرت نے جب مرتدین وکذابین وہابیہ دیابنہ کا ردِ بلیغ شروع فرمایا اور چیلنج پر چیلنج دینا شروع فرمایا تو دیوبندی مولویوں کے سارے دعوے ختم ہوگئے اور حضرت کے چند بیانات کے بعد ہی باطل کے بادل چھٹ گئے۔ دربھنگی جی اور مولوی منظور سنبھلی بغیر مناظرہ کئے ہوئے فرار ہوگئے۔

لاہور میں پہلی مرتبہ تشریف آوری

ایڈیٹر "زمیندار" لاہور نے جب کفریات لکھے اور مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کا عظیم الشان سہ روزہ اجلاس "زمیندار" کے دفتر کے سامنے باغ میں بیرون دہلی گیٹ منعقد ہوا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت شہزادۂ اکبر حضور اعلیٰ حضرت علامہ حامد رضا خان صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔

حضرت خطیبِ اہل سنت مولٰینا الحاج حافظ قاری حکیم علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب قادری رضوی الوری خطیب مسجد وزیر خان مدظلہم (مصنف کتاب "اوراقِ غم") فرماتے ہیں کہ جب جلسہ گاہ میں حضرت شیر بیشۂ سنت کی تقریر کا اعلان ہوا تو یہ اعلان سُن کر میں حیران ہوا کہ حضرت مولٰینا محمد حشمت علی خان صاحب ابھی تک آئے نہیں اور ان کے بیان کا حضرت نے اعلان فرمایا (اُس وقت تک حضرت ابوالحسنات صاحب سے حضرت کی جان پہچان نہ تھی صرف تعریف سُنی تھی)

فرماتے ہیں کہ میں جلسہ گاہ کا منتظم تھا ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ اب تقریر کون کرے گا، اعلان تو مولٰینا حشمت علی خان صاحب کا ہوا ہے اور وہ موجود نہیں کہ شہزادۂ حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پشت کی جانب جو لوگ بیٹھے تھے ان میں سے ایک صاحب سادہ لباس میں بغیر عمامہ وعبا کے کھڑے ہوئے۔[۱] اور شہزادۂ والا مرتبت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازت

[۱] سبحان اللہ کیسی انکساری وتواضع ہے۔ اور اخلاف کے لئے کس قدر بہترین عملی نمونہ ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

لے کرتشریف لائے اور بیان شروع کیا تو علم وعرفان کے وہ دریا بہائے کہ جس سے عوام تو عوام ممبر پر رونق افروز علمائے کرام بھی محظوظ ہو رہے تھے۔سبحٰن اللہ ومرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

''بذاتِ حضرت حشمت کمال می بینی'':

رب تبارک وتعالیٰ نے اپنے کرم سے حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بہت کمال عطا فرمائے تھے۔ ذہین، عقیل، فہیم، حافظ، قاری، عالم، مفتی، حاج، متبحر، متدین، قاریٔ سبعہ، حافظ نام کے نہیں بلکہ جب سے حفظ کیا ہر رمضان شریف میں تراویح میں ضرور سناتے رہے۔مبلغ، مناظر، فقیہ، مفسر، محدث، واعظ، خطیب، ادیب، مدرس، حکیم یعنی علماء کے مختلف مدارج ہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ کوئی عالم ہے مگر حافظ نہیں۔۔۔کوئی عالم حافظ بھی ہے مگر صحیح خواں نہیں ہے۔۔۔کوئی صحیح خواں بھی ہے مگر قاری واقعی اور سند یافتہ نہیں۔۔۔کوئی عالم حافظ قاری بھی ہے مگر مدرس نہیں۔۔۔کوئی مدرس ہے مگر مقرر نہیں۔۔۔کوئی مدرس مقرر بھی ہے مگر مصنف وانشاء پرداز مضمون نگار نہیں۔۔۔کوئی عالم حافظ قاری ہے مگر رمضان شریف میں قرآن عظیم سنانے کے قابل نہیں۔۔۔کوئی مدرس ومقرر ہے مگر مفتی نہیں۔۔۔کوئی مفتی ومفسر ہے مگر محدث نہیں۔۔۔کوئی عالم فاضل ہے متدین نہیں۔۔۔کوئی عالم فاضل مدرس مقرر ہے خوش بیان وخوش الحان نہیں۔۔۔کوئی ان اوصاف سے متصف ہے مگر مناظر نہیں۔۔۔کوئی مناظر بھی ہے مگر کسی ایک فرقہ، ایک مذہب والے سے کہ عیسائی سے مناظرہ کرسکتا ہے مگر آریہ سے نہیں۔۔۔کوئی عیسائیوں اور آریوں سے مناظرہ کرسکتا ہے مرزائی سے نہیں۔۔۔کوئی عیسائی، آریہ، مرزائی سے مناظرہ کرسکتا ہے مگر رافضیوں سے نہیں۔۔۔

واقعہ یہ ہے کہ روافض سے مناظرہ سخت دُشوار ہے اس لئے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم وحضرات اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں گروہ اہل سنت وجماعت کے پیشوایانِ کرام ہیں۔

پہلے کی دشمنی کا نام رفض ہے، اور دوسرے کی مخالفت وعداوت کا نام خروج ہے۔

کوئی روافض، خوارج سے مناظرہ کرسکتا ہے تو غیر مقلد وہابی سے مناظرہ نہیں کرسکتا۔

حضرت ''الحاج شیر بیشۂ سُنت'' (۸۰ھ ۱۳) علامہ دہر مولیٰنا حشمت علی خان صاحب رضوانُ ربہ علیہ کو ہر بدمذہب، ہر بددین کے مقابل احقاقِ حق وابطالِ باطل کا ملکہ ربِ کریم جل جلالہٗ نے اپنے حبیبِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے صدقہ وطفیل عطا فرمایا تھا۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کو بے شمار فضیلتوں سے متصف فرمایا تھا۔اور مرشدِ برحق سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا نائب مقرر کیا تھا۔آپ کی عظمت خداداد، علم وفضل، اور آپ کی جامع الکمالات شخصیت کا اگر ایک طرف آپ کے ہم عصر

www.mazhareaalahazrat.com

جلیل القدر حضرات علمائے اہل سنت و مشائخ طریقت نے بصد خلوصِ قلب تحریراً و تقریراً اعتراف و اقرار فرما کر اعزاز و اکرام سے سرفراز و مشرف فرمایا وہیں آپ کے بعد والے حضرات علمائے اہل سنت نے بھی آپ کی سطوت و حشمت اور آپ کی جلالتِ علمی و شانِ مظہریت سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لوہا مانا ہے۔ ؎

مسلک اعلیٰ حضرت کو روشن کیا — مظہر اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

خود آپ کے مرشدِ برحق حضور سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہِ کرم سے آپ کو جو شرف و سعادت، رفعت و بلندی عطا ہوئی وہ ایک فقید المثال اور امتیازی شان رکھتی ہے۔ کہیں اُس بارگاہِ خسروانہ سے یہ فضل و اعزاز حاصل ہوا کہ آپ نے اپنی زبان سے کہا اور قلم سے تحریر فرمایا کہیں ''روحانی بیٹا'' اور کہیں ''ولد مرافق، غیظ المنافق''۔ ؎

اہلسنت کا سہارا ہند میں بعد رضا — ہے ہمارا ہی پیا حشمت علی خاں قادری

حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقیناً ولی کامل ''مجدد اعظم قبلہ عالم'' (۱۳۴۰ھ) تھے تو ان کے فرمان کی شان وہی ہوگی کہ ؎

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء — آنچہ محفوظ است محفوظ از خطا

مالے گاؤں ضلع ناسک میں پہلی بار تشریف آوری

۲۹؍ذی قعدہ ۱۳۴۶ھ میں پہلی بار آپ کے مالے گاؤں ضلع ناسک تشریف لے جانے کا جو سبب پیش آیا وہ بڑا ہی تعجب خیز ہے۔ جو اسلام و سنیت کی تبلیغ و اشاعت کیلئے آپ کے خلوصِ قلب کی بھرپور عکاسی کرتا ہے جس کا بیان دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ آپ کے مرید جناب محمد وسیم بھائی حشمتی (ساکن بازار باغ دھانے پور ضلع گونڈہ) مالے گاؤں میں جس کارخانے میں ملازم تھے، اُس کارخانے کا مالک بدمذہب وہابی دیوبندی عقیدے کا تھا اور کسی دیوبندی پیر کا مرید تھا، ایک دن جناب محمد وسیم بھائی حشمتی حسب معمول کارخانے میں اپنی ڈیوٹی کے دوران کرگہ (کپڑا بُننے کی مشین) چلا رہے تھے اور ساتھ ساتھ وہابیوں کے رد کے یہ اشعار باآوازِ بلند پڑھتے جا رہے تھے۔

تو ناچے گا کودے گا چھم چھم کرے گا — تری دُم پہ ڈنڈا پڑے گا وہبڑے
ترا باپ گنگوہی خالو ہے نجدی — ترا نانا دجال کانا وہبڑے
تو محشر میں دوزخ کا بندر بنے گا — عجب ہوگا اُس دن تماشا وہبڑے

جب اُس کارخانے کے مالک نے یہ اشعار سُنے تو نہایت غصہ میں بولا کہ ''میرے ہی کارخانے میں میرے ہی پیر کو بُرا کہہ رہے ہو! اُنھوں نے کہا کہ یہ کشائش رزق کا وظیفہ پڑھ رہا ہوں، میرے پیر و مرشد نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ اُس

www.mazhareaalahazrat.com

نے پوچھا کہ تمہارا پیر کون ہے؟ انہوں نے اپنے پیر یعنی حضرت شیر بیشہ سُنت مظہر اعلیٰ حضرت کے بارے میں بتایا۔ تو اُس نے کہا کہ اگر تمہارے پیر اتنے ہی بڑے عالم ہیں تو ہمارے عالموں سے مناظرہ کرلیں۔ کافی حجت اور بحث کے بعد بات بہت آگے بڑھ گئی۔ آخر کار جناب محمد وسیم بھائی حشمتی نے تمام صورت حال ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر حضرت کے پتے پر پیلی بھیت شریف روانہ کی۔ مخدومی رشید حسن صاحب علیہ الرحمہ پوسٹ کارڈ لے کر حاضر خدمت ہوئے چونکہ حکم تھا کہ اگر مناظرے کا خط آئے تو فوراً اطلاع کریں۔ پوسٹ کارڈ ملاحظہ فرماتے ہی آپ نے فوراً مالیگاؤں محمد وسیم بھائی حشمتی کو بذریعہ ٹیلیگرام اپنی آمد کی اطلاع دی اور اس کے بعد آپ مالے گاؤں کے لئے روانہ ہوگئے۔

ظاہری طور پر اگر دیکھا جائے تو یہ واقعہ ایک معمولی حیثیت کا حامل نظر آتا ہے۔ مگر مالیگاؤں کی سرزمین پر یہ واقعہ گیارہ عدد فضلائے دیوبند کے فرار کا سبب بنا جن کا تذکرہ آئندہ صفحات میں آرہا ہے۔

مالے گاؤں میں گیارہ فضلائے دیوبند کا فرار

خدمت دین کی خاطر اکیس روزہ قیام

فرار ہونے والے: مولوی عبدالشکور، مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی، مولوی محمد حسین راندیری وغیرہ

آپ کے مواعظ کی لذت اور جلسوں کی کیفیت وہی سمجھ سکتا ہے جو وہاں موجود تھا ورنہ بیان کے لئے الفاظ نہیں۔ جلسوں میں چار چار، پانچ پانچ ہزار سُنی مسلمانوں کا مجمع ہوا کرتا تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ تم نے میرے مرید سے خط لکھوا کر فقیر کو مناظرے کے لئے بلوایا ہے۔ لہٰذا اب اپنے مولویوں کو بُلاؤ۔

مؤرخہ ۲۹/ ذی قعدہ ۱۳۴۶ھ کو آپ مالے گاؤں تشریف لائے۔ اور مالیگاؤں میں بیانات کا سلسلہ شروع ہوا، ساتھ ہی بار بار چیلنج مناظرہ بھی فرماتے رہے۔ آپ کے مبارک بیانات سے وہابیوں دیوبندیوں کے سینے داغ داغ ہوئے، سنی مسلمانوں کے دل باغ باغ ہوئے۔ جب مالے گاؤں میں مسلسل آپ کے بیانات سے اسلام وسنیت کا گلشن لہلہانے لگا تو وہابیوں کو اپنی موت نظر آنے لگی۔

اس کے بعد وہابیوں کی طرف سے مُبلغ وہابیہ ایڈیٹر ''النجم'' عبدالشکور کاکوروی، مرتضیٰ حسن دربھنگی، شبیر احمد دیوبندی، محمد حسین راندیری، کو لکھنؤ، دیوبند، ڈھابیل، راندیر تار بھیجے گئے کہ جلدی ہماری مدد کو دوڑو، حشمت علی کے اعتراضات کا بوجھ ہماری پیٹھ پر سے اُٹھاؤ۔ شیر بیشہ سُنت کے حملوں سے ہماری جان بچاؤ، مگر افسوس مالے گاؤں کے وہابیہ اپنے جن پیشواؤں پر پھولے تھے اُن میں کوئی اُن کی مشکل کُشائی کیلئے نہ آیا، کسی نے جواب دیا میری اماں مرگئی ہیں، کسی

www.mazhareaalahazrat.com

نے کہا میری خالہ بیمار ہیں، کسی نے کہا میں خود بیمار ہوں، کسی نے کہا مجھے فرصت نہیں۔ غرض شیر بیشۂ سنت کے سامنے آنے کی کسی میں تاب نہ ہوئی۔ والحمدللہ!

بالآخر جب اس طرح بھی مجبور ہوئے تو اپنے دیوبندی پیشواؤں کی سنت پکڑ لی، یعنی وہابی دھرم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مدد مانگنی شرک ہے، لیکن ایک غیر مسلم کوتوال سے مدد مانگنی فرض ہے۔ غرض کوتوال صاحب کو بیسیوں درخواستیں دے دی گئیں کہ مولٰینا حشمت علی کے بیانات بند کردیئے جائیں ورنہ فساد ہو جائے گا، خون کی ندیاں بہہ جائیں گی، کوتوال صاحب نے حضرت شیر بیشۂ سنت کو بلوایا، حضرت تشریف لے گئے اور ساتھ میں حاجی ملا صاحب اشرفی مرحوم، حاجی نصیرالدین صاحب قادری برکاتی، مولوی حافظ غلام دستگیر اور راقم الحروف اندر گئے، مگر سنیوں کو باہر روک دیا گیا۔ سب کو کرسیوں پر بٹھایا، حضرت نے کوتوال صاحب کو وہابیوں، دیوبندیوں کی کتابیں تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، تحذیر الناس وغیرہ دکھائیں اور بتایا کہ دیوبندی وہابیوں نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گندی گندی گستاخیاں کی ہیں، ہم یہ باتیں اپنے سُنی بھائیوں کو بتاتے ہیں اور اپنے سنیوں کو وہابی دھرم سے بچاتے ہیں۔ کوتوال صاحب نے وہ عبارتیں صفحہ وسطر کے حوالوں کے ساتھ لکھیں۔

پھر حضرت شیر بیشۂ سنت نے آریوں کا پرچہ ''آریہ پتر'' جسے ایک آریہ دھرم سنگھ بریلی سے ہفتہ وار شائع کرتا ہے، اُس کا ۱۷/اگست ۱۹۲۷ء کا پرچہ دکھایا جس میں پنڈت پرمانند ساکن محلہ گنج مراد آباد کا ایک ناپاک مضمون ہے جس میں پرمانند نے اسمٰعیل دہلوی، اشرفعلی تھانوی وغیرہ کی کفری عبارتیں تقویت الایمان، حفظ الایمان، وغیرہ کے صفحہ وسطر کے حوالوں کے ساتھ نقل کی ہیں۔ اُس نے اپنے مضمون کی سرخی یہ لکھی ہے:

''مسلمان مولوی ''محمد صاحب'' کی خود توہین کرتے ہیں اور غریب راجپال پر بے جا الزام لگاتے ہیں'' ۔۔۔۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے کوتوال سے فرمایا دیکھئے ان دیوبندی مولویوں کی ناپاک عبارتوں کو سند بنا کر آریہ لوگ ہمارے پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین کرتے ہیں جب ہماری طرف سے باز پرس ہوتی ہے تو جواب دیتے ہیں کہ جب تمہارے مولوی لوگ تمہارے پیغمبر کے بارے میں کہتے ہیں کہ مر کر مٹی میں مل گئے، اُن کا علم جانوروں اور پاگلوں جیسا ہے، اُن کو پیٹھ پیچھے کی بھی خبر نہیں، وغیرہ وغیرہ کہتے ہیں تو کیا یہ توہین نہیں؟ جب یہ توہین کرتے ہیں تو تم اُن سے کچھ نہیں کہتے، اُن پر مقدمہ نہیں چلاتے، اُن کی کتابیں ضبط نہیں کراتے اور آریہ لوگ جو مسلمان نہیں، تمہارے پیغمبر کا کلمہ بھی نہیں پڑھتے جب وہ کچھ کہتے ہیں تو شور مچاتے ہو۔ پہلے اپنے گھر کی خبر لو پھر ہم سے کچھ کہنے کا حق ہوگا۔

کوتوال نے حضرت شیر بیشۂ سنت کا مفصل بیان لکھا اور وہابیہ دیوبندیہ پر بہت افسوس ظاہر کر کے کہا کہ آپ اچھی

www.mazhareaalahazrat.com

طرح اُن آریوں کا جو مسلمانوں میں پیدا ہو گئے ہیں خوب رد کریں اور اپنا وعظ کہیں۔ ہمیں معلوم ہو گیا کہ جو عرضیاں آپ کے لئے دی گئی ہیں وہ سب غلط ہیں۔ کوتوال نے کہا مولٰینا صاحب یہ لوگ تو بہت خراب ہیں اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں آپ تشریف لے جائیں اور بیان کریں ہم پولیس کا انتظام کریں گے۔ اور میں خود بھی موجود رہوں گا۔ شب میں تقریباً پانچ چھ ہزار کا مجمع ہوا۔ حضرت نے علی الاعلان ردِ وہابیہ دیوبندیہ فرمایا۔ ۲/ بجے رات کو صلاۃ وسلام پر جلسہ ختم ہوا۔ صبح کو توال صاحب نے آدمی بھیجا کہ آپ بیانات کریں اور جب تک قیام کرنا ہو قیام کریں۔ اس طرح حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ نے مدد فرمائی، دیو بندیوں پر مصیبت آئی۔

غرض حضرت شیر بیشۂ سنت کو وعظ کی اجازت مِل گئی۔ اور اکیس روز مالیگاؤں میں حضور مظہر اعلیٰ حضرت تشریف فرما رہے۔ اظہارِ حق کا فرض ادا کر دیا۔ حق کا حق، باطل کا باطل، دودھ کا دودھ، پانی کا پانی کر دکھا دیا۔

اذانِ خطبۂ جمعہ:

جمعہ کی اذانِ خطبہ بھی اذان ہی ہے۔ بلکہ اصل اذان جمعہ زمانہ نبوی کی یہی ہے جو دروازۂ مسجد نبوی پر ہوتی تھی۔ اور زمانہ خلفائے راشدین میں بھی اذان خطبہ دروازۂ مسجد پر ہوتی رہی۔ تو سنت رسول وسنت خلفائے راشدین وسنت صحابہ یہی ہے۔ اذان خطبہ مسجد یعنی موضعِ اُعدّ للصلاۃ سے خارج، منبر کے سامنے ہو۔ ابوداؤد شریف میں حدیث موجود ہے۔ اور عمدۃ الرعایہ میں یہی لکھا ہے کہ خطیب کے سامنے خارجِ مسجد اذان کہنا ہی سنت ہے۔ اور **عمدة الرعايه** میں فاضل لکھنوی نے دوسری روایت نقل کی ہے۔ **كان يؤ ذن بين يدى رسول الله صلى الله عليه و علىٰ اله و سلم اذا جلس على المنبر يوم الجمعة علىٰ باب المسجد و ابى بكر و عمر او تعليق المسجد۔**

حاشيه مؤطاء امام محمد میں بھی ایک روایت لکھی۔ نیز **كشف الغمه** میں بھی اسی کے قریب ہے

فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق مسجد یعنی موضع صلاۃ میں اذان کہنا مطلقاً مکروہ وممنوع ہے۔

فتح القدير میں ہے۔ **الاقامة فى مسجد صلاة و لابد و اما الاذان فعلى المئذنة فان لم تكن ثمه ففى فناء المسجد و قالو الايؤ ذن فى المسجد۔**

اور اسی فتح القدیر میں ہے کہ **لكراهة الاذان فى داخله** فتاویٰ تاتارخانیہ ومجمع البرکات وفتاویٰ عالمگیریہ، فتاویٰ قاضی خان، وفتاویٰ خلاصہ، وخزانۃ المفتیین وبحر الرائق میں ہے۔ **ينبغى ان يؤ ذن علىٰ المئذنة او خارج المسجد و لايؤ ذن فى المسجد** اور شرح مختصر علامہ برجندی میں ہے۔ **و فيه اشعار بانه لايؤ ذن فى المسجد** اور طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح میں ہے۔ **يكره ان يؤ ذن فى المسجد كما فى القهستانى عن النظم** اور شرح طحطاوی پھر شرح قدوری

www.mazhareaalahazrat.com

محمود زاہدی میں ہے و لا یؤ ذن الا فی فناءِ المسجد او علیٰ مئذنۃِ۔ان تمام ہی تصریحاتِ جلیلہ میں عموم واطلاق صاف بتا رہا ہے کہ مطلقاً اذان چاہے جمعہ یا خطبۂ جمعہ کی ہو یا نماز پنجگانہ کی ہو، مسجد بمعنی موضع صلاۃ میں مطلقاً مکروہ ہے۔

و من ادعیٰ التخصیص فعلیه ان یأتی بالتنصیص ۔ یہ سنت مردہ ہندوستان میں حضور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت تاجدار اہل سنت ''مجدد اعظم قبلۂ عالم'' (۱۳۴۰ھ) فاضل بریلوی ''رحمت اللہ تعالیٰ علیہ'' (۱۳۴۰ھ) نے زندہ فرمائی اور ہندوستان کی شاہی جوامع مسجد اور احمد آباد کی مساجد جمعہ کے مئذ نے اس کی تائید کرتے ہیں۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کا جب مالیگاؤں میں زیادہ قیام ہوا اور احباب نے نمازِ جمعہ کی امامت وخطابت کے لئے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں پڑھاؤں گا۔مگر اذان سنت کے مطابق منبر کے سامنے خارج مسجد ہوگی۔لوگوں نے منظور کیا۔ پھر حضرت نے خطبۂ جمعہ سے پیشتر مسئلہ سمجھایا۔لوگوں نے مسئلہ حق جان اور مان کر قبول کیا اور اذان خطبہ بھی بیرونِ مسجد خطیب کے سامنے شروع ہوگئی۔ اذان خطبہ بیرونِ مسجد، خطیب کے سامنے ہونے کی سنت مبارکہ حضرت نے ہندوستان میں سیکڑوں مقامات پر جاری فرمائی۔ مثلاً جیت پور، گونڈل، برمارنگون، بھاؤپور، ڈوکم شریف، براؤں، فیض آباد، کانپور اور پیلی بھیت شریف وغیرہ۔[۱]

مالیگاؤں میں مدرسہ اہل سنت کا قیام:

حضرت نے مالیگاؤں کے قیام کے دوران مدرسۂ اہل سنت کی بنیاد ڈالی اور سنی بھائیوں نے جوش وخروش کے ساتھ اس مدرسہ اہلسنت کو ترقی پر پہنچایا مگر افسوس کہ بعض وجوہ سے اس کی ترقی رُک گئی۔ یہ حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت کا لگایا ہوا وہی باغ مدرسہ اہل سنت ہے جس میں آج حسام اہل سنت مولانا مولوی سید عبدالقادر صاحب قادری برکاتی قاسمی راندیری صدر مدرس ہیں۔[۲]

مالیگاؤں سے واپسی اور سورت تشریف آوری:

سورت کے احباب نے دعوت بھیجی اور بعد میں حامیٔ سنت مولوی حاجی غلام حسن صاحب مصنف ''دیوبندیت کا پاکیزہ فوٹوگراف'' کو مالیگاؤں بھیجا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت کو ساتھ لے کر سورت تشریف لائیں۔ بروز جمعہ مبارکہ ۲۱/ذی الحجۃ الحرام ۱۳۴۶ھ کو مالیگاؤں سے سورت براہِ دھولیہ روانگی ہوئی۔ رخصت کا منظر قابلِ دید تھا۔ مالیگاؤں موٹر اسٹینڈ پر

---

[۱] تفصیلی واقعات کے لئے رسالۂ مبارکہ ''فیض شہ دوعالم'' مطالعہ فرمائیں۔مجموعۂ مناظرہ بنام ''فتوحاتِ ابوالفتح'' جلد اول میں مکتبۂ حشمتیہ آستانۂ عالیہ حشمتیہ معصومیہ مشاہد نگر، ماہم شریف، ضلع گونڈہ سے شائع ہو چکا ہے۔الحمد للہ علیٰ ذالک۔

[۲] مالیگاؤں میں یہی مدرسہ اہل سنت اس وقت دار العلوم سنیہ حنفیہ کے نام سے جاری ہے۔منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

جہاں تک نظر جاتی تھی آدمی ہی آدمی دکھائی دیتے تھے۔اور ہر سنی حضرت کو با چشمِ تر رُخصت کر رہا تھا۔ بہت سے احباب دھولیہ تک اور بعض نردانہ اسٹیشن تک رخصت کرنے آئے۔سورت پہنچنے پر احمد آباد کے احباب نے دعوت دی اور اصرار کیا۔ محب سنیت جناب حاجی اسمٰعیل، حاجی صدیق قادری برکاتی نے محرم شریف کی مجالس کی دعوت دی۔احمد آباد میں جناب حاجی سلیمان ابراہیم صاحب قادری رضوی[۱] ایڈیٹر اخبار ''آفتاب اسلام'' ہفت روزہ گجراتی کے یہاں قیام ہوا۔

بمبئی تشریف آوری:

دوسرے روز مولانا حافظ سید نور الحق صاحب قادری برکاتی بمبئی سے تشریف لائے کہ بمبئی کے مسلمانانِ اہل سنت نے بھیجا ہے کہ حضرت بمبئی تشریف لائیں۔حضرت ۲۶/ذی الحجۃ الحرام ۱۳۴۶ھ کو بمبئی تشریف لائے اور ۲۷/ذی الحجۃ الحرام کو حضرت بابرکت عالی منزلت مولانا الحاج الشاہ پیر سید ابراہیم صاحب بغدادی دامت برکاتہم العالیہ[۲] سے شرف نیاز حاصل ہوا۔ یہ محفل عرس حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔حضرت شیر بیشۂ سنت کا بیان ہوا جن کو سن کر حضرت پیر سید ابراہیم صاحب بغدادی دامت برکاتہم العالیہ بہت خوش ہوئے۔ بیان کے بعد سینہ سے لگایا۔ بہت دُعائیں دیں۔دوسرے روز دعوت طعام کی اور ارشاد فرمایا۔ مولانا حشمت علی! دوسروں کو یہاں میرے پاس آنے کا وقت مقرر ہے مگر آپ کو ہر وقت اجازت ہے۔جس وقت مرضی ہو آجایئے۔ پھر دربان کو بلا کر حضرت کی طرف اشارہ کیا کہ ان کو پہچان لو۔ یہ مولانا صاحب جس وقت بھی آجائیں ان کو ہرگز ہرگز نہ روکنا اندر بلا کر بٹھانا اور فوراً مجھے خبر کرنا۔

تصلب فی الدین کی ایک عظیم مثال:

حضور مخدومی پیر سید ابراہیم صاحب قبلہ بغدادی اور حضور مظہر اعلیٰ حضرت علیہما الرحمۃ والرضوان یہ دونوں بزرگ جناب اسمٰعیل صاحب حشمتی الآنہ کمپنی والے کے یہاں تشریف فرما تھے جو مظہر اعلیٰ حضرت کے مرید تھے۔جناب اسمٰعیل صاحب حشمتی حضرت مظہر اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں آئے اور کہا کہ حضور آپ اپنی تقریر و تبلیغ میں کچھ نرمی کا انداز اپنالیں۔ اُن کی زبان سے اتنا سننا تھا کہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے فوراً عصا شریف اُٹھایا اور اپنے ہمرکاب حضرات سے فرمایا ''فوراً یہاں سے سامان اُٹھاؤ'' اور یہ کہتے ہوئے جناب اسمٰعیل صاحب حشمتی الانہ کے مکان سے باہر نکل آئے۔

جناب اسمٰعیل صاحب حشمتی کی اُس لمحہ یہ کیفیت ہوگئی کہ کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کریں؟ یہ ساری صورت حال

[۱] گجرات کی سرزمین پر اہل سنت وجماعت کے مشہور دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد کے سابق ناظم اعلیٰ جن کا وصال ہوگیا۔مولیٰ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔آمین۔منصور رضوی۔

[۲] حضرت کا بھی وصال ہوگیا۔حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سترہویں پشت کے شہزادے ہیں۔مزارِ پاک ناریل واڑی قبرستان میں ہے۔منصور رضوی

www.mazhareaalahazrat.com

جب حضرت مخدومی سید صاحب قبلہ نے دیکھی تو اسمٰعیل صاحب سے کہا کہ تمہاری دنیا وآخرت برباد ہو جائیگی، فوراً جاؤ اور حضرت سے معافی مانگو اور واپس مکان میں لے کر آؤ۔ اگر واپس نہ آئیں تو میرا نام لے کر کہنا کہ بلا رہے ہیں۔ اسمٰعیل صاحب اپنے مکان سے نکلے اور حضرت کی بارگاہ میں عرض کیا کہ حضور غلطی ہوگئی معاف فرمادیں، واپس گھر میں تشریف لے چلیں۔ اس پر شیر بیشۂ اہل سنت نے کہا کہ ''آخر یہ جملہ تمہاری زبان سے نکلا ہی کیوں؟ تم سے تو سنیت کی خدمت و اشاعت کی بڑی امیدیں وابستہ تھیں، اب میں تمہارے گھر میں نہیں جاسکتا''۔ اُس پر اسمٰعیل صاحب نے کہا کہ حضور! سید صاحب قبلہ بلا رہے ہیں۔ تب شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مخدومی سید صاحب کا نام سُن کر واپس گھر میں تشریف لائے۔

اُن سے معافی مانگو ورنہ مدینہ شریف تک معافی نہ ہوگی:

پائے دھونی میں ایک مجذوب رہا کرتے تھے۔ لوگ اُن سے دعا کراتے اور فائدہ پاتے۔ اسمٰعیل صاحب حشمتی الآنہ کمپنی والے جب کافی پریشانیوں سے دوچار ہونے لگے تو وہ بھی ایک دن انہی بزرگ یعنی اللہ کے ولی مجذوبِ کامل کی بارگاہ میں پہنچ گئے اور اپنی پریشانیوں کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی تو برجستہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی غلطی تو نہیں ہوئی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضور ایسی کوئی بات تو یاد نہیں۔ تو فرمایا کہ اچھا ٹھیک ہے جاؤ اور اچھی طرح سوچ سمجھ کر فلاں دن آؤ۔ وہ چلے گئے پھر جس دن طلب فرمایا تھا وہ حاضر ہوگئے۔ پھر اُن مجذوب صاحب نے پوچھا کہ کچھ یاد آیا کہ کیا غلطی ہوئی ہے؟ عرض کیا حضور! ایسی کوئی غلطی یاد نہیں آرہی۔ تو حضرت نے اشارہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کس سے مرید ہو؟ تو اُنہوں نے حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام پاک لیا اور اُس کے بعد اپنا واقعہ بیان کیا کہ ہاں مجھ سے ایک غلطی ہوگئی تھی کہ میں نے حضرت سے ردِّ وہابیہ کے معاملے میں نرمی برتنے کے تعلق سے عرض کیا تھا تو پیر و مرشد ناراض ہوگئے تھے۔ اتنا سنتے ہی وہ بزرگ جلال میں آگئے اور ارشاد فرمایا: جلدی اُن سے معافی مانگو ورنہ مدینہ شریف تک معافی نہ ہوگی۔ اللہ اکبر! کتنا بلند مقام ہے، کیسی عظیم شان ہے۔ ع

ولی را ولی می شناسد

ع جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

مولوی شبیر احمد دیوبندی کا فرار:

محرم الحرام ۱۳۴۷ھ کی چاندرات سے بیانات کا سلسلہ شروع ہوا یکم محرم کو خبر ملی کہ میمن محلہ ممبئی میں مولوی شبیر احمد دیوبندی کا گذشتہ رات بیان ہوا۔ حضرت نے فوراً ایک خط عقائد وہابیہ، دیوبندیہ پر مشتمل مولوی شبیر احمد کو بھیجا۔ اور وہ خط پوسٹر کے ذریعہ دوسرے روز شائع کر دیا۔ پوسٹر شائع ہونا تھا کہ مولوی شبیر احمد دیوبندی کو تیسری شب میں ہی مجالس محرم

www.mazhareaalahazrat.com

شریف چھوڑ کر بمبئی سے فرار ہونا پڑا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے رسالہ ''فیضِ شاہ دو عالم''۔[۱]

مجالس محرم میں سلام با قیام کا آغاز

بانی بھی حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمہ

حضرت نے ملاحظہ فرمایا کہ بمبئی کی مجالس میں اب دیو بندیوں نے آنا شروع کیا ہے تو آپ نے علمائے اہل سنت کو جمع کیا اور فرمایا کہ میں نے ان مجلسوں کے آخر میں قیام تعظیمی و صلاۃ و سلام شروع کر دیا ہے تا کہ سُنی اور وہابی کی عوام کو پہچان ہو۔ لہٰذا آپ حضرات بھی ختم بیان پر صلاۃ و سلام مع قیام شروع کریں۔ علمائے کرام نے اس کو منظور کیا اور بمبئی کی مجالس محرم میں قیام و سلام جاری ہو گیا۔ اس کے بانی بھی حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں۔ فالحمد للہ[۲]

بریلی شریف میں دیو بندیوں کا چیلنج مناظرہ اور فرار:

بمبئی سے واپسی پر بریلی شریف میں قلعہ کی سرائے میں حضرت کے سہ روزہ بیانات مقرر ہوئے۔ بیان کے بعد جلسہ گاہ میں ہی دیو بندیوں کی ایک تحریر مناظرہ آئی۔ حضرت نے اُس کا جواب دیا۔ دوسرے روز بیان کے درمیان اس تحریر کا جواب آیا جس میں فرار کی گلیاں تلاش کی گئیں تھیں۔ حضرت نے اسی وقت قلم برداشتہ اس کا جواب تحریر فرمایا کہ کل بعد عشاء اسی جلسہ گاہ میں اپنے مولویوں کو لے کر آجاؤ۔ اور اپنے اکابر تھانوی و انبیٹھی و گنگوہی و نانوتوی کے کفر و اسلام پر مناظرہ کرلو۔ پہلے اپنے اور اپنے طواغیت کے اسلام کا ثبوت دو۔ توبہ کر کے سنی مسلمان بن جاؤ پھر اور دیگر مسائل پر گفتگو ہوگی۔ حضرت نے اس مضمون کا خط بھیجا اور آئندہ کل مناظرہ کا اعلان کر دیا۔ بانیانِ جلسہ کو بلا کر ہدایت کی کہ کل اس ممبر کے سامنے ایک اور اسٹیج بنانا اور یہ دھیان رہے کہ دیو بندی مولوی تمہارے بلائے ہوئے آئیں گے۔ ان کے ساتھ کوئی برا سلوک ہرگز ہرگز نہ ہونے پائے۔

چنانچہ دوسری شب میں بہت عظیم الشان مجمع ہوا۔ آمنے سامنے دو اسٹیج بنے اہل سنت کا ممبر حضرت شیر بیشۂ سُنت اور دوسرے حضرات علمائے اہل سنت سے بھرا ہوا تھا۔ مگر سامنے کا اسٹیج بالکل خالی تھا۔ انتظار کے بعد آدمی بلانے کیلئے بھیجے گئے۔ لیکن کسی وہابی دیو بندی مولوی میں آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ پھر حضرت نے فرمایا اور وہابیہ کی کتابیں دکھا کر دیو بندیوں

---

[۱] رسالۂ مبارکہ مجموعۂ مناظرہ بنام ''فتوحاتِ ابوالفتح''، جلد اول میں مکتبۂ حشمتیہ آستانۂ عالیہ حشمتیہ معصومیہ مشاہد نگر، ماہم شریف، ضلع گونڈہ سے شائع ہو چکا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

[۲] حضور شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کی جاری فرمائی ہوئی یہ رسمِ سعید اور دستورِ عشق بحمدہٖ تعالیٰ آج بھی بمبئی میں مجالس محرم میں جاری ہے۔ اور ہندوستان کے تمام شہروں میں بھی رائج اور معمولاتِ اہل سنت میں شامل ہو چکا ہے۔ اور مجالسِ اہل سنت و مخالفین اہل سنت کے درمیان امتیازی نشان قائم ہے۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

کے کفریات ثابت فرمائے، وہابیت دیوبندیت کے پرخچے فضائے آسمانی میں اُڑائے۔ سنیوں کے قلوب منور ہوئے۔ اور عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ وسلم کے جلوؤں سے نورانی ہوئے۔ آخر شب میں صلاۃ وسلام ودعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت مولانا نعیم الدین صاحب کی دعوت پر مرادآباد تشریف آوری

اور

مرادآباد میں شیر بیشۂ سنت کا نعرۂ حق:

اور احراری لیڈر عطاء اللہ شاہ بخاری کا فرار:

مرادآباد میں احراری لیڈر عطاء اللہ شاہ بخاری دیوبندی کا دس روزہ پروگرام مقرر ہوا اور پوسٹر شائع ہوا۔ مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی نے اس کے مقابل حضرت شیر بیشۂ سنت کو دعوت نامہ بھیجا اور آپ کے پندرہ روزہ پروگرام کا پوسٹر شائع کرایا۔

حضرت کو دعوت نامہ ملا اور تاریخ مقررہ پر آپ مرادآباد پہنچ گئے اور عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے پھکڑ باز، لطیفہ گو کی تقریروں کو اپنی حق بیانی سے بفضلہ تعالیٰ وبعونِ حبیبہٖ علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ وادوم التحیۃ بالکل ناکام بنایا ان کے پنڈال میں سناٹا چھا گیا۔ دیوبندی سخت پریشان ہوئے تو یا کوتوال الغیاث یا کلکٹر المدد کے وظیفے پڑھنے لگے۔

یارسول اللہ کہنا جس دھرم میں شرک تھا — المدد یا کوتوال اُن کا وظیفہ ہو گیا

جب حکومت کی طرف سے بھی ناکام ہوئے اور حضرت شیر بیشۂ سنت کے پُرامن جلسوں پر کوئی پابندی نہ لگی تو بخاری دیوبندی کو پانچ، چھ بیانوں کے بعد ہی کسی بیماری کا بہانہ کر کے مرادآباد سے بھاگنا پڑا۔ اور حضرت نے پندرہ روز کا پروگرام کر کے مراجعت فرمائی۔

مالیگاؤں میں حضرت تاج العلماء کو بلانا:

۱۳۷۴ھ میں حضرت تاج العلماء مولانا مفتی حکیم سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شیر بیشۂ سنت نے مالیگاؤں مدعو کیا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت خود ایک ماہ پیشتر مالیگاؤں تشریف لائے۔ اور ۱۴؍ شعبان المعظم کو حضرت تاج العلماء علیہ الرحمہ کی آمد پر بہت ہی عظیم الشان جلوس وجلسۂ استقبال کا پروگرام مرتب کیا۔ اور پھر حضرت تاج العلماء قبلہ تشریف لائے تو مالیگاؤں میں گرنا ندی سے جلوس نکالا گیا۔ مالیگاؤں کی تاریخ میں یہ بے

www.mazhareaalahazrat.com

نظیر جلوس تھا۔

مالیگاؤں کے بعد حضرت تاج العلماء بمبئی تشریف لائے۔ بمبئی سے حضرت شیر بیشۂ سنت نے حضور تاج العلماء کے ساتھ کاٹھیاواڑ کا پروگرام مرتب فرمایا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت کی یہ وہ عظیم خدمات دینیہ ہیں جن کی ماضی قریب میں مثال نہیں ملتی۔ اور جو قطعاً بے لوث خدمات ہیں۔

سنبھل کا مناظرہ

مولوی منظور سنبھلی کا اس کے ہی وطن سنبھل میں فرار

تاریخ مناظرہ: ۲۴/۲۵/۲۶/ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۴ھ دن جمعرات، جمعہ، ہفتہ

اس سے پہلے دورانِ قیام بریلی شریف میں منظور سنبھلی نوٹی ترک نے اہل سنت کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ آپ نے منظور کے وطن سنبھل پہنچ کر مناظرہ کیا اور تین دن کے مناظرہ میں پیشہ ور مناظر وہابیہ دیوبندیہ کو ناک چنے چبوادیئے جو روداد مناظرہ سے خوب ظاہر ہے۔ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت نے کس شان سے اسلام کے جھنڈے نصب فرمائے۔ اور سنیت کے پرچم لہرائے، قادریت و رضویت کے ڈنکے بجائے۔ **فللہ الحمد**۔

اس مناظرے کی خاص وجہ یہ رہی کہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی تمنا تھی کہ میں منظور سنبھلی کو اُس کے ہی وطن میں جا کر شکست دوں۔ حُسنِ اتفاق کہ سنبھل میں حضرت مولینا اجمل شاہ صاحب نے حضرت شیر بیشۂ سنت کو بلوایا۔ اور حضرت شیر بیشۂ سنت کے کفر شکن مواعظ کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو ایک مہینہ تک جاری رہا۔ لوگ جوق در جوق آپ کے مواعظِ حسنہ میں شریک ہوتے رہے۔ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے دیوبندی عقیدوں کی پول کھول کر رکھ دی۔ سینکڑوں بھائی جو دیوبندیوں کے جال میں پھنسے ہوئے تھے الحمدللہ پختہ سنی ہو گئے۔

جب یہ ساری صورت حال دیوبندیوں نے دیکھی اور یہ منظر نظر آنے لگا کہ جو غریب اہل سنت ان کے دھوکے میں پھنسے ہوئے تھے وہ بے زار ہونے لگے اور روٹیوں میں فرق نظر آنے لگا تو ایسی صورت گڑھی جس سے مناظرے کا نام بھی ہو جائے اور مناظرہ نہ ہونے پائے۔ لہٰذا یہ چال چلی کہ بریلی شریف کے علمائے کرام سے مناظرہ کی مکاتبت شروع کر دی اور اُن کے تمام اخراجات کا بار اپنے اوپر لیا اور عوام پر یہ ظاہر کرایا کہ دیکھو ہم کس قدر طالب حق ہیں کہ مناظرہ پر بھی تیار ہیں اور فریقین کے اخراجات کا بوجھ بھی اپنے اوپر لے لیا اور دل میں سوچ رکھا تھا کہ علمائے بریلی ہمیں کیا منھ لگائیں گے وہ تو ہمارے بڑوں کو دبائے ہوئے ہیں لیکن اتنا فائدہ ضرور ہوگا کہ عوام کو بتائیں گے کہ اگر علمائے بریلی میں ہمت ہوتی یا مذہب اہل سنت میں حقانیت ہوتی تو ضرور مقابلہ کرتے اور مناظرہ کے لئے آجاتے اور اس طرح اپنا اُلو سیدھا کرلیں گے۔ مگر

www.mazhareaalahazrat.com

بیچاروں کی قسمت یاور نہ تھی۔ مختصر یہ کہ سنبھل کی سرزمین پر یہ یادگار تاریخی مناظرہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت اور منظور سنبھلی کے درمیان ہوا۔

شیر بیشۂ اہل سنت کے دلائل و براہین کو سن کر مجمع پر نہایت گہرا اثر پڑا۔ مولوی منظور سنبھلی کے لاجواب اور عاجز و مغلوب ہونے کا تمام حاضرین احساس کر رہے تھے۔ مولوی منظور کی حالت زار قابل دید تھی۔ ان کا اور ان کی ساری جماعت کا دم خشک ہو رہا تھا۔ چہروں پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ رنگ زرد پڑ گئے تھے۔ مولوی منظور مسکرانا (جو اُن کی عادت تھی) بھول گئے تھے۔ سکوت کی مہر منھ کو لگی ہوئی تھی۔ تصویر حیرت بنے بیٹھے تھے۔ ان کے طرف دار شرم سے سر جھکائے بیٹھے تھے۔ عجب منظر تھا جب شیر بیشۂ سنت اتنے عظیم الشان مجمع میں ان کو تائب ہونے کے متعلق فرما رہے تھے۔ ہر شخص حق و ناحق اور باطل و غیر باطل کا امتیاز کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اُس نے حق کا بول بالا کیا۔ اہل حق کو فتح و نصرت عطا فرمائی اور اہل باطل کو شکست دے کر ذلیل و رسوا کیا۔

وہابیہ کی شکست کا قدرتی منظر:

جب مولوی منظور صاحب کی آخری تقریر ختم ہوئی تو ایک لحیم شحیم شخص ان کی جماعت کے تخت پر پہنچے اور اپنے مناظر صاحب کو اُٹھانا چاہا۔ بے چارے کو خود اپنے آپ کو سنبھالنا دشوار تھا دوسرے کا بوجھ کیونکر برداشت کر سکتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دیوبندی مناظر کا سر نیچے اور پاؤں اوپر، عمامہ کہیں جا پڑا، چشمہ کہیں گر پڑا۔ حقیقتاً یہ قدرتی تہدید تھی جو دربارِ رسالت علیہ الصلاۃ والسلام کے بدگویوں کو ہونی چاہئے۔ عجب منظر تھا اور پانچ چھ ہزار آدمیوں کی نگاہیں اس میں اور لطف پیدا کر رہی تھیں۔

جب شیر بیشۂ سنت کی تقریر ختم ہوئی تو فوراً اہل سنت نے ہاتھوں ہاتھ ان کو اپنے سروں پر اُٹھالیا اور اُسی مجمع میں ہار پھول گلے میں ڈالے گئے۔ اور پھر وہاں سے قیام گاہ کی طرف جلوس اُٹھا۔ سوا اُن چند افراد کے تمام حاضرین جلوس میں شریک تھے۔ اللہ اکبر اور یارسول اللہ کے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے فاتح عالم کی قیام گاہ تک پہنچے۔ وہاں پہنچ کر نمازِ عصر ادا کی اس کے بعد حضرت مولٰینا مولوی محمد اجمل شاہ صاحب دام مجدہٗ نے اپنے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جناب چودھری خورشید علی خاں صاحب حشمتی نے اہل سنبھل کی طرف سے علماء کا شکریہ ادا کیا۔ پھر شیرِ سنت نے اہل سنت کی اس فتح مبین کے شکریہ میں مختصر طور پر میلاد شریف پڑھا اور تمام مجمع نے کھڑے ہو کر اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم کی سرکار میں صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور اسی پر جلسہ برخاست ہوا۔

اُس دن وہابیوں کے گھروں میں ماتم برپا تھا۔ اہل سنت سے منھ چھپاتے پھرتے تھے۔ سب کی زبانوں پر مہر سکوت لگی ہوئی تھی۔ اپنی ذلت و رسوائی کا اچھی طرح سے خود احساس تھا۔ مگر اہل سنت کو گالیوں سے یاد کرنے کے سوا اور کچھ

www.mazhareaalahazrat.com

بس نہ چلتا تھا۔نشست گاہیں سرد پڑ گئی تھیں۔بعضوں نے ہفتوں تک گوشہ نشینی اختیار کرلی، کتنوں نے کچھ زمانہ تک بازار کی آمدورفت بند کردی۔اور اکثر نے اپنے خیالاتِ باطلہ سے توبہ کی۔

اس مناظرے کی ایمان افروز اور نہایت دلچسپ تفصیلات جاننے کیلئے کتاب ''مناظرہ سنبھل'' جو اس مناظرے کی تفصیل اور حقائق پر مشتمل روداد ہے ضرور مطالعہ کریں بالخصوص علماء وطلبہ کے لئے تو نہایت ضروری ہے۔[۱]

کانپور کا مناظرہ اور قاتلانہ حملہ:

۱۳۴۸ھ کی بات ہے کہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطاباتِ مبارکہ و بیاناتِ طیّبہ کا سلسلہ شہر کانپور میں شروع ہوا تو لوگوں پر حقیقت واضح ہوتی ہوگئی نیز مولوی اشرفعلی تھانوی نے سرزمینِ کانپور پر رہ کر جو تقیہ بازی کی تھی اس کا بھی پردہ خوب چاک کیا۔سارے دیوبندی وہابی بوکھلا گئے اور مناظرہ کے لئے اپنے مولویوں سے رابطہ کرنا شروع کیا مگر کسی میں ہمت نہ ہوئی کہ وہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے سامنے آئے یہاں تک کہ مولوی عبدالشکور کاکوروی نے بھی کہا جب تک مولانا حشمت علی صاحب کانپور میں ہیں ہم نہیں آسکتے۔بالآخر وہابی مدرسوں کے مدرسین وطلبہ محلہ بڑے بوچڑخانہ، قلی بازار کے جلسے میں شر و فساد کی غرض سے پہنچ گئے۔درمیانِ تقریر ہنگامہ کرنے لگے اور اسی درمیان قاری عبدالرحیم نامی دیوبندی مولوی نے بڑی بھاری کلہاڑی سے جو اپنے کپڑوں میں چھپائے ہوئے تھا حملہ کردیا مگر خداو رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے فضل وکرم نے اس کی ناپاک کوشش کو ناکام بنادیا۔پھر دیوبندیوں نے خود ہی جاکر تھانے میں یاپولیس المدد اور یا کوتوال الغیاث کا شور مچایا۔حملہ کرنے والے قاری عبدالرحیم کے ساتھ مولوی عبدالمجید، مولوی عبدالستار اور مولوی عثمان وغیرہ بھی خاص طور سے شامل تھے۔داروغہ عبدالجلیل صاحب کی تفتیش کے بعد دیوبندیوں کی خوب ذلت ہوئی۔فالحمد للہ علیٰ ذالک۔[۲]

---

[۱] یہ کتاب عسکری اکیڈمی چمنِ فاطمی درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت پیلی بھیت شریف سے شائع ہوچکی ہے۔مجموعۂ مناظرہ بنام ''فتوحاتِ ابوالفتح'' جلد اول مطبوعہ مکتبۂ حشمتیہ آستانۂ عالیہ حشمتیہ معصومیہ مشاہدنگر، ماہم شریف، ضلع گونڈہ میں بھی شامل اشاعت ہے۔الحمد للہ علیٰ ذالک۔

[۲] تفصیل مجموعۂ مناظرہ بنام ''فتوحاتِ ابوالفتح'' جلد اول مطبوعہ مکتبۂ حشمتیہ آستانۂ عالیہ حشمتیہ معصومیہ مشاہدنگر، ماہم شریف، ضلع گونڈہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

www.mazhareaalahazrat.com

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

برما رنگون میں

حضرت شیر بیشۂ سنت

مظہر اعلیٰ حضرت

کی

پہلی تشریف آوری

۳۱/ اکتوبر ۱۹۳۰ء

www.mazhareaalahazrat.com

برما رنگون میں حضرت شیر بیشۂ سنت کی تشریف آوری

مولوی انور شاہ کشمیری، مولوی شبیر احمد دیو بندی کا فرار

۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ء میں جناب انور شاہ کشمیری صدر مدرس دیو بند اور جناب شبیر احمد صاحب دیو بندی ڈیڑھ ماہ کا پروگرام بنا کر رنگون پہنچے اور ان دونوں کی تقریریں شروع ہوئیں۔ رنگون کے مسلمانان اہل سنت نے حضرت شیر بیشۂ سنت کی خدمت میں دعوت حاضر کی اور ایک پوسٹر شائع کیا جو رنگون میں تقسیم ہوا۔ نیز ان مولویوں کو بھی بھیجا کہ ۱۳؍ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو حضرت شیر بیشۂ سنت رنگون تشریف لا رہے ہیں لہٰذا آپ دونوں صاحبان اس وقت تک رنگون میں قیام کریں اور حضرت کے آنے پر مسلمانوں کے مجمع عام میں اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں اور اس کے بغیر یہاں سے جانا آپ کا کُھلا ہوا فرار ہوگا۔ پوسٹر کا شائع ہونا تھا کہ ان دونوں مولویوں نے تمام پروگرام چھوڑ کر رنگون سے روانہ ہونے کی تیاری کی۔ حضرت جس تاریخ کو کلکتہ سے جہاز میں روانہ ہوئے اس کے دوسرے روز کے جہاز میں یہ دونوں مولوی صاحبان رنگون سے کلکتہ روانہ ہوئے یہ کہتے ہوئے کہ ؎

جان بچی سو لاکھوں پائے　　　لوٹ کے بدھو گھر کو آئے

Mazhar-e-Aala Hazrat

میرا پیشہ ردِ وہابیت ہے:

جہاز رنگون کے ساحل پر لگنے سے پہلے ٹھہرا اور ڈاکٹر وسی، آئی، ڈی وغیرہ آئے اور تمام مسافروں سے اُن کے نام پتہ وغیرہ معلوم کرنے لگے۔ حضرت کے پاس بھی آئے۔ آفیسر نے نام، ولدیت اور پتہ معلوم کر کے لکھا۔ پھر سوال کیا کہ آپ کا پیشہ کیا ہے؟ حضرت نے فرمایا ''میرا پیشہ رَدِّ وہابیت ہے'' آفیسر نے کہا مولٰنا صاحب میں آپ سے آپ کی تجارت یا ملازمت کے بارے میں پوچھ رہا ہوں؟ ارشاد فرمایا میں نے بھی تو بتایا کہ میرا پیشہ ردِ وہابیت ہے۔ آفیسر پھر بولا میری سمجھ میں بات نہیں آئی، میں کیا پوچھتا ہوں اور آپ کیا جواب دیتے ہیں۔ اچھا یہ بتائیے یہ ردِ وہابیت کمپنی کہاں ہے؟ حضرت نے مسکرا کے فرمایا آپ کے دریافت کرنے کا مطلب یہی تو ہے کہ میرے اور میرے اہل وعیال کی روزی حاصل ہونے کا ذریعہ کیا ہے؟ وہ بولا جی مولٰنا صاحب! یہی میں معلوم کر رہا ہوں۔ حضرت نے فرمایا وہی جواب دے رہا ہوں، یہ ردِ وہابیت کسی کمپنی یا فیکٹری کا نام نہیں، میں اپنے خدا اور رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) کے دشمنوں اور ان کی بارگاہ کے گستاخوں کا رد کرتا ہوں خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو اور میرے اہل وعیال کو کھلاتے پلاتے، پہناتے ہیں لہٰذا میرا پیشہ دشمنانِ دین کا رد یعنی ردِ وہابیت تحریر کیجئے۔

www.mazhareaalahazrat.com

جانچ کے بعد جہاز رنگون کے ساحل پر لگا۔ ہزاروں سنی مسلمان آپ کے استقبال کے لئے آئے تھے۔ سیڑھی لگی اور کچھ سنی حضرات ہار پھول وغیرہ لے کر جہاز کے اوپر آئے۔ جناب سیٹھ اسمٰعیل عطاس، سیٹھ محمد ہاشم بھڑوچہ اور سیٹھ محمد حسین جیوا صاحبان جہاز پر آئے۔ مگر وہ حضرت سے ناواقف تھے۔ اور حضرت بھی ان کو پہچانتے نہیں تھے۔ لہٰذا یہ حضرات اوپر تلاش کرنے لگے۔ حضرت نیچے آگئے۔ یہ لوگ جہاز کے اوپر تلاش کرکے پریشان ہوگئے۔ حضرت ٹکٹ دے کر دروازے کے باہر آئے تو استقبال کرنے والوں میں جان پہچان کے کچھ لوگ ملے۔ انہوں نے بڑھ بڑھ کر دست بوسی کی، ہار وغیرہ پیش کئے اور نعرے بلند کئے۔ ہاشم بھڑوچہ کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میری کسی سے جہاز پر ملاقات نہیں ہوئی۔ اب ان لوگوں نے جب بندرگاہ سے جہاز کے اوپر دیکھا تو یہ تینوں حضرات ہاتھ کے اشارے سے بتارہے تھے کہ حضرت نہیں ہیں۔ تو ان لوگوں نے اشارہ کیا کہ آپ لوگ آیئے حضرت یہاں تشریف لے آئے۔ اب یہ لوگ آئے اور ہار وغیرہ پیش کئے۔ پھر حضرت کو جلوس کے ساتھ سجی ہوئی کار میں سورتی مسجد کے سامنے سے لے گئے۔ اور مغل اسٹریٹ میں ہاشم محمد بھڑوچہ کے مکان پر قیام ہوا۔ مکان پر ان لوگوں نے مولویانِ دیوبند کا فرار ہونا بتایا۔ حضرت نے سن کر فرمایا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ناشتہ وغیرہ کے بعد میزبان نے کہا کہ آج جمعہ ہے کچھ دیر آرام فرمالیں پھر نمازِ جمعہ کی تیاری کرنا ہے۔ حضرت نے عمامہ اُتارا، شیروانی، صدری اُتاری اور آرام کی غرض سے لیٹ گئے۔ برابر کے کمرے میں یہ تینوں مذکورہ بالا لوگ اور بعض دیگر حضرات میمنی زبان میں باتیں کرنے لگے کہ ہم کو دھوکہ ہوگیا۔ ہم سمجھے تھے کہ مولٰینا حشمت علی بڑی شان وشوکت والے عالم ہوں گے۔ مگر یہ تو بہت سیدھے سادے اور کم عمر ہیں یہ وہابیوں دیوبندیوں کے مولویوں کو کیا جواب دیں گے؟ (اُس وقت حضرت کی عمر شریف صرف تیس سال تھی)

حضرت شیر بیشۂ سنت سبھی زبانیں جانتے تھے۔ میمنی زبان میں ان کی یہ باتیں سن کر حضرت نے خیال فرمایا کہ اب ہمیں ان لوگوں کے سامنے امتحان دینا ہوگا۔ ان لوگوں کے یہ خیالات صرف حضرت کی سادگی اور بناوٹ وتصنع سے دوری کی وجہ سے تھے۔ چنانچہ جب نماز جمعہ کے لئے قیام گاہ سے چلے تو ایک معمولی سی پرانی کار میں حضرت کو بنگالی مسجد لائے۔ حضرت نے مسجد میں سنتیں ادا فرمائیں۔

نماز جمعہ کی امامت بنگالی مسجد میں:

حضرت مولٰینا سید احمد صاحب خطیب و امام بنگالی مسجد نے خطبہ پڑھنے کے لئے عرض کیا۔ حضرت نے فصیح وبلیغ عربی میں زبانی خطبہ پڑھا۔ نماز جمعہ کی جماعت میں کچھ عربی حضرات نجدیوں کے ستائے ہوئے موجود تھے۔ انہوں نے جو عربی خطبہ سنا تو کیف ومستی میں جھومنے لگے پھر رونے لگے۔ پھر حضرت نے نماز جمعہ کی امامت فرمائی۔ قرأت سن کر تو

www.mazhareaalahazrat.com

سب ہی مسرور ہوئے۔ بعد نماز حضرت کے بیان کا اعلان ہوا۔ سنت و نفل اور دُعائے ثانی کے بعد حضرت نے بیان شروع فرمایا۔ اب تو عوام و خواص تمام پر کیف و سرور کا عالم طاری تھا۔ اب ان تینوں گفتگو کرنے والوں کے خیال تبدیل ہوئے۔ اور انہیں یقین ہوگیا کہ واقعی یہ کوئی جوہر ہیں۔ بیان ختم ہوا۔ صلاۃ و سلام و دعا کے بعد دست بوسی و قدم بوسی کا سلسلہ شروع ہوا۔ جب سب رخصت ہوئے تو حضرت مسجد کے باہر آئے تو ایک خوبصورت کار دروازہ پر کھڑی تھی اور ہاشم بھڑوچہ اس کا دروازہ کھولے کھڑے تھے۔ حضرت فرماتے تھے کہ میں مسجد کی سیڑھیاں اُتر کر کنارے کھڑا تھا کہ وہ پرانی سڑیل کار آئے گی۔ اور اسی میں مجھے جانا ہے۔ یہ ہاشم بھڑوچہ نہ جانے کس کے لئے کار لائے ہیں۔ جب میں رُک گیا تو ہاشم بھڑوچہ نے بلایا اور عطاس صاحب جوان کے برابر کھڑے تھے اُنھوں نے بھی اُسی کار کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ حضرت تشریف لائیں یہ کار حاضر ہے۔ حضرت مُسکرائے اور اس خوبصورت کار میں بیٹھے۔ فرماتے میں نے اپنے دل میں کہا الحمدللہ! ان سُنّیوں کے امتحان میں کامیاب ہوگیا۔

شب میں مغل اسٹریٹ مین روڈ پر حضرت کا بیان ہوا۔ مغل اسٹریٹ مسلمانوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی آدمی ہی آدمی نظر آرہے تھے۔ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان سن کر مسلمان مست ہو رہے تھے۔ نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت سے فضا گونج رہی تھی۔ تقریباً دو بجے شب میں صلاۃ و سلام و دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

مظہر اعلیٰ حضرت کی خطابت کی تاثیر:

اب تو بیانات کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ اور روزانہ بیان ہونے لگا۔ حضرت کے بیانات کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ جہاں چند بیانات ہوئے وہاں کے معمولی پڑھے لکھے سنی عوام بھی دیوبندیوں سے گفتگو کرنے لگتے۔ اور دیوبندی عوام تو عوام ان کے مولویوں کو بھی لاجواب کر دیتے۔

یہ رنگ جب رنگون میں ظاہر ہوا تو دیوبندیوں پر سخت مصیبت آگئی۔ چند روز کے بعد حامی سنت ماحیٔ بدعت حضرت مولٰنا مولوی قاضی احسان الحق صاحب مفتی بہرائچ شریف مدرسہ اہل سنت و جماعت مراد آباد کی سفارت کے سلسلے میں رنگون تشریف لائے تو حضرت نے قاضی صاحب کو اپنے ہی پاس ٹھہرایا۔ رنگون کے مختلف محلوں میں حضرت کے مسلسل ۲۶ / بیان ہوئے۔

مانڈلے تشریف آوری:

اسی دوران رنگون سے قریب مانڈلے کے احباب اہل سنت نے حضرت کی خدمت میں دعوت پیش کی اور بہت اصرار کیا اور عرض کیا کہ حضرت رنگون کا رنگ بدل گیا۔ کوچہ کوچہ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نعروں سے

www.mazhareaalahazrat.com

گونج رہا ہے۔ دیوبندی مولویوں، مفتیوں کو سانپ سونگھ گیا، کسی کو مناظرہ کی ہمت نہ ہوئی۔ حضرت اب مانڈلے تشریف لائیں۔ حضرت نے ان احباب کی دعوت قبول کی اور مانڈلے پہنچے۔ وہاں کے سنیوں نے بہت شاندار جلوس نکالا۔ اور رات میں بہت شاندار اجلاس میں حضرت کا بیان ہوا۔ اور اعلان ہوا کہ اس موقع پر تین بیان مانڈلے میں ہوں گے۔ اور اس کے بعد واپسی ہوگی۔ کیونکہ حضرت شیر بیشۂ سُنت کو بلیا کے مناظرے میں ۱۰ / دسمبر کو پہنچنا ہے۔

مانڈلے کے وہابیوں کا چیلنج مناظرہ:

۳۰/ نومبر کو مانڈلے کی سورتی مسجد کے متولیوں کی طرف سے جو دیوبندی وہابی ہیں بعد نماز عشاء جب کہ حضرت بیان کے لئے جانے والے تھے ایک تحریر آئی کہ مناظرہ کے لئے وقت مقرر کریں تا کہ ہم غلام علی شاہ اور دیگر علماء کو مدعو کر سکیں۔ اہل سنت کی طرف سے جونی مسجد مانڈلے کے متولیوں نے فوراً جواب دیا کہ کل صبح ۸/ بجے آپ کا (دیوبندیوں کی) سورتی مسجد میں مناظرہ ہوگا۔ اور جلسہ کے اختتام پر یہی اعلان ہو گیا۔

صبح کے وقت مناظرہ پر سنی مسلمان سورتی مسجد جانا شروع ہوئے تو دیکھا کہ مسجد کے دروازے پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت شیر بیشۂ سنت سورتی مسجد پہنچے۔ سنیوں نے نعرے لگائے اور بد دینوں کے دل دہلائے۔ حضرت سے عرض کی کہ مسجد کے دروازوں میں قفل لگے ہیں۔ حضرت نے متولیوں کو بلایا اور فرمایا کہ تمہارے بلانے پر آیا ہوں۔ لہٰذا دروازے کھلواؤ۔ اور اپنے وہابی دیوبندی، راندیری مولویوں کو بلاؤ اور مناظرہ کراؤ۔ بہت غیرت اور شرم دلانے پر ٹرسٹیوں نے مسجد کے دروازے کھلوائے۔ حضرات علمائے اہل سنت اور سنی احباب مسجد میں داخل ہوئے۔ سنیوں کے نعروں سے مسجد گونج رہی تھی۔ اس وقت مانڈلے کے وہابیوں دیوبندیوں کا سٹپٹانا، پھڑ پھڑانا، بلبلانا، تلملانا، قابلِ دید تھا۔

مولوی غلام علی شاہ کا فرار:

حضرت کی طرف سے بار بار اعلان ہو رہا تھا کہ ہم تمہارے بلانے پر آئے ہیں اپنے مولویوں کو حجرے سے باہر نکلواؤ، اور اپنے اکابر کے کفر واسلام پر جلد مناظرہ کراؤ۔ یا جب چاہے کراؤ۔ ابھی کراؤ، دوپہر کو کراؤ۔ مگر کراؤ۔ ہم تو تمہارے بلانے پر آئے ہیں۔ لہٰذا بغیر مناظرہ کے ہم نہیں ہٹیں گے۔ مگر حیلے بہانے بناتے رہے۔ کبھی نقضِ امن کا اندیشہ بتاتے، کبھی کچھ اور بہانہ ڈھونڈتے۔

دیوبندیوں کے منہ پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ ایک رنگ آتا ایک رنگ جاتا۔ ان کا مولوی غلام علی شاہ اپنی ساری دلیری اور جرأت فراموش کر چکا تھا۔

بالآخر دیوبندیوں نے یا پولیس المدد پکارا اور پولیس اسٹیشن پہنچ کر فریاد کی کہ مولینا حشمت علی صاحب ہزاروں

www.mazhareaalahazrat.com

آدمیوں کو لے کر ہماری مسجد کو لوٹنے آ گئے ہیں، ہماری مدد کرو۔ پولیس نے شب کے جلسہ میں اعلان سنا تھا اور طرفین کی تحریر کو بھی سنا تھا اس لئے اُن کی بات کا یقین نہ کیا۔ بلکہ ان دیوبندی فریادیوں پر لعنت ملامت کی اور کہا کہ تم لوگ ان کو خط لکھ کر بلاتے ہو، مناظرہ کی دعوت دیتے ہو اور پھر ہمارے پاس آ کر جھوٹی فریاد کرتے ہو۔ جاؤ اور جا کر پہلے اپنے مولوی کو وہاں سے ہٹا دو پھر وہ خود ہی چلے جائیں گے۔

دیوبندی مجبور ہوئے اور انھوں نے آ کر مولوی غلام علی شاہ کو وہاں سے ہٹا دیا پھر حضرت نے صلاۃ وسلام پورے مجمع کے ساتھ پڑھا اور فتح و فیروزی کے ساتھ وہاں سے واپس آئے۔ سنیوں نے تکبیر و رسالت کے نعرے بلند کئے اور بفضلہ تبارک وتعالیٰ مانڈلے سے رنگون آئے۔ اور مناظرہ بلیا میں ۱۰ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو پہنچنے کی تیاری شروع کردی۔ جس کا اعلان ہفتہ عشرہ پہلے ہی کر دیا تھا۔

دیوبندیوں کا چیلنج مناظرہ:

۳ر دسمبر کو جب دیوبندی یہ معلوم کر چکے کہ ٹکٹ آ گیا ہے۔ کلکتہ ٹیلیگرام بھی کر دیا ہے۔ تو شام کو ۵ر بجے ایک جاہل مجہول کے نام سے ایک اشتہار شائع کیا کہ ۹ر دسمبر کو مولوی عبدالشکور کاکوروی رنگون آ رہے ہیں۔ لہٰذا اُن سے مناظرہ کر کے جائیے۔ ورنہ مولٰینا حشمت علی کا فرار ہوگا۔

پھر اسی مجہول کے نام سے ایک تحریر بھی اسی مضمون کی آئی جس کی طرف کوئی توجہ نہ کی گئی۔ تو ۴ر دسمبر کو جس دن جہاز سے روانہ ہونا تھا صبح یعقوب گورا باوا، ظفر احمد تھانوی، احمد اشرف راندیری، اسمٰعیل صادق، غلام حسین پٹیل وغیرہم سات آدمیوں کے دستخطوں سے تحریر آئی کہ مولانا حشمت علی قیام کریں اور مناظرہ کر کے جائیں ورنہ ان کا فرار ہوگا۔

اس تحریر کے دو سنگین پہلو تھے۔ اگر شیر بیشۂ سنت یہاں ٹھہر گئے تو بلیا کے وہابیوں اور دیوبندیوں کو اپنی فتح منانے کا موقع ملے گا۔ اور اگر بلیا چلے گئے تو یہاں ان کا فرار چھاپ دیا جائے گا۔ یہ تحریر پا کر حضرت نے کلکتہ ٹیلگرام دیا کہ ۹ر دسمبر کو عبدالشکور کاکوروی آ رہا ہے۔ میں اُس سے مناظرہ کے لئے ٹھہر گیا ہوں۔ بلیا کے مناظرہ میں کوئی اور مناظر بھیجو۔ پھر ٹکٹ واپس کرائے۔ چنانچہ رنگون میں سیٹھ ہاشم محمد بھڑوچہ صاحب نے کُھلا خط شائع کر دیا۔ جو یہاں درج کر رہا ہوں۔ یہ ہے پڑھئے۔

رنگون کے سُنی مسلمانوں کی طرف سے کھلا خط

رنگون کے سنی مسلمان بھائیوں پر یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولٰینا مولوی ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی کے مواعظ حسنہ سے اہل رنگون کو کس قدر فیض پہنچا، اُن

www.mazhareaalahazrat.com

کے بیانات نے اہل ایمان کے قلوب منور کر دیئے۔ تقریباً ایک ماہ سے مسلسل بیانات ہو رہے ہیں۔ اور ہزارہا بندگانِ خدا آپ کے بیانات سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ میں حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مدظلہٗ العالی نے جلسۂ عام میں اعلان فرمایا تھا کہ ۱۰؍دسمبر کو ضلع بلیا میں مناظرہ مقرر ہے۔ اس لئے ۴؍دسمبر ۱۹۳۰ء کے جہاز میں رنگون سے روانہ ہو جاؤں گا۔ مخالفین نے اتنے طویل عرصہ تک خاموشی اختیار کی، سانس تک نہ لی۔ لیکن جب انھیں معلوم ہو گیا کہ حضرت ۴؍دسمبر ۱۹۳۰ء کو ضرور تشریف لے جائیں گے، ٹکٹ خرید لیا ہے، روانگی کا تار بھی دے دیا ہے تو انھوں نے ۳؍دسمبر کی شام کو ایک اشتہار مناظرہ شائع کیا کہ مولوی عبدالشکور لکھنوی ۹؍دسمبر کو آ رہے ہیں، اُن سے مناظرہ کر کے جائیں۔ اسی مضمون کا خط بھی ایک غیر معروف شخص کی طرف سے آیا جس کی طرف ہم نے کوئی توجہ نہ دی۔ اور جواب دے دیا کہ تاوقتیکہ کوئی ذمہ دار شخص اپنے دستخط سے خط نہیں لکھے گا، حضرت نہیں ٹھہریں گے۔

آج ۴؍دسمبر کی صبح ساڑھے سات بجے حضرت کی روانگی کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ کہ چند اشخاص کے دستخطوں سے ایک اور خط دیو بندیوں کی طرف سے چیلنج مناظرہ کے سلسلے میں موصول ہوا۔ جس میں حسب ذیل اشخاص کے دستخط تھے۔ (۱) یعقوب گورا باوا (۲) ظفر احمد ناظم مدرسہ راندیریہ رنگون (۳) مولوی احمد اشرف (۴) مولوی اسمٰعیل صادق خطیب سورتی مسجد (۵) غلام حسین پٹیل وغیرہم۔ مضمون یہ تھا کہ مولوی حشمت علی صاحب مولوی عبدالشکور کاکوروی صاحب سے مناظرہ کر کے جائیں ورنہ اُن کا فرار ہوگا۔ اب ہمارے پاس ان کی دستخطی تحریر آ گئی ہے تو ہم نے حضرت کو ۹؍دسمبر تک کے لئے ٹھہرا لیا ہے۔ اب خطوط و اشتہار شائع کرنے والوں پر فرض ہے کہ وہ حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہٗ اور مولوی عبدالشکور صاحب سے دیو بندیوں کے کفر و اسلام پر مجمع عام میں مناظرہ کرا دیں۔ حق و باطل خود ہی ظاہر ہو جائے گا۔ لیکن اگر مولوی عبدالشکور صاحب کسی وجہ سے وقت پر نہ آئے یا رنگون پہنچ کر مناظرہ سے انکار کر دیا یا اپنی خفت مٹانے کے لئے کسی دوسرے شخص کا نام مناظرہ کیلئے پیش کیا یا مجمعِ عام میں مناظرہ کرنے سے پہلوتہی کی اور کوئی ایسا حیلہ نکالا جس کی وجہ سے مناظرہ نہ ہو سکا تو یہ سب مولوی عبدالشکور صاحب کا کھلا فرار ہوگا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے خطوط لکھ کر ہمیں حضرت مولانا صاحب کے ٹھہرانے پر مجبور کیا وہ تمام ہرجہ خرچہ کے ذمہ دار ہوں گے۔ لہٰذا یہ چند الفاظ بطور کھلے خط کے لکھے کہ ہر شخص کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے علمائے حق، حقانیت کے اظہار کے لئے ہر طرح تیار ہیں۔ اور ٹھہرے ہوئے ہیں۔ فقط

اسلام و مسلمین کا خادم: ہاشم محمد بھروچہ، رائس مل اونر اینڈ کمیشن ایجنٹ

۱۸۵؍مغل اسٹریٹ، رنگون۔ ۴؍دسمبر ۱۹۳۰ء شیر پرنٹنگ پریس۔ ۳۵۷؍اسپارک اسٹریٹ، رنگون

اس خط نے کاکوروی صاحب پر فرار کی ساری گلیاں بند کر دی تھیں۔ لہٰذا اس خط کے شائع ہوتے ہی دیو بندیوں پر

www.mazhareaalahazrat.com

قیامت آ گئی۔ اور حکومت کو نہ جانے کتنی ہی درخواستیں دے دی گئیں کہ مولانا حشمت علی کے بیانوں سے فساد ہونے والا ہے۔ اس لئے بہت جلد ان کو رنگون سے باہر جانے کا حکم دیا جائے۔

یہ ہے دیوبندیوں کی عیاری، مکاری۔ ۵ ردسمبر ۱۹۳۰ء کو کمشنر صاحب رنگون نے ان عرضیوں کی بناء پر طرفین کے لوگوں کو بلوایا اور جب دیوبندیوں کا فریب وہاں کھلا تو کمشنر صاحب نے سخت تنبیہ کی کہ خود بلاتے ہو اور جانے والے کو روکتے ہو اور پھر جھوٹی درخواستیں دے کر حکومت کو پریشان کرتے ہو۔ اور طرفین کو واپس کیا۔

دیوبندیوں کی طرف سے جھوٹا اشتہار:

ابھی حضرات علمائے اہل سنت رنگون میں ہی کاکوروی کے انتظار میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ چند دیوبندیوں کے نام سے ایک اشتہار شائع ہوا کہ "مولوی حشمت علی کا مناظرہ سے فرار" یہ دکھاوے کی چمکتی ہوئی سچائی دیوبندیوں کا طرّۂ امتیاز ہے۔ غور فرمائیں! کہ حضرت ابھی رنگون میں قیام پذیر ہیں وہابی دیوبندی مناظر ابھی رنگون آیا بھی نہیں اور حضرت کا فرار چھاپ دیا۔ یہ ہے جھوٹے خدا کے جھوٹے بندوں کا حال۔ الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

مولوی عبدالشکور کاکوروی کی اپنے میزبانوں پر برہمی:

انتظار کرتے کرتے ۹ ردسمبر کی تاریخ آئی اور کاکوروی صاحب جہاز سے رنگون اُترے فوراً ہی ایک سنی نے اسمٰعیل نور اللہ احدل صاحب کا اشتہار اسلامی پیغام کاکوروی جی کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس میں لکھا تھا کہ مولانا حشمت علی صاحب کو صرف آپ سے مناظرہ کے لئے روک لیا گیا ہے۔ وہ رنگون میں قیام پذیر ہیں۔ اور آپ کو صرف دیوبندیوں کے کفریات پر مناظرے کے لئے بلایا گیا ہے۔ آپ اس کے لئے جلد تیار ہو جائیں۔ حضرت شیر بیشۂ سنت آپ کی دستخطی مہری تحریر کا نہایت بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ یہ اشتہار پڑھتے ہی کاکوروی صاحب کا چہرہ زرد ہو گیا۔ اور کچھ دیر بعد اپنے میزبانوں سے بولے کہ آپ لوگوں نے مجھے بڑا دھوکہ دیا۔ آپ نے لکھا تھا کہ وہ جا چکے ہیں۔ چند وعظ کہنے کیلئے آئے تھے۔ اور یہاں وہ بھی موجود ہیں، مناظرہ بھی آپ لوگ مقرر کر چکے ہیں اور بہت برہم ہوئے۔ میزبانوں نے معافی مانگتے ہوئے کار میں بٹھایا اور قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

پھر ایک اشتہار جمعیت اہل سنت برما کی طرف سے شائع ہوا جس میں کاکوروی جی کو بہت زبردست چیلنج مناظرہ دیا گیا تھا۔ دیوبندیوں کا سلطان المناظرین آٹھ روز تک رنگون میں ٹھہرا رہا، مگر **سَکَتَ یَسْکُتُ سُکُوْتًا** کا وظیفہ ہی پڑھتا رہا۔ مناظرہ کی منظوری لکھنے کے لئے قلم سوکھ گیا۔ ہاتھ شل ہو گئے، دیوبندیوں کا کفر اُٹھانے کی ہمت

www.mazhareaalahazrat.com

نہ ہوئی۔اور نہ ہی دیو بندی کسی عام روڈ پر کاکوروی کا بیان کرا سکے۔

جھوٹا مقدمہ اور دیو بندیوں کی شکست فاش:

ادھر مانڈلے میں دیو بندیوں نے حضرات علمائے اہل سنت پر جھوٹا کیس بنایا اور غیر اللہ سے مدد کو شرک بتانے والوں نے کورٹ میں استغاثہ دائر کیا اس مقدمہ کی پہلی پیشی ۱۹/ دسمبر ۱۹۳۰ء کو مقرر ہوئی۔حضرات علمائے اہل سنت پیشی پر حاضری کے لئے ۱۶/ دسمبر کو رنگون سے روانہ ہوئے، ۱۷/ دسمبر کو مانڈلہ پہنچے۔سنی مسلمانوں نے شاندار استقبال کیا۔اور چونکہ دیو بندی سازش دیو بندیوں کو معلوم تھی۔لہٰذا دوسرے ہی دن دیو بندیوں نے کاکوری اور منظور سنبھلی کو مانڈلے پہنچایا کہ وہاں حضرات علمائے اہل سنت مقدمہ میں مصروف رہیں گے۔دیو بندی مولوی موقع غنیمت جان کر اپنا نام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم کہ مانڈلہ اسٹیشن پر اُترتے ہی مولوی عبد الشکور کاکوروی و مولوی منظور سنبھلی دونوں ہی پولیس کی حراست میں لے لئے گئے۔اور پولیس ہی کی نگرانی میں سورتی مسجد پہنچا دیئے گئے۔

اب دیو بندیوں، وہابیوں کے اُکسانے، اُبھارنے پر اور غیرت دلانے پر کہ موقع مناسب ہے مولٰینا حشمت علی مقدمہ کی وجہ سے مناظرہ سے گریز کریں گے، مفت میں اپنے لوگوں کو فتح مل جائے گی۔کاکوروی جی کو بھی جوش آ گیا اور سورتی مسجد کے بیان میں کاکوروی جی نے حضرت شیر بیشۂ سُنت کو چیلنج مناظرہ دے دیا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کو جب یہ اطلاع ملی تو حضرت نے فوراً مناظرہ کی منظوری لکھ کر اپنے دستخط و مہر کر کے جناب سیٹھ عبد الکریم تعلقدار صاحب کے ذریعہ کاکوروی صاحب کو بھیجی اور ہدایت کی کہ کاکوروی صاحب سے مناظرہ کی منظوری والی تحریر ان کے دستخط و مہر کے ساتھ لینے کے بعد میری تحریر ان کو دے دینا۔جب عبد الکریم سیٹھ نے جا کر کاکوروی صاحب کو حضرت کی تحریر دینا چاہی تو کاکوروی صاحب نے سب کے سامنے حضرت کا خط لینے سے انکار کیا۔عبد الکریم صاحب نے بہت اصرار کیا مگر کاکوروی صاحب انکار ہی کرتے رہے۔اور تحریر نہ لی اور نہ ہی اپنی تحریر دی۔منظور سنبھلی بھی ایک طرف گردن جُھکائے بیٹھے رہے۔

اب سیٹھ عبد الکریم تعلقدار نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اگر کاکوروی صاحب مولٰینا حشمت علی صاحب سے مناظرہ کے لئے تیار نہیں ہوتے تو دوسرے دیو بندیوں سے میں مناظرہ کو تیار ہوں۔جس دیو بندی وہابی کا دل چاہے دیو بندیوں کے کفریات پر مجھ سے مناظرہ کر لے۔دیو بندی اپنے مولویوں کا یہ حال دیکھ کر اور ایک سنی کا یہ اعلان سن کر مبہوت ہوئے۔سورتی مسجد کے سامنے ایک مجمع لگا تھا۔جو کاکوروی جی کا رات والا اعلان سُنے ہوئے تھے۔یہ حال دیکھ کر تمام مجمع لعنت ملامت کر رہا تھا۔دیو بندیوں کو موت آ گئی جواب نہ دے سکے۔

www.mazhareaalahazrat.com

ہائی کورٹ سے دیو بندیوں کی شکست اور سنیوں کی فتح عظیم:

۲۰ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو بفضلہٖ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہائی کورٹ مانڈلے نے مقدمہ خارج کر کے دیو بندیوں کو ایک اور شکست دی۔ پھر وہاں اہل سنت نے تہنیت کے کئی جلسے منعقد کئے۔ حضرت کے بیانات ہوئے۔ مولوی عبد الشکور کاکوروی و مولوی منظور سنبھلی صاحبان سانس روکے بیٹھے رہے۔ حق کا اظہار ہو رہا تھا۔ باطل میدان سے فرار ہو رہا تھا۔

رنگون میں مراجعت اور بے نظیر جلوس:

۲۸ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو فتح و کامرانی کے ساتھ حضور شیر بیشۂ سنت مع حضرات علمائے اہل سنت رنگون پہنچے اہل سنت نے حضور مظہر اعلیٰ حضرت اور دیگر دینی پیشواؤں کا شاندار استقبال کیا اور ایسا پر شکوہ جلوس نکلا کہ رنگون کی سرزمین کو ایسا جلوس دیکھنا نصیب نہ ہوا تھا۔ لوگوں کا اندازہ ہے کہ جلوس میں ایک لاکھ کا مجمع تھا سیکڑوں کاریں اور اس سے دوگنی گھوڑا گاڑیاں تھیں۔ بیشمار عوام پیدل تھے۔ اللہ اکبر، یارسول اللہ، یاعلی مشکل کشا، یاغوث المدد کے فلک بوس و کوہ شگاف نعروں سے رنگون کے گلی کوچے گونج رہے تھے۔ جگہ جگہ ان علمائے کرام پر پھولوں کی بارش ہو رہی تھی۔ وہابیت، دیو بندیت دم توڑ رہی تھی اور اس کے مناظرین زاویۂ نکبت میں دم سادھے پڑے ہوئے تھے۔ یہ ہوا رنگون و مانڈلے کے دیو بندی مناظروں کا انجام۔ اور ایک مردِ مجاہد و شیر حق کی عظمت شان کا اظہار۔

جرأت و حوصلہ:

شیر رضا کی جرأت اور حوصلہ مثالی تھا۔ وہ ''بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق'' کے مظہر تھے خوف، ڈر، جھجھک نام کی کوئی چیز ان میں موجود نہیں تھی۔ حضرت علامہ مولانا قاضی احسان الحق صاحب (علیہ الرحمہ) کا بیان ہے کہ رنگون ہی کے وہابیوں نے تنگ آکر مناظرہ کا چیلنج دے دیا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے بلا خوف و خطر قبول فرمالیا۔ چند مخلصین نے بار بار حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت مصلحت وقت کا تقاضا یہ ہے کہ اس وقت آپ تشریف نہ لے جائیں اور کچھ دن خاموشی اختیار فرمائیں۔ انہوں نے کسی شرارت کی نیت سے یہ چیلنج دیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں یہ سننے کے لئے تیار نہیں کہ بارگاہِ اعلیٰحضرت کا یہ پروردہ بھاگ گیا ہے۔ میں جاؤں گا اور ضرور جاؤں گا۔ قاضی صاحب آپ کو میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ قاضی صاحب کا فرمانا ہے کہ میں نے ہنس کر عرض کیا کہ حضرت بڑی مرمت ہوگی آپ رہنے دیں ورنہ مجھے معاف فرمائیں۔ حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہنس کر فرمایا مولانا! انشاء اللہ یہاں تک نوبت نہ آئے گی۔ آپ کو

Mazhar-e-Aala Hazrat
www.mazhareaalahazrat.com

میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ چنانچہ ''قہر درویش برجانِ درویش'' جانا پڑا۔لیکن میں نے وعدہ لیا کہ آپ ردتوضرور فرمائیں گے لیکن تقریر کا انداز بدلنا ہوگا۔شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا وعدہ نہیں کرتا کوشش کروں گا۔الغرض وہاں پہنچ کر حضرت شیر بیشۂ سنت مسند سلطانی پر رونق افروز ہوئے،تقریر شروع فرمائی۔اُن کے سوالات کے نہایت علمی وتحقیقی جوابات ارشادفرماتے رہے۔ جہاں توہین رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) کا ذکر ہوتا طوفانی موجیں سمندر کا سینہ چیرنے لگتیں۔ چنانچہ گستاخانِ بارگاہِ رسالت کوانہی القابات جن کے وہ مستحق ہیں نوازنا شروع فرمادیتے۔مولانا قاضی احسان الحق صاحب کا کہنا ہے کہ میں نے پاؤں میں ہاتھ لگا کر وعدہ یاددلایا۔ پاؤں کا دبانا تھا کہ غضب ہوگیا معلوم ہوتا تھا جیسے چابی بھردی ہے۔ مجمع پرسکوت اورسناٹاطاری تھا۔میں نے سوچا یہ خاموشی کہیں کسی طوفان کا پیش خیمہ نہ ہولہٰذا میں نے کھڑے ہوکرعرض کی: اچھا حضرت میں تو چلا۔حضرت اپنا کام کرچکے تھے۔فرمایا:ٹھہرو! میں تقریر ختم کرتا ہوں۔ چند منٹ کے بعد تقریر ختم فرمائی اور فرمایا: جس میں ایمان اور عشقِ رسالت کی بو ہے وہ صلاۃ وسلام کے لئے کھڑا ہوجائے۔ دنیا نے دیکھا کہ بدعت وحرام کا فتویٰ دینے والے بھی سلام میں قیام کے ساتھ مظہر اعلیٰ حضرت کے ہمنوا ہوکر یا نبی سلام علیک، یارسول سلام علیک پڑھ رہے تھے۔

یہ تھا نیابت غوثیت کا جلوہ کہ لوگوں کے قلوب پر قبضہ نظر آرہاہے۔فرمانِ سرکارغوث اعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ ہے:

''اَوَمَا عَلِمْتَ اَنَّ قُلُوْبَ النَّاسِ بِیَدِیْ اِنْ شِئْتُ صَرَفْتُھَا عَنِّیْ وَاِنْ شِئْتَ اَقْبَلْتُ بِھَا اِلَیَّ'' یعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں چاہوں تو اپنی طرف سے پھیردوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں۔ ؎

صدقِ دل سے شکریہ اس کا ادا کرتے ہیں نائبِ غوث الوریٰ اے عالی شاں حشمت علی

کلکتہ میں منظور سنبھلی کا چھ ہزاری انعام:

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رنگون و مانڈلہ کے سفر سے بفتح وظفر پیلی بھیت پہنچ گئے تو پندرہ بیس روز کے بعد مولوی منظور سنبھلی کا ایک اشتہار ڈاک سے ملا کہ مولٰینا حشمت علی کو میدان میں لاؤ اوران چھ مسئلوں کا مولٰینا جواب دیں اور ہر مسئلہ کے جواب پر ایک ہزار روپیہ انعام حاصل کریں۔یعنی رنگون کی شکست سے کلکتہ کے جو دیوبندی کبیدہ خاطر تھے ان کی اشک شوئی کے لئے یہ اشتہار کلکتہ سے شائع کیا گیا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا یکم رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ چہارشنبہ کو منظور سنبھلی کے نام رجسٹرڈ ڈاک سے جواب روانہ کیا کہ میں ان سوالوں کا جواب دینے کیلئے تیار ہوں۔لہٰذا جلد اپنے ضلع کلکٹر کے پاس چھ ہزار

www.mazhareaalahazrat.com

روپے جمع کر کے فوراً مجھے اطلاع دو۔ اس جواب کا پہنچنا تھا کہ سارے لوہے سرد پڑ گئے۔ پھر حضرت نے اسی مضمون کا اشتہار بھی اپنے دستخط کے ساتھ شائع کر دیا۔ یہ ہیں حضرت شیر بیشۂ سُنت کی بے لوث دینی خدمات اور یہ ہے ان کی حقانیت و صداقت کا رعب کہ دیوبندی اکابر مثلاً تھانوی، انبیٹھی، کاکوروی، راندیری، دربھنگی، انور شاہ کشمیری و شبیر احمد دیوبندی سارے کے سارے ان سے لرزتے رہتے تھے اور اس شیرِ حق شیر رضا کے مقابل آنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ **فالحمدللہ**۔ اسی لئے میں نے ایک منقبت عرض کی۔ ؎

تھانوی کاکوروی دربھنگی وانبیٹھوی
سب پہ پائی تم نے نصرت قبلہ ام حشمت علی

www.mazhareaalahazrat.com

رنگون

کا

دوسرا سفر

تبلیغ اسلام وسنیت ومناظرے کیلئے

طویل قیام

www.mazhareaalahazrat.com

رنگون و مانڈلے وکلکتہ میں وہابیوں، دیوبندیوں کو جو ذلت وخواری، شکست پر شکست نصیب ہوئی اور اپنی آنکھوں سے انہوں نے اپنے مولویوں کا عاجز ہونا، فرار ہونا دیکھا، اُس کے ماتم ونوحہ میں کچھ دن تو سرنگوں رہے، جب ہوش وحواس درست ہوئے تو وہی پرانی شرارت اختیار کی۔ یعنی وہی وہابیت، دیوبندیت کی تبلیغ واشاعت اور مذہب اہل سنت پر بے جا، ناروا حملے کرنے لگے۔ وہاں کے احباب اہل سنت نے پھر حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عریضہ حاضر کیا اور رنگون تشریف لانے کی دعوت پیش کی۔ حضرت نے ان کی دعوت منظور کی اور جانے کی تیاری شروع فرمائی تو مجھے لاہور خط لکھا کہ جلد آؤ تمہاری دستار بندی کے انعام میں تم کو رنگون کی سیر کرادیں (اسی سال دار العلوم حزب الاحناف لاہور میں میری دستار بندی ہوئی تھی)

میں لاہور سے آیا اور حضرت نے میرے علاوہ مولانا محمد طیب صاحب داناپوری کو بھی ساتھ لیا۔ ۲۵ رشعبان ۱۳۵۰ھ کو رنگون پہونچے رنگون بندرگاہ پر شاندار استقبال ہوا اور بندرگاہ سے قیام گاہ تک شاندار جلوس نکالا گیا۔ جناب سیٹھ محمد ہاشم بھڑوچہ کے مکان پر مغل اسٹریٹ میں قیام ہوا۔ اس روز آرام فرمایا۔ پھر ۲۶ / ۲۷ / ۲۸ رشعبان کو تین روز مسلسل بیانات ہوئے۔

ایمان افروز محفلیں:

رمضان المبارک کی چاندرات سے کلابستی انجمن رنگون کی مسجد میں مَیں نے تراویح میں قرآن شریف سنانا شروع کیا۔ میں قرآن شریف سناتا اور حضرت روزانہ تراویح میں سنائے ہوئے قرآن پاک کی تفسیر بیان فرماتے۔ سنی بھائی ذوق و شوق سے سیکڑوں کی تعداد میں شریک ہوتے اور اپنے قلوب کو حضرت کے بیانات سے منور ومجلّٰی کرتے ایک عجیب وغریب ذوق کا عالم تھا۔ سنی مسلمانوں میں دیوانگی کی کیفیت تھی۔ ۲۷ رویں شب میں مَیں نے تراویح میں قرآن پاک ختم کیا اور حضرت نے تفسیر قرآن کو مکمل فرمایا۔

رنگون میں نمازِ عید الفطر:

رنگون کی عیدگاہ میں دیوبندی قابض تھے۔ ۱۳۴۹ھ میں حضرت کے بیانات سے سنی مسلمان جب دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے واقف ہوئے تو کوشش کی کہ عیدگاہ میں سنی امام رکھا جائے۔

سنیوں نے دیوبندیوں کو تھانوی جی کا فتویٰ دکھایا کہ یہ دیکھو مولوی اشرفعلی تھانوی مجالس الحکمت میں لکھتے ہیں کہ ''مولینا احمد رضا خان صاحب کے ماننے والوں کے پیچھے ہماری نماز ہوجائے گی۔ اگرچہ وہ ہم کو کافر کہتے ہیں''۔ لہٰذا کسی سنی

www.mazhareaalahazrat.com

کو امام مقرر کریں کہ اس کے پیچھے سنیوں کی اور بقول اِن کے مولویوں کے دیوبندیوں کی بھی نمازیں ہوجائیں گی۔ دیوبندیوں نے ضد کی اور نہ مانے تو مجبور ہوکر سنیوں نے اپنی عید کی نماز کیلئے رانی باغ میں انتظام کیا۔ اور اعلان ہوا۔ چنانچہ ۱۳۴۹ھ کی نماز عیدالفطر اور نماز عیداضحیٰ رانی باغ میں بڑی کثیر جماعت کے ساتھ ادا کی گئی۔

رنگون رانی باغ میں عیدالفطر کی امامت:

اب تقریباً ایک سال گذر کر ۱۳۵۰ھ کی عیدالفطر آنے والی تھی۔ اور حضرت شیر بیشۂ سنت رنگون ہی میں تشریف فرما تھے۔ لہٰذا جمعیت اہل سنت رنگون کی طرف سے اعلان ہوا کہ رانی باغ متصل گلی نمبر ا ر میں حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت ناصر الاسلام والمسلمین، نماز عید کی امامت فرمائیں گے۔ یہ پر مسرت خبر سن کر سنیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ رانی باغ میں سنی مسلمانوں کی عظیم جماعت وقت سے پہلے جمع ہوگئی اور حضرت شیر بیشۂ سنت کی اقتدا میں تقریباً اسی ہزار (۸۰۰۰۰) سنی مسلمانوں نے عید کی نماز ادا کی۔ ادھر وہابیوں دیوبندیوں کی قلت ان کی عیدگاہ میں معلوم ہوگئی۔ فالحمدﷲ!

دیوبندیوں کی طرف سے مناظرہ کا شور

رنگون میں مناظرین دیوبندیہ کی آمد

عید کے بعد دیوبندیوں نے شور مچایا کہ ہم مناظرہ کو تیار ہیں۔ ہمارے مناظرین منظور سنبھلی، مولوی اسمٰعیل، مولوی ابوالوفا شاہجہاں پوری آرہے ہیں۔ عید کی نماز میں اہل سنت و جماعت کی کثرت اور دیوبندیوں کی قلت ظاہر ہوگئی تھی۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کا ایک ماہ تک بلا ناغہ روزانہ تفسیر قرآن پاک کا نورانی سلسلہ جانِ وہابیت پر قیامت ثابت ہوا تھا۔ لہٰذا خفت و شرمندگی مٹانے کیلئے پھر ایک بار مناظرہ کا شور مچایا تو رنگون کے چند ذمہ دار سنی مسلمانوں نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں درخواست کی کہ دیوبندی وہابی ٹولی اور اہل سنت و جماعت دونوں فریق حفظِ امن کی ذمہ داری اور مناظرہ کے انتظام میں برابر کے شریک رہ کر حضرت مولٰینا حشمت علی صاحب لکھنوی اور مولوی ابراہیم صاحب راندیری کے درمیان حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس کی کفری عبارتوں پر مناظرہ کرادیں جن کی وجہ سے مسلمانوں میں فتنے و فسادات ہورہے ہیں اُن کا خاتمہ ہوجائے۔ یہ اشتہار ۱۸ر شوال ۱۳۵۰ھ جمعہ کو شائع ہوا۔

www.mazhareaalahazrat.com

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنّت کا جواب:

۱۹ /شوال ۱۳۵۰ھ بروز شنبہ کو حضرت شیر بیشۂ سنّت کا جواب شائع ہوا۔

۷۸۶/ ۹۲ مکرمان ومحترمان برادران اہل سنت سلمکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم

فقیر غفرلہٗ القدیر بعونہٖ تعالیٰ وبعون رسولہٖ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام وبعون غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وبعون معیننا الاعظم وبعون مرشدنا المجدد الاعظم قدس سرہم العزیز مولوی ابراہیم صاحب راندیری سے مجمع عام میں حفظ الایمان، براہین قاطعہ وتحذیر الناس وفوٹو فتوائے گنگوہی کی ان عبارتوں پر جن میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین اور اللہ کی تنقیص وضروریات دین کا انکار ہے۔ تہذیب وشائستگی کے ساتھ فیصلہ کن مناظرہ کے لئے بالکل آمادہ وتیار ہے۔ میں مشتہرین کے درد ِلی اور جذبۂ دینی کی قدر کرتے ہوئے ان کی شرط منظور کرتا ہوں کہ اگر میں خاموش رہوں اور کوئی دوسرا میری طرف سے بغیر میرے تحریری وکالت نامہ کے مولوی ابراہیم صاحب سے مناظرہ کے لئے میدان میں آجائے تو برادرانِ اسلام میرا فرار تصور فرمائیں اور اگر مولوی ابراہیم صاحب راندیری خاموش رہیں اور ان کی طرف سے کوئی دوسرا بغیر ان کے تحریری وکالت نامہ کے میرے مقابلے میں میدان میں آجائے تو سب مسلمان بھائی مولوی محمد ابراہیم راندیری صاحب کا فرار سمجھیں۔

اگرچہ فقیر کو بحمدہٖ تعالیٰ مناظرہ کی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ ۹/ جمادیٰ الآخرہ ۱۳۴۴ھ بروز شنبہ کو مدرسہ محمدیہ، مورا بھاگل راندیر ضلع سورت میں مولوی ابراہیم صاحب کے بھائی مولوی محمد حسین راندیری سے ان تمام عبارتوں پر فقیر کا مناظرہ ہو چکا ہے۔ دورانِ مناظرہ فقیر کی طرف سے بائیس سوالاتِ قاہرہ مولوی محمد حسین صاحب پر ہوئے مناظرہ میں مولوی محمد ابراہیم صاحب خود موجود تھے۔ ان کے علاوہ بھی دس بارہ دیوبندی مولوی صاحبان موجود تھے۔ مگر سب مِل کر بھی فقیر کے سوالات کے جوابات نہ دے سکے۔ پھر رسالہ مبارکہ ''راندیر میں سنیوں کی فتح عجیب'' میں وہ سوالات شائع کر دیئے گئے۔ اور راندیر کے سب دیوبندی مولوی صاحبان کی خدمت میں یہ رسالہ پہنچا دیا گیا۔ جس کو اب چھ (٦) برس گذر گئے۔ اب تک ان سوالوں میں کسی ایک کا جواب فقیر کو نہیں ملا۔ فقیر کو یہ حق تھا کہ جدید مناظرہ سے پیشتر اپنے ان سوالوں کے جوابات کا مطالبہ کرتا۔ لیکن چونکہ مشتہرین کا مقصود سرزمین رنگون سے ان اختلافات کو مٹانا ہے۔ لہٰذا ان کی اس نیت کا احترام کرتے ہوئے فقیر بعونہٖ تعالیٰ مناظرہ کی منظوری کی یہ تحریر اپنے سنی بھائیوں کے حوالے کرتا ہے۔ ہاں چونکہ فقیر کو رنگون آئے ہوئے پونے دو مہینے ہو چکے ہیں اور اب ان شاء اللہ تعالیٰ بخیریت وطن واپسی کا عزم ہے۔ لہٰذا تین روز کے اندر مولوی ابراہیم صاحب راندیری کی تحریری منظوریٔ مناظرہ فقیر کو مل جانا چاہئے۔

www.mazhareaalahazrat.com

اتنا اور بڑھا دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ اگر مولوی ابراہیم صاحب راندیری خود مناظرہ فرمانا نہ چاہیں اور ہندوستان سے مولوی عبدالشکور کاکوروی یا مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی یا مولوی شبیر احمد دیوبندی یا مولوی انورشاہ کشمیری کو بلا کر انہیں اپنا وکیل بنا کر پیش کرنا چاہیں تو اس کی بھی اطلاع تین روز کے اندر اپنے دستخط سے فقیر کو بھیج دیں یا اپنے نام سے شائع فرمادیں تاکہ فقیر کو بے کار انتظار نہ کرنا پڑے۔

والصلاۃ والسلام علی سید الانام وعلیٰ آلہ الکرام وصحبہ العظام وابنہ الکریم وجمیع امتہ الی یوم القیام وآخر دعوانا ان الحمد للہ الملک العلام۔

سگِ بارگاہِ نبوی، بندۂ سرکار قادری وگدائے کوئے رضوی

فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خان قادری رضوی لکھنوی غفرلہٗ ربہٗ القوی۔

۱۹؍شوال المکرم ۱۳۵۰ھ بروز شنبہ

اس خط کو ہاشم محمد بھڑوچہ صاحب اور چند سنیوں نے چھپوا کر شائع کیا۔ مگر دیوبندیوں نے جواب دینے کے بجائے اندر اندر کچھ اور کوشش کی۔ ادھر اہل سنت وجماعت نے انتظار کر کے حفظِ امن وانتظاماتِ مناظرہ کا ذمہ لے کر رائس مِل نمبر ۴؍ڑلا پار رنگون ۲۷؍شوال ۱۳۵۰ھ مطابق ۶؍مارچ ۱۹۳۲ء روز یکشنبہ بوقت ۲؍بجے دن بعد نمازِ ظہر مناظرہ مقرر کر دیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا کہ اگر دیوبندیوں کو یہ جگہ منظور نہ ہو تو وہ اپنے اہتمام سے کوئی جگہ مقرر کر کے انتظامات مناظرہ وحفظ امن کا ذمہ لے کر ہم کو بلالیں۔ ہم حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہم العالی کو لے کر وہاں پہنچنے کے لئے تیار ہیں۔

سنیوں کا یہ اشتہار شائع ہونا تھا کہ وہابیوں، دیوبندیوں نے پرانی کارروائی کی جیسے کہ مالیگاؤں میں ۲۶؍جھوٹی درخواستیں پیش کردیں اور مانڈلے میں خود بلایا۔ پھر بلا کر یا پولیس المدد کا نعرہ لگایا۔ اس موقع پر بھی نہ جانے کتنی درخواستیں دیں اور کیا کیا کارروائیاں کی کہ مناظرہ مقرر ہوتے ہی دیوبندی کوشش کارگر ہوئی اور حضرت شیر بیشۂ سنت پر دفعہ نمبر ۱۲۹؍ نافذ ہوگئی۔ اور عام مجمع میں تقریر کی ممانعت ہوگئی تو ۲۷؍شوال المکرم ۱۳۵۰ھ روز یکشنبہ کو اپنا وکالت نامۂ مناظرہ حضرت نے مجھ کو تحریر فرما کر دیا اور دفعہ ۱۲۹؍کی وجہ سے اپنی شرکت کی مجبوری تحریر فرمائی۔ تمام کتب وہابیہ دیوبندیہ مجھ کو دے کر مقام مناظرہ پر بھیجا کہ وہابیہ نے اس ''دفعہ'' کا سہارا لے کر حضرت شیر بیشۂ سنت سے مناظرہ کیلئے کچھ دنوں کو جان بچائی مگر ہوسکتا ہے کہ آج مقام مناظرہ پر پہنچ کر وہ اپنی جھوٹی فتح کا اعلان کردیں۔

رنگون کے مناظرے کا وکالت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر کا جو مناظرہ کفریاتِ دیوبندیہ پر دیوبندی مولوی ابراہیم صاحب راندیری سے بروز یکشنبہ ۲۷؍شوال المکرم

www.mazhareaalahazrat.com

۱۳۵۰ھ مطابق ۶؍مارچ ۱۹۳۲ء دو بجے بعد ظہر بمقام رائس مل نمبر ۲؍ڈلّا پار مقرر کیا گیا تھا چونکہ وہابیۂ دیوبندیہ نے یا کمشنر المدد اور یا پولیس الغیاث پکار کر فقیر پر قانونی پابندیاں عائد کرادی ہیں اور فقیر اس مناظرہ میں بذاتِ خود بوجہ مجبوریِ قانونی شریک ہونے سے معذور ہے لہٰذا بعونہٖ تعالیٰ و بعون رسولہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ و سلم و بعون غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنے برادر عزیز اسد الملۃ مولٰینا مولوی حافظ قاری ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خان صاحب قادری رضوی سلمھم المولیٰ القوی و نصرہٗ علیٰ کل غبی و غوی کو اپنا وکیل مطلق اس مناظرہ کیلئے مقرر کرتا ہے۔ بعونہٖ تعالیٰ اونکی فتح فقیر کی فتح اور اونکا خدانخواستہ عجز فقیر کا عجز ہوگا۔ فقط فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہٗ ولابویہ ولاخویہ ولاہلہ ربہ العزیز القوی۔ آمین۔

میں رائس مل نمبر ۴؍ڈلا پار نماز ظہر سے پہلے ہی پہنچ گیا۔ بعد نماز ظہر کئی سو سنی مسلمان وہاں جمع ہوئے۔ کوئی وہابی دیوبندی نہ آیا۔ عصر کی نماز تک میں نے وہاں کفریاتِ وہابیہ دیوبندیہ پر تقریر کی اور صلاۃ وسلام و دعا پر اجلاس ختم ہوا۔ پھر نماز عصر اسی مقام پر ادا کی گئی۔ ہم لوگ قیام گاہ پر واپس آئے۔ اور حضرت کو تمام حالات بتائے۔ کامیابی و فتح کی خبر دی۔ حضرت نے دعاؤں سے نوازا اور سجدۂ شکر ادا فرمایا۔

حالانکہ دیوبندی پیشہ ور مناظر رنگون میں آچکا تھا اور اس کے حوالی موالی بھی موجود تھے۔ لیکن کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ میدان مناظرہ میں آتا۔ وہ تو جھوٹی درخواستیں دے کر اور دفعہ لگوا کر یہ سمجھ بیٹھے کہ دیوبندی جیت گئے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

مسلمانانِ اہل سنت رنگون اس دفعہ کی منسوخی کی کوشش کرتے رہے اور اس دوران بھی بڑے بڑے مکانوں میں حضرت کے بیانات کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ دفعہ کا نفاذ ختم ہوا اور اب پھر علی الاعلان حضرت کے بیانات شروع ہوئے۔ روزانہ بھٹکے ہوئے ہزاروں عوام توبہ کر کے مجمع عام میں سنی ہونے لگے۔ اور اس دفعہ کا نفاذ وہابیوں کے لئے مضر ثابت ہوا۔ مولیٰ عزوجل نے حق کو غلبۂ قاہرہ عطا فرمایا۔ اور آپ نے رنگون کو فتح فرمایا۔ فالحمد للہ۔

نماز عید اضحیٰ

۱۰؍ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۷؍اپریل ۱۹۳۲ء روز یکشنبہ کورانی باغ گلی نمبر ۱؍میں حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز عید اضحیٰ کی امامت وخطابت فرمائی۔ اہل سنت و جماعت کی اکثریت اور وہابیہ دیوبندیہ کی قلت واضح و آشکارا ہوگئی۔

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت شیر بیشۂ سنت کا ماہِ محرم شریف میں ذکر شہادتین:

مسلمانانِ اہل سنت رنگون نے حضرت کو مجبور کر کے روکا اور محرم شریف کی چاندرات سے زیر بادی مسجد میں بعد نماز عشاء حضرت کے بیانات کا آغاز ہوا۔ بہت ہی امن وسکون سے بیانات ہو رہے تھے۔ اور سنی مستفید و مستفیض ہو رہے تھے۔ وہابیوں، دیوبندیوں سے یہ تبلیغ واشاعتِ سنیت نہ دیکھی گئی۔ چھ ۶ محرم کو سازش کر کے چند آدمیوں کو مسجد میں فساد کے لئے بھیجا گیا۔ جنہوں نے مسجد میں زبردستی فساد کیا مسجد کے پُر امن مجمع میں لکڑی چلائی۔ پتھر پھینکے اور سوڈے کی بوتلیں پھینکیں۔

سنی عوام مسجد کے احترام میں خاموش رہے اور اسی وجہ سے کچھ سنیوں کو چوٹیں بھی آئیں۔ لیکن آخر کب تک؟ سنیوں نے جواب دیا تو فسادیوں کی مرمت کر کے مسجد سے نکال باہر کیا۔ بیان جاری رہا اور صلاۃ وسلام پر اختتام ہوا۔ دوسرے روز حضرت کے حکم سے میں نے بیان کیا حضرت تشریف فرما رہے۔ اس کے دوسرے روز سے پھر حضرت کے ہی بیانات ہوتے رہے۔

رنگون میں حضرت پر چار مقدمات اور کامیابی:

دیوبندیوں نے حضرت اور چار سنیوں پر چار مقدمات دائر کئے جو ایک سال کے قریب چلے لیکن یہ مدت رنگون کے دیوبندیوں کے لئے مصیبت کا پہاڑ بن گئی کہ حضرت کے ایمان افروز باطل سوز بیانات کا سلسلہ جاری رہا۔ دیوبندی اب خارج البلد ہونے کی درخواست بھی نہیں کر سکتے تھے اور حضرت کے بیانات پر پابندی بھی نہیں لگا سکتے تھے کیونکہ مقدمات زیر سماعت تھے۔ مقدمات چلتے رہے یہاں تک کہ ۱۲ر جون ۱۹۳۲ء کو مقدمات کا فیصلہ ہوا اور حضرت کو ہی کامیابی وکامرانی حاصل ہوئی۔

اس فیصلہ کی نقل دیوبندیوں کے جاہل مولوی یونس بگھیروی نے بڑی عیاری ومکاری سے اپنے رسالہ "آئینۂ باطل نما" میں پیش کی۔ چونکہ کئی جگہ کے دیوبندیوں، غیر مقلدوں نے بگھیروی آئینہ کو معتبر مانا ہے لہٰذا اسی سے اقتباس پیش کرتا ہوں۔ وھو ھذا۔

۱۲ر جون ۱۹۳۲ء کو مذکورۃ الصدر مقدمہ کا فیصلہ سنایا اس کا اقتباس حسب ذیل ہے۔ (سنی بھائی یاد رکھیں کہ دیوبندیوں نے اس فیصلہ کی پوری نقل نہیں پیش کی بلکہ اقتباس لکھا۔ تو اقتباس کی کیا ضرورت تھی۔ پورے فیصلہ میں کیا چیزیں تھیں جو وہابی دیوبندی بگھیروی کے لئے نقصان دہ اور مُضر تھیں جن کو بگھیروی نے حذف کیا۔ اب حذف شدہ دیوبندی اقتباس ملاحظہ ہو۔)

www.mazhareaalahazrat.com

(۱) ملزم: (مولٰینا حشمت علی) نے اپنے مضمون کی حدود سے تجاوز کر کے دیوبندی سورتیوں اوران لوگوں کے خلاف جوسورتی جامع مسجد میں معمولاً نماز پڑھتے ہیں اس نیت سے کلمات توہین ادا کئے کہ وہ لوگ مشتعل ہوکر بلوہ کریں۔

(۲) ملزم کے ذہن میں کچھ لوگوں کے خلاف دبا ہوا جذبہ موجود ہے۔

(۳) ملزم سخت جوشیلا مذہبی شخص ہے جواپنے مذہبی عقائد کے لئے سب کچھ کرسکتا ہے۔

دیوبندیوں کے نقل کردہ اقتباس سے ہر ہوش مند غور کرسکتا ہے کہ نمبر ا رونمبر ۲ رکوئی وجہ قرار پاسکتی ہیں جبکہ وہ نیت اور مذہبی جذبہ پر حکم ہورہا ہے اور نیت وذہن کی رپورٹ سی، آئی، ڈی کیا کسی بھی خفیہ محکمہ والے نہیں دے سکتے۔

رہا نمبر ۳ رتو یہ حضرت شیر بیشہ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حق پسندی وحق گوئی اور مذہبی تصلب کی کُھلی ہوئی دلیل ہے۔ ہاں وہ یقیناً سخت تھے۔ اپنے دین میں متصلب تھے، وہ ضرور مذہبی جوشیلے تھے، ہاں ہاں!! بے شک وہ اپنے مذہب کے لئے سب کچھ کرسکتے تھے۔ وہ اپنے مذہب کے لئے ہر قربانی دے سکتے تھے۔ یہ جذبہ تو قدر کے لائق ہے۔ خدائے تعالیٰ ہم سب سنیوں کو یہ جذبہ عطا فرمائے (آمین)

آیئے! اسی جذبۂ سرفروشی، ہمت وجانبازی، ایثار وقربانی اور جوش وجنون کی داستان ان اشعار میں ملاحظہ کرتے چلیں جو حضرت شیر بیشۂ سنت کی بارگاہ میں منظوم خراجِ عقیدت کے طور پر وقت کے استاذ الشعراء جناب اجمل صاحب سلطانپوری علیہ الرحمہ کے نوکِ قلم سے معرضِ وجود میں آئی۔ یہ رسمی طور پر شاعری نہیں بلکہ آپ کے تصلب فی الدین اور عشق سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے والہانہ طور پر آپ کی وارفتگی وشیفتگی کی ایک حقیقت افروز منظوم سوانح حیات ہے۔

مناظر وہ لقب تھا جس کا شیر بیشۂ سنت — مناظر وہ جو تھا حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت
مناظر وہ کہ جس سے تھرتھراتی تھی وہابیت — مناظر وہ ہوئی جس کی ہمیشہ فتح اور نصرت

مناظر وہ جو ہمت کا دھنی تھا مرد میداں تھا
وہ جس کا نام نامی حضرت حشمت علی خاں تھا

مجاہد وہ جہادوں میں گذاری زندگی جس نے — مجاہد وہ ہمیشہ ملحدوں سے جنگ کی جس نے
مجاہد وہ عدوِ دین سے کی دشمنی جس نے — مجاہد وہ ندائے یارسول اللہ دی جس نے

تو جتنے دیو تھے ایوانِ باطل میں لرز اُٹھے
منافق جل اُٹھے اور وسوسے دل میں لرز اُٹھے

www.mazhareaalahazrat.com

وہ غازی جو عدوِ حق کے حق میں تیغ بُراں تھا　　وہ غازی جو نبی کے دشمنوں کا دشمن جاں تھا
وہ غازی جسکے چہرے سے جلالِ حق نمایاں تھا　　وہ غازی جو خدا کے شیر کا شیر نیستاں تھا
مقرر وہ جو تھا تقریر میں گفتار کا غازی
وہ عالم جو عمل سے اپنے تھا کردار کا غازی
وہ جس کی کاوش تبلیغ نورانی منارہ ہے　　وہ جس کا نقطۂ فکر و عمل تابندہ تارا ہے
وہ جس کی شمع دانش جادۂ حق میں سہارا ہے　　وہ جس کی حق شناسی کی حقیقت آشکارا ہے
وہ کہتے تھے نبی کے عشق میں مر مر کے جی لیں گے
نبی کے نام پر گر زہر مل جائے تو پی لیں گے
وہ سورج چُھپ گیا موجود ہے اس کی کرن اب بھی　　معطر حشمتی پُھولوں سے ہے باغِ سنن اب بھی
ہیں اس سے مستفیض علم اہل علم و فن اب بھی　　ہزاروں مشعلیں ہیں اس کی زیبِ انجمن اب بھی
شہید ملت اسلامیہ کا غم ہے سینے میں
شہادت اُن کو راس آئی محرم کے مہینے میں
دعا اجملؔ کی ہو مقبول رحمت کی نظر کر دے
خدایا مرقدِ حشمت علی خاں نور سے بھر دے

قارئین کرام حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت کی عظمت اور رفعت اور بلندی پہچانیں کہ کیسی بلند مرتبہ ہستی تھی۔ فالحمد للہ۔ اس فیصلہ کے بعد چند اور اجلاس ہوئے اس کے بعد حضرت کامیابی و کامرانی، فتح و نصرت کے ساتھ رنگون سے ہندوستان تشریف لائے۔

والد ماجد کا انتقال

اسی طویل ترین سفر کے دوران لکھنؤ میں حضرت کے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۳۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔ رنگون میں حضرت کو خبر ملی تو شدید ترین صدمہ ہوا۔ عیش باغ قبرستان میں مزار شریف ہے۔ جناب سیٹھ محمد ہارون میمن صاحب انصافؔ نے یہ قطعہ تاریخ لکھا ؎

نواب علی خان جنہیں کہتا ہے زمانہ　　انصاف سنا دو یہ نویدِ سن رحلت
تھے مردِ خدا صاحب دل صاحبِ ایماں　　فردوس میں ہیں آج وہ نواب علی خاں
۱۳　ھ　۵۰

www.mazhareaalahazrat.com

اور اسی سفر میں ۱۳۵۱ھ کے ماہِ فاخر ربیع الآخر میں حضرت کے بڑے فرزند کی ولادت ہوئی۔ میں نے اصلی نام ''محمد'' رکھا اور حضرت نے تاریخی نام ''مختار علی'' رنگون سے لکھ کر بھیجا۔ اور وہی نام رکھا گیا۔ یہ نام کئی برس کے بعد بدل کر ''مشاہد رضا'' رکھا گیا۔ خدا تعالیٰ ان کو سلامت رکھے۔ اور حضرت کا سچا جانشین بنائے۔ (آمین)

رانی گنج ضلع بردوان بنگال کا مناظرہ

مرتضیٰ حسن دربھنگی، منظور نعمانی سنبھلی، عبدالشکور کاکوروی کا فرار

۱۳۴۹ھ میں رانی گنج بردوان سے قاضی محمد روشن (بمعرفت گوما خان اینڈ برادرس) کی جانب سے چیلنج مناظرہ کے سلسلے میں حضرت کے نام ایک خط آیا۔ مولٰینا محمد طیب صاحب نے اس کا جواب لکھا۔ جو یہاں درج کیا جارہا ہے۔

جناب ڈاکٹر قاضی محمد روشن صاحب بعد ما ہو المسنون۔ رانی گنج میں آپ نے میرے سامنے استاذی المعظم حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت ناصر الاسلام مولٰینا مولوی حافظ قاری ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی لکھنوی دام ظلہم العالی سے یہ عرض کیا تھا کہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب سے آپ کو مناظرہ منظور ہے یا نہیں۔ حضرت استاذی المعظم نے فرمایا تھا مجھے منظور ہے۔ اس پر آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ اگر مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے مناظرہ منظور نہیں کیا یا رانی گنج آکر مناظرہ نہ کیا تو ہم لوگ دیوبندی گروہ کی شکست تسلیم کرلیں گے۔ اب آپ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ:

''ہم نے حسب الوعدہ مرتضیٰ حسن صاحب وعبدالشکور کاکوروی لکھنوی اور منظور احمد سنبھلی کو مناظرہ کے لئے دعوت دی تھی''

کیوں جناب! اس قدر جلد آپ اپنے وعدہ کو فراموش کر گئے؟ وعدہ میں صرف دربھنگی صاحب کو ذکر کیا گیا تھا، اس خط میں کاکوری اور سنبھلی دو اور بڑھائے کہ اگر شاید دربھنگی صاحب فرار فرمائیں تو یہ دو اُن کی لاج رکھنے کو میدان میں اُتر آئیں کہ دربھنگی صاحب کو اگر مناظرہ منظور نہیں نہ ہو ہم دو تو موجود ہیں۔ مناظرہ ہمارے ساتھ کرلو۔ بہر حال اگر دربھنگی مرتضیٰ حسن صاحب اور کاکوروی عبدالشکور صاحب کو کفریات دیوبندیہ پر مناظرہ اور دیوبندی گروہ کے اسلام کا ثبوت دینا منظور ہو تو حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہم العالی اُن سے مقابلہ کے لئے بحمدہٖ تعالیٰ تیار ہیں۔ اور اگر سنبھلی صاحب بھی میدانِ مناظرہ میں اُترنا چاہیں تو اُن کی دہن دوزی کیلئے بھی حضرت استاذی المعظم تیار ہیں۔ ویسے بھی یہ حضرت استاذ معظم کا کمال تواضع ہے کہ کاکوروی صاحب سے مناظرہ منظور فرمالیا ہے ورنہ کاکوروی صاحب حضرت قبلہ کے مقابلہ سے کئی مرتبہ فرار ہو چکے ہیں۔ اور پھر یہ کہ وعدہ میں اُن کو ہرگز ذکر نہیں کیا گیا تھا۔

www.mazhareaalahazrat.com

اسوقت حضرت استاذی المحترم کلکتہ سے جا رہے ہیں اس کے بعد پھر کلکتہ تشریف فرما ہوں گے۔ حضرت کے ہمراہ رکاب یہ فقیر بھی ہوگا۔ آپ کو اس کے جواب میں جو کچھ لکھنا ہو دس روز کے اندر مجھ کو کلکتہ کے پتے پر لکھیں۔ لیکن وعدہ خلافی اور دروغ بافی سے اجتناب رہے۔ پھر انشاء اللہ ثم شاء رسولہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تاریخ مناظرہ متعین کردی جائے گی۔ چونکہ حضرت قبلہ کے ایمان افروز بیانات سے کلکتہ کے مسلمانان اہل سنت کی سیری نہیں ہوئی ہے لہٰذا اُن کا اصرار بلیغ اور تقاضا شدید ہے کہ حضرت بہت جلد اپنے قدوم میمنت لزوم سے کلکتہ کی سرزمین کو دوبارہ شرف بخشیں۔

والسلام علیٰ اهل الاسلام و علیٰ سیدنا و نبینا و آله الصلاة و السلام الیٰ یوم القیام و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

پتہ یہ ہے۔ بمعرفت مولٰینا عبدالعزیز خان صاحب نمبر ۲۲ / زکریا اسٹریٹ۔ کلکتہ۔

فقیر محمد طیب قادری غفرلہٗ ساکن رانی گنج۔

از دولت کدۂ حضرت شیر بیشۂ سنت مولٰینا محمد حشمت علی خانصاحب محلہ بھورے خاں پیلی بھیت

شنبہ دوم جمادی الاخریٰ ۱۳۴۹ھ۔

چندوسی کا فیصلہ کن مناظرہ

مولوی منظور سنبھلی، مولوی اسمٰعیل سنبھلی، مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری اور مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی، چاروں وہابی مولویوں کا مناظرے سے فرار

۱۷/ ۱۸/ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ کو چندوسی میں حضرت شیر بیشۂ سنت کے بیانات مقرر ہوئے۔ اشتہارات شائع ہوئے، مقررہ تاریخوں میں چندوسی میں عظیم الشان اجلاس ہوئے۔ ان بیانات کے دوران منظور سنبھلی، اسمٰعیل سنبھلی، ابوالوفا شاہجہانپوری و مرتضیٰ حسن دربھنگی نے ۱۸/ رجب ۱۳۵۰ھ کی شام ایک سوال بھیج کر دیوبندی عقائد دریافت کئے۔ حضرت نے تھانوی کی حفظ الایمان، خلیل انبیٹھوی کی براہین قاطعہ، گنگوہی کے فوٹو فتوی اور نانوتوی کی تحذیر الناس سے عبارات کفریہ قطعیہ لکھ کر اوران پر احکام شرعیہ لکھ کر جواب دے دیا۔ ۱۹/ رجب کو عصر کے بعد حضرت کے پاس دیوبندیوں کی حسب ذیل تحریر آئی۔

چیلنج مناظرہ بنام مولوی حشمت علی:

مکرمی! السلام علیکم۔ آج آپ نے ایک فتوے میں جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے، دیوبندی عقیدہ رکھنے

www.mazhareaalahazrat.com

والوں اوران کے ہم جلیسوں کو کافر و بد مذہب قرار دیا ہے۔ ہم آپ کے اس فعل کو بنظر حقارت دیکھتے ہیں اور آپ کو الٹی میٹم دیتے ہیں کہ آپ اپنے دعوے کو عوام کے روبرو ثابت کریں۔ ہم اپنی طرف سے مندرجہ ذیل شرائط پیش کرتے ہیں۔

(۱) حفظ امن کا ہر فریق خود ذمہ دار ہوگا۔(۲) خرچہ کا ہر فریق بذات خود ذمہ دار ہوگا۔ براہِ کرم تاریخ ووقت مقرر فرمائیے۔ ہماری جانب سے مندرجہ ذیل حضرات میں سے کوئی صاحب مناظرہ کریں گے۔ حضرت مولٰینا عبد الشکور صاحب کاکوروی۔ حضرت مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی۔ حضرت مولانا ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری، حضرت مولٰینا ثناء اللہ امرتسری، حضرت مولٰینا مبارک حسین صاحب ان میں سے جو وقت پر موجود ہوں۔

فقط: حکیم اقبال احمد غفرلہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء

چونکہ حکیم صاحب خود مناظر نہ تھے لہٰذا حضرت نے حافظ نثار حسین صاحب سے فوراً یہ جواب لکھوا کر بھیج دیا۔

جناب حکیم اقبال احمد صاحب بعد ما ہوالمسنون

جناب کا چیلنج مناظرہ وصول ہوا۔ مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرفعلی تھانوی کے ان اقوال کفریہ کو جو مولٰینا حشمت علی صاحب نے اپنے فتوے میں تحریر فرمائے ہیں جناب نے ان کو مبحث قرار دیا ہے لہٰذا ہم کو یہ مبحث منظور ہے۔ آپ کی شرط نمبر ا اور نمبر ۲ بھی منظور ہے آپ کی طرف سے جناب عبد الشکور کاکوروی یا مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی، یا مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری یا مولوی ثناء اللہ امرتسری مناظر ہوں گے۔ اگر مولوی مبارک حسین یا اور کوئی صاحب ان تینوں حضرات کے علاوہ بحیثیت مناظر پیش کئے گئے تو ہمیں بھی ان کے مقابلے میں کسی اور کو مناظر منتخب کرنے کا اختیار ہوگا۔ اگر جناب نے پہلو تہی کی یا پولیس سے مناظرہ بند کرایا تو ہمارے تمام اخراجات آپ کو ہی ادا کرنا ہوں گے۔ بعونہٖ تعالیٰ وبعون رسولہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم شعبان کی پہلی جمعرات ۱۳۵۰ھ صبح ۹ بجے سے ایک بجے دن میں اس مناظرہ کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اگر تاریخ معینہ پر آپ کے مناظر نہ آئے تو دیو بندیوں کو شکست ہوگی۔ اور ہم تمام حرجہ خرچہ کے مستحق ہوں گے۔

(حافظ) نثار احمد

یہ جواب بھیجنے کے بعد ماہ شعبان کا چاند ہونے پر تاریخ ودن کا اعلان بذریعہ اشتہار کیا گیا کہ یہ مناظرہ ۶ شعبان ۱۳۵۰ھ بروز پنجشنبہ مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۳۱ء صبح سے شروع ہوگا۔ اور چونکہ یہ فیصلہ کن مناظرہ ہے لہٰذا اس کی انتہا فریقین کے ایک مناظر کا عاجز ہونا ہے۔ اور چونکہ ہم مدعو ہونے کی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا جلسہ گاہ کا انتظام وغیرہ حکیم اقبال احمد صاحب کے ذمہ ہونا چاہئے تھا لیکن اب تک حکیم صاحب نے ہم کو مقام مناظرہ کی اطلاع نہیں دی لہٰذا ہم جمعرات کی صبح ۹ بجے اپنے علمائے کرام کو لے کر جامع مسجد چندوسی میں پہنچیں گے۔ اور حکیم صاحب کی تحریری اطلاع کا انتظار

www.mazhareaalahazrat.com

کریں گے۔ حکیم صاحب کو چاہئے کہ جہاں وہ مناظرہ کرانا چاہیں جامع مسجد میں باقاعدہ اپنی دستخطی تحریر دے کر ہم کو بلالیں یہ اشتہار حسب ذیل عنوان سے شائع ہوا۔

چندوسی میں سنیت اور وہابیت کے اختلافات کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ
عظیم الشان فیصلہ کن مناظرہ

حافظ نثار حسین صاحب کے نام سے یہ اشتہار شائع ہوا۔ اشتہار کا شائع ہونا تھا کہ وہابیوں، دیوبندیوں میں مردنی چھاگئی اور ایسا سناٹا چھایا کہ ۶/شعبان ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۷/دسمبر ۱۹۳۱ء جمعرات کو حضرت شیر بیشۂ سنت اور حضرات علمائے اہل سنت اور عوام وخواص جامع مسجد چندوسی میں جمع تھے۔ حکیم صاحب نہ خود آئے نہ اپنی تحریر کسی جگہ بلانے کیلئے بھیجی اور نہ ہی اپنے مناظرین کو لے کر آئے۔ انتظار کر کے دس بجے سے علمائے اہل سنت کے بیانات شروع ہوئے دیوبندیوں کے کفریات ان کی کتابیں دکھادکھا کر بیان کئے گئے اعلان پر اعلان کیا گیا کہ دیوبندی مناظر جہاں ہوں یہاں آئیں یا اپنی تحریر بھیج کر ہمیں بلائیں۔ ایک بجے دن میں صلاۃ وسلام ودعا پر یہ اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا اور اہل سنت کی روشن فتح مبین اور وہابیہ دیوبندیہ کی شکست مہین کا اعلان ہوا۔ پھر ظہر کی اذان ہوئی، جماعت کے ساتھ نماز ادا کر کے حضرات علمائے اہل سنت جامع مسجد سے قیام گاہ پر آئے۔

یہ تھا حضرت شیر بیشۂ سنت کا رعبِ حق کہ بڑے بڑے دیوبندی مولوی اُن کے آگے جان چُراتے تھے۔ جس کو خود رجزیہ بیان کیا ہے۔

سگ ہوں میں عُبید رضوی غوث ورضا کا — آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیرِ ببر بھی
کیوں دبیں کس سے دبیں، ہیں جو ترے در کے غلام — غوثِ اعظم کی حفاظت میں ہے بندہ تیرا

اور یہ ہے حضرت کی حقانیت وصداقت، ہمت وجرأت کہ کبھی چھوٹے بڑے کسی دیوبندی کے مقابلہ میں کسی قسم کا عذروبہانہ نہ کیا۔ ہمیشہ احقاقِ حق وابطالِ باطل کے لئے آمادہ وتیار رہے۔ بلکہ بکثرت واعظین ومبلغین اہل سنت کو فرمادیا تھا کہ بلاخوف ردِ وہابیہ دیوبندیہ کیا کرو گھبرانے کی قطعاً ضرورت نہیں اور جہاں کوئی وہابی دیوبندی مناظرہ کو تیار ہو تو کفریاتِ وہابیہ دیوبندیہ پر مناظرہ طے کرو۔ اور کم ازکم پندرہ دن بعد کی تاریخ مقرر کر کے مجھے اطلاع دو۔ انشاءاللہ تعالیٰ وقت پر اپنے خرچ سے آؤں گا۔

سبحان اللہ! کیا شان ہے اور کیسا درد ہے دینِ پاک کا۔ سچ ہے کہ حضور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے بعد یہ وہ ہستی

www.mazhareaalahazrat.com

ہے کہ جس کا ہم سُنّیوں پر احسانِ عظیم ہے کہ جگہ جگہ، شہر شہر جا کر کس طرح لوگوں کا ایمان بچایا۔ ایک عارف کامل نے سچ فرمایا کہ ؎

اہل سنت کا سہارا ہند میں بعد رضا　　ہے ہمارا ہی پیا حشمت علی خاں قادری

آہ! آج ہم اہل سنت ایسے مبلغ ومناظرِ سنیت کو کہاں پائیں! فحسبنا ربنا و نعم الوکیل۔

بریلی شریف، سرائے قلعہ میں مناظرہ، منظور و یاسین خام سرائی کا فرار:

رنگون کے دوسرے سفر کے تمام و کمال واقعات کتاب ''صالحۂ رنگون بر بندگانِ شیطانِ ملعون'' میں ملیں گے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت جب رنگون میں تھے اور دیوبندیوں وہابیوں نے ان پر چار مقدمات چلا رکھے تھے اور سارے دیوبندی اس سے خوب واقف تھے کہ حضرت ان مقدمات کی وجہ سے یہاں آنہیں سکتے۔ اسی دور میں بریلی کے وہابی دیوبندی سب نے مل کر بریلی میں اشتہار شائع کیا کہ جن شرائط اور مبحث پر سنبھل میں مناظرہ ہوا تھا انھیں شرائط اور مبحث پر بریلی میں مناظرہ کرا دیا جائے۔

ظاہر ہے کہ اس وقت حضرت شیر بیشۂ سنت کی بریلی شریف آمد دشوار تھی۔ جب حضرت بفتح و فیروزی رنگون سے تشریف لائے اور بریلی شریف حاضر ہوئے تو اتفاق سے دیوبندی پیشہ ور مناظر منظور سنبھلی بھی اس وقت بریلی شریف پدھارے ہوئے تھے۔ جناب مرزا رفیق بیگ صاحب نے فوراً ایک اشتہار شائع کیا کہ اس وقت تم حضرت شیرِ بیشۂ سنت کو چیلنج دینے کے لئے مرد تھے اب وہ تشریف لے آئے اگر واقعی تم میں جرأت و مردانگی ہے تو اب چیلنج دے کر مناظرہ کرا لو۔ اسی دوران جماعتِ ماہی گیران کے چند افراد نے جو دیوبندی ہو گئے ہیں، فتنہ وفساد پھیلا رکھا تھا۔ ماہی گیران اہل سنت نے یہ موقع غنیمت سمجھا اور سرائے قلعہ میں بروز دوشنبہ مبارکہ ۱۶؍رجب المرجب ۱۳۵۲ھ بعد نماز عشاء جلسہ منعقد کیا۔ اور علمائے اہل سنت خصوصاً حضرت شیر بیشۂ سنت کو مدعو کیا۔ نیز اپنی برادری کے دیوبندی لوگوں کو بھی مخلصانہ دعوت دی کہ وہ اس موقع کو غنیمت سمجھیں اور اپنے دیوبندی مولویوں کو لے کر جلسہ گاہ میں آئیں، اُن کے حفظ و امان کی ذمہ داری بھی لی۔ اور ان کی نشست گاہ کا باقاعدہ انتظام بھی کر دیا۔

۵؍بجے شام میں دیوبندیوں کا ایک اشتہار شائع ہوا کہ مولینا حشمت علی صاحب خود اپنی تحریر بھیجیں تو مناظرہ ہوگا۔ اور یہ کہ سنبھلی صاحب جانے والے ہیں چھ بجے سے پہلے جواب آجائے ان کی یہ ضد بھی پوری کی گئی اور حضرت شیر بیشۂ سنت نے ساڑھے پانچ بجے اپنا دستخطی خط منظور سنبھلی کو بھیج دیا کہ آپ آیئے اپنے مددگاروں کو لے کر آیئے اور اپنے اکابر تھانوی، گنگوہی، انبیٹھی، نانوتوی کے کفریات اُٹھایئے۔ جس کا جواب جلسہ میں سوا گیارہ بجے شب کو آیا۔ خلاصہ یہ تھا کہ

www.mazhareaalahazrat.com

میں جاتا ہوں آپ انجمن اشاعتِ اسلام سے تاریخ و مقام مناظرہ طے کریں اور جماعت رضائے مصطفیٰ وانجمن اشاعت اسلام دونوں تنظیمیں چند آدمیوں کو اپنا نمائندہ بنائیں جو ضلع مجسٹریٹ سے اجازتِ مناظرہ حاصل کریں اس کے بعد تاریخ وغیرہ مقرر ہو۔

اس کا جواب فوراً حضرت شیر بیشۂ سنت نے یہ بھیجا کہ میری آپ کی گفتگو جاری ہے ایسی حالت میں آپ کا روانہ ہوجانا اور جماعت وانجمن پر تاریخ و مقام مناظرہ کو موقوف کرنا اور ضلع مجسٹریٹ کی اجازت پر مناظرہ رکھنا آپ کا کھلا ہوا فرار ہے اگر آپ میں کچھ بھی جرأت وحیا ہے تو ابھی اسی وقت اسی جلسہ میں آجائیں۔ شرائط مناظرہ طے کر کے مناظرہ ہوجائے۔

جس وقت یہ خط سنبھلی کو پہنچا، وہابیوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ دیوبندیوں کے پیٹوں میں چوہے دوڑنے لگے۔ سنبھلی صاحب کا چہرہ فق تھا۔ حواس باختہ تھے۔ منھ سوکھ گیا تھا۔ کہہ رہے تھے میں ٹھہر نہیں سکتا۔ صبح ۶/ بجے چلا جاؤں گا۔ کانپتے لرزتے ہاتھوں سے بمشکل وصولی کی رسید دی۔

یہ ہے دیوبندی مدعیانِ مناظرہ کی تعلیوں کی حقیقت کہ جب حضرت رنگون میں تبلیغ حق فرمارہے تھے اور وہابیوں دیوبندیوں نے آپ پر مقدمات بھی چلا رکھے تھے جن میں آپ کی حاضری اور پیروی ضروری تھی، اس وقت دیوبندی مناظر آپ کو بریلی شریف میں مناظرہ کا چیلنج دے رہے تھے۔ اس وقت ایسے بہادر تھے کہ نہ حَکَم کے تقرر کا جھگڑا تھا نہ ضلع مجسٹریٹ سے اجازت لینے کی ضرورت تھی مگر جب خصم سینے پر سوار ہوگیا تو ساری مردانگی غائب ہوگئی۔

واحد قہار جل جلالہٗ نے متکبّر وہابی کو ذلیل کیا۔ وہابیوں کی تمام تعلیاں اور بڑائیاں خاک میں ملادیں اور اپنے حبیب علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کے نام لیواؤں کو گستاخانِ بارگاہِ رسالت پر روشن فتح وظفر بخشی۔ حاضرین جلسہ نے اس فتح مبین پر حضرت کو مبارکباد دی۔ اور اللہ اکبر و یارسول اللہ کے فلک بوس نعروں سے اظہار مسرت کیا۔ صلاۃ وسلام ودعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

آخری اتمامِ حجت:

منظور سنبھلی تو فَرَّ یفِرُّ فِرَارًا کی گردان کرتے ہوئے مفرور ہوگئے تو یاسین خام سرائی کو حضرت شیر بیشۂ سنت نے خط بھیجا کہ منظور تو گئے اور آپ کی مشکل کشائی نہ کر سکے نیز آپ کے جلسے بھی ختم ہوگئے آپ کو بے فرصتی کا عذر بھی نہ رہا۔ لہٰذا اب ہم اہل سنت آپ کو پھر آخری مرتبہ موقع دیتے ہیں۔ آج بروز پنجشنبہ ۱۹/ رجب ۱۳۵۲ھ محلہ قاضی ٹولہ متصل مکان خان بہادر جناب قاضی حافظ قطب الدین صاحب بعد عشاء جلسہ منعقد ہوگا جس میں حضرات علمائے اہل سنت بالخصوص

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مدظلہم العالی تقریر فرمائیں گے۔ بریلی میں فتنۂ دیوبندیت آپ ہی نے پھیلایا ہے اور اس کی ساری ذمہ داری آپ پر ہی عائد ہوتی ہے۔ خوب یاد رکھئے کہ اس معاملہ میں آپ کا کوئی بھی مولوی آپ کی مشکل کشائی نہیں کرسکتا لہٰذا دوسروں کے کندھوں پر بندوق رکھ کر مت چھوڑیئے۔ آپ خود مردِ میدان بنئے، بریلی میں ہلدوانی کا منظر پھر دکھا دیجئے۔ آج جلسہ میں تشریف لاکر اکابرِ ملت دیوبندیہ تھانوی، گنگوہی، انبیٹھی، نانوتوی کا کفر وارتداد اُٹھا دیجئے۔ کاغذی پردوں میں منہ مت چھپایئے۔ اپنے اکابر کے سنی مسلمان ہونے کا ثبوت دینے کیلئے میدان میں آیئے۔ اگر آپ نے بھی اس مبارک موقع سے فائدہ نہ اٹھایا اور رقعہ بازی سے کام لیا تو آپ کا عجز وگریز شائع کردیا جائے گا۔ اور انھیں واقعات سے مسلمانوں کو سنبھل، رنگون، مانڈلے، ادری، موراواں وغیرہ کے مناظروں کی حقیقت نیز دیوبندیوں کی کذب بیانی کا اندازہ کرنے کا موقع ملے گا۔ **الدعاة الی الحق۔**

محمد حسین خاں، میلاد خاں، قاضی نادر حسین، حافظ مشتاق علی، حمایت اللہ خاں شہر کہنہ بریلی۔

اس خط کا مضمون اشتہار میں بھی شائع ہوا۔ مگر خام سرائی صاحب کو نہ آنا تھا نہ آئے۔ اور دیوبندیوں کے عجز وفرار پر مہر لگادی۔

ادری میں عظیم الشان تاریخی مناظرہ

مولوی منظور سنبھلی، مولوی ایوب، مولوی عبداللطیف، مولوی حبیب الرحمٰن، ان کے علاوہ ڈیڑھ سو وہابی مولویوں کا فرار

۲۴/ ۲۵/ ۲۶/ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۵/ ۱۶/ ۱۷/ اکتوبر ۱۹۳۳ء روز یکشنبہ، دوشنبہ، سہ شنبہ کو ادری ضلع اعظم گڈھ (جدید ضلع مئو) میں مناظرہ مقرر رہوا۔ جس میں وہابیہ کی جانب سے منظور صاحب سنبھلی اور اہل سنت کی طرف سے حضرت شیر بیشۂ سنت مناظر مقرر ہوئے۔ اور تین روز یہ مناظرہ رہا۔ مئو اور پورے اعظم گڈھ ضلع کے تقریباً ڈیڑھ سو غیر مقلد ودیوبندی مولوی جناب منظور کی پشت پناہی کررہے تھے۔ پھر بھی منظور کا منھ سوکھ رہا تھا، چہرہ پیلا ہورہا تھا۔ مجبور ہوکر تیسرے روز وہابیوں دیوبندیوں نے پولیس کو "مشکل کشا" بنا کر ان کے ذریعے مناظرہ سے جان بچائی۔ اور حکماً مناظرہ بند کرایا۔

اس مناظرہ کے دیکھنے والے ہزاروں زندہ موجود ہیں اور اس مناظرہ کی مکمل روداد بنام "رودادِ مباحثہ اہل سنت و وہابیہ" شائع ہوچکی ہے۔ مطالعہ کیجئے، حضرت شیر بیشۂ سنت کے کتنے سوالاتِ قاہرہ منظور صاحب پر سوار رہے۔ اور آج تک

www.mazhareaalahazrat.com

لاجواب ہیں۔انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک لاجواب ہی رہیں گے۔

اس مناظرے میں ایک خاص اور اہم بات یہ تھی کہ وہابیوں کے ہجوم میں حضرت تن تنہا مناظر تھے۔ یہاں تک کہ کوئی کتاب دینے والا بھی نہ تھا۔

ایک روشن کرامت:

حضرت مولانا مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی ادروی صاحب کا بیان ہے کہ ادری کے مناظرے کا صدرِ انتظامیہ ایک منھ بند چھپا ہوا وہابی تھا اس نے وقت دینے میں بددیانتی سے کام لینا شروع کردیا، چند بار ایسا ہی ہوا۔ مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ نے گرفت فرمائی اور غضبناک ہوکر فرمایا: ''خیانت کرتے ہو تمہاری آنکھیں سلامت نہیں رہیں گی'' یہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کی زندہ و روشن کرامت ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کی آنکھیں خیانت کی نذر ہوگئیں اور وہ شخص اندھا ہوگیا۔

مناظرۂ ادری میں مظہریت کے جلوے

منظور اور مناظرہ کا عدد

اسی مناظرے میں مولوی منظور سنبھلی نے تعلّی بگھارتے ہوئے اور ڈینگیں مارتے ہوئے کہا تھا کہ منظور اور مناظرہ کے حروف برابر ہیں لہٰذا منظور سے مناظرہ کرنا آسان نہیں ہے۔

اس کے جواب میں حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تعدادِ حروف میں برابری کی بات ہے تو ایک لفظِ ''مناظرہ'' کی کیا تخصیص؟ مفرور، مقہور، مقبور، مردود، ملعون، شیطان، ابلیس، فرعون، نمرود، ہامان، بوجہل، بولہب وغیرہ میں بھی اتنے ہی حروف ہیں جتنے آپ کے نام میں ہیں۔ بلکہ مفرور، مقہور اور مقبور کا تو قافیہ اور وزن بھی ایک ہے۔آپ کی بات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ مناظر نہیں بلکہ مناظِرہ ہیں۔اس لئے کہ منظور اور مناظر کے عدد برابر نہیں۔منظور کے عدد ہیں ایک ہزار ایک سو چھیانوے (۱۱۹۶) اور مناظر کے عدد ہیں ایک ہزار ایک سو اکیانوے (۱۱۹۱)۔ البتہ مُناظِرہ (ظا کے کسرہ کے ساتھ) کے عدد اور منظور کے عدد برابر ہیں۔

اس کی کچھ توضیح یوں ہے کہ ''مُناظَرہ'' ظا کے فتحہ کے ساتھ مصدر ہے جس کا معنی ہے ''مُناظَرہ کرنا'' تو اس کا حمل ذات پر تو درست نہیں۔البتہ ''مُناظِرہ'' ظا کے کسرہ کے ساتھ اسم فاعل مؤنث ہے جس کا معنی ہے ''مُناظرہ کرنے والی'' اور اس کا حمل ذات پر درست ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس جواب میں سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ مظہریت جلوہ فگن نظر آتی ہے جو حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روافض کی خباثت کا بڑا تفصیلی جواب عنایت فرمایا ہے۔ جس میں سات جگہ آیاتِ مبارکہ کے اعداد نکال کر رافضیوں کا جواب اور ردِّ شدید فرما کر تحریر فرماتے ہیں:

الحمدللہ آیۂ کریمہ کا تمام وکمال جملہ مدح بھی پورا ہو گیا اور حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے طیبہ بھی سب آ گئے جس میں اصلاً تکلف وتصنع کو دخل نہیں۔ کچھ روزوں سے آنکھ دُکھتی ہے۔ یہ تمام آیاتِ عذاب واسمائے اشرار و آیتِ مدح واسمائے اخیار کے عدد محض خیال میں مطابق کئے جن میں صرف چند منٹ صرف ہوئے اگر لکھ کر اعداد جوڑے جاتے تو مطابقتوں کی بہار نظر آتی مگر بعونہٖ تعالیٰ اس قدر بھی کافی ہے۔ وللہ الحمد۔ [فتاویٰ رضویہ شریف غیر مترجم، جلد ۱۲]

ادری کے مناظرے کی دعوت پر

حضور محدث اعظم کا جوابی مکتوب مبارک

شہزادۂ مخدوم سمناں حضور محدث اعظم ہند سجادہ نشین آستانۂ عالیہ کچھوچھہ مقدسہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا مکتوب مبارک مولیٰنا عبدالاحد صاحب اشرفی کے نام

اعز ارشد مولوی محمد عبدالاحد صاحب نعیمی سلمکم اللہ تعالیٰ۔ ادعیہ وافیہ وتحیہ زاکیہ۔

عزیزی غلام اشرف سلمہٗ آئے اور آپ کا خط ہمراہ لائے مجھے اس موقعہ پر آنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے مگر جہانتک منظور کی علمی استعداد کا حال ہے اوسکی سرکوبی کے لیے اعز الاخوان فاضل جلیل الشان مولیٰنا مولوی حشمت علی خاں صاحب نہ صرف یہ کہ کافی سے زیادہ ہیں بلکہ سچ پوچھیے تو اس مناظرہ کو منظور کر کے ہضماً لنفسہٖ تنزل سے کام لیا ہے۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ حشمت علی کے جلوَ میں فتح ونصرت رہی اور منظور ومفرور کا تو قافیہ ہی ایک ہے اسی سکون قلب واطمینان دل کا نتیجہ ہے کہ میں اپنے آنے کی کوئی ادنیٰ ضرورت بھی نہیں محسوس کرتا۔ مجھ کو سہ شنبہ کو سفر کرنا ہے جمعہ کا دن امرت سر میں گزرے گا شب کو تقریر کر کے نگینہ واپس ہونا ہے۔ یکشنبہ آئندہ تک وہاں تقریر کرنی ہے دوشنبہ کو مرادآباد آؤں گا۔ پنجشنبہ کو وہاں سے روانہ ہو کر رائے بریلی آنا ہے اسطرح ماہ اکتوبر بھر کے لیے پابند ہو چکا ہوں۔ بلا وجہ عہد شکنی کیوں ہو۔ مجھے امرت سر کا بڑا خیال ہے کہ مولیٰنا حشمت علی صاحب بھی اب غالباً نہ پہنچ سکیں گے تو پھر میرے نہ جانے پر اہل جلسہ کتنا مضطر ہونگے۔ بایں ہمہ اگر واقعی ضرورت ہوتی تو سب کو ملتوی کر کے آ جاتا لیکن یقین جانیے کہ کوئی ضرورت ہی نہیں ہے اور محض اسی وجہ سے کہ قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے نہیں آتا۔ فقط فقیر اشرفی و گدائے جیلانی ابوالحامد سید محمد غفرلہٗ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد ۲۳؍ جمادی الاخریٰ ۵۲ ۱۳ھ ۱۲؍ بجے دن۔

www.mazhareaalahazrat.com

فراستِ ایمانی سے لبریز ایک واقعہ:

اسی ادری کے مناظرہ میں فتح وظفر حاصل کرنے کے بعد ادری ضلع اعظم گڑھ (موجودہ ضلع مئو) سے واپسی ہو رہی تھی، لوگ اپنے عظیم محسن اور رہبر و فاتح مناظر اعظم کو کہ گلا پھولوں کے گجرے سے بھرا ہوا تھا جلوس کے ساتھ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ کی فضاؤں میں رخصت کرنے کے لئے اندارہ اسٹیشن پہنچے۔ وہیں اسٹیشن پر ایک آریہ سماج کا گرو اپنے ماننے والوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ یہ کون سی شخصیت ہے کہ اتنا بڑا ہجوم دیوانہ وار عشق و مستی میں جھومتے ہوئے فتح نما فلک شگاف نعروں سے الوداعی خراج عقیدت پیش کر کے رخصت کرنے آیا ہے۔ حیرت و استعجاب میں ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔ جب تجسس وصبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو اس سے رہا نہ گیا اور سوال کر ہی بیٹھا کہ یہ کون ہیں؟ ادھر اس کا سوال ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ عاشقانِ زار نے جواب دینا شروع کیا اور جواب بھی اس یقین کی منزل سے دے رہے تھے جسے عین الیقین کہا جاتا ہے۔ چونکہ یقین کی یہ منزل انہیں نہ تو کسی کی زبانی سُن کر حاصل ہوئی تھی اور نہ ہی کہیں سے پڑھ کر بلکہ انہوں نے اپنے سر کی آنکھوں سے وہ منظر دیکھا تھا کہ ایک طرف تقریباً ڈیڑھ سو دیوبندی مولویوں کا جتھا ہے، بے شمار سوالات کی بوچھار ہے، لاتعداد اعتراضات کا جمگھٹ ہے، ایسے نازک وقت میں بھی شیر خدا کا وہ شیر دلیر سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ، کا وہ روحانی فرزند و مظہر اتم اپنے سر پر ''ابوالفتح'' کا تاج سجائے ہوئے تن تنہا اُن گستاخانِ خدا و رسول پر حاوی تھا اور سوالات و اعتراضات کے وہ قاہر اور دنداں شکن جواب دے رہا تھا کہ وہابیوں دیوبندیوں کو دِن میں تارے نظر آ رہے تھے۔ اور اُن گستاخانِ خدا اور سول جل وعلا وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر قہر و غضبِ الٰہی بن کر برس رہا ہے جس کا اعلان تھا ؎

سگ ہوں میں عبیدؔ رضوی غوث و رضا کا — آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیر ببر بھی
کیوں دبیں کس سے دبیں ہیں جو ترے در کے غلام — غوثِ اعظم کی حفاظت میں ہے بندہ تیرا

لہٰذا جواب دیتے ہوئے کہا یہ وہ عظیم ہستی ہے جس کے پاس بے شمار سوالوں کے جوابات موجود ہیں۔ آریوں کے اُس گرو نے حضرت سے سوال کیا کہ ہمیں الہ آباد جانا ہے، اس کا راستہ کیا ہے؟ مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ فوراً بعنایت خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور اپنی ایمانی فراست و دانائی سے آریہ کے اس گرو کے سوال کی گہرائی تک پہنچ گئے کہ الہ آباد کا اصل نام ''اللہ آباد'' ہے۔

اس زمانے میں الہ آباد جانے کا واحد راستہ مئوناتھ بھنجن ہو کر ہی تھا اور ٹرین وہیں سے بن کر چلتی تھی جو الہ آباد جاتی تھی۔ چونکہ مئوناتھ بھنجن اُن کا بہت بڑا تیرتھ استھان ہے۔ اور آریہ دھرم کے لوگ صرف عقلی باتیں کرتے ہیں۔ لہٰذا اُس کا

www.mazhareaalahazrat.com

مقصد یہ تھا کہ میرے سوال کے جواب میں ابھی یہ بتائیں گے کہ مئوناتھ بھنجن ہو کر چلے جاؤ، وہاں سے گاڑی مل جائے گی۔ پھر میں جھٹ کہہ دوں گا کہ دیکھا آپ نے کہ معاذ اللہ خدا تک پہنچنے کیلئے ہمارے استھان کا وسیلہ ضروری ہے۔ مگر مظہر اعلیٰ حضرت نے اتنا سنتے ہی برجستہ ارشاد فرمایا کہ:

''محمد آباد چلے جاؤ، الٰہ آباد پہنچ جاؤ گے''

یہ سُن کر اُس نے اپنے سوال پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہم الٰہ آباد کا راستہ معلوم کر رہے ہیں۔ چونکہ اندارہ اسٹیشن سے مئوناتھ بھنجن قریب ہے اور محمد آباد مبارکپور کے قریب تقریباً ۲۰/۲۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ پھر محمد آباد سے بھی ڈائریکٹ کوئی گاڑی الٰہ آباد کیلئے نہیں ہے لہٰذا اس کے دوسری مرتبہ کے سوال کے جواب میں بھی آپ نے وہی اول الذکر جواب دے کر ارشاد فرمایا: جواب لکھ دوں؟ جس طور سے وہ سوال کر رہا تھا اسی طور پر آپ اپنے جواب پر قائم تھے۔ آپنے اپنے اس جواب پر قائم رہ کر گویا یہ بتادیا جو آپ کے پیرو مرشد سرکار اعلیٰ حضرت نے فرمایا تھا کہ ؎

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

جس انداز میں وہ سوال کر رہا تھا اور در پردہ اپنے مقصدِ باطل کے جواب کا خواہشمند تھا اسی انداز میں حضرت اس کے دل کے نہاں خانے میں چُھپے ہوئے اُس کے زعم باطل کا رد فرما رہے تھے۔ الغرض جب تیسری بار بھی اُس نے وہی سوال کیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ میں مئوناتھ بھنجن کا نام لوں تو تم کہو کہ معاذ اللہ خدا تک پہنچنے کے لئے ہمارے استھان سے ہو کر ہی جانا ہوگا، نہیں نہیں بلکہ دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا وسیلہ لینا ہوگا۔ تو وہ آریہ کا گرو آپ کے قدموں میں گر پڑا اور کہنے لگا کہ بہت گرو دیکھے مگر آپ جیسا گرو نہ دیکھا۔

www.mazhareaalahazrat.com

لاہور میں

آخری قطعی

فیصلہ کن مناظرہ

۱۵؍شوال المکرم ۱۳۵۲ھ ، ۳۱؍جنوری ۱۹۳۴ء

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

لاہور میں دیوبندیوں کے ذمہ داروں مولوی احمد علی شیر انوالی و منظور سنبھلی و اسمٰعیل سنبھلی و ابوالوفا شاہجہانپوری و ابوالقاسم وعبدالحنان لاہوری و دیگر ذمہ داران دیوبندیہ کے ذریعہ طے پایا کہ ۱۵ر شوال المکرم ۱۳۵۲ھ، ۳۱ر جنوری ۱۹۳۴ء روز چہارشنبہ کو مسجد وزیر خان لاہور میں فیصلہ کن مناظرہ ہوگا اس مناظرہ میں دیوبندیوں کی طرف سے جناب مولوی اشرفعلی تھانوی اور اہل سنت کی جانب سے حضرت مولٰینا الحاج مفتی شاہ علامہ محمد حامد رضا خان صاحب قادری برکاتی نوری خلف اکبر حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ خود مناظر ہوں گے یا اپنے وکیل مناظرہ کو بھیجیں گے۔ انتظار کرتے کرتے ۱۵ر شوال کی تاریخ آئی اور حضرت شیخ الوقت سیدنا شاہ علی حسین صاحب قبلہ اشرفی میاں کچھوچھہ مقدسہ وحضرت پیر سید صدرالدین صاحب قبلہ سجادہ نشین ملتان شریف شہزادۂ اکبر حضور اعلیٰ حضرت وشہزادۂ اعلیٰ حضرت حضرت مفتیٔ اعظم ہند و حضرت علامہ مفتی سید دیدار علی شاہ صاحب قبلہ محدث الوری وحضرت علامہ مفتی امجد علی صاحب اعظمی وحضرت مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی وحضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب قادری رضوی الوری [علیہم الرحمۃ والرضوان] اور بکثرت علمائے اہل سنت اور حضرت شیر بیشۂ سنت مسجد وزیر خان لاہور میں تشریف فرما تھے۔ عوام وخواص اہل سنت کا عظیم الشان مجمع تھا۔ مسجد اندر باہر حاضرین سے بھری ہوئی تھی۔ وہابی اسٹیج پر دوسرے مولوی موجود تھے۔ مگر تھانوی جی میدانِ مناظرہ تو کیا، لاہور میں بھی موجود نہیں تھے۔ مسجد میں ہی علماء واعیان کے سامنے حضرت علامہ حامد رضا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وکالت نامہ تحریر فرمایا۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

وکالت نامہ

"اس مناظرہ کیلئے میں مولٰینا ابوالفتح محمد حشمت علی خان صاحب کو اپنا وکیل مناظرہ مقرر کرتا ہوں ان کا قبول وعدول میرا قبول وعدول ہوگا، ان کا اقرار میرا اقرار ہوگا، ان کا انکار میرا انکار ہوگا۔

فقط محمد حامد رضا قادری غفرلہٗ

۱۵ر شوال المکرم ۱۳۵۲ھ"

تھانوی جی کی تحریر:

صدر اجلاس برائے قیام امن سید حبیب شاہ صاحب ایڈیٹر روزنامہ "سیاست" لاہور منتخب ہوئے اور وہابی اسٹیج پر جو نمایاں محرکین مناظرہ منظور وابوالوفا واسمٰعیل وغیرہم تھے ان میں سے صدر انتظامی اسمٰعیل کو بنایا گیا۔ اب تھانوی جی کی آمد کا

www.mazhareaalahazrat.com

سوال ہوا تو اسمٰعیل سنبھلی نے تھانوی جی کی ایک تحریر دی کہ جناب تھانوی نے ہم کو یہ تحریر دے کر بھیجا ہے۔ ملاحظہ ہو آخری فیصلہ کن مناظرہ کے متعلق یہ تحریر بھیجی۔

قال التھانوی۔

مقام تھانہ بھون ۵/رمضان ۱۳۵۲ھ

بعد حمد وصلاۃ۔ جس دینی کام سے کسی کو خطاب کیا جائے وہ اگر محض تبلیغ ہے تو عبادت اور یہ ایک صورت ہے۔ اس کے بعد اگر مخاطب محض تحقیق حق کے لئے سوال کرے اور اس کو جواب دینا بھی عبادت ہے۔ اور یہ دوسری صورت ہے اور ان دونوں خدمتوں کے لئے ہر مسلمان جن میں احقر بھی ہے حاضر ہے اور اگر مخاطب کو محض جدال ہی مقصود ہے اور یہ تیسری صورت ہے تو اس کو جواب نہ دینا اور اعراض کرنا بھی جائز ہے اور اس سکوت میں جو مذبذبین کے ضرر کا شبہ ہوتا ہے اس ضرر کا خود ہی مذبذبین کی تعلیم سے دفع کرنا ممکن ہے خواہ ابتدأً یا ان کے سوال کے بعد اور میرا ابھی یہی مذاق ہے۔

اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ رسالہ حفظ الایمان مؤلفہ احقر پر اعتراض کرنے والوں کے متعلق میرا عمل ہمیشہ یہ رہا ہے کہ نفس مسئلہ کے متعلق تبلیغ کے لئے متر ددین کی تشفی کے لئے خود رسالہ حفظ الایمان، بسط البنان، تفسیر العنوان لکھ چکا اور معاندین کو کبھی خطاب نہیں کیا مگر بعض مواقع پر دوسرے مذاق پر عمل کرنے کو نافع سمجھتے ہیں اور بعض مواقع پر بعض حالات کے اقتضا سے اس نافعیت میں اس کی حاجت ہے کہ اس تفہیم کے لئے میں کسی کو اپنا وکیل بنا دوں اس لئے سر دست اپنی طرف سے اس تفہیم کے لئے ان بزرگوں کو اپنا وکیل بناتا ہوں (پھر حسین احمد اجودھیا باشی، منظور سنبھلی، ابوالوفا شاہجہانپوری، اسمٰعیل سنبھلی کے نام لکھے) اللہ تعالیٰ ان حضرات کے ارشادات و تفہیم میں نفع و برکت بخشے (آمین)

ان اُرید الا الاصلاح ما استطعت و ما توفیقی الا باللہ۔

کتبہ اشرفعلی تھانوی حنفی

ہر عقل مند غور کرے کہ یہ ''وعظ گوئی'' ''تبلیغ'' کی سند ہے یا ''وکالت مناظرہ فیصلہ کن'' کی سند ہے؟ یہ کیا ہے؟ حضرت شیر بیشۂ سنت نے یہ تحریر پڑھ کر سنائی اور مولوی منظور و مولوی ابوالوفا و مولوی اسمٰعیل و مولوی عبدالحنان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ۲۶/نومبر ۱۹۳۳ء کو آپ لوگوں کے مشورے سے آپ کی موجودگی میں سردار محمد اور حضرت علامہ ابوالبرکات مولٰینا الحاج سید احمد صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور میں جو آخری فیصلہ کن مناظرہ ۱۵/ شوال ۱۳۵۲ھ جو مسجد وزیر خان لاہور میں جناب تھانوی و شہزادۂ حضور اعلیٰ حضرت کے مابین ہونا طے پایا تھا یہ اسی مناظرہ کی ''سندِ وکالت'' ہے، یا ''وعظ گوئی'' کی سند ہے؟ منظور صاحب نے کہا ''جی ہاں یہ اسی مناظرہ کی سند وکالت ہے''۔

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت شیر بیشۂ سنت نے ارشاد فرمایا۔تھانوی جی کی اس تحریر کو ''تبلیغِ افہام وتفہیم کی سند'' تو کہا جاسکتا ہے مگر ''وکالت مناظرہ'' کی سند ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔

ملاحظہ ہو اس تحریر میں

نہ ۱۵ رشوال کا تذکرہ ہے،

نہ لاہور کا،

نہ فیصلہ کن مناظرہ کا،

نہ براہین قاطعہ کا،

نہ فتوائے گنگوہی کا،

نہ تحذیر الناس کا،

نہ حفظ الایمان کا،

نہ حسام الحرمین کے فتاوی کا،

نہ اہل سنت کی مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور۔۔۔۔اور۔۔۔۔

جمعیۃ الاحناف دیوبندیہ کے مابین قرارداد کا،

نہ ان کے وکیل کا،

نہ یہ ہے کہ ان وکیلوں میں سے ہر ایک کا قول قبول وعدول، اقرار وانکار سب میرا ہوگا،

نہ یہ ہے کہ ان کی فتح وشکست میری فتح وشکست ہے،

نہ یہ ہے کہ ان میں سے اگر کوئی وکیل میرا کفر قبول کرلے تو میں توبہ شائع کر کے ہندستان بھر کی ان خانہ جنگیوں کو مٹادوں گا۔

منظور صاحب حیران ومبہوت کھڑے ہوئے۔اور صرف اتنا کہا کہ یہ تحریر اسی مناظرہ کی سند وکالت ہے پھر بیٹھ گئے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے ارشاد فرمایا۔ملاحظہ ہو تھانوی جی نے اپنی اس تحریر میں لفظ تفہیم تین بار لکھا اور لفظ مناظرہ پوری تحریر میں ایک بار بھی نہ لکھ سکے تو ''سند وکالت تفہیم'' ہوئی نہ ''سند وکالت مناظرہ''؟ اور حضرات علمائے اہل سنت اور اکابر ملت کو تھانوی جی سے گفتگو کرنی ہے یا تھانوی جی کے وکیل مناظرہ سے۔لہٰذا آپ وہ تحریرِ تھانوی پیش فرمائیں جس میں انہوں نے کسی کو مناظرہ کا وکیل بنایا ہو۔

Mazhar-e-Aala Hazrat
www.mazhareaalahazrat.com

منظور صاحب شرماتے ہوئے کھڑے ہوئے اور بولے ''یہی سندِ وکالتِ مناظرہ ہے''۔ اور اتنا کہہ کر فوراً بیٹھ گئے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے ارشاد فرمایا۔ آپ سارے دیوبندی مولویوں کو میرا چیلنج ہے کہ تھانوی جی کی اس تحریر کو اس آخری قطعی فیصلہ کن مناظرہ کی ''سند وکالت'' اگر کوئی بتا سکتا ہے تو جلد ثبوت دے۔ اپنی دلیل لائے!

اس کے جواب میں سارے دیوبندی مولوی بالکل لاجواب اور خاموش رہے۔ **فالحمد ﷲ**۔

ہاں اسمٰعیل سنبھلی نے عزت رکھنے کو خود صدر اہل سنت سے گفتگو شروع کر دی۔ اور ۱۵؍شوال کی پوری نشست گذر گئی۔ مگر تھانوی جی کے تینوں وکیلوں میں سے کوئی بھی اس تحریر کو وکالت نامۂ مناظرہ نہ ثابت کر سکا۔ بہت غور وفکر کے بعد منظور صاحب بولے تفہیم ومناظرہ ایک ہی ہیں۔ اس لئے تھانوی صاحب نے ''مناظرہ'' کا لفظ نہیں لکھا۔

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے تبسم کناں فرمایا۔ تفہیم ومناظرہ عربی زبان کے الفاظ ہیں۔ کچھ عربی لغت کی کتابیں یہاں ہیں اور کتب خانہ مرکزی حزب الاحناف سے منگا سکتا ہوں۔ آپ فرمائیں کون کون سی کتب لغت منگا دوں۔ آپ ثبوت دیں کہ تفہیم ومناظرہ ایک ہیں۔ اور مناظرۂ رشیدیہ ہاتھ میں لے کر فرمایا۔ یہ ہے ''مناظرۂ رشیدیہ'' ذرا اس میں دکھایئے کہ تفہیم ومناظرہ دونوں ایک ہیں۔ اور اگر نہیں دکھا سکتے اور ہرگز نہیں دکھا سکتے تو میدانِ مناظرہ میں ایسی بے ثبوت اور غلط بات کہنا بہت بڑا بدنما داغ ہے۔

اور جناب کو اپنی عزت کا خیال نہیں تو دیوبندی گروہ کے بڑے پیشوا تھانوی صاحب کا تو خیال رکھئے۔ اب آپ کی بات منظور سنبھلی کی بات نہیں بلکہ وکیل تفہیم ہونے کی حیثیت سے تھانوی جی کی بات ہے۔ لاہور جیسے تعلیمی شہر میں ایسی بے علمی کی بات کہنا۔ خیال تو فرمایئے دینی مدارس کے طلبہ اور کالجوں کے اسٹوڈینٹس یہ سُن کر کہ مناظرہ اور تفہیم دونوں ایک ہیں آپ کا نہیں بلکہ تھانوی جی کی علمیت وقابلیت کا ماتم کریں گے۔ پھر آپ تین وکلاء تفہیم یہاں موجود ہیں اور سارے اسی پر متفق ہیں بلکہ بضد ہیں کہ تفہیم ومناظرہ ایک مان لیا جائے یہ کون سی علمیت ہے؟ یہ مسلمان جمع ہوئے ہیں ان پر رحم کیجئے اور وقت کی قدر کیجئے۔ دانشمندی کی بات کیجئے۔ تھانوی جی کا مذاق نہ اُڑوایئے۔

دیوبندیوں میں اس تقریر سے سناٹا چھا گیا۔ اور کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ بہت دیر کے بعد منظور صاحب اُٹھے اور بولے مولٰینا آپ کچھ بھی فرمائیں مگر میں یہی کہوں گا تفہیم ومناظرہ دونوں ایک ہیں۔

اسی گفتگو میں پہلے روز کی نشست ختم ہوگئی۔ اور تھانوی جی کی وکالت مناظرہ کی تحریر دیوبندی مولوی نہ دے سکے۔ مجبور ہو کر صدر دیوبندیہ وکیل تھانوی اسمٰعیل نے اشتعال انگیزی کی کوشش کی۔ مگر صدر اہل سنت نے بہت صبر وتحمل سے کام لیا۔ امن وامان کو برقرار رکھا۔ اور صدر دیوبندیہ کی یہ چال ناکام رہی۔

www.mazhareaalahazrat.com

آخری فیصلہ کن مناظرہ کا دوسرا دن:

دوسرے دن سید حبیب شاہ صاحب نے اپنی حاضری سے عذر کیا تو دوسرے روز اہل سنت کی جانب سے صدر انتظامی مولینا مولوی سید محمد شاہ صاحب سیالکوٹی مقرر ہوئے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعد خطبہ مسنونہ ارشاد فرمایا۔

مولوی منظور صاحب! حسب قرار داد طرفین نہ آپ تھانوی صاحب کو میدانِ مناظرہ میں لا سکے اور ان کی تحریر وکالت نامۂ مناظرہ بھی پیش نہ کر سکے۔ ہاں وکالت تفہیم کی تحریر آپ نے دی۔ اور بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ تفہیم و مناظرہ دونوں ایک ہیں اور آپ اسی پر اڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان حضرات علمائے کرام و مشائخ عظام اور حاضرین خواص و عوام کے وقت کی قدر کرتے ہوئے اگر میں ارخائے عنان اور اپنے مقام سے تنزل کرتے ہوئے آپ کو وکیل تھانوی مان لوں اور آخری فیصلہ کن مناظرہ آپ سے کروں تو میری طرف سے حالات موجودہ اور آپ لوگوں کی وعدہ خلافیاں دیکھتے ہوئے یہ بات ضروری ہوگی کہ اب یہ مناظرہ تحریری ہوگا۔ اور ہر مناظر اپنی تقریر لکھ کر سنائے گا۔ پھر دستخط کر کے اپنے مقابل کو دے گا۔ اور چونکہ آپ کے پاس وکالت مناظرہ کی تحریر نہیں ہے اس لئے آپ پر ضروری اور لازمی ہوگا کہ آپ اپنی ہر تحریر پر اپنے دستخط کے ساتھ جناب مولوی اشرفعلی تھانوی سے دستخط کرائیں اور یہ لکھوائیں کہ یہ تحریر مجھے منظور ہے۔

منظور صاحب یہ سن کر درمیان ہی میں کھڑے ہو گئے اور بولے جناب حیرت ہے کہ تھانوی صاحب مرضِ ناگفتنی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے یہاں نہیں آسکے اور نہ آسکتے ہیں۔ پھر میدانِ مناظرہ میں ان کے دستخط کیوں کر ہوں گے؟

حضرت شیر بیشۂ سنت نے ارشاد فرمایا کہ اس کا طریقہ میں بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تھانوی صاحب کی عدم موجودگی میں یہاں ہر تحریر پر آپ تینوں وکلاء دستخط کر کے دیں اور جب مناظرہ ختم ہو جائے تو آپ کے ساتھ ہم اہل سنت کے دو آدمی جائیں ان دونوں کی موجودگی میں آپ لوگ اپنی ہر تحریر پر تھانوی صاحب سے یہ لکھوا کر دستخط کرا دیں کہ "یہ تحریر مجھے قبول ہے" اس طرح تھانوی جی کو سفر کی زحمت بھی نہ ہوگی اور کام بھی ہو جائے گا۔

تمام حاضرین نے اس تجویز کو قبول کیا۔ اور داد و تحسین دی۔ وکلاء تھانوی نے مشورہ کا وقت مانگا۔ اور بعد مشورہ انہوں نے اس تجویز سے انکار کر دیا۔ کیونکہ ان تینوں کو یقین تھا کہ تھانوی جی نے وکالت نامۂ مناظرہ نہیں دیا ہے اور وہ مناظرہ کو تیار بھی نہیں اور نہ ہم وکلاء کی بات وہ ہرگز نہیں مانیں گے۔

یہ کیسا کھلا ہوا وہابیوں اور دیوبندیوں کا فرار ہے اور بیّن شکست ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

ثناءاللہ غیر مقلد کی آمد:

اسی دوران میں مشہور وہابی غیر مقلد ثناء اللہ آیا اور وہابی دیو بندی اسٹیج کی طرف گیا۔ دیو بندی اُسے دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ منظور سنبھلی نے اپنی کرسی پر جگہ دی۔ حاضرین اہل سنت نے اس کو بہت بری نگاہ سے دیکھا اور عوام نے یقین کرلیا کہ غیر مقلد وہابی اور دیو بندی دونوں ایک ہیں۔ کچھ دیر بیٹھ کر ثناء اللہ وہابی نے کھڑے ہو کر کہا اگر آپ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو میں تیار ہوں۔ مجھ سے مناظرہ کر لیجئے۔ ثناء اللہ غیر مقلد کے اس اعلان کے بعد میں نے (محبوبِ ملت نے) اور دار العلوم حزب الاحناف کے طلباء نے بیک آواز جواب دیا۔ ثناء اللہ صاحب اکابر دیو بندیہ کے کفریات پر آپ سے مناظرہ کرنے کو ہم طلبائے دار العلوم تیار ہیں۔ مگر یہ میدانِ مناظرہ آخری قطعی فیصلہ کن مناظرہ کا ہے۔ اس مناظرہ میں آپ کا کام نہیں۔ ورنہ تھانوی صاحب کا وکالت نامہ لائیے۔ اور یوں دخل در معقولات نہ فرمائیے۔ آپ کی اس دخل اندازی کے خلاف ہم لوگ دونوں جانب کے صدر صاحبان سے پرزور احتجاج کرتے ہیں۔ چنانچہ تمام حاضرین نے اس کی تائید کی۔ اور دونوں طرف کے صدر صاحبان نے ثناء اللہ کو بٹھایا۔ بہر حال منظور صاحب کی تمام شرطیں حضرت نے قبول فرمائیں۔ صرف چند باتوں کی ترمیم چاہی۔

اول یہ کہ ہر مناظر اپنی تقریر قلم بند کر کے اپنے مؤکل سے دستخط کرا کے مقابل کو دے۔ دوم یہ کہ چاروں مسئلوں میں آپ پہلی اور پچھلی تقریر اپنی رکھنا چاہتے ہیں تو دو مسئلوں میں پہلی اور آخری تقریر آپ کی ہوگی۔ اور دو مسئلوں میں پہلی اور آخری تقریر میری ہوگی۔ میں اپنی ہر تحریر پر شہزادۂ حضور اعلیٰ حضرت دامت برکاتہم القدسیہ کے دستخط کرا کے دوں گا۔ اور آپ اپنی ہر تحریر پر جناب تھانوی صاحب سے دستخط کرا کے دیں گے۔ تجویز و ترمیم معقول تھی۔ لہٰذا سب نے منظور کی اور تائید و تعریف کی۔ لیکن تینوں وکلائے تھانوی نے نامنظور کی۔ مشورہ کرتے اور وقت گذارتے رہے۔ مگر نہیں سے ہاں نہیں ہوئی۔

منظور نے کہا کہ پہلی اور آخری تقریر میری ہوگی اس لئے کہ میں مدعی ہوں۔ لہٰذا اب یہ بحث چھڑ گئی کہ مدّعی کون ہے اور مدعیٰ علیہ کون ہے۔

اصحابِ فقہ جانتے ہیں کہ فصل خصومات میں مدّعی اور مدعیٰ علیہ کی تعیین کتنی ضروری اور کتنی مشکل ہے۔ گفتگو کا آغاز اس طرح ہوا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اگر مدعی ہونے کی بنیاد پر پہلی اور آخری تقریر کا حق ثابت کرنا چاہتے ہو تو مدعی تو ہم ہیں چونکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ تم کلمہ پڑھنے کے باوجود کافر ہو اس لئے میں مدعی ہوں اور تم مدعیٰ علیہ اس بنا پر پہلی

www.mazhareaalahazrat.com

اور آخری تقریر کا حق میرا ہے۔ منظور نے جواب میں کہا، مدعی کے معنی دعویٰ کرنے والا ہے اور مدعیٰ علیہ کو منکر بھی کہتے ہیں جس کے معنی انکار کرنے والا۔ ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور آپ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں اس لئے ہم مدعی ہوئے اور منکِر (یعنی) مدعیٰ علیہ آپ ہوئے۔

اس بظاہر مجادلانہ اور در حقیقت جاہلانہ بات پر حضرت شیر بیشۂ اہل سنت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ بعینہٖ آپ کی اس دلیل سے ہم مدعی اور آپ منکر ہوئے۔ مناظرہ کا موضوع یہ ہے کہ آپ کافر ہیں اور ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ اسی کا ہم اثبات کریں گے۔ اور آپ اس کا انکار کرتے ہیں تو آپ مدعیٰ علیہ ہوئے۔ اس پر منظور نے پھر یہی دہرایا کہ مدعی کے معنی دعویٰ کرنے والا اور مدعیٰ علیہ کے معنی انکارِ دعویٰ کرنے والا چونکہ ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اس لئے ہم مدعی ہوئے۔ اور آپ اس کا اِنکار کرتے ہیں اس لئے آپ مدعیٰ علیہ ہوئے۔

منظور کی اس ہٹ دھرمی پر حضرت شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ کا تبحر علمی جوش میں آ گیا۔ فرمایا کہ آپ نے مدعی اور مدعیٰ علیہ کی تعیین لغوی معنی پر رکھی۔ اگر لغوی معنی لے کر مدعی اور مدعیٰ علیہ کی تعیین کی گئی تو صبح قیامت تک فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ یہاں فقہی معنی مراد ہیں بتائیے کہ مدعی اور مدعیٰ علیہ کے فقہی معنی کیا ہیں؟ اگر مدعی اور مدعیٰ علیہ کے فقہی معنی مراد نہ لیں گے تو برطریق شرع خصومات کا فیصلہ ناممکن ہوجائے گا۔ حدیث شریف میں ہے **البينة على المدعى و اليمين علىٰ من انكر**۔ ثبوت مدعی کے ذمہ ہے اور قسم منکر پر۔

آپ بتائیے فرض کیجئے آپ میرے اس عصا پر زبردستی قبضہ کر کے اپنے ہاتھ میں لے لیں معاملہ قاضیٔ شرع کے یہاں جائے تو فیصلہ کیسے ہوگا؟ میں کہوں گا کہ یہ عصا جو مولوی منظور اپنے ہاتھ میں کھڑا کئے ہوئے لئے ہیں میرا ہے۔ یہ میرا دعویٰ ہے۔ آپ کہیں گے کہ نہیں یہ عصا جو میں اپنے ہاتھ میں کھڑا کئے ہوئے لئے ہوئے ہوں یہ میرا ہے۔ یہ بقول آپ کے آپ کا دعویٰ ہوا آپ میری بات کا انکار کرتے ہیں میں آپ کی بات کا انکار کرتا ہوں۔ تو میں مدعی اور مدعیٰ علیہ دونوں ہوا اور آپ بھی مدعی اور مدعیٰ علیہ دونوں ہوئے۔ قاضی کس سے ثبوت مانگے گا اور ثبوت پیش کرنے سے عاجز ہونے کے بعد کس سے قسم لے گا۔ آپ کے بتائے ہوئے معنی کے لحاظ سے دونوں مدعی ہوئے اور دونوں مدعیٰ علیہ۔

اس فاضلانہ ایراد سے مرعوب ہو کر کھسیا کر منظور نے کہا اگر مدعی کے معنی دعویٰ کرنے والے، مدعیٰ علیہ کے معنی انکار کرنے والے کے نہیں ہیں تو آپ ہی بتائیے کہ مدعی اور مدعیٰ علیہ کے کیا معنی ہیں؟

اس پر حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت نے فاتحانہ شان و شوکت کے ساتھ فرمایا، معلوم نہیں تھا تو پہلے ہی پوچھ لیتے۔ اتنا وقت برباد نہ ہوتا۔

www.mazhareaalahazrat.com

فرمایا سنو! مدعی وہ ہے جو خلاف ظاہر کا اثبات کرے اور مدعیٰ علیہ وہ ہے جو ظاہر معنی کے مطابق اثبات کرے۔ جیسے جیسے مذکور ہیں۔ جب میرا عصا آپ کے ہاتھ میں ہے تو میرا یہ کہنا کہ یہ عصا میرا ہے ظاہر کے خلاف ہے اس لئے میں مُدَّعِیْ ہوا۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ عصا میرا ہے تو ظاہر کے مطابق ہوا کہ قبضہ دلیلِ مِلْک جب کہ اس کے خلاف دلیل نہ ہو، لہٰذا آپ مُدَّعیٰ علیہ ہوئے۔ اس لئے اس خصوص میں ثبوت دینا میرے ذمہ ہے اور اگر میں ثبوت نہ دے سکوں تو قسم آپ کے ذمہ۔ اس طرح بر طریقۂ شرعی فیصلہ آسان ہو گیا۔

اب آپ آیئے مناظرہ کیجئے موضوع کے متعلق انصاف سے کام لیجئے اور طے کیجئے۔ آپ کے داڑھی ہے، کلمہ پڑھتے ہیں، آپ کا ظاہر حال یہ بتاتا ہے کہ آپ مسلمان ہیں اور میں اس ظاہر کے خلاف یہ کہتا ہوں کہ آپ کافر ہیں۔ خلاف ظاہر کا میں اثبات کر رہا ہوں اس لئے میں مدعی ہوا اور ظاہر کے مطابق آپ بول رہے ہیں اس لئے آپ مدعی علیہ ہوئے۔ اب مجھے امید ہے کہ آپ اس میں بات نہ بڑھائیں گے۔

اس روشن بیان کے بعد وہابی مناظر نے کہا کہ یہ تو اپنے جی سے دعویٰ کی تعریف کر کے اپنے مقصد کے مطابق بنالی ہے۔ اب آپ ثبوت دیجئے یہ تعریف کس کتاب میں ہے؟

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ یہ تعریف ''ہدایہ'' میں ہے۔

مدعی کی تعریف میں اتنی صراحت سننے کے بعد اسے تسلیم کرنے میں کوئی چون و چرا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ لیکن وہابی مناظر کو مناظرے سے زرّیں حیلہ ہاتھ آیا تھا۔ اس لئے حوالہ کا مطالبہ کیا۔ کہ ''ہدایہ'' میں یہ تعریف دکھایئے۔ حضرت نے ''ہدایہ'' سے ''مدعی اور مدعیٰ علیہ'' کی یہ تعریف پڑھ کر سنائی۔ تو خائب و خاسر خفت مٹانے کے لئے خود دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ کتاب منظور کو دے دی گئی۔ عبارت پڑھ کر سر پکڑ کر بہت دیر تک سوچتا رہا۔ یکا یک گاڑی کے آگے کاٹھ رکھ کر اس تعریف پر ایک اعتراض کیا کہ یہ تعریف صحیح نہیں ہے۔ یہ اعتراض حاشیہ پر موجود تھا اور اس کا جواب بھی مذکور تھا۔

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت قدس سرہٗ نے فوراً جواب ارشاد فرمایا تو پھر یہ اڑ نگا لگایا کہ متن میں تو دوسری تعریف ہے آپ نے متن کی تعریف چھوڑ کر شرح کی تعریف کیوں بیان کی۔ حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اس کا جواب دیا کہ اگر ایک کی چند تعریفیں ہوں اور کوئی ایک تعریف کرے تو اعتراض کی کوئی بات نہیں بشرطیکہ وہ تعریف صحیح ہو۔ چلئے بات مختصر کیجئے۔ متن و شرح میں تین تعریفیں مذکور ہیں۔ آپ ان میں کس کو تسلیم کرتے ہیں؟ اسی کے مطابق ثابت کروں گا کہ مدعی میں اور مدعیٰ علیہ آپ۔

اب منظور کی چوکڑی بھول گئی۔ اور پھر ''ہدایہ'' مانگی۔ اور بہت دیر تک متن، شرح و حاشیہ دیکھتے رہے۔ اور بقیہ

www.mazhareaalahazrat.com

پشت سوار مولوی اُچک اُچک کر دیکھتے رہے۔ کچھ دیر کُھسُر پُھسُر ہوتی رہی۔ آخر کار شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ نے مطالبہ کیا کہ وقت گذرتا جارہا ہے کیا آپ آج کا وقت بھی اسی میں ختم کردینے کا ارادہ کر چکے ہیں؟ اس پر مجمع سے شور اُٹھا کہ مولوی منظور مناظرے کا وقت ضائع مت کرو۔ عوام کے زوردار مطالبے سے مجبور ہو کر جلدی سے کہا کہ میرے نزدیک متن کی تعریف صحیح ہے۔ اس کی رو سے میں مدعی ہوں اور آپ مدعیٰ علیہ۔

ناظرین پہلے متن کی تعریف ملاحظہ فرمائیں۔ پھر آپ پر واضح ہو جائے گا کہ دیوبندیوں نے کس طرح آنکھ میں دھول جھونکنے کی کوشش کی۔

''**المدعی من لایجبر علی الخصومۃ ان ترکھا و المدعیٰ علیہ من یجبرُ علیٰ الخصومۃ۔** مدعی وہ ہے جو خصومت اگر نہ کرے تو اس پر مجبور نہ کیا جائے۔ اور مدعیٰ علیہ وہ ہے جو خصومت پر مجبور کیا جائے۔ جب دیوبندی مناظر نے یہ کہا کہ یہ تعریف صحیح ہے اور اس کی رو سے میں مدعی اور آپ مدعیٰ علیہ ہیں تو حضور شیر بیشۂ اہل سنت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ پھر آپ یہی چاہتے ہیں کہ مناظرے سے جتنی جان بچے بچالینی چاہیئے۔ اس تعریف کو صحیح کرنے کا ایک مطلب یہ ہے کہ دوسری تعریفیں غلط ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد اصل موضوع پر مناظرہ ہو۔ اس لئے اس بحث سے بالقصد پہلو تہی کرتے ہوئے آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ اس تعریف کی رو سے کیسے مدعی ہیں اور میں مدعیٰ علیہ۔ اس کی توضیح ضروری تھی۔ مگر آپ نے ادعاءِ محض کیا۔ مجھ سے سُنئے اس تعریف کی رو سے بھی مدعی ہم اہل سنت ہیں اور مدعیٰ علیہ آپ۔ ہمارے آپ کے درمیان نزاع اس بات پر ہے کہ ہم آپ کو کافر کہتے ہیں۔ اگر ہم آپ کو کافر نہ کہیں تو کوئی جھگڑا نہ ہو۔ اس مناظرے کی نوبت ہی اس بات پر آئی کہ ہم آپ کو کافر کہتے ہیں۔ اور آپ مجبور ہو کر اپنے کفر کو اُٹھانے کے لئے میدان میں آئے ہیں۔ اس لئے اس تعریف کی رو سے بھی مدعی میں ہوا اور آپ مدعیٰ علیہ۔

نیز حضرت شیر بیشۂ سنت نے مناظرۂ رشیدیہ دکھا کر فرمایا اس میں آپ دکھا دیں کہ پہلی اور آخری تقریر آپ کی ہونی چاہیئے تو میں مان لوں گا۔ یہ سن کر دیوبندی مولویوں پر سناٹا چھا گیا اور ثناء اللہ بھی خاموش رہے کوئی کچھ جواب نہ دے سکا۔ تو صدر دیوبندیہ نے صدر اہل سنت سے چھیڑ چھاڑ شروع کی، جس پر صدر اہل سنت نے انہیں تنبیہ کی۔ اور فرمایا کہ مجھ سے مناظرہ کا شوق ہے تو وہ بھی پورا ہو جائے گا اس وقت ہمارے مناظر سے اپنے مناظر کو گفتگو کا موقع دیجئے اور وقت ضائع نہ کیجئے، یہ وقت بہت قیمتی ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ وکلائے تفہیم تھانوی نہ اس پر تیار ہوئے کہ اپنی تقریریں قلمبند کر کے تھانوی جی سے دستخط کرا کے دیں گے، نہ اس پر آمادہ ہوئے کہ دو مسئلوں میں پہلی اور آخری تقریریں ہوں اور یہ بھی ہمت نہ ہوئی کہ مناظرۂ رشیدیہ سے

www.mazhareaalahazrat.com

دکھادیں کہ صرف انہیں کی پہلی اور آخری تقریر ہو۔ یہاں تک کہ وقت ختم ہوگیا اور سارے دیوبندی مولوی اپنی اپنی کتابیں اُٹھا کر چل دیئے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا سب سنی مسلمان ادب واحترام سے کھڑے ہوکر صلاۃ وسلام پڑھیں۔ صلاۃ وسلام عرض کیا گیا اور اس کے بعد نعرۂ تکبیر ونعرۂ رسالت ونعرۂ حیدری ونعرۂ غوثیت بلند ہوئے۔ مبارکبادیاں پیش کی گئیں۔ دیوبندیوں کی اس کھلی ہوئی شکست اور حضور مظہر اعلیٰ حضرت کے ذریعے سُنّیوں کی عظیم فتح پر فرحت ومسرت کا اظہار کیا گیا۔ اور وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا کا ایک منظر عوام وخواص نے لاہور کی سرزمین پر جیتی جاگی دنیا میں بچشم سر دیکھا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کی عظمت:

حضرات اکابر علمائے اہل سنت میں حضرت شیر بیشۂ سنت کی شخصیت اس درجہ معتبر ومستند تھی کہ اس فیصلہ کن مناظرہ میں شہزادۂ اکبر حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس عظیم الشان مجمع علماء وفضلاء وکملاء میں ان کو کیسا عقیل وفہیم، ذہین وذکی اور معتبر سمجھا کہ تمام حضرات کی موجودگی میں ان کو اپنا وکیل مناظرہ بنایا اور صاف تحریر فرمایا کہ

"ان کا قبول وعدول میرا قبول وعدول اور ان کا اقرار وانکار میرا اقرار وانکار ہوگا"

یہ حضرت شیر بیشۂ سنت کی علمیت وقابلیت دین ودیانت کا روشن اظہار ہے۔

اور حضرت شیر بیشۂ سنت کو اپنے پیرزادے پر اتنا ناز تھا کہ ہزاروں کے مجمع میں فرمایا میں اپنی ہر تقریر قلمبند کر کے حضرت دام ظلہم الاقدس سے اس پر دستخط کرا کے منظور صاحب کو دوں گا اسی طرح وہ بھی اپنی ہر تقریر لکھ کر تھانوی صاحب سے دستخط کرا کے مجھے دیں گے۔ مگر منظور صاحب تیار نہ ہوئے۔ کیونکہ

"تھانوی صاحب نے وکیل مناظرہ بنایا ہی نہیں"

تھانوی صاحب جیسے ہمیشہ مناظرہ سے جان بچاتے رہے ویسے ہی اب بھی جان بچائی۔ ایک تحریر دکھاوے کو لکھ کر دی جس میں نہ "وکیل مناظرہ" کا تذکرہ نہ "مناظرہ" کی ہَوا۔ "وکیل تفہیم" چار کو بنایا۔ اُن میں بھی موقع پر ایک حسین احمد اجودھیاباشی غائب۔ اور ان چاروں پر تھانوی جی کو اعتبار نہیں۔ لہٰذا نہ ان کا قبول وعدول اپنا قبول وعدول لکھا نہ ان کا اقرار وانکار اپنا اقرار وانکار لکھا یہ بھی غور فرمایئے کہ

نام نہاد وکلاء کو تھانوی کا اعتبار اور بھروسہ نہ تھا

کہ میدان مناظرہ میں تھانوی جی کے تین دعویداران وکالتِ تفہیم موجود تھے۔ مولوی منظور، مولوی اسمٰعیل، مولوی

www.mazhareaalahazrat.com

ابوالوفا۔ مگراس بات پر کوئی آمادہ نہ ہوا کہ اپنی تقریر قلمبند کر کے تھانوی صاحب سے دستخط کرا کے دے گا۔ حالانکہ حضرت شیر بیشۂ سنت نے یہ بھی فرمادیا کہ اس وقت تھانوی صاحب کو یہاں لانا اگر واقعی سخت دشوار ہے تواس کا طریقۂ حل یہ ہے کہ یہاں اپنی ہر تقریر پر آپ تینوں وکلائے تفہیم دستخط کر کے دیں۔ بعد مناظرہ ہمارے دوآدمی آپ کے ساتھ آپ کی تحریر لے کر جائیں گے ان کے سامنے آپ لوگ اپنی تحریروں پر تھانوی صاحب سے دستخط کرادیں۔ مگر کوئی وکیل تفہیم تیار نہیں ہوا۔ اس لئے کہ ان کو تھانوی کا بھروسہ نہ تھا۔ ہر وکیلِ تفہیم اپنے دل میں یقین کئے ہوئے تھا کہ تھانوی صاحب نے بڑی سختی کے ساتھ مناظرہ کرنے سے منع کیا تھا وہ ہرگز ہرگز تحریراتِ مناظرہ پر دستخط نہیں کریں گے۔ بلکہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ کیونکہ کفریات یقینیہ دیوبندیہ پر مناظرہ کرنا تھانوی کو موت سے کم نہ تھا۔

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ کا کرم خاص:

اس فیصلہ کن مناظرہ کے بعد حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیانات کا سلسلہ لاہور میں شروع ہو گیا اور حضرت نے تھانوی وگنگوہی وانبیٹھی ونانوتوی کے کفریات قطعیہ ان کی کتابیں حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس وغیرہ دکھا کر آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت کئے اور ان پر احکام شرعیہ بیان فرمائے۔

اسی دور میں ایک جمعہ میں حضرت کا بیان بعد نماز جمعہ مسجد وزیر خان میں مقرر ہوا۔ حسبِ اعلان بعد نماز جمعہ حضرت کا بیان شروع ہوا۔ اس عظیم الشان اجلاس میں حضرت استاذی امام الوقت مولوی الحاج مفتی ابومحمد سید محمد دیدار علی صاحب قبلہ قادری رضوی نقشبندی مجددی الوری رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت نے اس بیان میں خطبہ اور آیت کی تلاوت کے بعد یہ نعت شریف پڑھی۔

زمین وزماں تمہارے لئے، مکین ومکاں تمہارے لئے
چنین وچناں تمہارے لئے، بنے دوجہاں تمہارے لئے

چار بجے صلاۃ وسلام پر بیان اختتام پذیر ہوا اور حضرت امام الوقت نے شیر بیشۂ سنت کو سینے سے لگا کر مبارکباد دی۔ بہت دیر تک دعاؤں سے نوازا اب حضرت قیام گاہ یعنی مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کے دفتر میں تشریف لائے۔ کچھ وقفہ کے بعد حضرت امام الوقت بھی تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ ”مولٰینا! مبارک ہو آپ کے شیخ کا آپ پر بہت کرم ہے۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ تو مسجد میں بیان فرمارہے تھے اور مسجد کے محراب کے گنبد پر مسند لگی ہے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ تشریف فرما ہیں اور آپ کا بیان سن کر خوش ہورہے ہیں، بہت مسرور ہیں اور پورے بیان میں تشریف فرما رہے۔ جس سے یقین ہے کہ آپ پر خصوصی کرم ہے۔ اور خاص نظرعنایت ہے۔ فالحمدللہ رب العٰلمین۔

www.mazhareaalahazrat.com

سنی بھائی غور فرمائیں کہ حضرت شیر بیشۂ سنت کون تھے اور ان کی کیا شان تھی، اُن پر اُن کے شیخ کا کس قدر کرم تھا۔ فسبحٰن اللہ و بحمدہٖ

لاہور کے مناظرہ سے متعلق حضور شیر بیشۂ اہل سنت کا مکتوبِ مبارک

۷۸۶

۹۲

محب سنیت عدو دیوبندیت جناب ۔۔۔۔۔۔۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ ۔

بحمدہٖ تعالیٰ بخیریت اور آپ کے لیے اور تمام اہل سنت احباب کیلئے طالب خیریت ہوں۔ فیصلہ کن مناظرۂ لاہور کے متعلق احباب کے پے در پے خطوط آرہے ہیں۔ فقیر آجکل علیل ہے[ا] اور ہر ایک خط کا علیٰحدہ علیٰحدہ جواب لکھنا دشوار ہے لہٰذا یہ خط چھاپ کر اپنے دینی احباب کے پاس روانہ کرتا ہوں۔ یہ فیصلہ کن مناظرہ لاہور میں ۱۵ رشوال مکرم ۱۳۵۲ھ کو حضرت سیدی علامہ مولٰینا مولوی محمد حامد رضا خانصاحب قبلہ فاضل بریلوی دام ظلہم الاقدس اور مولوی اشرفعلی تھانوی کے درمیان مقرر ہوا تھا۔ مباحثِ مناظرہ چار تھے۔

(۱): تکذیبِ رحمانی (فتوائے گنگوہی)،

(۲): نبوت ستانی (تحذیر نانوتوی)۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔۔

(۳): ارجاسِ شیطانی (براہین قاطعہ انبہٹی)

(۴): جنونِ سگانی (حفظ الایمان تھانوی)

بحمدہٖ تعالیٰ حضرت دام ظلہٗ میدانِ مناظرہ میں بنفسِ نفیس خود تشریف فرما تھے۔ حضرت شیخ الوقت شاہ علی حسین صاحب قبلہ اشرفی سجادہ نشین کچھوچھہ شریف، حضرت مخدوم الوقت پیر سید صدرالدین صاحب سجادہ نشین ملتان شریف، حضرت مولٰینا نعیم الدین صاحب مرادآبادی، حضرت مولٰینا امجد علی صاحب اعظمی اور دوسرے اکابر مشائخ علمائے اہل سنت کا عظیم الشان اجتماع تھا۔ جس کی نظیر فقیر کی آنکھوں نے اس سے قبل نہیں دیکھی تھی۔ مگر افسوس نہ تو خود تھانوی آیا نہ اس کا ماذون ومجاز مطلق وکیل حتیٰ کہ جماعت دیوبندیہ کا کوئی بڑا مولوی بھی نہ آیا۔ تین لونڈے منظور سنبھلی، ابوالوفا شاہجہانپوری، اسمٰعیل سنبھلی پنجاب کے چند غیر معروف وہابی مولویوں کا جتھا لے کر میدانِ مناظرہ یعنی مسجد وزیر خاں لاہور میں پہنچے۔ سب سے پہلے خبیثوں کو تسلیم کرنا پڑا کہ ہاں واقعی تھانوی نے اس مناظرہ کیلئے کسی کو اپنا وکیل نہیں بنایا مگر ساتھ ہی یہ کافر ہٹ پیش کی کہ اب ہمیں میں سے کسی کو تھانوی کا وکیل تسلیم کر کے اوس کے ساتھ مناظرہ کرلو۔ شہزادۂ حضور اعلیٰ حضرت دام ظلہٗ

[ا] کیا جذبہ صادقہ تھا اور کیسی تڑپ ولگن تھی دینی خدمات کی کہ علالت کے باوجود خطابت ووعظ ونصیحت کا سلسلہ جاری ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

نے اس فقیر کو اپنا وکیل مطلق فرما دیا دیوبندی مولویوں نے منظور سنبھلی کو تھانوی کا وکیل تسلیم کر لیا مگر پھر پولیس کے دامنوں میں پناہ لی اور کوتوال صاحب کی آڑ لے کر میدان مناظرہ سے بھاگ گئے۔ اب تمام وہابیوں دیوبندیوں پر حسب قرارداد مسلّم فریقین لازم ہے کہ وہ تھانوی سے اظہار بیزاری کر کے اوس کی پیروی چھوڑیں اور مذہب اہل سنت قبول کریں۔ اشتہارات بھیجتا ہوں۔ اس فیصلہ کن فتح کی خوشی میں جلسہ میلاد شریف کیجئے اور اوسمیں یہ اشتہارات سُنایئے اور ممکن ہو تو اپنے یہاں کی زبان میں چھپوا کر شائع کیجیے۔ وہابی مولوی سب لاہور سے بھاگ گئے ہین۔ اہل سنت کے جلسے روزانہ مختلف مقامات پر ہو رہے ہیں دیو کے بندے مونھ چھپاتے پھر رہے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ توفیق ہدایت بخشے آمین۔ اہل سنت کا بول بالا ہوا، وہابیوں دیوبندیوں کا مونھ ہمیشہ کیلئے کالا ہوا۔ ولوجه ربنا الکریم الحمد۔ سہ شنبہ ۲۱؍شوال مکرم ۵۲ ۱۳ھ

فقیر عبید الرضا غفرلہٗ۔

دفتر مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور۔ اندرون دہلی دروازہ۔

ڈیرہ غازی خان میں اہل سنت کی فتح مبین

دیوبندی وہابی عطاء اللہ بخاری کی شکستِ مہین

ڈیرہ غازی خاں کے سنیوں نے حضرت کو بلایا۔ دیوبندیوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے احراری لیڈر عطاء اللہ بخاری وہابی کو بلایا اور دیوبندیوں نے جلسہ کیا۔ جس میں حضرت کو چیلنج دیا۔ حضرت نے فوراً آمادگی ظاہر فرمائی اور نہایت ہمت و جرأت کے ساتھ دیوبندیوں کے جلسہ میں پہنچ گئے اور فرمایا کہ میں آ گیا ہوں آپ نے جو چیلنج مناظرہ دیا ہے وہ مجھے قبول ہے۔ آیئے ہم مناظرہ کر کے اس انتشار و اختلاف کو ختم کر دیں۔

اتنا سننا تھا کہ ان کے سارے مناظر روپوش ہو گئے۔ اجلاس کے دیوبندی منتظمین معافی خواہ ہوئے۔ حضرت نے ان ہی کے اسٹیج پر قبضہ فرما کر تقریر فرمائی احقاق حق وابطال باطل فرمایا اور صلاۃ وسلام پڑھ کر نعرہ ہائے تکبیر ورسالت کی گونج میں بفتح وفیروزی قیام گاہ پر تشریف لائے۔ فالحمد للہ۔

ملتان شہر میں مناظرہ

مولوی ابوالوفا شاہجہاں پوری اور مولوی عطاء اللہ بخاری کا فرار

۲؍۳؍۴؍۵؍ربیع الاول شریف ۵۳ ۱۳ھ کو ملتان کے سنیوں نے باغ لانگے خان میں جلسۂ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم منعقد کیا اور حضرت شیر بیشۂ سنت کو مدعو کیا جب حضرت حسب وعدہ ملتان تشریف فرما ہوئے تو

www.mazhareaalahazrat.com

دیوبندیوں کو پرانی شرارت سوجھی۔ اورانھوں نے احراری لیڈر عطاء اللہ اور وکیل تھانوی ابوالوفا شاہجہاں پوری کو بلایا اور دکھاوے کو تحریر بازی شروع کی مگر مناظرہ سے گریز کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اہل سنت و جماعت کا جلسۂ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اختتام پذیر ہوا۔

بعد جلسہ قیام گاہ پر سکریٹری صاحب نے عرض کیا کہ حضور ان وہابیوں دیوبندیوں نے جو تحریر بازی شروع کی ہے اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور کل ان کا جلسہ ابھی باقی ہے وہ اپنے آخری اجلاس میں ضرور شرارت کریں گے۔ تو اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ فرمایا میری رائے یہ ہے کہ میں پروگرام بدل دوں اور بذریعہ ٹیلیگرام ان مقامات پر اطلاع دوں۔ صبح آپ باقاعدہ مجھے رخصت کر دیں۔ اسٹیشن پر سب کے ساتھ ریل میں بٹھائیں اور اگلے اسٹیشن کے ٹکٹ میرے ہوں۔ آپ کے دو معتبر اور مستند آدمی اگلے اسٹیشن پر ہم کو ملیں جو فوراً بغیر کسی کو بتائے ہوئے مجھ کو اس طرح قیام گاہ پر پہنچائیں کہ عام سنیوں کو بھی میرے آنے کی خبر نہ ہو۔

جب میری روانگی کی خبر دیوبندیوں کو ہوگی تو وہ مناظرہ کو تیار ہو جائیں گے کہ اب میدان خالی ہو گیا اس کے بعد جب وہ چیلنج مناظرہ دیں گے تو پھر ہم براہ راست مناظرہ گاہ پہنچیں گے۔

پروگرام کے مطابق صبح کو حضرت کو ملتان کے سنیوں نے رخصت کیا۔ دیوبندی مخبروں نے دیکھا اور خبر دیدی کہ مولٰینا حشمت علی صاحب چلے گئے۔ پھر کیا تھا سارے دیوبندی مولوی مناظر بن گئے۔ اور اہل سنت و جماعت کے سکریٹری کے نام تحریر آگئی کہ کہاں ہیں آپ کے مناظر! بلایئے مناظرہ کرایئے۔ سکریٹری صاحب نے جواب دیا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت آج رخصت ہو چکے اب فوراً بلانا دشوار ہے لہٰذا اور کوئی وقت مقرر کریں۔ اس تحریری جواب کے بعد دیوبندیوں نے اپنے اجلاس میں بہت زہر اگلا اور سنیوں کا بہت مذاق اُڑایا۔

پھر شام کو ٦ ربجے دیوبندیوں کی طرف سے تحریر آگئی کہ کل دن میں ۹ ربجے سے باغ لانگے خان میں مناظرہ ہوگا۔ آپ اپنے مولویوں کو بلایئے ورنہ آپ کا فرار ہوگا۔

سکریٹری صاحب یہ تحریر لے کر قیام گاہ پر حاضر ہوئے اور مسکراتے ہوئے دونوں تحریریں پیش کر کے مبارکباد دی۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کا جواب دیجئے کہ ہم کوشش کرتے ہیں اور صبح مقام مناظرہ باغ لانگے خان میں حاضر ہوں گے۔

اور فرمایا کہ جس مکان میں میرا قیام ہے یہ مکان صبح تک بند رکھو تا کہ یہ بات مشہور نہ ہو سکے کہ میں یہاں موجود ہوں اور یہ دیکھو کہ میری غیر موجودگی کے فریب میں دیوبندی کتنا آگے بڑھتے ہیں۔

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت کے ارشاد کے بموجب تحریر گئی تو رات کے اجلاس میں ابوالوفا اور عطاء اللہ شاہ خوب اُچھلے کودے اور مناظرہ کے مقام ووقت کا اعلان کر دیا کہ کل باغ لانگے خان میں ہمارے علماء سے مولٰینا حشمت علی خان صاحب کا مناظرہ ہوگا اور اگر وہ نہ آئے تو ان کا کھلا فرار ہوگا۔

۷/ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۰/جون ۱۹۳۴ء کو صبح وقت مقررہ سے پندرہ منٹ پہلے حضرت شیر بیشۂ سنت مقام مناظرہ باغ لانگے خان میں پہنچ گئے۔سنیوں نے اپنے پیشواؤں کا بڑی شان سے استقبال کیا۔کچھ دیر کے بعد دیوبندی مولوی بھی آئے اور یہ سمجھ کر آئے کہ حضرت شیر بیشۂ سنت تو ملتان سے روانہ ہوکر نہ جانے کہاں گئے۔میدانِ مناظرہ میں کیا آئیں گے۔اور ہم ان کے فرار کا اعلان کر کے اپنی جھوٹی فتح کا اعلان کر دیں گے۔مگر جب حضرت کو اسٹیج پر جلوہ افروز دیکھا تو سارے ارمانوں پر اوس پڑگئی، آرزوؤں کا جنازہ نکل گیا، سارے دیوبندیوں پر مردنی چھا گئی، اُنہیں اپنی موت نظر آنے لگی۔یہ کیا؟ یہ کیسے اور کس طرح آ گئے؟ اس وقت دیوبندی مولویوں کے چہرے کا عالم دیکھنے کے قابل تھا۔ایک رنگ آتا تھا ایک رنگ جاتا تھا۔مگر اب کیا ہوسکتا تھا خود ہی چیلنج مناظرہ دے کے پھنسے تھے۔

اہل سنت کی جانب سے اعلان ہوا کہ امن ونظام کو برقرار رکھنے کے لئے حضرت علامہ عبدالحفیظ صاحب صدر ہوں گے اور مناظر اعظم حضرت شیر بیشۂ سنت مناظر ہوں گے۔عطاء اللہ شاہ بخاری نے فوراً اپنی صدارت اور ابوالوفا کے مناظر ہونے کا اعلان کر دیا۔سنیوں کی طرف سے عطاء اللہ بخاری سے مطالبہ ہوا کہ آپ نے ملتان میں آکر عقائد باطلہ دیوبندیہ کی اشاعت کی۔حضرات انبیائے کرام اور اولیائے عظام کی شان میں بدترین سے بدترین گستاخیاں کیں۔جس کی وجہ سے ملتان میں ہیجان پیدا ہوگیا۔لہٰذا آپ ہی مناظرہ کے لئے تیار ہوں۔مگر عطاء اللہ صاحب پُرزور مطالبہ کے باوجود مناظرہ کو تیار نہ ہوئے۔اور ابوالوفا شاہجہانپوری کو پیش کیا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے کفریات قطعیہ یقینیہ دیوبندیہ کو پیش کیا جس کا آخر تک ابوالوفا سے جواب نہ بنا اور عطاء اللہ صاحب کا زور بیان بھی ختم ہوگیا وہ بھی اپنے مناظر کی مشکل کشائی نہ کر سکے۔

یہ عجیب منظر تھا کہ عطاء اللہ اور ابوالوفا دونوں کی زبانیں بند تھیں ان کی بے بسی اور بے کسی ان کے چہروں سے ظاہر ہورہی تھی۔جسے سنی اور وہابی دونوں محسوس کر رہے تھے۔

یہاں تک کہ تین بج گئے اور دیوبندی صدر ومناظر کا لاجواب ہونا خوب ظاہر ہوگیا تو اہل سنت کی فتح کا اعلان ہوا اور نعرہ ہائے تکبیر ورسالت سے فضا گونج گئی۔دیوبندی فوراً چلتے بنے۔ہزاروں لوگوں نے دیوبندیت سے توبہ کی۔حضرت نے صلاۃ وسلام پڑھا، دعا مانگی۔حضرت مخدوم المخادیم مولٰینا شاہ سید مخدوم محمد صدرالدین صاحب قبلہ مسند نشین دربار عالیہ

www.mazhareaalahazrat.com

قادریہ ملتان نے اس فتح کی خوشی میں حضرت شیر بیشۂ سنت کو تمغہ عنایت فرمایا۔ اس مناظرہ کی مختصر روداد ملتان میں شائع ہوئی تھی۔ فسبحٰن اللہ و بحمدہٖ۔[۱]

گیا میں اہل سنت کی فتح مبین کا دلکش نظارہ

اور

وہابیت کا قادیانیت سے بہناپا

منظور سنبھلی سمیت تقریباً ڈیڑھ سو دیوبندی مولویوں کا فرار

گیا شہر میں سنیوں اور دیوبندیوں کے درمیان مناظرہ مقرر ہوا اور اہل سنت کی طرف سے شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام والمسلمین غیظ المنافقین حضرت مولٰنا الحاج حافظ قاری مفتی علامہ ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مناظر تھے اور وہابیوں دیوبندیوں کی طرف سے دیوبندیت کے منظور نظر اور وہابیت کے لخت جگر مولوی منظور سنبھلی مناظر تھے۔

یہ مناظرہ ۲۸/ ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ بروز شنبہ سے شروع ہوا تھا اور ۲۸/ ۲۹/ ۳۰/ ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ بروز شنبہ، یکشنبہ، دوشنبہ تین دن ہوا۔ اس مناظرہ کی دو اہم خصوصیات تھیں۔

(۱) یہ مناظرہ تحریری ہوا تھا۔

(۲) یہ مناظرہ طیب جی کے دادا مولوی محمد قاسم نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند کے کفریات قطعیہ مندرجہ تحذیر الناس انکار ختم نبوت پر ہوا تھا۔ تیسرے روز جب کہ دلائل سے منظور صاحب بالکل ہی تہی دست ہو چکے تھے تو ایس۔ ڈی۔ او صاحب کے حکم سے یہ مناظرہ روک دیا گیا۔ اور اس طرح دیوبندیوں نے مناظرہ سے جان بچائی اور اہل سنت کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

اس مناظرہ میں موافق و مخالف تمام حاضرین میدان مناظرہ پر یہ بات آفتابِ نیمروز سے زیادہ روشن ہو گئی کہ دیوبندیوں کے مناظر منظور سنبھلی کو مدعی اور مدعیٰ علیہ کی تعریف بھی نہیں معلوم اور یہ بھی کھل گیا کہ ان کی پشت پناہی کو جو دیوبندی مولوی جو ڈیڑھ سو کے قریب موجود تھے وہ سارے کے سارے ایسے جاہل تھے کہ کوئی بھی منظور کو مدعی اور مدعیٰ علیہ

[۱] رودادِ مناظرۂ ملتان کتابی شکل میں عسکری اکیڈمی چمنِ فاطمی درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت، حشمت نگر پیلی بھیت شریف سے شائع ہو چکی ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

کی صحیح تعریف نہ بتاسکا۔اور منظور کو سکھا کر اس کی بگڑی نہ بناسکا۔

وہاں گورنمنٹ کے قانون کے مطابق یہ طے ہوا تھا کہ مدعی کو سب سے پہلی اور آخری تقریر کا حق حاصل ہوگا۔ یہ شرط دیوبندیوں نے خود پیش کی تھی جو سُنّی منتظمین نے بھی منظور کرلی تھی۔ یہاں بھی گیا، پٹنہ اور مونگیر کے تقریباً ڈیڑھ سو دیوبندی مولوی مقابلے پر جمع تھے۔اور حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ساتھ صرف مولانا سراج الہدیٰ اور اُن کے بڑے بھائی مولانا فیض الہدیٰ علیہ الرحمہ جو ابھی طالب علم تھے، موجود تھے۔اس مناظرے میں بھی ابتدائی بحث یہی چھڑ گئی کہ مدعی اور مدعیٰ علیہ کون ہے۔اس پر منظور نے کہا کہ یہاں بھی آپ نے یہ بحث چھیڑ دی؟ جبکہ اس سے پہلے لاہور کے مناظرہ میں اس پر پوری بحث ہوچکی ہے۔مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے ''ہدایہ'' سے مدعی و مدعیٰ علیہ کی تعریف پیش فرما کر ثابت کیا کہ اصطلاحِ فقہ کے اعتبار سے مدعی ہم اہل سنت ہیں مگر وہ ماننے کو تیار نہیں اور مطالبہ کیا کہ ہدایہ میں دِکھایئے۔اتفاقاً ''ہدایہ'' وہاں موجود نہ تھی۔لہٰذا دیوبندیوں کو بہترین حیلہ ہاتھ آیا۔حضرت نے ہرچند فرمایا کہ میں کل یہ تعریف دکھاؤں گا۔اگر نہ دِکھا سکوں تو اپنی شکست تسلیم کرکے تمہیں تحریر دے دوں گا۔مگر منظور نہ مانا۔بالآخر مناظرے کا ایک دن یوں ہی ضائع ہوگیا۔مگر بکرے کی ماں کب تک خیر مناتی۔آخر کار دوسرے دن حضرت نے ہدایہ سے مدعی اور مدعیٰ علیہ کی تعریف پڑھ کر سنائی۔پھر ہدایہ خود دیکھنے کی خواہش ظاہر کی اور اُلٹ پلٹ کر دیکھتا رہا۔ پوری تفصیل مناظرۂ لاہور میں ملاحظہ فرمالیں کہ ویسی ہی بحث یہاں پر بھی ہوئی۔بالآخر منظور نے عاجز آکر مان لیا کہ اچھا آپ ہی مدعی ہیں اور میں مدعی علیہ۔آپ اپنے موضوع سے متعلق تقریر شروع کیجئے۔

اس عظیم الشان فتح پر اہل سنت کو جو مسرت حاصل ہوئی اس کے بیان کے لئے الفاظ نہیں۔اور مناظر اعظم شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت کا جو علمی رعب پورے مجمع اور دیوبندیوں پر چھایا تو اخیر تک وہ مبہوت ہی رہے۔اور جملہ حاضرین پر جو تقریباً آٹھ ہزار کی تعداد میں تھے ہر ایک پر پوری وضاحت سے ظاہر ہوگیا۔اور دوسرے دن کی تقریر میں حضرت شیر بیشۂ سنت نے منظور سنبھلی پر تینتیس ایرادات ومطالباتِ قاہرہ نازل فرمائے۔اور تیسرے روز کی تقریر میں سترہ قاہر رد نازل فرمائے۔اور اُن ایرادات ومطالبات وسوالات میں طیب جی کے دادا مولوی قاسم نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند کا مرتد و کافر ہونا دوپہر کے روشن آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت کردیا۔ان پچاس سوالات کی مکمل فہرست لکھ کر منظور سنبھلی کے حوالے کردی۔

پورا مجمع اس بات کا گواہ ہے کہ ان سوالات کا پلندہ ہاتھ میں لیتے ہی منظور صاحب گھبرا گئے اس کو کھول کر پڑھنے کی

www.mazhareaalahazrat.com

بھی ہمت نہ ہوئی اور کسی ایک سوال کا جواب بھی نہ دے سکے۔

دیوبندیوں نے اس مناظرہ میں شروع ہی سے یہ شرارت کی کہ ادھر مناظرہ کی خط و کتابت چھیڑی اور ادھر اہل سنت کے خطوط پولیس افسران کو دکھا دکھا کر فساد کے خطرے بتا کر مناظرہ بند کرانا چاہتے تھے اور یا پولیس المدد کے وظیفے جَپُ رہے تھے چنانچہ پہلے ہی دن کے مناظرہ میں ایک انسپکٹر پولیس نے مجمع عام میں کہا کہ آپ نے مولوی ولایت حسین کو جو خط لکھا ہے وہ میرے پاس پہنچ گیا ہے اس میں آپ نے دیوبندیوں کو ایسے الفاظ لکھے ہیں جن کی وجہ سے آپ پر مقدمہ چل سکتا تھا۔ یہ الفاظ ثبوت ہیں کہ دیوبندی شروع ہی سے پولیس سے مل کر سازش کر رہے تھے۔ ایسے خطرناک ماحول میں حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کی ہی ہمت و دلیری تھی کہ علی الاعلان احقاقِ حق فرما رہے تھے۔

یہ مناظرہ تحریری تھا اور تحذیر الناس کی عبارت پر تھا۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمنا تھی کہ اس موضوع پر مناظرہ ہوجائے اور اس پر وہابیہ دیابنہ کی تاویلاتِ باطلہ اور اُن کے حیلے بہانے کی حقیقت طشت از بام ہوجائے۔ تحریری ہونے کی وجہ سے وہابیت کی شکست فاش کا اس طرح دستاویز تھا کہ وہابی جانتے تھے کہ اگر یہ مناظرہ چھپ گیا تو وہابیت و دیوبندیت منھ دِکھانے کے لائق نہیں رہے گی۔ اس لئے انہوں نے حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کے ساتھ آدمی لگا دیا۔ اور گیا سے واپسی پر گیا اور بنارس کے درمیان پوراٹرنک جس میں کتبِ مناظرہ اور ان تحریروں کے علاوہ بیاض شریف اور قلمی کتابیں تھیں چُرا لیں۔

''خصم'' بمعنی شوہر یا فریقِ مقابل؟

جب شیر بیشۂ سنت نے اپنی آخری تقریر میں منظور سنبھلی سے فرمایا کہ میں آپ کا خصم ہوں تو اسی وقت منظور سنبھلی نے رحم بھری نگاہوں سے پولیس افسر کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ الفاظ اشتعال انگیز ہیں اور ان میں میری توہین ہے۔ مولینا نے مجھے اپنی عورت بنایا ہے اور خود میرے شوہر بنے۔

حضرت نے فرمایا کہ ''خصم'' کا لفظ اصطلاح مناظرہ میں فریق مقابل کو کہتے ہیں خود قرآن عظیم میں آیا ہے **ھل اتٰک نبؤ الخصم** ط کیا یہاں خصم کے معنی شوہر کے ہیں؟ اور خود آپ کے پیشوا مرتضیٰ حسن دربھنگی نے اہل سنت کے مقابل ایک رسالہ لکھا جس کا نام ''**الختم علی الخصم**'' رکھا۔ بتائیے کیا دربھنگی صاحب اہل سنت کو دیوبندیوں کا شوہر اور دیوبندیوں کو اہل سنت کی بیوی سمجھتے ہیں؟ حضرت نے مزید فرمایا کہ تمہارے داڑھی ہے جو ایک مرد ہونے کی علامت ہے تو مرد کا شوہر مرد کیسے بن سکتا ہے۔ اور دوسری اہم وجہ یہ بھی ہے کہ ایک مؤمن مسلمان کا نکاح کافر مرتد کے ساتھ کیسے ہوسکتا ہے؟ منظور سنبھلی اس کا بھی جواب نہ دے سکے۔ اور دیوبندی مولوی بھی منظور کو نہ سمجھا سکے۔

www.mazhareaalahazrat.com

جواب سے اندازہ تو لگائیں کہ ایک اعتراض کا جواب کتنے طریقوں سے عطا فرمارہے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے جوابات دست بستہ حاضر ہیں اوران میں سے ایک ایک کوضرورتاً اُٹھاتے جارہے ہیں۔

منظور نے پھر عاجزانہ نگاہوں سے پولیس افسر کی طرف دیکھا تو اب پولیس افسر بولا۔ مولٰینا واقعی یہ الفاظ توہین کے ہیں۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے صرف اس لئے کہ بہانہ بنا کر مناظرہ بند نہ کردیا جائے۔ صاف فرمادیا کہ میں اپنے اس لفظ کو واپس لیتا ہوں۔ ان واقعات سے ہر شخص فیصلہ کرسکتا ہے کہ کون طرح طرح کے حیلے بہانے کرکر کے مناظرہ سے جان بچانا چاہتا ہے۔ اور کون ہے جو احقاقِ حق کی خاطر ہر صورت میں مناظرہ کے لئے تیار ہے۔

مولوی قاسم نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند منکر ختم نبوت کی حمایت میں منظور سنبھلی نے مولوی عبدالحیٔ لکھنوی کی ''دافع الوسواس'' ص ۱۲ رکی عبارت پڑھی کہ ''بعد آنحضرت کے یا زمانے میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے''

حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا۔ یہ عبارت کُھلا کفر وارتداد اور اس کا قائل کافر ومرتد ہے۔ مولوی عبدالحیٔ صاحب نے اس سے رجوع کرلیا تھا۔ ان کا رجوع رسالہ ''اصلاح اغلاط قاسمیہ'' میں شائع ہوچکا ہے۔ اور کتاب کو بھی حضرت نے پیش کردیا۔

مگر منظور سنبھلی اسی بات پر بضدر ہے کہ یہ مضمون صحیح ہے اور مولوی عبدالحیٔ صاحب نے رجوع نہیں کیا بلکہ اور ایک سفید جھوٹ بولے کہ یہ مضمون ملا علی قاری وشیخ اکبر وشاہ ولی اللہ نے بھی لکھا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اس پر بھی حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے مطالبہ فرما کر لاجواب کردیا۔ فالحمدللہ۔

یہ ہے دیوبندی عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد اور جدید نبی پیدا ہوسکتے ہیں تو نانوتوی استاد ہوا مرزا قادیانی شاگرد ہوا۔

آخر میں ایس ڈی او صاحب کے حکم سے یہ مناظرہ بند ہوا اور دیوبندیوں کی جان بچی۔

سلانوالی میں منظور سے مناظرہ، منظور سنبھلی کا عبرت ناک فرار

یہ مناظرہ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ میں سلانوالی ضلع سرگودھا، پنجاب (موجودہ پاکستان) میں ہوا تھا۔ ابتدائی بحث مولوی منورالدین شاگرد مولوی حسین علی وان بَھچرانوی اور حضرت علامہ مولانا حافظ محمد قمرالدین صاحب سیالوی سجادہ نشین سیال شریف کے درمیان ہوئی اور پھر مولوی منورالدین اور مولوی حسین علی وان بَھچرانوی، مولوی احمد علی لاہوری امیر انجمن خدام الدین لاہور کی وساطت سے اپنی ذلت وشکست کا بدلہ لینے کے لئے منظور مفرور سنبھلی کو بلوایا اور شیخ الاسلام خواجہ محمد

www.mazhareaalahazrat.com

قمرالدین صاحب مدظلہٗ العالی نے مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت مولینا علامہ ابوالفتح محمد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنوی قدس سرہٗ العزیز کو مدعو کیا بے چارہ ذلتوں کا مارا منظور مفرور اس لئے گیا کہ اس کو گمان غالب یہ تھا کہ شیر بیشۂ اہل سنت پنجاب سرگودھا کے اس خالص دیہی علاقہ اور چھوٹے سے قصبہ میں ہرگز تشریف نہ لائیں گے۔ اور میں (منظور سنبھلی) اندھوں میں کانا راجہ بن بیٹھوں گا۔ مگر اس کی امیدوں پر پانی پھر گیا اور سنہرے خواب سرد پڑ گئے۔ امام المناظرین شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمہ اور سلطان المناظرین حضرت مولینا سردار احمد صاحب مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف اور دیگر علمائے کرام تشریف لے آئے۔ مولوی منظور سنبھلی اس مناظرہ میں ایسے لاجواب اور عاجز ہوئے کہ آئندہ کے لئے مناظرہ سے توبہ کر گئے۔ اور ایسی شرمناک وذلت آمیز شکست ہوئی جو اسے تاحیات یاد رہے گی۔ بلکہ سفرِ حرمین طیبین کے دوران اس نے اس بات کا ذکر بھی کیا کہ مناظرۂ سلانوالی کے بعد میں نے مناظرہ سے توبہ کر لی ہے۔ مناظرۂ سلانوالی کی مفصل روداد اسی زمانہ میں چھپ کر ملک بھر میں تقسیم ہوئی۔

جھنڈے والا پارک امین آباد لکھنؤ کا مناظرہ:

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنگال کے پروگرام پر تشریف لے جارہے تھے۔ گاڑی بدلنے کے لئے لکھنؤ اترنا ہوا تو حضرت نے ایک پوسٹر لگا ہوا دیکھا جس میں چیلنجِ مناظرہ تھا اور اُس پورے پوسٹر کی تحریر کا مفہوم وخلاصہ یہ تھا کہ تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں ناجائز وحرام وشرک ہے۔ اس کو ثابت کرنے کے لئے فلاں تاریخ میں، فلاں دن جھنڈے والا پارک، امین آباد میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ ہی سُنّی بریلوی علماء کو دعوت دی جاتی ہے کہ اگر آپ لوگوں کی نظر میں جائز ودرست ہو تو متعینہ تاریخ میں وقتِ مقررہ پر تشریف لا کر اپنا مدعا ثابت کریں۔

مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت نے پوسٹر دیکھتے ہی آگے کا پروگرام منسوخ فرمادیا اور فوراً بنگال تار بھیج دیا کہ لکھنؤ میں مناظرہ ہے لہٰذا فقیر نہیں آسکتا۔ پھر آپ حضرت مولانا عمر صاحب قبلہ وارثی ایڈیٹر ماہنامہ ''سُنّی'' لکھنؤ کے گھر تشریف لے گئے اور کسی کو اطلاع کرنے کو منع فرمادیا۔ پھر وقتِ مقررہ پر احباب ومعتقدین کو ساتھ لیا بلکہ تخت بھی ساتھ لے چلنے کا حکم فرمایا۔

اُدھر امین آباد میں مولوی عبدالشکور کا کوروی ڈینگیں مار رہا تھا اور لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ دیکھا آپ لوگوں نے کہ میں نے اتنے دن پہلے پوسٹر چھاپ دیا اور کھلا چیلنج کر دیا۔ اگر یہ بریلوی حق پر ہوتے تو ضرور آتے وغیرہ وغیرہ۔ اچانک مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہنچتے ہی سناٹا سا چھا گیا۔ حضرت نے سامنے اپنا تخت بچھوا

www.mazhareaalahazrat.com

کرا سٹیج لگایا۔ پھر آپ نے مولوی عبدالشکور کاکوروی سے فرمایا کہ موضوعِ مناظرہ پیش کرو۔ مولوی عبدالشکور کاکوروی نے موضوعِ مناظرہ سُنایا کہ تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں شرعی نقطۂ نظر سے ناجائز وحرام وشرک ہے۔

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت نے اس کی علت کا مطالبہ فرمایا تو کاکوروی جی نے کہا کہ تعینِ اوقات (وقت متعین کرنے) کی وجہ سے۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ مولوی صاحب یہ بتائیے کہ آپ کی شادی ہوئی یا نہیں؟ کاکوروی صاحب نے جواب دیا کہ میری شادی کا اِس مناظرہ سے کیا تعلق؟ حضرت نے پھر فرمایا کہ کاکوروی جی! بتائیے تو سہی کہ آپ کی شادی ہوئی یا نہیں؟ مولوی کاکوروی جی نے کہا کہ آپ خلطِ مبحث کررہے ہیں، اِس مناظرے کو میری شادی سے کیا تعلق؟ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایک رات اچانک مولوی عبدالشکور کاکوری کے باپ نے ایک گھر میں گھس کر ایک نوجوان لڑکی کو اُٹھا لیا اور کاکوری صاحب کے حوالے کردیا کہ آج سے یہ تمہاری بیوی ہے۔ واقعہ شاید یونہی ہے اِسی وجہ سے کاکوروی صاحب چھپا رہے ہیں۔ اتنا فرمانا تھا کہ خلطِ مبحث، خلطِ مبحث کی رٹ لگانے والے کاکوروی جی نے فوراً کھڑے ہوکر کہا کہ آپ بالکل غلط بول رہے ہیں۔ بلکہ واقعہ یوں ہے کہ باضابطہ میرے والد اور گھر والوں نے رشتہ طے کیا، منگنی ہوئی، رسم ادا کی گئی، تاریخ متعین کی گئی، پھر تاریخ مقررہ میں بارات گئی، نکاح ہوا، اُس کے بعد رخصتی ہوئی۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے للکارتے ہوئے فرمایا کہ کاکوروی صاحب! ابھی آپ نے اقرار کیا کہ رسم ادا کی گئی، تاریخ مقرر کی گئی اور مقرر کردہ تاریخ میں بارات گئی اور نکاح ہوا۔ جب آپ کے نزدیک تاریخ کا متعین کرنا شرک ہے تو پھر آپ نے اور آپ کے گھر والوں نے تاریخ متعین کیسے کی؟ پھر جرم بالائے جرم یہ کہ اُسی تاریخ میں بارات بھی لے گئے اور اسی تاریخ میں نکاح بھی ہوا، اور مقرر شدہ تاریخ میں رخصتی بھی ہوئی۔ یہ شادی تھی یا شرک کا مجموعہ؟ اب آپ بتائیں کہ آپ کی شادی کے لئے تاریخ متعین ہو اور وقت کا تعین ہو تو شرک نہ ہو، اور ایصالِ ثواب کے لئے مجلسِ میلادِ پاک کے لئے تاریخ متعین ہو تو شرک ہوجائے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ یہ کیسا دین ومذہب ہے آپ کا کہ ایک ہی چیز کہیں بالکل جائز ومباح اور کہیں شرک وکفر۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

مزید للکارتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کاکوروی جی! ذرا اپنی طرف سے شائع کردہ پورے پوسٹر کو ایک بار پڑھ کر سنائیے؟ مولوی عبدالشکور نے سُنایا جس میں خود مناظرے کے لئے تاریخ کی تعین تھی۔ حضرت نے پھر فرمایا کہ جناب! آپ کا پوسٹر ہی شرک سے بھرا ہوا ہے کہ جس پوسٹر میں آپ نے تعینِ اوقات کے خلاف چیلنج کیا ہے اُسی پوسٹر میں تعینِ اوقات موجود ہے۔ تو آپ اپنا بھی حکم واضح کرتے چلیں کہ تعینِ اوقات (وقت متعین کرنے) کی وجہ سے آپ شرک

www.mazhareaalahazrat.com

کے مرتکب ہوئے یا نہیں؟ ع

چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد

نانپارہ میں حضرت شیر بیشۂ سنت کا مناظرہ

دیوبندیوں کی شکست کا عبرت خیز نظارہ

مولوی حبیب الرحمٰن مئوی، مولوی عبداللطیف مئوی، مولوی نور محمد ٹانڈوی، مولوی حمید الدین وغیرہم کا فرار

۲۹/ ۳۰/ ربیع الآخر شریف وکیم جمادیٰ الاولیٰ ۱۳۵۶ھ ۹/ ۱۰/ ۱۱/ جولائی ۱۹۳۷ء جمعہ، شنبہ، یکشنبہ کو نانپارہ ضلع بہرائچ شریف میں اہل سنت اور وہابیوں، دیوبندیوں میں مناظرہ طے پایا۔ ۲۹/ ربیع الآخر ۱۳۵۶ھ بروز جمعہ کے اجلاس مناظرہ میں مناظر اہل سنت حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت نے بار بار تقاضہ کیا کہ مسلمانانِ اہل سنت کے اس عقیدہ پر کہ اللہ عزوجل نے اپنے پیارے محبوب حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تمام ما کان و ما یکون کے جملہ کائنات، موجودات، واقعات کا تفصیلی محیط علم عطا فرمایا۔ آپ کے مذہب میں جو سنی مسلمان اس عقیدے پر قائم ہیں وہ کافر و مشرک ہیں یا گمراہ و بد دین؟ اس بارے میں اپنا مذہب صاف صاف بیان کیجئے۔

لیکن صدر مناظرہ مولوی نورالحق لکھنوی اور مناظر وہابیہ نور محمد ٹانڈوی دن بھر میں بھی باوجود پیہم تقاضوں، شدید مطالبوں کے اپنا مذہب بیان نہ کرسکے۔ بے ضابطگی، بے قاعدگی اور بے تہذیبی کا مظاہرہ تو دیوبندی اسٹیج سے بہت ہوتا رہا۔ کبھی عبداللطیف مئوی بول رہے ہیں تو کبھی حبیب الرحمان مئوی اچھل رہے ہیں تو کبھی حمید الدین مدرس مدرسہ وہابیہ کود رہے ہیں۔ مگر اس سوال کا جواب نہ دینا تھا نہ دیا۔ بالآخر مناظر اعظم اہل سنت حضرت شیر بیشۂ سنت نے کھلم کھلا بھرے مجمع میں اعلان فرمایا کہ الحمدللہ! اہل سنت و جماعت کا مومن مسلمان ہونا ایسا واضح اور روشن مسئلہ ہے کہ کسی وہابی کو اس پر اعتراض کرنے کی جرأت نہیں۔ وللہ الحمد۔

مسلمانانِ اہل سنت کے ایمان و اسلام پر اعتراض کرنے سے وہابیہ دیوبندیہ یکسر عاجز و مجبور ہوگئے تو مناظر اہل سنت نے اعلان فرمادیا کہ اس مسئلۂ علم غیب کے متعلق آپ لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کُل غیبوں کا علم تو ہے ہی نہیں البتہ بعض کا علم غیب ہے مگر اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو ہر بچے ہر پاگل کو بلکہ تمام جانوروں، چار پاؤں کو بھی حاصل ہے۔ (معاذ المولیٰ تعالیٰ) چنانچہ وہابیہ دیوبندیہ کے پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی اپنی کتاب ''حفظ الایمان'' کے ص ۷/ پر لکھتے ہیں کہ:

''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد

www.mazhareaalahazrat.com

بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے''۔

آپ لوگ مسئلہ علم غیب کے متعلق اپنے اِس ناپاک عقیدہ کی بناء پر قطعاً یقینا کافر و مرتد ہیں۔ اگر ہو سکے تو اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیجئے۔

اس مضمون کا اعلان ہونا تھا کہ وہابیوں، دیوبندیوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ سراسیمہ اور مضطرب ہو کر صدر وہابیہ نے اپنے مناظر کو بٹھا دیا اور خود تقریر کرنے لگا۔ اس کو عاجز دیکھ کر حبیب الرحمٰن مئوی بولنے لگے۔ ان کی بے کسی دیکھ کر عبداللطیف مئوی بولنے لگے۔ اہل سنت کے صدر مناظرہ حضرت مولٰینا مولوی ابوالمنصور محمد سردار احمد صاحب قبلہ کھڑے ہوئے اور ان کی دندان شکنی اور سرکوبی فرمائی۔

دن بھر اہل سنت کا وہابیوں پر شدید تقاضہ ہوتا رہا کہ تم کافر و مرتد ہو اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دو۔ لیکن کسی وہابی کے منہ میں زبان نہ تھی۔ جو یہ کہتی کہ ہم مسلمان ہیں یا ہمارے کافر ہونے کا ثبوت کیا ہے؟ جس کی وجہ سے ہر خاص و عام پر یہ مسئلہ بھی دوپہر کے کھلے آفتاب سے زیادہ روشن ہو گیا کہ وہابیہ دیوبندیہ کا کافر و مرتد ہونا ایسا واضح مسئلہ ہے جس کی مخالفت میں کسی ایک وہابی کی بھی زبان نہیں ہل سکتی اور کسی وہابی دیوبندی کو اپنے کافر و مرتد ہونے سے انکار کرنے کی جرأت و ہمت نہیں۔ وللہ الحمد۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

اسی مناظرہ میں جب حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے براہینِ قاطعۂ انبیھٹی کے صفحہ ۵۱ر والی عبارت پیش فرمائی کہ انبیھٹی جی اس عبارت میں شیطان و ملک الموت کے لئے وسعتِ علم مان کر اور حضور عالمِ ما کان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وسعت علم کو باطل ٹھہرا کر کافر و مرتد ہو چکے ہیں اور اس کو صحیح مان کر آپ لوگ بھی کافر مرتد ہیں۔ اس پر مولوی نور محمد ٹانڈوی نے کہا کہ اس عبارت کا وہ مطلب اور مفہوم نہیں ہے جو آپ فرما رہے ہیں بلکہ اس کا مطلب کچھ اور ہے بیجا تاویل کر رہا تھا تو حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالرؤف جگن پوری کی کتاب ''براءۃ الابرار'' پیش فرمائی جس پر ۲۱۶ر دیوبندی مولویوں کے دستخط موجود ہیں۔ جگن پوری صاحب لکھتے ہیں:

> ''ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور محفلِ میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا نص قطعی سے ثابت نہیں ہے۔''

حضرت نے جب یہ عبارت پیش فرمائی تو مولوی ٹانڈوی بھوچکا ہو کر مبہوت رہ گئے۔ کچھ دیر سوچ کر بولے یہ

www.mazhareaalahazrat.com

عبارت براہینِ قاطعہ کے صفحہ ۵۷ / سے ادھوری اور ناقص لی گئی ہے اس لئے اس کتاب میں اس عبارت کا صحیح مطلب نہیں سمجھا جاسکتا۔ البتہ براہینِ قاطعہ کے صفحہ ۵۷ / پر یہ پوری کامل عبارت درج ہے وہاں اِس کا صحیح مطلب بالکل واضح ہے۔ حضرت نے فوراً براہین قاطعہ کا صفحہ ۵۷ / کھول کر اُن کے ہاتھ میں تھما دیا اور کہا براہ کرم وہ پوری عبارت اس میں دِکھا کر صحیح مطلب بتا دیجئے۔ ٹانڈوی جی چُندھیا سے گئے اور کچھ جواب نہ دے سکے۔ **فَلِلّٰہِ الحمد۔**

نانپارہ میں وہابی دیوبندی اپنے وہابی ہونے کا شدت سے انکار کرتے تھے اور اگر کوئی سنی اُن کو وہابی کہتا تو اس کے سر ہو جاتے کہ ہم وہابی دیوبندی نہیں۔ مگر اس مناظرہ میں بار بار بتکرار ِبسیار ان کے وہابی ہونے کا اعلان کیا گیا مگر کوئی وہابی دیوبندی عام وخاص، جاہل، مولوی اس پر انکار کا ایک حرف بھی نہ کہہ سکا اور انکار کرتا بھی کیسے؟ جملہ حاضرین میدانِ مناظرہ پر یہ امر بھی واضح وآشکار ہو گیا کہ دیوبندی یقیناً وہابی ہیں اور کسی دیوبندی کو اپنے وہابی ہونے سے انکار کرنے کی ہرگز ہمت و جرأت نہیں۔ اس مناظرہ میں وہابیوں، دیوبندیوں نے بے تہذیبی و بدتمیزی کا خوب خوب مظاہرہ کیا کہ کسی طرح سنی عوام مشتعل ہو جائیں اور فساد کا اندیشہ بتا کر مناظرہ بند کرا دیا جائے لیکن سنیوں نے صبر وضبط سے کام لیا جس کا اعتراف حلقہ کے پولیس افسران نے مجمع عام میں کیا۔

دن بھر مناظرہ ہونے کے بعد جب وہابیہ دیوبندیہ نے دیکھ لیا اور یقین کر لیا کہ مناظرہ تو سنگ آمد و سخت آمد کا مصداق ہو گیا تو انھوں نے یا پولیس المدد کا وظیفہ پڑھا اور نہ معلوم کیا کیا خفیہ کارروائی کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فریقین کے پانچ پانچ افراد پر دفعہ نمبر ۱۰۷ / کا نوٹس پولیس کی طرف سے تعمیل کیا گیا۔ مگر اسی دن دفعہ ۱۰۷ / کا نوٹس بحمدہٖ تعالیٰ واپس لیا گیا مگر مناظرہ حکماً بند کرا دیا گیا۔

حضرت علمبردار سنیت جناب سید بادشاہ میاں صاحب قبلہ جعفری قادری رامپوری مدظلہم نے ۲ / جمادی الاولیٰ ۱۳۵۶ھ بروز دوشنبہ مبارکہ مطابق ۱۲ / جولائی ۱۹۳۷ء کو صبح رجسٹری رسید نمبر ۱۳۱ / پوسٹ نانپارہ سے صدر وہابیہ مولوی نورالحق لکھنوی کو چیلنج مناظرہ بھیج دیا کہ اگرچہ نانپارہ میں سال بھر تک کے لئے اہل سنت سے مناظرہ نہ کرنے کا تحریری اقرار آپ لوگ کچہری میں داخل کر چکے ہیں لیکن حدود نانپارہ کے باہر آپ لوگ مناظرہ کے لئے بالکل آزاد ہیں۔ لہٰذا آپ اپنے مناظرین کو لے کر بہرائچ شریف آجائیں وہاں آپ لوگوں کے لئے ہم حفظِ امن کے پورے ذمہ دار ہیں وہیں میدان مناظرہ میں اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیدیجئے۔ رجسٹری شدہ چیلنج صدر وہابیہ کو وصول ہو گیا۔ ان کی دستخطی رسید آ گئی مگر صدر وہابیہ مناظرے سے اس قدر ڈرے ہوئے تھے کہ بہرائچ شریف میں بھی مناظرہ کو تیار نہ ہوئے۔ سنیت کے ڈنکے بجے، وہابیت دیوبندیت کے پرخچے اُڑے، حق کا بول بالا ہوا، باطل کا منھ کالا ہوا۔ **فالحمد للہ رب العٰلمین۔**

www.mazhareaalahazrat.com

مورانوں میں اہل سنت کی فتحِ مبین

فرار ہونے والے: مولوی عبدالشکور کاکوروی، مولوی نور محمد ٹانڈوی وغیرہ

مقام مناظرہ: مورانواں، ضلع اُناؤ تاریخ مناظرہ: ۱/ ۲/ ۳/ربیع الاول شریف ۵۹ ۱۳ھ

مورانواں ضلع اُناؤ میں مولوی عبدالشکور کاکوروی کے ایک چیلے نے وہابیت کا زہر پھیلایا تو سنیوں نے بے چینی محسوس کی اور مناظرہ کی نوبت آئی۔

یہ مناظرہ ۱/ ۲/ ۳/ربیع الاول شریف ۵۹ ۱۳ھ کو مورانواں میں ہوا۔ مولوی عبدالشکور کاکوروی ایڈیٹر ''النجم'' نے تو اپنی جان بچائی یہ بلا نور محمد ٹانڈوی کے سر آئی۔

حضرت شیر بیشۂ سنت اہل سنت و جماعت کے مناظر اور حضرت مجاہد ملت علامہ مولٰینا مولوی الحاج محمد حبیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) صدر مقرر ہوئے۔ اس مناظرہ کا موضوعِ بحث اکابر دیوبندیہ تھانوی و گنگوہی وانبیٹھی ونانوتوی کے کفریاتِ قطعیہ تھے۔ حاکم پرگنہ سخت قسم کا دیوبندی اور گنگوہی کے خلیفہ کا مرید تھا اس کا مجمعِ عام میں اس نے اقرار کیا۔ اس مناظرہ میں اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی وقاسم نانوتوی وعبدالشکور کاکوروی کے کفریات خوب واضح کئے گئے۔ کاکوروی صاحب کی خارجیت خوب آشکار کی گئی۔ یہ وہی خارجیت ہے جس کو محمود احمد عباسی نے ''خلافتِ معاویہ ویزید'' نامی کتاب لکھ کر اب پھر اُچھالا ہے۔ اس مناظرہ کی مختصر روداد بنام تاریخی ''مبلغ وہابیہ کا گریز،، چھپی ہے۔

اس مناظرہ میں ایک موقع پر نور محمد ٹانڈوی نے کہا۔ مولٰینا! آپ نے ابتداء میں دیوبندیوں سے پڑھا ان میں رہے اب انہیں کو کافر ومرتد کہتے ہیں۔ آپ سے بڑھ کر احسان فراموش اور نمک حرامی کرنے والا کون ہے؟ حضرت نے فرمایا۔ مولوی صاحب! یہ حق پسندی حضور سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کریمہ ہے کہ جب حق واضح ہو گیا تو فوراً جدا ہو گئے اور اسی کے خلاف محاذ قائم فرما کر اعلانِ حق فرمایا۔ کیا سرکار سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی احسان فراموش (معاذ اللہ) کہہ سکتے ہو۔

ربِّ قدوس جل جلالہٗ نے اپنے پیارے کلیم علیہ الصلاہ والسلام کی نعلین کریمین کا صدقہ مجھ گنہگار کو بھی عطا فرمایا کہ فراعنۂ وہابیت ونمارد‌ۂ دیوبندیت ہی میں میری پرورش کرائی اور آج بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم ان کو مذہب اہل سنت کی طرف ہدایت ورہنمائی کر رہا ہوں۔

اور یہ جواب بھی میرا ارخائے عِنان کے طور پر ہے۔ ورنہ میں نے کسی دیوبندی وہابی کے مدرسے میں ہرگز پرورش

www.mazhareaalahazrat.com

نہیں پائی۔ مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ میں پڑھتا تھا۔ جس کے بانی جناب مولوی عین القضاۃ صاحب تھے۔ ان کو ہرگز دیوبندی نہیں کہا جاسکتا۔ ان کا رسالہ ''نھایۃ الارشاد الیٰ احتفال المیلاد'' موجود ہے۔ جس میں مجلس میلاد شریف وقیام تعظیمی وتعین وتداعی وزینت وغیر ہا کو بدلائل شرعیہ جائز ومستحسن ثابت کیا ہے۔ اور مسئلہ مردودہ امکانِ کذب کو کفر بتایا ہے۔ بلکہ بہت سے دیوبندی مولوی اسی مدرسہ میں نوکر تھے جو تھانوی کی سُنت پر قائم ہو کر محض تنخواہ کے لئے تقیہ کئے ہوئے اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ عبدالشکور کاکوروی کی دیوبندیت وہابیت جب ظاہر ہوئی تو مولوی عین القضاۃ صاحب نے فوراً بہزار ذلت ورسوائی اپنے مدرسے سے نکال دیا اور پھر عمر بھر کبھی کاکوروی کی صورت نہ دیکھی۔ تو جس مدرسے سے دیوبندی مولوی پلتے رہے اسی مدت میں مَیں بھی پڑھتا رہا۔ پھر کسی دیوبندی کی مجال ہے کہ طعن وتشنیع کے لئے اپنے لب کھول سکے؟ نورمحمد ٹانڈوی اس کا جواب سوائے سکوت وخاموشی کے اور کچھ نہ دے سکے۔

یہ مناظرہ بھی تیسرے روز دیوبندیوں کی سازش سے بند ہوا جب کہ دیوبندی مناظر اور سارے دیوبندی مولوی عاجز ولاجواب ہو چکے تھے۔ یہ مناظرہ شائع ہو گیا ہے، پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔[۱]

بسڈیلہ میں سنیوں اور وہابیوں کا مناظرہ

مولوی حبیب الرحمٰن مئوی، مولوی عبداللطیف مئوی، مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری، مولوی نورمحمد ٹانڈوی، مولوی یونس خالدی وغیرہم تقریباً ڈیڑھ سو مولویوں کا فرار۔

مقام مناظرہ: نصرت کا باغ

تاریخ: ۱۷؍جمادی الاخریٰ روز چہارشنبہ ۱۳۶۴؁ھ مطابق ۳۰؍مئی ۱۹۴۵؁ء

بسڈیلہ ضلع بستی میں وہابیوں دیوبندیوں نے فتنہ پھیلایا تو مناظرہ مقرر ہوا اور اہل سنت کی طرف سے سلطان المناظرین حضرت شیر بیشۂ اہل سنت اور سید العلماء سند الحکماء حضرت مولٰینا مولوی حافظ قاری مفتی حکیم سید شاہ آلِ مصطفیٰ صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہروی دامت برکاتہم صدر مقرر ہوئے۔ دیوبندیوں کی جانب سے مولوی نورمحمد ٹانڈوی مناظر اور وکیل تفہیم تھانوی ابوالوفا شاہجہانپوری صدر مقرر ہوئے۔

حضرت سید العلماء علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مناظرہ شروع ہونے سے پہلے دیوبندی اسٹیج پر تقریباً ڈیڑھ سو دیوبندی وغیر مقلدوں کو دیکھ کر میں نے حضرت شیر بیشۂ سنت سے کہا کہ حضرت کس کس کو جواب دیں گے؟ یہ تو بہت ہیں؟ حضرت نے بغیر کسی خوف وہراس کے جواب دیا۔ حضور! لومڑیاں سیکڑوں جمع ہو جائیں مگر شیر کے کھڑے ہوتے ہی فرار

[۱] اس مناظرہ کی روداد بنام ''مناظرۂ مورانواں''، عسکری اکیڈمی چمن فاطمی حشمت نگر، پیلی بھیت شریف سے شائع ہو چکی ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

ہوجائیں گی۔ حضور آپ ابھی خود ملاحظہ فرمائیں گے کہ سیدنا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلام کی کیسی مدد فرماتے ہیں۔

مناظرہ شروع ہوا اور وہابی مناظر کی عاجزی دیکھ کر وہابی مولویوں نے بھاگنا چاہا تو عوام اہل سنت نے ان کا ارادہ جان کر پہرہ مقرر کردیا اور مناظرہ گاہ میں اعلان ہوگیا کہ طرفین کے تمام مولویوں کو جب تک مناظرہ رہے اسی میدان میں رہنا ہوگا۔ نماز اسی میدان میں پڑھیں گے۔ کھانا یہاں منگا کر کھائیں گے۔ اسی جگہ سونا بیٹھنا ہوگا۔ رفع حاجت کو جائیں تو ہمارے آدمی ساتھ جائیں گے۔ جب تک فیصلہ نہ ہوجائے میدانِ مناظرہ سے کوئی نہیں جائے گا۔

جب دیوبندی مناظر کا عجز وسکوت خوب ظاہر ہوگیا اور حبیب الرحمٰن مئوی، عبداللطیف مئوی اور وکیل تھانوی بھی بات نہ بنا سکے نہ اپنا مسلمان ہونا ثابت کرسکے تو پولیس کو درمیان میں دخیل کیا۔ پولیس نے مناظرہ بند کرایا۔ وہابیوں، دیوبندیوں نے جان بچائی اور پولیس انسپکٹر کے ہاتھی کے پیچھے پیچھے چھُپ چھُپ کر بھاگے۔ اہل سنت کو شاندار کامیابی و فتح مبین حاصل ہوئی۔ ہزاروں نے وہابیت سے توبہ کی۔ سینکڑوں لوگ حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان سے بیعت ہونے کے لئے آئے۔ حضرت نے سب کو حضرت سید العلماء صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے ہاتھ پر بیعت کروایا۔ بلکہ حضرت نے خود اعلان فرما کر بیعت کروایا۔

اس مناظرے کا ایک قابل ذکر واقعہ

حضور سید العلماء علامہ مولانا حکیم سید آل مصطفیٰ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اس مناظرے کا تذکرہ بڑے مزے لے کر فرمایا کرتے تھے۔ ''حسام الحرمین'' شریف میں علمائے عرب نے حضور سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے جو دعائیہ کلمات لکھے اور اعلیٰ حضرت کی تعریفیں لکھیں وہ عبارتیں شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت پڑھ رہے تھے۔ عربی عبارات آئیں تو ایک جگہ تھا ''**اَدَامَ اللّٰہُ بَرَکَاتِہٖ**'' یعنی اللہ ان کی برکتیں ہم پر ہمیشہ رکھے۔ شیر بیشۂ اہل سنت نے ''برکات'' کو کسرے کے ساتھ پڑھا۔ اس پر وہابیوں دیوبندیوں کا مولوی بولا مولانا! ''**اَدَامَ اللّٰہُ برکاتَہٗ برکاتَہٗ برکاتَہٗ**'' حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا **ابھی تک میری سنت پر منھ مارتا تھا اب میرا اعراب پکڑ رہا ہے؟** حالت نصب میں ہے حالت نصب میں۔ برکات جمع مؤنث سالم ہے اس کو حالت نصب میں جر ہوتا ہے افسوس تم لوگوں کی حالت پر نحو میر بھی تمہیں یاد نہیں اور مناظرہ کرنے چلے آئے؟''

افسوس کہ بسڈیلہ کے مناظرہ کی روداد شائع نہ ہوسکی۔ ہاں بسڈیلہ اور گردونواح کے ہزاروں حاضرین کی زبانوں

Mazhar-e-Aala Hazrat
www.mazhareaalahazrat.com

پر آج بھی جستہ جستہ واقعات ہیں جن کو سن کر برجستہ یہ شعر زبان پر آتا ہے۔

جس کے سائے سے بھی ڈرتے تھے سبھی اہلِ دغا　　　شیر تھا ایسا مرا مظہر اعلیٰ حضرت

چرواہے مناظرہ کرنے لگے:

مناظرہ کے بعد صورتِ حال یہ ہوگئی کہ اس مناظرہ میں موجود گاؤں دیہات کے لوگ جب بکریاں وغیرہ جانور چرانے چراگاہ جاتے تو دیوبندیوں کو چھیڑتے تھے اور کہتے تھے کہ اب حضرت کو زحمت دینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہم خود مناظرہ کرلیں گے۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا اندازِ تفہیم ایسا تھا کہ ایک ایک بات لوگوں کے دل و دماغ میں اتر جاتی تھی۔ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات وہ تھی کہ جن کی ایک نگاہِ کرم نے ذرے کو آفتاب بنادیا، قطرے کو سمندر بنادیا اور سینکڑوں عالم کو مناظر بنادیا۔

ایثار و قربانی:

اسی بسڈیلہ کا واقعہ ہے کہ جناب عدالت خان صاحب نذرانے کا لفافہ لے کر آئے اور حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پیش کرنا چاہا کہ فوراً حضور سید العلماء مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ لفافہ عدالت خان صاحب سے لے لیا اور فرمایا کہ آپ نہیں جانتے، اس میں سے ایک روپیہ بھی گھر نہیں پہنچے گا سارے پیسے راستے ہی میں ختم ہوجائیں گے کہ فلاں حاجت مند ہے اسے دے دو، فلاں غریب ہے اسے بھیج دو۔ اور گھر کی کیا پوزیشن ہے میں جانتا ہوں۔ اس کے بعد منی آرڈر کارڈ منگوایا اور پیلی بھیت شریف کا پتہ تحریر فرمایا اور عدالت خان صاحب کے حوالے کیا کہ جایئے اور یہ پیسے لگا کر آیئے۔

بناوٹ سے نفرت:

حضرت سید العلماء دام مجدہم العالی نے ہی ایک تقریر میں حضرت کی سادگی کے متعلق فرمایا کہ بَسڈیلہ کے مناظرہ کے دوران ایک دن حضرت نے قیام گاہ سے میدانِ مناظرہ کو جانے کا ارادہ فرمایا تو کرتا شلوار کے بعد شیروانی پہنی۔ اتفاق سے کرتا شیروانی سے چار انگل نیچا تھا۔ میں نے کہا حضرت! یہ کرتا نیچا ہے۔ دوسرا کرتا پہن لیں تا کہ کوئی مذاق نہ اُڑائے۔ ارشاد فرمایا: حضور! مناظرہ میں کروں گا، میرا کرتا مناظرہ نہیں کرے گا۔

بھدرسہ میں دیوبندیوں کی کھُلی شکست:

ضلع فیض آباد میں بھدرسہ وہ مقام تھا جہاں مولوی عبدالشکور کاکوروی خارجی کا ہر مہینہ میں کئی بار جانا ہوتا تھا۔ وہاں

www.mazhareaalahazrat.com

کے محب سُنیت جناب علی بہادر خاں صاحب قادری رضوی حشمتی نے اپنے شیخ و مرشد حضرت شیر بیشۂ سنت کو تشریف فرما ہونے کی دعوت دی۔ حضرت تشریف لے گئے اور تین بیانات ہوئے۔ سنیت کی تبلیغ ہوئی۔ سنیوں کے عقائد میں تازگی اور پختگی پیدا ہوئی بہت سے مذبذبین توبہ کر کے سُنی ہوئے۔ یہ چیز کا کوروی صاحب کو اپنی موت معلوم ہوئی تو کا کوروی جی نے بھدرسہ کے وہابیوں دیوبندیوں کی طرف سے ایک اشتہار تمام سُنیوں کو چیلنج مناظرہ کا چھپوا دیا۔ علی بہادر خاں صاحب نے وہ اشتہار حضرت کو بھیج دیا۔ حضرت نے اس کے جواب میں خان صاحب کو لکھا کہ میرے قیام کا انتظام کریں میں بھدرسہ آرہا ہوں۔

۲۱ رمئی ۱۹۴۶ء کو حضرت بھدرسہ پہنچ گئے اور وہاں کے دیوبندیوں کو یہ اطلاع دی گئی کہ اپنے مولویوں کو بُلاؤ اور مناظرہ کراؤ۔ روزانہ حضرت کے بیانات کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور دیوبندیوں کو للکارا جاتا۔ مگر دیوبندیوں کو مناظرہ ہی نہ ملتا تھا۔

جب یہ حال دیکھا تو وہابیہ دیوبندیہ کا کوروی جی کے پاس پہنچے بہت روئے دھوئے کہ آپ نے پوسٹر شائع کر دیا۔ اب مولٰینا حشمت علی آگئے تو ہمارا کوئی مولوی آنے کو تیار نہیں، ہم منھ دِکھانے کے لائق نہ رہے۔ اور اب ہم یہ بتانے آئے ہیں کہ ہم لوگ جارہے ہیں۔ اور اب ہم ان کے ہاتھ پر توبہ کر کے دیوبندیوں پر لعنت کریں گے۔ تو کا کوروی جی نے سمجھایا اور عبد السلام لکھنوی ابوالوفا شاہجہانپوری و یونس بکھیروی وغیرہم کو بھیجا۔ مگر یہ لوگ بھدرسہ آنے کے بعد گھر میں بیٹھ گئے۔ نہ مناظرہ کو نکلے اور نہ تقریر کرنے باہر آئے۔ حضرت کے بیانات برابر ہوتے رہے۔ بھدرسہ کے وہابیوں نے بہت دوڑ بھاگ کی مگر حضرت شیر بیشۂ سنت کے مقابل آنے کی کسی دیوبندی مولوی میں ہمت نہ ہوئی۔

اس کے بعد وہابی مولویوں کے مشورے پر بھدرسہ کے وہابیوں دیوبندیوں نے حضرت شیر بیشۂ سنت پر فیض آباد کچہری میں مقدمہ دائر کر دیا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریکی و تبلیغی سرگرمیوں میں سے بھدرسہ کے مقدمہ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس مقدمہ میں حضرت کی کامیابی و فتح ونصرت ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ اس مقدمہ کی کارروائی اور اُس کی تفصیلات انتہائی ایمان افروز حقائق پر مشتمل ہیں۔

کتبِ مبارکہ ''شمع منورۂ نجات''۔ ''فتح الابرار علی الکفار''۔ ''فرحت افزا فتح مبین''۔ اور ''مناظرۂ بھدرسہ'' نامی چار عدد کتابیں اس مقدمہ کے تفصیلی حالات وحقائق کا احاطہ کرتی ہیں۔ جس سے اس مقدمہ کی اہمیت و افادیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس مقدمہ میں آپ کا وہ تحریری بیان جو فیض آباد کچہری میں آپ نے پیش کیا تھا اس کا نام کتابِ مستطاب ''شمع منورہ نجات'' ہے۔ یہ کتاب کیا ہے؟ یہ سمجھ لیجئے کہ اس دور میں اسلام وسنیت ومسلکِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقانیت و

www.mazhareaalahazrat.com

صداقت کا ایک انسائیکلو پیڈیا ہے۔اور مرتدین وہابیوں دیوبندیوں کے رَد میں اور اِن گستاخانِ خدا اور سول (جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) کے لئے ایک برقِ خاطف اور اُن کی گردنوں پر ہمیشہ کے لئے شمشیر آبدار ہے۔مناظر بنانے والی ایک عظیم کتاب مبارک ہے کہ اس کو مطالعہ کر کے ذہن نشیں رکھنے والا بعنایتِ خدا اور سول (جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) وہابیت و دیوبندیت کو بحث ومباحثہ کے دوران لاجواب کرنے میں کامیاب رہے گا۔ چونکہ دیوبندیت و وہابیت کی لومڑیوں کی تمام فریب کاریوں کا پردہ چاک کر دیا گیا ہے۔

کتابِ مبارک ''فتح الابرار اعلی الکفار'' دیوبندی وکیلوں عبدالشکور کاکوروی، ابوالوفا شاہجہاں پوری سے حضور مظہرِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا جو مباحثہ کورٹ میں جج کے سامنے ہوا، اُس کی تفصیلات وحقائق پر مشتمل ہے۔ جو نہایت ہی ایمان افروز وہابیت و دیوبندیت سوز بیانات کا مرقع ہے۔

کتاب ''فرحت افزا فتح مبین'' لورکورٹ اور سشن کورٹ کے فیصلے (ججمینٹ) پر مشتمل ہے۔ جو فیصلے آج تک دیوبندیوں کے کفر وارتداد پر گورنمنٹی مہر ہے۔ جس کا اصل فیصلہ (ججمینٹ) انگریزی میں فُل اسکیپ سائز کے تقریباً سولہ عدد صفحات پر مشتمل ہے۔

کتاب ''مناظرۂ فیض آباد'' بھدرسہ کے وہابیوں کی جانب سے مقدمہ دائر کرنے سے قبل جو تبادلۂ تحریرات ہوا یہاں تک کہ تحریری مناظرے کی شکل اختیار کر گیا اُن تحریرات کی نقول پر مشتمل ہے۔

بھدرسہ کا مقدمہ:

مقدمہ فیض آباد میں چلا۔ ۱۲/جون ۱۹۴۶ء سے ۲۵/ستمبر ۱۹۴۸ء تک یہ مقدمہ جاری رہا۔ اور ۲۵/ستمبر ۱۹۴۸ء کو مجسٹریٹ درجہ اول فیض آباد کے یہاں سے فیصلہ ہوا۔ یہ مقدمہ زیر دفعات ۵۰۰/اور ۱۵۳/اور ۲۹۸/تعزیراتِ ہند اور زیر دفعہ ۲۵۸/ضابطۂ فوجداری چلایا گیا۔ جبکہ سنی آتے کتراتے تھے۔ جس دور میں ریل میں ایک بوگی مسلم بوگی کے نام سے لگتی تھی۔ اس دور میں حضرت کو پیلی بھیت سے بار بار فیض آباد آنا پڑتا تھا۔ پونے دو برس یہ مقدمہ چلتا رہا۔

سُنّیت کے ایسے عظیم محسن جن کی مثال اُن کے زمانے میں یا اُن کے بعد دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے کہ ایک طرف ۱۹۴۷ء کے ہنگامے کا زمانہ۔ دوسری طرف مقدمات کی پیشی۔ تیسری بات وطن سے تقریباً چار سو کلومیٹر کا سفر۔ چوتھی بات سارے فتنوں کا مقابلہ تنِ تنہا۔ پانچویں بات یہ کہ پڑھ کر احساس مند دل آبدیدہ ہو جائے کہ اسی زمانے میں حاجی احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی کو خط لکھتے ہیں (خط اگلے صفحات میں آرہا ہے) کہ میرے تین بچوں کی طبیعت علیل ہے باوجود اس کے فیض آباد کی کچہری پیشی پر اپنے سب اہل وعیال کو خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم وحضور سیدنا

www.mazhareaalahazrat.com

الغوث الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے لطف وکرم وفضل کے سپرد کرکے جارہاہوں۔ان سب پر کمال یہ کہ نہ کوئی گلہ نہ شکوہ۔ یہاں پر بھی سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی مظہریت کا جلوہ نظر آتا ہے کہ ؎

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہوتو جواب آئے　　پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

آخر حضور سیدنا الغوث الاعظم وحضور سیدنا غریب نواز وسیدنا اعلیٰ حضرت ومشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں کا کرم ہوا تو وہ شاندار کامیابی حضرت کو حاصل ہوئی کہ وہابیوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور حاسدین بھی منہ تکتے رہ گئے۔فللہ الحمد۔

دشمن کی زبان سے گواہی:

بھدرسہ کے مقدمہ کی کارروائی سے متعلق ایک واقعہ قابل ذکر ہے کہ دورانِ سماعت جج نے حضرت سے سوال کیا کہ آپ اپنے گواہ کہاں سے لائیں گے؟ حضرت نے برجستہ ارشاد فرمایا کہ ''پاٹا نالے سے'' یہ سن کر جج نے چونکتے ہوئے نہایت تعجبانہ اور سوالیہ انداز میں حضرت کی طرف دیکھا۔کیونکہ جج کو معلوم تھا کہ عبدالشکور کاکوروی حضرت کا حریف اور مدمقابل ہے۔اور گواہ تو ایسے کو بنایا جاتا ہے جو بکے نہ ڈرے، بے خوف ہوکر گواہی دے۔حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جرح کے دوران یہ بات ثابت کروں گا۔اور آخر کار جب عبدالشکور کاکوروی کے ساتھ آپ کی جرح ہوئی تو عبدالشکور کاکوروی کے بیان کردہ دلائل سے حضرت شیر بیشہ سنت اپنے موقف کی تائید فرماتے جارہے تھے۔اور وہابیہ دیوبندیہ خارجیہ کے غلط عقائد وخیالات کے پرانچے اُڑرہے تھے۔

اس کی تفصیل کتاب مستطاب ''شمع منورہ نجات'' میں دیکھی جاسکتی ہے۔نہایت قابل مطالعہ کتاب ہے۔

اس بیان دعویٰ کو پڑھیے اور پھر حضرت کا یہ بیان پڑھیے۔

چونکہ ۷/جون ۱۹۴۶ء سے پیشتر بھدرسہ اور اس کے قرب وجوار میں میری متعدد تقریریں ہوتی رہیں اور ان تقریروں میں مَیں نے اپنے مذہب اہل سنت کی تبلیغ کے لئے سنی مسلمانوں نیز دوسرے حاضرین کی نصیحت وہدایت کے لئے کتاب ''حسام الحرمین''، کتاب ''الصوارم الہندیہ'' اور کتاب ''مبلغ وہابیہ کی زاری'' کے اقتباسات پڑھ کر سناتا رہا۔حسام الحرمین میں مکہ شریف ومدینہ شریف کے علمائے کرام نے متفق علیہ فتوے دیئے ہیں کہ مولوی اشرفعلی تھانوی ومولوی خلیل احمد انبیٹھی ومولوی رشید احمد گنگوہی ومولوی قاسم نانوتوی نے اپنی عبارات مندرجہ حفظ الایمان ،ص ۸/ وبراہین قاطعہ ص ۵۱/ و تحذیر الناس ص ۳/ ۱۴/ ۲۸/ و فوٹو فتوائے گنگوہی میں خدا تعالیٰ کو جھوٹا کہا ہے۔پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو جانوروں، بچوں، پاگلوں، چارپایوں، کے علم غیب کے مثل لکھا ہے۔حضور پیغمبر اسلام (علیہ السلام) کے سب سے

www.mazhareaalahazrat.com

آخری نبی ہونے کا انکار کیا ہے۔ (معاذ المولیٰ تعالیٰ) لہٰذا یہ لوگ خدا اور اس کے رسول کی توہین کے مرتکب ہونے کی وجہ سے بحکم شریعت مطہرہ کافر مرتد، بے دین، وہابی ہیں اور کتاب ''الصوارم الہندیہ میں ہند، سندھ، پنجاب، بنگال، مدراس، برما، دکن وکوکن، بلوچستان وسرحد وگجرات وکاٹھیاواڑ کے دوسواڑسٹھ (۲۶۸) علمائے کرام نے اجماعی فتوے دیئے ہیں کہ یہ چاروں مولوی صاحبان اپنی انھیں عبارتوں کی بنا پر شریعت کے حکم سے کافر، مرتد، بے دین وہابی ہیں۔ اور کتاب حسام الحرمین درست وحق وصحیح ہے۔

اور کتاب ''مبلغ وہابیہ کی زاری'' میں ہندوستان کے چورانوے (۹۴) علمائے کرام نے اجتماعی طور پر فتوے دیئے کہ مولوی عبدالشکور کاکوروی نے اپنی کتاب ''نصرت آسمانی'' کے ص ۶۸ / پر مولوی اشرفعلی تھانوی کی عبارت کی تائید اور اسی ''نصرت آسمانی'' کے صفحہ ۷۴ / پر براہین قاطعہ ص ۵۱ / کی تائید کی ہے لہٰذا مولوی عبدالشکور صاحب بھی اپنی ''نصرت آسمانی'' کی ان دونوں عبارتوں کی بنا پر شریعت کے حکم سے کافر، مرتد، بے دین وہابی ہیں۔

پڑھیئے کتاب ''فرحت افزا فتح مبین'' میں حضرت شیر بیشۂ سنت کا وہ مبارک بیان جو آپ نے کورٹ میں برسرِ اجلاس زبانی دیا ہے اور جو تحریری بیان ہے وہ تو دیوبندیوں پر قیامت کبریٰ ہے۔ بہر حال حضرت نے بیان دعویٰ کے الفاظ سے انکار نہیں کیا ہے بلکہ خود اقرار فرمایا ہے کہ ان پانچوں مولویوں کو میں نے اپنی تقریر میں کافر مرتد بے دین وہابی کہا ہے۔

دیوبندیوں کے کافر مرتد بے دین ہونے کی سند

گورنمنٹ کے کورٹ سے

مظہریت کے جلوے

حضور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حضرات علمائے کرام ومفتیانِ عظام مکہ معظّمہ ومدینہ طیبہ ومصروشام وعراق سے اکابر وہابیہ دیوبندیہ کے اقوال کفریہ پیش کر کے ان پر کفر کے فتوے حاصل کئے جو ''حسام الحرمین'' کے نام سے شائع ہوئے۔ حضرت شیر بیشۂ اہلِ سنت مظہر اعلیٰ حضرت نے اُس کے ساتھ میں غیر منقسم ہندوستان بھر کے علمائے کرام کی تصدیقات پر مشتمل کتاب ''الصوارم الہندیہ'' شائع فرمائی۔ اور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت نے گورنمنٹ کی کورٹ سے ان دیوبندیوں کے کفریات وارتداد اور بے دینی پر مہر حکومت ثبت کرائی کیونکہ بیانِ دعویٰ میں تھا کہ

(الف) یہ کہ مولوی اشرفعلی تھانوی ومولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی، مولوی عبدالشکور کاکوروی و

www.mazhareaalahazrat.com

مولوی رشید احمد گنگوہی کافر و مرتد بے دین ہیں۔

(ب) یہ کہ مسمیان عبدالحمید خان حبیب اللہ خان و محمد شریف خان، مولوی سراج الحق، حکیم محمد عارف ساکنان قصبہ بھدرسہ وہابی کافر، مرتد، بے دین، دیو کے بندے ہیں اور یہ کہ ملزم کی تقریر مذکور سے مدعیان وعلمائے دین مدعیان کی سخت توہین ودل آزاری ہوئی ہے۔

اب مجسٹریٹ صاحب کا فیصلہ پڑھیے اس فیصلہ کی تفصیل پانچ صفحات میں پھیلی ہوئی ہے۔ آخری الفاظ فیصلہ کے یہ ہیں۔ ''میں ملزم حشمت علی کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۰۰/و ۱۵۳/و ۲۹۸/ سے جن کا الزام اس پر لگایا گیا ہے اور اس پر مقدمہ چلایا گیا ہے بے قصور قرار دیتا ہوں اور اس کو آزاد کرتا ہوں زیر دفعہ ''۲۵۸/ضابطہ فوجداری'' سے اس کو آزاد کرتا ہوں''۔

دستخط مہابیر پرشاد اگروال، مجسٹریٹ درجہ اول فیض آباد ۲۵/ستمبر ۱۹۴۸ء

تفصیل کے لئے کتاب ''فرحت افزا فتح مبین'' کا مطالعہ کیجئے۔

اس مقدمہ میں دیوبندیوں نے مذہبی امور میں ماہر اور ایکسپرٹ کی حیثیت سے وکیل تھانوی ابوالوفا کو پیش کیا تھا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے خود کورٹ میں اس سے جرح وبحث فرمائی تھی اس کی مکمل ومفصل کیفیت رسالہ مبارکہ ''فتح الابرار علی الکفار'' میں ہے۔ خدا کرے کہ وہ چھپ کر شائع ہوجائے۔ تو عوام وخواص دونوں کو فائدہ ہوگا۔

حاضر جوابی:

اسی کورٹ میں دورانِ بحث مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری نے حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ'' آپ اِن (جج) کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ حضرت نے برجستہ فرمایا اِن کے بارے میں جو تم کہتے ہو وہی ہم کہتے ہیں۔ اختلاف اور بحث اِن کے بارے میں نہیں ہے۔ اختلاف اور بحث تو تھانوی، گنگوہی، انبیٹھی اور نانوتوی کے کفر کے بارے میں ہے۔ وہیں مبہوت ہوکر رہ گیا۔

سشن جج فیض آباد کا فیصلہ:

مجسٹریٹ درجہ اول کے فیصلہ کے خلاف وہابیۂ بھدرسہ سشن کورٹ فیض آباد میں نگرانی کے لئے گئے وہاں بھی فیصلۂ سابق ہی بحال رہا۔ سشن جج صاحب نے بھی بحث کی اور پونے چار صفحات میں فیصلہ لکھا۔ آخری الفاظ یہ ہیں۔

''تمام پہلوؤں پر بہت غور وخوض کے ساتھ نظر ڈالنے اور ثبوت کے پڑھنے کے بعد اس نتیجہ تک پہنچنے پر مجبور ہوا ہوں کہ میں حسب فیصلہ لائق مجسٹریٹ یہ فیصلہ کروں کہ ۸/جون ۱۹۴۶ء کو ایسی تقریر نہیں ہوئی مستغیث عبدالحمید خان اور ان جیسے اندھے مقلدین مذہب کی طرف سے دائر کیا ہوا استغاثہ بالکل من گڑھت ہے۔ لائق مجسٹریٹ کا فیصلہ جس میں اس

www.mazhareaalahazrat.com

نے ملزم کو بری کر دیا۔فریقین کے پیش کردہ ثبوتوں کی بنا پر بالکل صحیح اور درست ہے۔ مستغیثان میرے سامنے لائق مجسٹریٹ کے فیصلے میں کوئی قانونی غلطی نہ بتا سکے۔ درحقیقت یہ نگرانی جس کی مانند اپیل میرے سامنے بحث ہوئی تھی اس میں کوئی جان نہیں ہے اوراس کو میں خارج کرتا ہوں۔

دستخط یعقوب علی رضوی سشن جج ۲۸/جون ۱۹۴۹ء

ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج فیض آباد۔

نقل کرنے کی تاریخ ۵/مئی ۱۹۴۹ء

اس فیصلہ سے بہر حال دیوبندیوں کے کافر، مرتد، بے دین، دیو کے بندے ہونے پر کورٹ سے بھی مہر لگ گئی۔

بھاؤپور ضلع بستی میں مناظرہ

تاریخ مناظرہ: ۱۵/۱۶/۱۷/جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ شنبہ، یکشنبہ، دوشنبہ مبارکہ

پرانپوری لحیم شحیم کے دماغ میں کلبلاہٹ ہوئی اور حضرت شیر بیشۂ سنت سے مناظرہ کرنے آیا۔اور تھانوی کی حفظ الایمان والی عبارت کے کفری ہونے کا تحریری اقرار دیئے بغیر جان نہیں چھوٹی اس مناظرہ کی روداد شائع ہو چکی ہے۔

مختصر یہ کہ مولوی حبیب اللہ المتلخص شہیم صاحب دیوبندی کسی طرح سے یہ ماننے کو تیار نہیں تھے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمانی عبارت میں توہین ہے۔لہٰذا حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا شہیم صاحب مولوی اشرفعلی تھانوی کل علم کے عالم تو تھے نہیں بعض علم کے عالم تھے۔تو تھانوی جی کی کیا تخصیص ہے تھانوی کا سا علم تو ہر بچہ ہر پاگل ہر جانور بلکہ ہر کُتا ہر اُلّو ہر گدھا ہر سوئر کو بھی ہے۔آپ کے اُستاد شیخ احمد کی صورت کی کیا تخصیص ہے ایسی صورت تو کُتے گدھے سوئر بندر کو بھی حاصل ہے۔ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبہٹی کی آنکھوں کی کیا تخصیص ہے ایسی آنکھیں تو بجُّو کی بھی ہیں۔خود آپ کے چہرے کی کیا تخصیص ہے ایسا چہرہ تو سوئر کا بھی ہے (اس تقریر کو سُن کر شہیم صاحب بکمالِ بے حیائی اپنے خاص انداز میں مسکرا رہے تھے) کیا ان عبارتوں میں تھانوی جی و گنگوہی وانبہٹی و شیخ احمد اور آپ کی توہین نہیں؟ شہیم صاحب نے نہایت بے حیائی سے ہنستے ہوئے کہا نہیں جناب اس میں کوئی توہین نہیں نہ اُن بزرگوں کی نہ میری۔

شہیم صاحب کی اس دیدہ دلیری و بے حیائی کے مظاہرے کو دیکھتے ہوئے مناسب سمجھا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ اب شہیم صاحب سے تحریری گفتگو ہو۔اس کے بعد تحریروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔تحریری گفتگو کی تفصیل طویل ہے۔آخرکار اس تحریری سلسلے میں حضرت کی طرف سے جو ایراداتِ قاہرہ وارد کئے گئے اس کے نتیجے میں شہیم صاحب یہ تحریر لکھنے پر مجبور ہو گئے:

www.mazhareaalahazrat.com

’’مولانا اشرف علی صاحبؒ کے لیے جس تحریر میں ابتک جو کچھ لکھا گیا ہے وہ الگ ہے اب دوسری صورت یہ ہے کہ انکی تحریرات سے جو کفر وارتداد ثابت کیا جارہا ہے اور میں نے جو لکھ دیا ہے اُس کے متعلق مجھے یاد آرہا ہے کہ دہلی میں ان کے خلیفہ کے ساتھیوں نے جن سے میری ملاقات بھی ہوئی تھی یہ بتلایا کہ اگر یہ سب کفر وارتداد صحیح بھی ہو مگر مولانائے محترم نے توبہ کرلی تھی لہٰذا میں ان کو کافر نہیں لکھ سکتا ہوں۔ فقط محمد حبیب اللہ الشہیم الصدیقی‘‘۔

شہیم صاحب کی یہ پچھلی تحریر شب کو دو بجے کے بعد ملی جب کہ حضرت شیر بیشۂ سنت کا ایمان افروز شیطان سوز بیانِ مبارک ہورہا تھا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے تمام حاضرینِ جلسہ کو جملہ تحریریں پڑھ کر سنائیں اور اُن سب پر مکمل تبصرہ فرمایا۔

شہیم صاحب جلسہ گاہ میں سر جُھکائے ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم، دم چُرائے اپنے آپ کو فبھت الذی کفر کی جیتی جاگتی تصویر بنائے بیٹھے ہوئے رہے۔ حضرت نے آخر میں فرمایا کہ شہیم صاحب نے خود اقرار فرمالیا ہے کہ تھانوی و قادیانی دونوں سے کفر وارتداد و بے دینی کا یکساں صدور ہوا ہے اور بحکم شرع و عقل و عرف دونوں کے درمیان کسی طرح کا ہرگز کچھ فرق نہیں لیکن قادیانی اور قادیانیوں پر تو شہیم صاحب کی یہ شوراشوری کہ مرزا قادیانی اور اس کے رفقاء جو واصل جہنم ہوچکے ہیں اور جو موجود ہیں وہ سب کے سب بے دین و مرتد بھی ہیں ابدالآباد کے لئے جہنمی ہیں اُن کے کفر پر اطلاع کے بعد اُن کو کافر کہنے سے زبان روکنے والا بھی کافر مرتد ہے۔ اُن کو مسلمان سمجھنے والا بھی بے دین و مرتد ہے اُن کو کافر مرتد کہنے سے خاموش رہنے والا بھی بے دین و مرتد ہے۔ لیکن تھانوی اور دیوبندی کے ساتھ شہیم صاحب کی یہ بے نمکی کہ تھانوی صاحب معاذ اللہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی گستاخی و اہانت کرنے کے باوجود مسلمان بھی ہیں مسلمانوں کے پیشوا بھی ہیں۔ پہلے لکھ چکے تھے کہ تھانوی صاحب کی توبہ کی بھی اُن کو خبر نہیں اُن کے استغفار کی بھی اُن کو خبر نہیں لیکن اب اِس پچھلی تحریر میں یہ کُھلا ہوا جھوٹ بول کر اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش ہے کہ تھانوی نے توبہ کرلی تھی۔ اگر شہیم صاحب کی یہی جھوٹی بات مان لی جائے تو ثابت ہوگیا کہ خود تھانوی کے نزدیک وہ عبارت حفظ الایمان کفر وارتداد ہے۔ خود تھانوی کے نزدیک اُس عبارت پر حسام الحرمین شریف کا فتوائے کفر وارتداد حق و صحیح ہے خود تھانوی کے نزدیک وہ سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ جو اس عبارت کو صحیح و درست مانتے ہیں سب کافر مرتد بے دین ہیں خود تھانوی کے نزدیک شہیم صاحب بھی اس عبارت کے کفر وارتداد ہونے سے انکار کرکے کافر مرتد بے دین ہیں۔ وللہ الحجۃ البالغہ۔

ہر شخص جس کو عقل و انصاف سے کچھ حصہ ملا ہے دیکھ رہا ہے کہ اس پچھلی تحریر میں شہیم صاحب نے ہتھیار ڈال دیئے اُن کے بولے ہوئے تین کُھلے جھوٹوں کا ثبوت اُن سے طلب کیا گیا۔ اُن کی گڑھی ہوئی ضروریاتِ دینیہ کا اُن پر مطالبہ تھا، اُن کے بولے ہوئے لفظ سرِ دست کے جواز کا ثبوت اُن سے مانگا گیا تھا۔ شہیم صاحب اِس پچھلی تحریر میں کچھ بھی

www.mazhareaalahazrat.com

نہیں بول سکے۔ اِن قاہر مطالبات کے لئے اپنے لب قطعاً نہیں کھول سکے۔ وللہ الحمد۔

مناظرۂ دھنکھر پور

مولوی سہراب علی دیوبندی کا فرار

دھنکھر پور، ڈاکخانہ اٹوا، ضلع بستی (جدید ضلع سدھارتھ نگر) یوپی حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریدین ومعتقدین کے اصرار پر جلسۂ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم میں شرکت کی غرض سے بذریعۂ بیل گاڑی تشریف لے گئے۔ دیوبندیوں کا مولوی سہراب علی اپنے چند حواریوں کے ساتھ وہاں بحث کرنے کے ارادہ سے پہنچ گیا تو مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ نے بحث کی ابتدا کرتے ہوئے گیارہ سوالات مرتب فرما کر اُس کے حوالے کردیا۔ وہ سوالات دیکھتے ہی حواس باختہ ہوگیا۔ اس کی تفصیل مع گیارہ سوالاتِ قاہرہ اسی زمانے میں رسالۂ مبارکہ ''ترجمان اہلسنت'' میں حضرت مولانا مفتی محمد شمس اللہ صاحب حشمتی علیہ الرحمہ کے نام سے شائع ہوچکی ہے افادۂ عوام و خواص کے پیش نظر یہاں درج کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

پیارے سنی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ موضع بھاؤپور ڈاکخانہ اٹوا ضلع بستی کے سالانہ دینی مذہبی اسلامی تبلیغی جلسے سے بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بفتح ونصرت فارغ ہوکر بذریعۂ بیل گاڑی موضع ایدٗہا ڈاکخانہ سعد اللہ نگر ضلع گونڈہ کے سالانہ تبلیغی اسلامی مذہبی دینی جلسے میں شرکت فرمانے کے لئے حضرت مرشدنا شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی حاج زائر شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خانصاحب قادری رضوی لکھنوی ادامہم اللہ الغنی بالظفر الجلیل والنصر الجلی تشریف لے جارہے تھے۔ آپ کے ہمراہ رکاب فیض مآب حضرت مولٰنا شاہ وجیہ الدین صاحب قادری رضوی ضیائی مفتی شہر پیلی بھیت شریف وحضرت مولٰنا مولوی محمد ذکرُ اللہ صاحب قادری رضوی و فاضل نوجوان مولٰنا محمد صابر صاحب سکندر پوری وبلبل چمنِ نعت ماموں صوفی حکیم محمد حیات علی میاں صاحب قادری رضوی حشمتی بھاؤپوری نیز دیگر عمائدِ اہل سنت سلمہم ربہم بھی تھے۔ موضع دھنکھر پور کے مسلمانانِ اہل سنت سلمہم ربہم کی طرف سے جناب چودھری محمد ابراہیم صاحب زید مجدہم قدیم سالانہ دستور کے مطابق بھاؤپور ہی پہنچ کر راستے میں ایک شب دھنکھر پور قیام فرمانے کی درخواست حضرت شیر بیشۂ اہل سنت دام ظلہم العالی کی خدمت میں پیش کر کے مژدۂ قبول پاچکے تھے، چنانچہ علمائے کرام ومناظرین عظام اہل سنت کا یہ وفدِ مبارک چہارشنبہ ۲۷؍رجب المرجب ۱۳۷۱ھ ۲۳؍اپریل ۱۹۵۲ء کو بعد نماز عشاء اللہ اکبر ویارسول اللہ ویا علی مشکل کشا ویا غوث المدد ویا خواجہ غریب نواز کے سنیت افروز لامذہبیت سوز نعروں میں دھنکھر پور پہنچا۔ اور شب ہی میں حضرت مولٰنا محمد ذکراللہ صاحب دام مجدہم العالی نے اسلام وسنیت کے لئے مفید ونافع

www.mazhareaalahazrat.com

اور لامذہبیت و بے دینی کا قامع تبلیغی اصلاحی مبسوط بیان فرمایا اور میلاد مبارک وقیام وصلاۃ وسلام پر شب کے اجلاس کا بخیر و خوبی اختتام ہوا۔

صبح آٹھ بجے سے چودھری محمد خلیل صاحب زید مجدہم کے مکان کے سامنے وسیع میدان میں جہاں شب کو جلسہ ہوا تھا۔ پھر مبارک جلسۂ میلاد شریف شروع ہوا۔ کارروائی تلاوت قرآن عظیم سے آغاز کی گئی۔ پھر مدرسہ اہل سنت بھاؤپور کے طلبہ سلمہم ربہم نے نعتِ پاک حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مبارک نظمیں پڑھیں، پھر جنابِ ماموں صوفی حیات علی میاں صاحب و جناب مولٰینا محمد صابر صاحب وحضرت مولٰینا شاہ وجیہ الدین صاحب دامت مکارمہم نے مسلمانانِ اہل سنت کی اصلاح عقائد واعمال پر حق افروز باطل سوز بیانات فرمائے آخر میں حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم الاقدس مسند ارشاد پر جلوہ گر ہوئے اور عقائد اہل سنت کی حقانیت اور عقائد کفریۂ وہابیہ دیوبندیہ ونجدیہ وغیر مقلدین کے بطلان پر قرآن عظیم وحدیث کریم کے حُججِ قاطعہ وبراہین لامعہ نہایت دلچسپ انداز بہت ہی دِلنشین پیرائے میں بیان فرمانے شروع کیے جو سامعین کے دلوں کی گہرائیوں میں جاگزیں ہوتے چلے گئے۔

یہ مقدس بیان ابھی ڈیڑھ گھنٹہ ہونے پایا تھا کہ ایک صاحب نے آکر عرض کیا کہ کچھ دیوبندی مولوی آئے ہوئے ہیں۔ گاؤں میں کسی اور جگہ ٹھہرے ہیں۔ جلسے میں آکر کچھ سوالات پوچھنے مناظرہ کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت مرشدنا شیر بیشۂ سنت نے بکمال خندہ پیشانی فرمایا کہ شوق سے آئیں اسلام وکفر کے متعلق جو کچھ پوچھنا چاہتے ہیں خوشی سے پوچھیں۔ شرط صرف اس قدر ہے کہ سائل اپنا سوال لکھ کر اُس پر دستخط کر کے اپنے مقابل کو دے کر مجمع میں اُسی کا مثنیٰ سُنادے پھر اُس کا مقابل بھی جواب لکھ کر اُس پر دستخط کر کے اپنے مقابل کو دے کر اُسی کا مثنیٰ مجمع میں سُنادے یہاں تک کہ حق کا مالک جل جلالہٗ حق واضح کو واضح تر فرمادے۔ اس صورت میں حاضرین جلسہ بھی برابر سُنتے رہیں گے کہ کس کس مناظر نے کیا کیا کہا اور ہر مناظر کا ایک ایک لفظ اُس کے مقابل کے پاس محفوظ رہے گا۔ کسی مناظر کو اپنی بات بدلنے اپنے کہے سے مُکر نے مچلنے بچلنے کا موقع نہ مل سکے گا۔ اور بالکل سچی صحیح رودادِ مناظرہ بھی ہر فریق کے پاس مرتب ہوتی چلی جائے گی کہ کسی شخص کو اُس میں دست اندازی کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔ پھر ذکر میلاد اقدس حضور سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہٗ علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہٖ اجمعین پڑھ کر قیام تعظیمی کر کے صلاۃ وسلام بدرگاہ حضور سید الانام علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلاۃ والسلام عرض کر کے دعا پر بیان ختم فرمادیا۔ اور اپنے مقابل جلسے کے دوسرے کنارے پر دیوبندی وہابی مولویوں کیلئے ایک بڑا تخت ڈلوادیا۔

کچھ دیر کے بعد موضع بھروٹیا کے دیوبندی مولوی سہراب علی وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کا ایک جتھا لے کر

www.mazhareaalahazrat.com

پہنچے اور جس تخت پر حضرات علمائے اہل سنت دامت برکاتہم تشریف فرما تھے اُسی پر باوجودیکہ جگہ نہ ہونے کے گُھس پل کر زبردستی بیٹھ گئے۔ اُن سے کہا گیا کہ آپ حضرات سوالات پوچھنے کے لئے آئے ہیں سامنے تخت پر بیٹھئے اُس پر بھنّا کر بولے ہم کچھ پوچھنے نہیں آئے ہیں ہم تو بیان کرنے کے لئے آئے ہیں۔ کہا گیا یہ جلسہ حضرات علمائے اہل سنت کے بیانات کے لئے منعقد ہوا ہے۔ آپ وہابی ہیں، دیوبندی ہیں اپنے عقائدِ کفریہ کے سبب بحکم شریعت مطہرہ کافر ہیں مرتد ہیں بے دین ہیں۔ آپ نے کچھ سوالات پوچھنے کی اجازت چاہی تھی اور محض احقاقِ حق وابطالِ باطل کے لئے آپ کو اس کے لئے مجاز کیا گیا۔ اُس پر وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین شر وفساد و بے تمیزی و بدتہذیبی کے لئے آمادہ ہو گئے۔ چودھری محمد خلیل و چودھری محمد ابراہیم و چودھری محمد سلیم صاحبان زید مجدہم نے اُس وقت امن قائم رکھنے کے لئے پوری کوشش کی اور بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کسی قسم کا شر وفساد نہ ہونے دیا۔ **جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء فی الدارین۔**

آخر وہابیہ بصد مشکل اُٹھے اور مقابل کے تخت پر جا کر بیٹھے وہابیوں کو فساد وشر پھیلانے کی ناپاک تدابیر میں خائب وخاسر ہوتے دیکھ کر سُنی مسلمانوں نے فرطِ مسرت میں یارسول اللہ کا نعرہ لگایا۔ یہ مبارک نعرہ بلند ہوتے ہی یہ معلوم ہونے لگا کہ پٹرولِ وہابیت کی ٹنکیوں میں کسی نے آگ لگادی ہے۔ مولوی سہراب علی اور اُن کے ساتھ آنے والے وہابیہ سارے کے سارے تھرکنے لگے اُچھلنے لگے کودنے لگے چیخنے لگے گلے پھاڑ پھاڑ کر چلانے لگے اُس وقت ہر شخص نے آنکھوں سے دیکھ لیا کہ دنیا جہاں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سب سے بدترین دشمن یہی وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ہیں کہ کسی کافر کسی مشرک کسی بے دین کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس سننے سے ہرگز اتنی اذیت اتنی تکلیف نہیں ہوتی جیسی ان وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کو ہوتی ہے۔ **الا لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔**

آخر چیخ چلا کر شور مچا کر حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ اپنی بدترین عداوت ودشمنی کے ناپاک مناظر مجمع عام میں دکھا کر جب خاموش ہوئے تو اس بات کی فکر ہوئی کہ شیر بیشۂ سنت کے آگے تو آگئے اب جان کیسے بچے گی۔ اسی پر زمین پکڑ گئے کہ ہم تو مناظرے کے لئے اور پوچھنے کے لئے نہیں آئے ہیں ہم تو وعظ کہیں گے۔ کتابیں پڑھیں گے۔ جب اُن کے سامنے گواہوں نے بشہادت بیان کیا کہ آپ نے مناظرہ کرنے، سوالات پوچھنے ہی کی اجازت طلب کی تھی وعظ کہنے کی کتابیں پڑھنے کی خواہش ہرگز نہیں کی تھی۔

پھر یہ بھی اُن سے کہا گیا کہ آپ لوگوں کے دھرم میں آپ حضرات کا معبود بھی بالفعل جھوٹا ہے آپ لوگوں کے مذہبی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے مُہری دستخطی فتوے میں صاف لکھ دیا کہ ''وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے''

www.mazhareaalahazrat.com

یعنی یہ بات ٹھیک ہوگئی کہ خدا جھوٹا ہے، خدا جھوٹ بول چکا، خدا جھوٹ بولتا ہے، خدا جھوٹ بولے گا۔ (معاذ المولیٰ تعالیٰ) کیونکہ وقوع تینوں زمانوں کو شامل ہے تو یہاں مجمع عام میں بھی آپ لوگ اپنے اُسی کاذب بالفعل معبود کی سنت پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہنے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ **ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم**۔ تو مجبور ہوکر لجائی ہوئی آنکھڑیوں، شرمائی ہوئی نگاہوں کے ساتھ بولے اچھا صاحب آپ ثابت کیجئے کہ ہم لوگ کیوں کافر مرتد بے دین ہیں۔ اس پر حضرت مرشدنا شیر بیشۂ سُنت دامت برکاتہم نے فوراً حضرت مولیٰنا مفتی وجیہ الدین صاحب دام ظلہم العالی سے یہ گیارہ سوال جومندرجہ ذیل ہیں اِملاء لکھوا کر دستخط فرما کر مولوی سہراب علی صاحب کے ہاتھ میں پہنچا کر مجمعِ عام میں سُنا دیئے۔ ان سوالاتِ قاہرہ کا ہاتھوں میں پہنچنا تھا کہ وہابیہ کو اپنی موتِ احمر نظر آنے لگی۔ بار بار قلم ہاتھ میں پکڑتے تھے پھر ڈر کے مارے چھوڑ دیتے تھے۔ کبھی کبھی اپنی دواتوں میں ڈالتے تھے اور نکالتے تھے، کاغذ ہاتھوں میں لیتے تھے، کتابیں اُلٹتے پُلٹتے تھے، کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مطابق بار بار جھینپی ہوئی اداؤں سے کہہ دیا کرتے تھے کہ سوالات سب کے سب پُرانے ہیں کچھ نئے نہیں ہیں۔ اُن سب کے جوابات اِنہیں کتابوں میں موجود ہیں۔ حضرت مرشدنا شیر بیشۂ اہل سنت دام ظلہم العالی تبسم فرما کر فرما دیتے تھے کہ بس انہیں کتابوں میں سے دیکھ کر جوابات لکھ دیجئے۔ زبان سے کچھ فرمانے کی زحمت نہ فرمایئے۔

گیارہ سوالات قاہرہ جو آج تک لاجواب ہیں!

سوال اول: مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان مطبوع قاسمی پریس دیوبند کے صفحہ ۹ پر لکھا ہے۔ ''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے'' ایسا لکھ کر مولوی اشرفعلی تھانوی بحکم شریعت مطہرہ کافر مرتد ہوئے یا نہیں؟

سوال دوم: اس عبارت میں حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں سب کے علم غیب کے ساتھ تشبیہ دی یا نہیں؟

سوال سوم: حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی توہین کرنے والا شرعاً کافر مرتد ہے یا نہیں؟

سوال چہارم: توہین رسول (علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام) کرنے والے کو اُس توہین پر مطلع ہونے کے بعد بھی مسلمان کہنے والا خود ہی کافر مرتد ہے یا نہیں؟

www.mazhareaalahazrat.com

سوال پنجم: انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کو بارگاہِ الٰہی سے جو علم غیب (اصالتاً) عطا ہوتا ہے وہ اُن کے ساتھ خاص ہے یانہیں؟

سوال ششم: اس عبارت میں ہر بچے ہر پاگل ہر جانور ہر چار پائے کیلئے بھی علم غیب بتایا۔کوئی آیت یا حدیث تحریر کیجئے جس سے ثابت ہو کہ اُلّو کو اتنا علم غیب ہے، سوئر اس قدر علوم غیبیہ رکھتا ہے، بھینس اتنے غیب جانتی ہے، پاگلوں کو اس مقدار میں علوم غیبیہ حاصل ہیں؟

سوال ہفتم: اگر کوئی شخص یوں کہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کے سر کی کیا تخصیص ہے ایسا سر تو گدھے کا بھی ہے اُس نے مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کی توہین کی یانہیں؟

سوال ہشتم: اگر کوئی شخص یوں کہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے دانت کی کیا تخصیص ہے ایسے دانت تو سوئر کے بھی ہیں اُس نے مولوی گنگوہی صاحب کی توہین کی یانہیں؟

سوال نہم: اگر کوئی شخص یوں کہے کہ مولوی سہراب علی صاحب کے پیٹ کی کیا تخصیص ہے۔ایسا پیٹ تو بجّو کا بھی ہے۔اُس نے خود آپ کی بھی توہین کی یانہیں؟

سوال دہم: مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھی کی کتاب ''المہند'' آپ کو ہر طرح مسلم ومقبول ہے یانہیں؟

سوال یازدہم: جو شخص عالم فاضل حاجی نمازی روزہ دار زکاۃ دینے والا حافظ قاری نمازی ہو پھر بھی حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات کی توہین وگستاخی کرے وہ بحکم شریعت مطہرہ کافر مرتد ہے یانہیں۔

تنبیہ: گیارہ سوالات لکھ کر اپنے دستخط کر کے آپ کے ہاتھ میں دے کر انھیں کا مُثنیٰ مجمع عام میں سُنا کے مناظرے کا بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم آغاز کیا جاتا ہے۔آپ بھی اُن کا جواب اپنے دستخط کر کے ہم کو دے کر اُنھیں کا مثنیٰ مجمع عام میں سُنا دیں اسی طرح ہمارا آپ کا یہ مناظرہ ہوتا رہے یہاں تک کہ حق وباطل کا فیصلہ ساری پبلک دیکھ لے۔(واللہ خیر الفاتحین)

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں غفرلہٗ

پنجشنبہ مبارکہ ۲۸/رجب المرجب ۱۳۷۱ھ ۲۴/اپریل ۱۹۵۲ء

بے چارے مولوی سہراب علی صاحب اور اُن کے ساتھی وہابیہ کھسیانے ہو ہو کر چُپ ہو جاتے تھے مگر جواب کے نام سے ایک لفظ کیا ایک حرف بھی نہ لکھ سکے۔اور ان سوالات قاہرہ کا انشاء المولیٰ تعالیٰ قیامت تک جواب نہیں دے سکتے۔ اور مولوی سہراب علی کے ساتھ وہابی دیوبندی غیر مقلد مولوی فرار ہو گئے۔بہر حال مسلمانانِ اہل سنت کے فائدے کے لئے

www.mazhareaalahazrat.com

ان سوالات کوشائع کر کے مولوی سہراب علی صاحب اور اُن کے تمام پُشت پناہ دیوبندی غیر مقلد نجدی مولویوں سے جو بستی و گونڈہ و گورکھپور کے گاؤں گاؤں میں حشرات الارض وجعلان وخراطین کی طرح پھیلے پڑے ہیں۔ان کے جوابات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ہو سکے تو جواب لائیں ورنہ دیوبندی وہابی دھرم سے توبہ کر کے سُنی مسلمان بن جائیں۔**و اللہ هو الموفق۔**

فقیر محمد شمس اللہ صدیقی قادری رضوی حشمتی غفرلہٗ

ساکن پپری بزرگ ڈاکخانہ اٹوابازار ضلع بستی

مہوہ پاکر میں حضرت شیر بیشۂ سُنت کا مناظرہ

اور وکیل تھانوی مع دس مولوی زنانہ مکان میں بند

فرار ہونے والے: مولوی ابوالوفا،عبدالسلام ابن کاکوروی وحکیم شحیم حبیب اللہ وکلیم اللہ وغیرہم۔

تاریخ مناظرہ: ۱۶؍شعبان المعظم ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۳؍مئی ۱۹۵۱ء

موضع پکورہ تھانہ سعداللہ نگر (جدید تھانہ کھونڑا رے) ضلع گونڈہ میں اہل سنت کا جلسہ مقرر ہوا۔حضرت شیر بیشۂ سنت کی آمد کا اشتہاروں میں اعلان ہوا۔دیوبندیوں نے اسی سے قریب مہوہ پاکر میں اپنا جلسہ مقرر کیا اور وکیل تھانوی ابوالوفا شاہجہانپوری،عبدالسلام ابن کاکوروی وحکیم شحیم حبیب اللہ وکلیم اللہ وغیرہم گیارہ دیوبندی وہابی مولویوں کے آنے کا اعلان ہوا۔دیوبندیوں نے حسب معمول اچھلنا کودنا شروع کیا۔ایک دیوبندی سے حافظ محمد حنیف صاحب قریشی امام مسجد پکورہ سے گفتگو ہوئی کہ مناظرہ ہوجائے۔حافظ صاحب کے پاس حضرت نے شرائط مناظرہ لکھوادی تھیں۔اور فرمادیا تھا کہ جب کبھی کوئی دیوبندی مناظرہ کا نام لے تو ان شرائط پر مناظرہ طے کر لیجئے۔اور مجھے اطلاع کر دیجئے۔میں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آؤں گا۔حافظ صاحب اس دیوبندی سے گفتگو کے بعد مہوہ پاکر گئے اور ذمہ داران و بانیانِ جلسہ سے بات چیت کر کے مناظرہ مقرر کر لیا۔طرفین سے باقاعدہ تحریریں ہوگئیں اور پکورہ آ کر حضرت شیر بیشۂ سنت کو خط سے تمام تفصیلات کی اطلاع دی۔پکورہ کے جلسہ سے ایک دن پہلے مہوہ پاکر میں جلسہ شروع تھا اور مہوہ پاکر کے دوسرے دن کے اجلاس میں مناظرہ ہونا طے پایا تھا۔

دیوبندی مولوی مہوہ پاکر آئے اور پہلے دن کے جلسہ میں دھواں دھار تقریریں کیں۔اسی روز حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پکورہ تشریف فرما ہوئے۔سنیوں نے شاندار استقبال کیا۔حضرت نے حالات معلوم کئے۔مناظرہ کی تحریر منگا کر دیکھی اور اس تحریر کو محفوظ فرما لیا۔

www.mazhareaalahazrat.com

دیوبندیوں کے اسٹیج پر قبضہ:

دوسرے دن صبح فجر کی نماز کے بعد مہوہ پا کھر مناظرہ کے لئے جانے کی تیاری ہوئی۔ مسلمانان اہل سنت میں یہ خبر بجلی کی سی تیزی کے ساتھ پھیل گئی اور سیکڑوں سنی مسلمان حضرت کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ۹/ بجے دن سے مناظرہ کا وقت تھا۔ ساڑھے آٹھ بجے حضرت ان کے جلسہ گاہ میں تشریف فرما ہوئے اور ان کے اسٹیج پر قبضہ فرمایا۔ حاضرین اہل سنت نے نعرۂ تکبیر ورسالت بلند کئے۔

اسٹیج کے سامنے ہی کمرے میں دیوبندی مولوی ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس کمرے کے دروازے پر فوراً پردہ ڈال دیا گیا اور باہر پہریدار مقرر کر دیئے کہ وہابی دیوبندی تو اندر مکان میں جائے مگر سنیوں کو اندر جانے سے روکا جاتا اور صاف کہا جاتا کہ یہ زنانہ مکان ہے۔

حضرت نے جب یہ حال دیکھا تو منتظمین و ذمہ داران جلسہ کو بلا کر فرمایا کہ آپ کی دعوت کے مطابق اور حسب قرارداد طرفین میں آ گیا ہوں اپنے مناظرین کو بلایئے اور مناظرہ کرایئے۔ جس کا جواب یہ ملا کہ ابھی نو بجنے میں وقت ہے اور مناظرہ ۹/ بجے سے ہوگا۔ حضرت نے فرمایا ٹھیک ہے۔ میں آ گیا ہوں اور آپ کو خبردار کر دیا ہے۔ جب ساڑھے نو بج گئے تو حضرت نے پھر تقاضہ کیا۔ جس کا جواب بانیانِ جلسہ نے دیا کہ ابھی آتے ہیں۔ ادھر جلسہ گاہ میں ہزاروں سنی مسلمان جمع ہو چکے تھے حضرت نے کچھ دیر بعد انتظار کر کے دیوبندیوں کے قبضہ کئے ہوئے اسٹیج پر بیان شروع فرما دیا۔ عزت و عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا بیان اور دیوبندیوں کے کفریات و انکارِ ضروریاتِ دین کا بکھان اُن کی کتابیں دکھا کر فرمانے لگے۔ اور مہوہ پا کھر میں آئے ہوئے محبوس مولویوں کے نام لے لے کر ایک ایک کو للکارنے لگے۔

دیوبندی مولوی سامنے ہی کمرہ میں بیٹھے ہوئے اپنے اسٹیج سے اپنے پرکھوں پُرانوں کے کفریات سُن رہے تھے۔ اور چُپ سادھے دم چُرائے، جان بچائے کمرہ میں بند تھے۔ حد یہ کہ خوف کے مارے استنجا وضو کرنے کو بھی باہر نہ نکل سکتے تھے۔ یا پولیس المدد کا وظیفہ پڑھا اور اسی کمرہ میں تھانیدار کو بلا کر راز و نیاز کی باتیں کیں۔ تھانیدار صاحب حضرت کے پاس آئے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ میں بلایا ہوا آیا ہوں۔ یہ طرفین کی دستخط شدہ تحریر میرے پاس موجود ہے۔ دیوبندی مولویوں کو باہر لایئے۔ آپ امن وامان قائم رکھئے اور مناظرہ کرایئے۔ تھانیدار نے واپس جا کر بانیان جلسہ و دستخط کنندگان کو کہا کہ وہ تمہارے بلائے ہوئے آئے ہیں، تم تحریر دے چکے ہو۔ اب صرف یہ صورت ہے کہ مناظرہ کراؤ۔

ادھر مناظرہ کے نام سے دیوبندی مولویوں کو موت آ رہی تھی۔ ایک بجے تک حضرت نے بیان فرمایا۔ صلاۃ وسلام و دعا پر اجلاس برخواست فرما کر اعلان کیا کہ نماز ظہر ادا کیجئے اس کے بعد پھر بیان یا مناظرہ شروع ہوگا۔ سب لوگ نماز کی

www.mazhareaalahazrat.com

تیاری میں لگ گئے۔ اور دیوبندی مولویوں پر اعلان مزید مصیبت ہوگیا۔ اسی جلسہ گاہ میں اذان ہوئی۔ حضرت نے نماز ظہر کی امامت فرمائی۔ یہ منظر بھی قابل دید تھا کہ دیوبندیوں کے قبضہ کئے ہوئے اسٹیج پر حضرت شیر بیشۂ سنت کا بیان، سلام باقیام اور دیوبندیوں کی جلسہ گاہ میں سنی عوام اپنے مناظر شیر بیشۂ سنت کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے اور دیوبندی دم سادھے پڑے تھے۔

نماز کے بعد حضرت نے بانیانِ جلسہ اور تھانیدار صاحب کو بلایا اور فرمایا کہ میں بلانے پر آیا ہوں وقت مناظرہ سے اتنا وقت زائد گزر چکا۔ فساد کا کوئی اندیشہ نہیں آپ لوگ گاؤں کے بڑے اور ذمہ دار ہیں۔ سنیوں کا میں ذمہ دار ہوں اور فساد روکنے کے لئے تھانیدار صاحب موجود ہیں اپنے مولویوں کو باہر نکالو اور مناظرہ کراؤ ورنہ توبہ کر کے سنی بنو اور دیوبندی مولویوں کو نکال باہر کرو۔

سُکھئی نامی دیوبندی نے کہا کہ ہم جا کے جواب لاتے ہیں۔ حضرت نے کچھ دیر انتظار کے بعد پھر بیان شروع فرمایا۔ دیوبندی مولویوں کا تو حال خراب تھا زنانہ مکان میں بند تھے۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا۔ حضرت نے اسی جلسہ گاہ میں اذان کہلوائی۔ لوگوں نے وضو کیا اور عصر کی نماز بھی حضرت نے پڑھائی۔ عصر کے بعد ذمہ دارانِ جلسہ اور تھانیدار صاحب حضرت کے پاس آئے اور بولے کہ ہمارے مولوی مناظرہ کو کسی طرح تیار نہیں ہیں۔ حضرت نے فرمایا آپ لوگ حق و باطل کو خوب پہچان گئے ہیں۔ حق کا ساتھ دیجئے۔ باطل سے دور رہئے۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ چھ سات گھنٹے تھانوی اور گنگوہی، انبیٹھی و نانوتوی و عبدالشکور کاکوروی کے کفریات علی الاعلان بتائے جا رہے ہیں تمہارے مولوی برابر سن رہے ہیں مگر جواب دینے سے جان چرا رہے ہیں اس سے بڑھ کر اور فرار کیا ہوگا؟ اب ان مولویوں کو اپنے یہاں سے رخصت کریں۔ پھر ہم جانیں وہ جانیں۔ سکھئی نے کہا وہ ہمارے بلائے ہوئے آئے ہیں۔ آپ تو یہ فرمائیں کہ ہمارے جلسہ گاہ سے آپ کب جائیں گے؟

حضرت نے فرمایا جب مناظرہ ہو جائے گا۔ اس نے کہا ہمارے مولویوں میں سے کوئی بھی مناظرہ کو ہرگز ہرگز تیار نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ لکھ کر دیدیں کہ ہم مناظرہ کرنا نہیں چاہتے اور ایک تحریر آپ لوگ دیں کہ ہمارے مولوی دیوبندی وہابی کوئی مناظرہ کو ہرگز تیار نہیں لہٰذا ہم معافی چاہتے ہیں۔ اور قرارداد طرفین کے مطابق ہمیں اپنی شکست قبول ہے۔ یہ دونوں تحریریں جب ہم کو دیدو گے تو ہم چلے جائیں گے۔ ورنہ آج دِن کی طرح ہم اسی پنڈال میں پکورہ والا جلسہ آج شب میں منائیں گے۔ گاؤں کے دیوبندیوں نے جب یہ حالات اپنے مولویوں کو بتائے تو وہ سُن کر سُن ہو گئے۔ مگر شیر بیشۂ سنت سے جان بچانے اور حبس بے جا کو ختم کرانے کے لئے تحریر لکھ دی۔ وکیل تھانوی کے دستخط ہوئے۔ دوسروں

www.mazhareaalahazrat.com

نے دستخط کئے وہ تحریر لاکر حضرت کو دی۔ حضرت نے پھران ذمہ داروں سے کہا کہ آپ لوگ بھی لکھ کر دیں۔انھوں نے بھی تحریر لکھی۔سنیوں نے نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت بلند کئے۔

اب مغرب کا وقت ہوگیا تھا۔حضرت نے اذان کہلوائی۔مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا ہوئی۔ پھر پکورہ گاؤں کے احباب کو بلایا کہ سائکل پر کسی شخص کو پکورہ بھیج کر اطلاع دیں کہ جلسہ کا انتظام پکورہ میں کیا جائے۔ میں آرہا ہوں۔پھر حضرت نے اہل سنت کی بیّن فتح مبین اور دیو بندیوں کی شکست مہین کا اعلان کیا۔اظہار فرحت وسرور کے لئے صلاۃ وسلام با قیام ہوا۔دعا مانگی اور فلک شگاف نعروں کی گونج میں فتح وظفر کے ساتھ واپس ہوئے۔

حضرت جب مہوہ پاکر کی حدود سے باہر آگئے تو دیو بندیوں کی جان میں جان آئی۔پکورہ پہنچ کر حضرت نے وہاں کے پہلے اجلاس میں ہی عظیم الشان خطاب فرمایا اور بڑے کامیاب اجلاس پکورہ میں ہوئے۔فالحمدللہ رب العلمین۔

ڈونڈوہ بزرگ میں شاندار احقاقِ حق

ڈونڈوہ بزرگ، گرسہائے گنج ضلع فرخ آباد (جدید ضلع قنوج) کے جناب غلام صابر صاحب اور ڈونڈوہ کے قریب گاؤں خانے داور کے بابو سلامت اللہ صاحب شہر کانپور میں محنت مزدوری کرتے تھے اور روم کرایہ پر لے کر رہتے تھے۔ کانپور میں ان دونوں حضرات نے حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان افروز ووہابیت ودیو بندیت سوز خطاب سماعت کیا۔اور اپنے روم پر پہنچ کر آپس میں گفتگو کی کہ آج سمجھ میں آیا کہ ایمان کیا ہے اور وہابی دیو بندی کتنی بدترین قوم ہے۔ایسی تقریر تو اپنے علاقے میں ہونی چاہئے تاکہ لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھ میں آئے۔ بہر حال دونوں لوگوں نے آکر حضرت سے ملاقات کی اور ساری صورتِ حال اور اپنے دلی جذبات کو حضرت کے سامنے بیان کیا۔اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتادیا کہ ہم لوگ محنت مزدوری کرنے والے لوگ ہیں جلسہ وغیرہ کرانا تو ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ ابھی تو مجھے بمبئی جانا ہے۔کرایہ عطا فرما کر ارشاد فرمایا کہ گاؤں جاکر اپنے امام سے میرا نام بتا کر کہنا کہ ہم اُن کا پروگرام کرنا چاہتے ہیں آپ کی کیا رائے ہے؟ پھر جو کچھ جواب ملے مجھے بتاؤ۔ان دونوں حضرات نے ڈونڈوہ بزرگ پہنچ کر امام صاحب یعنی مولانا ادریس صاحب سے ملاقات کی اور پوری بات بتائی تو اُنہوں نے کہا کہ وہ آئیں گے تو ہنگامہ ہوجائے گا، جھگڑا ہوجائے گا، ماحول خراب ہوجائے گا۔غلام صابر صاحب نے جواب دیا کہ ایسا کچھ نہ ہوگا بلکہ حق و باطل کا فرق سمجھ میں آجائے گا اور لوگ صحیح وغلط میں فرق کرلیں گے۔امام صاحب نے کہا کہ یہاں سال میں ایک جلسہ ہوتا ہے اور اس میں فلاں فلاں دیو بندی مولوی آتے ہیں۔

یہ دونوں حضرات واپس کانپور آئے۔ادھر کچھ دنوں بعد حضرت بھی تشریف لے آئے۔ان دونوں حضرات نے

www.mazhareaalahazrat.com

آ کر ملاقات کی اور ساری صورتِ حال بیان کی۔ حضرت نے پانچ روپے عطا فرمائے اور فرمایا کہ تم دونوں چلے جاؤ اور امام صاحب سے تمام مدعوئملا یانِ وہابیہ دیابنہ کو خط لکھوادو کہ اس جلسے میں مولانا حشمت علی خاں صاحب پیلی بھیتی بھی ہوں گے، اُن کی تاریخ ہوگئی ہے، اُن کا آنا یقینی ہے۔ اور مقررہ تاریخ میں فلاں ٹرین سے میں گرسہائے گنج پہنچ جاؤں گا۔ لہٰذا ایک آدمی آجائے۔

تاریخ مقررہ پر حضرت پہنچ گئے۔ پھر امام صاحب سے معلوم کروایا کہ جن دیوبندی مولویوں کو دعوت دی تھی اور پوسٹر میں نام شائع کیا تھا اُن مولویوں کے آنے کا کیا ہوا؟ تو امام صاحب نے بتایا کہ اُن مولویوں کے خطوط آئے ہیں کسی نے لکھا ہے کہ ماں بیمار ہے، کسی نے لکھا ہے خود اُسی کی طبیعت صحیح نہیں ہے، کسی نے کچھ عذر کیا، کسی نے کوئی حیلہ کیا۔

دو دن کا جلسہ تھا پہلی رات کے جلسے میں حضرت کا خطاب شروع ہوا خطبہ کے بعد سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نعتیہ کلام (زمین و زماں تمہارے لئے) سنا کر لوگوں کو محظوظ فرمایا اُس کے بعد آقائے کائنات فخر موجودات علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوات والتسلیمات کی عظمت و رفعت، شان وشوکت بیان فرماتے فرماتے جب روئے سخن تردید وہابیہ دیابنہ کی طرف ہوا اور تھانوی وگنگوہی وانبہٹی ونانوتوی کے عقائد کفریہ کو کتاب دِکھا دِکھا کر عبارتیں پڑھ پڑھ کر بیان کرنا شروع فرمایا تو مجمع پر سناٹا اور ہو کا عالم تھا کہ اتنے میں مجمع سے نمبردار عبدالحمید نامی شخص لاٹھی لیکر کھڑے ہوئے اور اُن کے ساتھ چند لوگ اور کھڑے ہوگئے اور کہا کہ مولانا صاحب! آپ اتنے بڑے بڑے عالموں کو کافر ومرتد بتارہے ہیں کیا صرف آپ ہی مسلمان ہیں؟ رضا کے شیر نے گرجتی ہوئی آواز میں فرمایا کہ حشمت علی لاٹھی اور ڈنڈے سے ڈرنے والا نہیں، تم اگر خان ہو تو میں بھی پٹھان ہوں، تم اگر زمیندار اور دولت مند ہو تو مجھے تمہاری دولت سے کچھ لینا دینا نہیں، فقیر جو کچھ کہہ رہا ہے دلائل و براہین کی روشنی میں کہہ رہا ہے، حوالے کے ساتھ کہہ رہا ہے، بیٹھ جاؤ پوری گفتگو سُن لو اُس کے بعد جو کہنا ہو کہنا۔ خیر وہ بیٹھ گئے۔ حضرت نے اپنا بیان جاری رکھا۔ اور عقائد خبیثۂ ملعونۂ وہابیہ دیابنہ کا ردِّ بلیغ فرمایا۔ پھر فرمایا عبدالحمید خاں! ان باتوں کا ہے کوئی جواب تو کھڑے ہو کر بتاؤ۔ مگر پھر آخر تک اُن میں کھڑے ہونے کی ہمت نہ ہوئی۔ الحمدللہ! پہلا بیان ہی ایسا مؤثر اور جان گزیں ہوا کہ تقریباً ستّر (۷۰) فیصد لوگ سمجھ گئے۔ بقیہ تیس فیصد لوگ کچھ شش و پنج میں مبتلا رہے۔ پھر دوسرے دن اُن لوگوں کو قیام گاہ پر بُلوایا اور مزید سمجھایا اور اُن کے شکوک وشبہات کو دور فرمایا۔ خلاصہ یہ کہ شام ہوتے ہوتے سبھوں پر حق واضح ہوگیا اور سب نے کفار ومرتدینِ وہابیہ دیابنہ پر لعنت بھیجنا شروع کردیا۔

دوسرے دن کے جلسے میں بھی کئی گھنٹے حضرت کا بیان ہوا۔ لوگوں نے بڑے غور سے بیانِ مبارک سنا اور پورا گاؤں حضرت کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوگیا۔ یہاں تک کہ مولانا محمد ادریس خاں صاحب خطیب وامام جامع مسجد

www.mazhareaalahazrat.com

بھی حضرت سے مرید ہو گئے۔ بعد میں حضرت نے اُنہیں خلافت واجازت سے بھی سرفراز فرمایا۔

مسجد کے دروازے پر جمعیۃ العلماء کا سیاہ رنگ کا جھنڈا لگا ہوا تھا حضرت نے اُتروا کر اُسے جلوایا۔ اور ایک مدرسہ بنام مدرسہ اسحاقیہ کا بورڈ لگا ہوا تھا حضرت نے اُس کا نام بھی بدل دیا۔

سمدھن ضلع فرخ آباد کا مناظرہ:

۱۷/ذی القعدۃ الحرام ۱۳۷۱ھ مطابق ۹/اگست ۱۹۵۲ء میں موضع سمدھن فرخ آباد میں حضرت کو دیوبندیوں کے مولوی سکندر سمدھنی سے مناظرہ میں فتح حاصل ہوئی۔ مناظرہ کی روداد بنام (مناظرۂ جاحد سمدھن) شائع ہو چکی ہے۔ اور اُسی ۱۳۷۱ھ میں آپ نے رسالہ مبارکہ ''الصولۃ الاحدیہ'' تھانوی کے رد میں تحریر فرمایا۔[۱]

مناظرہ قصبہ پرشدے پور سلون ضلع رائے بریلی

مولوی عبد الشکور کاکوروی کا فرار

قصبہ پرشدے پور سلون ضلع رائے بریلی میں مؤرخہ ۱۷/فروری ۱۹۵۲ء روز یکشنبہ دن کے وقت مناظرہ طے ہوا۔ حضرت مفتیٔ اعظم کانپور عالم شریعت علامہ مفتی رفاقت حسین صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کی دعوت پر حضرت اس مناظرے میں تشریف لے گئے۔ کوئی دیوبندی مولوی نہ آیا سب راہِ فرار اختیار کر گئے بالآخر مناظرہ گاہ جلسہ گاہ میں تبدیل ہو گیا۔ جہاں تک نظر جاتی تھی لوگوں کا ایک سیلاب تھا۔ علمائے اہل سنت بالخصوص حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمانی عرفانی حقانی خطاب ہوا۔ ہزاروں لوگوں نے توبہ کی۔ فالحمد للہ رب العٰلمین۔

مکتوب گرامی حضرت علامہ مفتی رفاقت حسین صاحب قبلہ مفتیٔ اعظم کانپور

۷۸۶/۹۲ ۲۴/جنوری ۵۲ء

بخدمت گرامی حضرت شیر بیشۂ سنت دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

قصبہ پرشدے پور متصل سلون ضلع رائے بریلی میں ۲۱/جنوری کو میں مناظرے کے لئے بلایا گیا جب پہنچا تو وہاں کے علمائے دیوبند موجودین نے مجھ سے مناظرہ سے گریز کرتے ہوئے میعاد کی توسیع چاہی میں نے اجازت دے دی۔ اب ۱۷/فروری روز یکشنبہ دن کا وقت طے پایا کاکوروی کے ہاں انکی بہن منسوب ہے اس لئے ان لوگوں کو قوی امید

---

[۱] شہزادیٔ حضور شیر ہندوستان (دامت برکاتہم العالیہ) رضی المولیٰ تعالیٰ عنہا کے عرس چہلم کے موقع پر عسکری اکیڈمی چمن فاطمی حشمت نگر، پیلی بھیت شریف کی جانب سے نیا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

ہے کہ انہیں میدان میں لے آئیں گے ان کے علاوہ ان کے اور تینوں اکابر کے متعلق ان لوگوں کا خیال ہے اور ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی آجائے بہر صورت میری اعانت آپ پر ضروری ہے۔ آپ ۱۶ ر فروری کو رائے بریلی پہنچنے کے لئے وقت نکالیں امید کرتا ہوں کہ میری درخواست شرفِ قبولیت حاصل کرے گی اس کا جواب اور اپنا پتہ تحریر فرمائیں تاکہ سفر خرچ روانہ کیا جائے۔ حضرت مفتی اعظم صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ نہایت بے چینی سے جواب کا منتظر رہوں گا۔

طالب دعا فقیر رفاقت حسین غفرلہٗ احسن المدارس قدیم۔ کانپور

مناظرہ بھینسہوا بھبھنی

مولوی شفیع بیت ناری کا فرار

یہ مناظرہ موضع بھینسہوا بھبھنی، ڈاکخانہ چتیا، ضلع بستی کے وہابیہ غیر مقلدین سے بتاریخ ۶/۷ رشعبان المعظم ۱۳۷۲ھ مطابق ۲۱/۲۲/اپریل ۱۹۵۳ء بروز سہ شنبہ و چہار شنبہ ہوا تھا۔ دو، تین ہی تحریروں میں بیت الناری جواب دے گئے۔ جب کچھ سمجھ میں نہ آیا تو لکھا کہ قرآن کا حلف لے کر فرمادیں کہ مصنف تحذیر الناس کا مقصد اس کتاب کے لکھنے سے کیا ہے۔ مولوی بیت الناری کی آخری تحریر اور اس کے جواب میں مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشہ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر ملاحظہ فرمائیں!

۷۸۶
۹۲

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

سلام مسنون۔ گزارش ہے کہ احقر اپنے اطمینان کے لئے چاہتا ہے اگرچہ بے ادبی ہو لیکن معاف فرمائیے گا۔ آنجناب قرآن کا حلف لے کر فرمادیں کہ مصنف تحذیر الناس کا مقصد اس کتاب کے لکھنے سے کیا ہے۔ یعنی تحذیر الناس سے مولانا قاسم صاحب نانوتوی نے کیا ثابت کیا ہے۔ اگر اس سے یہ ثابت کرنا مقصود کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی نہیں ہیں تو اُن پر کفر کا فتویٰ لگتا ہے اور میں اُن کو کافر کہنے لئے تیار ہوں۔

محمد شفیع صدیقی غفرلہٗ۔ بیت نار۔ ضلع بستی

الجواب اللّٰھمّ ھدایۃ الحق و الصواب: جب علمائے حرمین محترمین و ہند و سندھ و دکن و کوکن و پنجاب و مدراس و گجرات و کاٹھیاواڑ و بلوچستان و سرحد و بنگال و برما نے بالاتفاق فتوے دیئے کہ اشرفعلی تھانوی حفظ الایمان صفحہ ۸ ر میں حضور اقدس

www.mazhareaalahazrat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کے مثل علم غیب زید وعمرو وجملہ صبیان ومجانین وہر حیوان وہر بہیمہ کے لئے ثابت بتا کر اور خلیل احمد انبیٹھی براہینِ قاطعہ صفحہ ۵۱؍ پر شیطان وملک الموت کے لئے وسعتِ علم مان کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وسعت علم کو باطل ٹھہرا کر اور رشید احمد گنگوہی فوٹوئے فتویٰ میں وقوع کذب باری تعالیٰ کے معنیٰ درست ہونے کا ملعون گیت گا کر اور قاسم نانوتوی تحذیر الناس میں عقیدۂ ضروریہ دینیہ ختم نبوت کو جھٹلا کر بحکم شریعت مطہرہ ایسے کافر مرتد منافق زندیق ملحد ہوگئے کہ جو شخص ان میں سے کسی کے عقائد کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد اُس کے کافر مرتد منافق زندیق ملحد ہونے میں شک رکھے یا اُس کو کافر مرتد کہنے میں توقف کرے یا اُس کو مسلمان مانے یا اُس کو کافر مرتد نہ جانے وہ بھی شرعاً کافر مرتد منافق زندیق ملحد ہے۔ فقیر بھی فتویٰ دیتا ہے کہ ان فتاویٰ کا مجموعہ ''حسام الحرمین شریف'' نیز ''الصوارم الہندیہ'' بحکم شریعت مطہرہ قطعاً حق ودرست وصحیح ہے اور جو اِن کتابوں کو حق نہ مانے وہ شرعاً کافر مرتد فضیح ہے۔ فتویٰ حلف اُٹھا کر نہیں دیا جاتا بلکہ حکم شرعی صادر کردیا جاتا ہے اور قرآنِ عظیم کی قسم کھانا تو خود ہی ممنوع ہے۔ پھر بھی **تطمیناً لقلب السائل و اِتماماً لِلُحجۃِ علیہ** کہا جاتا ہے کہ واللہ العظیم قاسم نانوتوی نے اپنی تحذیر الناس میں اپنے دلائلِ خبیثہ سے اِسی کفر کو ثابت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصف خاتم النبیین مذکور فی القرآن کے یہ معنیٰ سمجھنا کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے، سمجھدار لوگوں کے نزدیک یہ معنیٰ غلط ہیں بلکہ اِس کے معنیٰ نبی بالذات ہیں تو حضور کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی نئے نبیوں کا پیدا ہونا حضور کے خاتم النبیین ہونے کے کچھ خلاف نہیں اور اُس کی یہ بکواس کفر قطعی یقینی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہٗ ربُّہٗ۔

۷؍ شعبان معظم ۱۳۷۲ھ چہارشنبہ ۲۲؍ اپریل ۱۹۵۳ء

واردحال بھینسہوا جھبھنی، ڈاکخانہ چتیا، ضلع بستی

سُنہٹیا کا مناظرہ

فرار ہونے والے: مولوی ابوالوفا شاہجہاں پوری، مولوی نور محمد ٹانڈوی، مولوی حبیب الرحمٰن مئوی۔

بھروٹیہ اور سنہٹیا ضلع گونڈہ (جدید ضلع بلرامپور) میں جو حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مناظرے ہوئے وہ بھی تاریخی مناظرے ہوئے اور ان مناظروں میں بھی حضرت کو روشن ترین کامیابی حاصل ہوئی، وہابیہ دیوبندیہ ذلیل ہو کر فرار ہوئے۔ (اس مناظرے میں حضور غازیٔ اہل سنت حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان بھی ساتھ تھے)۔

www.mazhareaalahazrat.com

بھروٹیہ اور سنہٹیا کے مناظرے سے متعلق ابھی تک جو پرانے مسودات میں سے کاغذات مِل سکے اُن کی نقل یہاں تحریر کی جا رہی ہے۔

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کی تحریر

۷۸۶
۹۲

موضع سنہٹیا میں جو مناظرہ مابین اہل سنت و وہابیہ دو روز تک نہایت امن و امان کے ساتھ دیوبندی مذہب کے پیشواؤں تھانوی و گنگوہی و انبہٹی و نانوتوی صاحبان کے عقائد کفریہ پر ہوتا رہا اَب سَب انسپکٹر صاحب تھانہ اترولہ اور مولویانِ وہابیہ زین اللہ تبہ پوری عبدالشکور بیت الناری اور فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہٗ کے باہمی مشورے سے اُس کا تھانہ اترولہ میں ہونا طے پایا ہے۔ سُنیوں کی طرف سے خود یہ فقیر بعونہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہوگا۔ اِس مناظرے میں پبلک کا مجمع ہرگز نہ ہوگا۔ بَس دونوں طرف کا ایک ایک مناظر ایک ایک صدر اور جناب سب انسپکٹر صاحب صرف پانچ آدمی ہوں گے۔ مناظرہ تحریری ہوگا۔ اور جب تک فیصلہ نہ ہو چاہے مہینے گزر جائیں (مناظرہ) جاری رہے گا۔ جو مناظر موضوعِ مناظرہ پر جو دیوبندیہ کا کفر و اسلام ہے بحث سے گریز کرے یا اپنے مقابل کے سوالات و دلائل کا جواب نہ دے سکے یا مناظرہ ختم ہونے سے پہلے میدان چھوڑ بھاگے یا مناظرے کے لئے مقام مناظرہ میں نہ آئے اُس کی شکست مسلّمِ فریقین ہوگی۔

فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہٗ
۱۲/شعبان معظم ۱۳۷۲ھ روز دوشنبہ مبارکہ ۲۷/اپریل ۱۹۵۳ء
بمقام سنہٹیا ڈاکخانہ اٹئی رامپور ضلع گونڈہ

سنڈیلہ میں مناظرہ:

حضرت شیر بیشۂ سنت کے پروگراموں کی فہرست میں سنڈیلہ کے مناظرہ کا ذکر ہے تاریخ کے خانے میں شنبہ ۱۰/شوال المکرم ۱۳۷۲ھ دن، تاریخ اور سنہ درج ہے۔ نیچے تنبیہ کے تحت یہ عبارت لکھی ہوئی ہے:

''تنبیہ: مناظرۂ سندیلہ میں جتنے دن صرف ہوں گے اُتنے دنوں تک کے پروگرام منسوخ رہیں گے۔ اس کے بعد کا پروگرام آئندہ بھیجا جائے گا۔ محمد مشاہد رضا خاں حشمتی غفرلہٗ۔ محلہ بھورے خاں پیلی بھیت''۔

www.mazhareaalahazrat.com

بازار باغ دھانے پور میں مناظرہ

حبیب اللہ بھرائچی کی وھابیت طشت ازبام

فرار ہونے والے: مولوی عبدالسلام بن عبدالشکور کاکوروی، مولوی محمد صدیق، مولوی افضال الحق، مولوی کلیم اللہ بہرائچی، مولوی علیم اللہ بہرائچی وغیرہم پندرہ دیوبندی مولوی۔

بازار باغ دھانے پور ضلع گونڈہ میں یہ شاندار مناظرہ ہوا اور اس کی ابتدا یوں ہوئی کہ مولوی حافظ محمد محبوب علی قادری برکاتی رضوی حشمتی نے حبیب اللہ بہرائچی کو ایک رجسٹرڈ خط بھیجا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ۹ ؍رجب المرجب ۱۳۷۰ھ کو جلسہ بازار باغ میں آکر اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دو کیونکہ آپ کے پیشوا اور مقتدا مولوی عبدالشکور کاکوروی نے اپنی کتاب بنام ''مختصر سیرت نبویہ'' کے صفحہ ۲۲ ؍پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو چالیس برس کی عمر شریف تک ایمان و تہذیب و اخلاق کی تمام خوبیوں سے قطعاً اصلاً بے خبر لکھ کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہٖ وسلم کی سخت ترین توہین اور قرآن پاک کی صریح تکذیب کی ہے لہٰذا خود کاکوری صاحب کافر و مرتد ہیں۔ اور اس گندی عبارت کو حق ماننے والے سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ کافر و مرتد ہو گئے۔

حبیب اللہ بہرائچی نے یہ رجسٹرڈ خط پڑھ کر مناظرہ کی مصیبت سے بچت کی یہ صورت سوچی کہ بازار باغ پہنچ کر اپنا خرچ ایک سو پچاس روپے پونے بارہ آنے کا مطالبہ کریں گے۔ اتنی رقم وہ غریب سنی دیں گے نہیں لہٰذا ہم مناظرہ کئے بغیر کامیابی کے ساتھ میدانِ مناظرہ سے فرار ہو جائیں گے کہ سنیوں نے ہمارا خرچ ایک سو پچاس روپے پونے بارہ آنے نہیں دیا تو ہم مناظرہ کیا کرتے۔ شیرانِ سنت کو کیا منہ دکھاتے جب کہ منہ دکھائی کی رقم نہیں دی۔

جیسے تیسے دیوبندی مولویوں نے عبدالسلام بن عبدالشکور کاکوروی و محمد صدیق و افضال الحق و کلیم اللہ بہرائچی و علیم اللہ بہرائچی وغیرہم پندرہ دیوبندی مولویوں کو اپنی پشت پناہی کے لئے لے کر وہ بازار باغ پہنچے۔ اور جلسہ گاہ میں منہ لپیٹ کر چپ چاپ بیٹھ گئے۔ تو سنیوں کی طرف سے مطالبہ ہوا کہ حبیب اللہ تم مقرر ہو لوگوں میں تقریریں کرتے ہو اور خود کو سنی بتاتے ہو۔ تم پر وہابیت و دیوبندیت کا الزام ہے اب تمہاری وہابیت ظاہر ہوگئی۔ تمہاری وہابیت پر ہی بحث ہے۔ تم مرد میدان بنو اور خود شیر بیشۂ سُنت کے سامنے آؤ، وہابیت، دیوبندیت کفوریت سے اپنی صفائی دو۔ بار بار اُن سے سنیوں کا یہ مطالبہ رہا مگر گم صُم کے لڈو کھائے چپ ساڑھے بیٹھے رہے اور ساڑھے پانچ گھنٹہ کے مکالمہ میں حضرت شیر بیشۂ سنت کے سامنے ایک حرف بھی نہ بول سکے۔ ہاں ان کے مشکل کشا بن کر کلیم اللہ بہرائچی کھڑے ہوئے اور بولے کہ حبیب اللہ بہرائچی صاحب کا سفر خرچ ایک سو پچاس روپے پونے بارہ آنے دے دو تب مناظرہ شروع ہوگا۔ اور ایک گھنٹہ اسی بحث میں ضائع کر دیا۔

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت شیر بیشۂ سنت نے ارشاد فرمایا عام طور پر منھ دکھائی ایک روپے، دو روپے، پانچ روپے ہوتی ہے۔ حبیب اللہ صاحب کی منہ دِکھائی اتنی مہنگی نہ دیکھی نہ سنی۔ یہ مناظرے سے بھاگنے کے لئے کھلی ہوئی چال نہیں تو کیا ہے؟ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اس مناظرے میں احقاق حق وازہاقِ باطل کی پوری جلوہ گری ہو اور خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چاہیں تو حبیب اللہ اور ان کے دام افتادہ کو کفریاتِ وہابیہ، دیوبندیہ سے توبہ و اسلام و سنیت نصیب ہو۔ اسلام و سنیت ہی وہ عظیم دولت ہے جس پر ایک سو پچاس روپے پونے بارہ آنے کیا چیز ہیں ہفت اقلیم کی دولت ہو تو وہ بھی اس پر قربان ہے۔ یہ بات آپ لوگوں کی کتنی گندی اور گھنونی ہے کہ جب تک ایک سو پچاس روپے پونے بارہ آنے ہماری جھولی میں نہ ڈال دوگے ہم تمہاری حق بات بھی ہرگز نہ سنیں گے۔ اس پر کلیم اللہ بہرائچی شرما کر قانون کی دھمکی دیتے ہوئے بیٹھ گئے۔ آخر میں کلیم اللہ کے دیوبندی ٹولی کے صدر اور عبدالسلام ابن عبدالشکور کاکوروی کے مناظر ہونے کا اعلان کر دیا۔ اہل سنت و جماعت کی طرف سے حاجی اکرام الدین صاحب کے صدر اور حضرت شیر بیشۂ سنت کے مناظر ہونے کا اعلان ہوا اور دس دس منٹ جانبین سے تقریر کے لئے مقرر ہوئے۔

دیوبندیوں نے اس کے بعد سنیوں کو دھوکہ دینے کے لئے پھر ایک چال چلی کہ نعرۂ رسالت یا رسول اللہ بلند آواز سے پکارا اور سارے دیوبندی وہابی کھڑے ہو کر دست بستہ باادب صلاۃ وسلام یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک پڑھنے لگے۔ تاکہ دھانے پور کے ان پڑھ مریدین فریب میں مبتلا رہیں۔ اور دیوبندیوں وہابیوں کو پکا سنی سمجھ لیں۔ مگر شیر کے آگے لومڑی و گیدڑ کی چال نہیں چلتی۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے فوراً کھڑے ہو کر اعلان فرمایا کہ مسلمانو! دیکھو یہ دیوبندی وہابی دست بستہ قیام تعظیمی کر کے، صلاۃ وسلام میں یا نبی و یا رسول و یا حبیب کے الفاظ کے ساتھ پڑھ کر اور یارسول اللہ پکار کر براہین قاطعہ گنگوہی ص ۱۴۸ر کی بناء پر کافر مشرک ہوئے بلکہ تقویۃ الایمان ص ۸ر کی بنا پر ابوجہل کے برابر کافر و مشرک ہو گئے۔ اور دوسروں سے پڑھوا کر وہابی دھرم میں مشرک گر ہو گئے۔ مسلمانو! اس زمانہ کے ابوجہلوں کو پہچانو اور ان سے دور رہو۔ اس وقت سارے دیوبندیوں کی شرمناک صورتیں قابل دید تھیں۔ ان کی چال ناکام ہو گئی اور شکست ظاہر ہو چکی تھی۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے مناظر وہابیہ دیوبندیہ سے فرمایا: عبدالشکور کاکوروی تمہارے باپ نے اپنی ناپاک کتاب ''مختصر سیرت نبویہ'' کے ص ۲۲ر پر لکھا کہ:

''اخلاقی محاسن کے تین جز ہیں۔ تہذیب اخلاق، تدبیر منزل، سیاست مُدن۔ ان تینوں سے آپ قطعاً واصلاً بے خبر تھے۔ جب آپ یہ بھی نہ جانتے تھے کہ کتاب الٰہی کیا چیز ہے۔ اور ایمان کیا چیز ہے۔ تو اور محاسن سے آپ کو کیوں کر

www.mazhareaalahazrat.com

آ گاہی ہو سکتی تھی‘‘ (معاذ المولیٰ تعالیٰ)

اس ناپاک ملعون عبارت میں تمہارے باپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کو چالیس سال کی عمر شریف تک معاذ اللہ بے تہذیب، بے ایمان، تمام شرعی خوبیوں سے بالکل ہی بے خبر بتایا۔ یہ کتنی گندی گھنونی خبیث توہین رسول ہے اور کتنا بڑا ملعون کفر ہے اور اس کفر وارتداد کی وجہ سے تمہارا باپ کاکوروی کافر ومرتد ہے۔ اور بے توبہ مرا تو مستحق لعنت ابد ہے۔

دیوبندی مناظر عبدالسلام ابن عبدالشکور کاکوروی اپنے باپ کا یہ کفر وارتداد نہ اُٹھا سکا۔ موافق ومخالف نے دیکھا کہ کاکوروی کتنا بڑا کافر ومرتد ہے۔ اور اس کا یہ سپوت کیسی شان والا ہے کہ اس کے منہ پر اس کے باپ کو کافر مرتد کہا جا رہا ہے اور وہ اس کا کفر وارتداد نہ اُٹھا سکا نہ اُٹھا سکتا ہے۔ پھر کاکوروی کے کفر وارتداد کا ثبوت زبانی سنا سنایا نہیں بلکہ اس کی کتاب دکھا کر تحریری ثبوت پیش کیا جا رہا ہے۔ مگر بیٹا اور کاکوروی کا شاگرد حبیب اللہ بہرائچی اپنے باپ اور پیشوا کا اسلام ثابت نہ کر سکا۔ مولوی عبدالسلام اپنے باپ کو، حبیب اللہ بہرائچی اپنے پیشوا کو الزامِ کفر سے بری نہ کر سکا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے حفظ الایمان تھانوی کی ص ۷/ اور ص ۸/ وص ۹/ کی کفری عبارت اور براہین قاطعہ گنگوہی وانبیٹھی ص ۵۱/ کی شیطان والی کفری عبارت اور تحذیر الناس نانوتوی کی ص ۳/ وص ۱۴/ وص ۲۸/ والی عباراتِ کفریہ اور جہد المقل حصہ اول ص ۷۷/ کی کفری عبارت پیش کر کے فرمایا کہ ان عبارات کفریہ یقینیہ کی وجہ سے بحکم شرع یہ مذکورین ایسے کافر ومرتد ہیں کہ ان کے کفریات پر یقینی اطلاع کے بعد جو ان کو کافر ومرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا، ان کو امام بنانا حرام ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام ومردار ہے۔ عبدالسلام مبہوت سنتا رہا اور جواب نہ دے سکا۔

دوسری بات یہ کہ ہم سنیوں کو آج آپ لوگ کافر کہتے ہیں مگر گھر کی خبر نہیں۔ دیکھئے آپ کے حکیم الامت مولوی اشرفعلی تھانوی مجالس الحکمۃ ص ۱۵۰/ میں کہتے ہیں:

> ’’ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی؟ فرمایا ہاں۔ ہم ان کو کافر نہیں کہتے ہیں، اگرچہ وہ ہمیں کافر کہتے ہیں‘‘۔

اس کا صاف اور صریح مطلب یہ ہوا کہ وہابیوں دیوبندیوں کی نماز ہم اہل سنت کی اقتدا میں ہو جائے گی۔ کیونکہ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متبعین الحمد للہ مسلمانانِ اہل سنت ہیں خود تھانوی کے نزدیک بھی مسلمان ہیں۔ اگرچہ سنی مسلمانوں کی نماز وہابیوں دیوبندیوں کے پیچھے خود تھانوی جی کے فتوے سے نہیں ہوگی۔ کیونکہ مسلمانانِ اہل سنت

www.mazhareaalahazrat.com

کے نزدیک وہابیہ دیوبندیہ کفار ومرتدین ہیں اب اگر تم ہم کو کافر کہتے ہو تو تھانوی جی ہم مسلمانانِ اہل سنت کو مسلمان کہہ کر تمہارے فتوے سے کافر ہو گئے اور پھر ان کو مسلمان کہہ کر تم سارے کے سارے کافر ہو گئے اور جب کہ بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وسلم ہم یقیناً مسلمان ہیں تو ہم کو کافر کہہ کر تم خود کافر ہو گئے۔ تو تمہارا اور حبیب اللہ بہرائچی کا کافر ومرتد ہونا یوں بھی ثابت ہو گیا۔ اب تمہارے اگلے پچھلے دونوں راستے بند ہو گئے۔ اب نجات کیسے مل سکتی ہے۔ سنو سنو! وہابیت دیوبندیت سے سچی توبہ کر کے از سرِ نو سنی مسلمان بن جاؤ، ہر ایک وہابی دیوبندی کان کھول کر سن لے کہ ہمارا صرف اس قدر تم سے مطالبہ ہے ؎

دامن مصطفیٰ میں آ، پائے رسول تھام لے　　پیارے حبیب کو پکار، پیارے نبی کا نام لے

عبدالسلام نے اس کا جواب تو نہ دیا۔ پھر سنیوں پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ جو شخص یہ کہے کہ مجھ پر سنتیں معاف ہیں اس کو علامہ شامی نے کافر لکھا ہے۔ اور ایک گھنٹہ تک اپنی تقریر میں بار بار یہ کہا تو حضرت شیر بیشۂ سنت نے کہا کہ اچھا مولوی صاحب یہ لکھ کر مجھے دے دو کہ علامہ شامی نے لکھا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ مجھ پر سنتیں معاف ہیں وہ کافر ہے۔ عبدالسلام اس مطالبہ پر گھبرا گیا، چہرہ فق ہو گیا اور فوراً کہا کہ میں نے یہ نہیں کہا ہے۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ جو شخص کہے کہ مجھ پر نماز معاف ہے وہ کافر ہے اور اس کے ساتھ ہی وہابیوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ اور ہنگامہ برپا کر دیا۔ جب اشتعال انگیزی شروع ہوئی تو حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ اب یہ مناظرہ تحریری ہوگا تا کہ نہ ہمیں کہہ کر انکار کرنے کا موقع رہے اور نہ تم کو مکرنے کا موقع رہے۔ اس جائز اور معقول مطالبہ کی وجہ سے تمام دیوبندیوں کا دم نکل گیا۔ اور اس پر تیار نہ ہوئے پھر گڑبڑ کرنے لگے تو پولیس کو امن قائم کرنے کے لئے مداخلت کرنی پڑی۔ اور اس نے مناظرہ روک کر دیوبندیوں کی مشکل کشائی کی۔ وہابیوں دیوبندیوں کی ''جان چھوٹی لاکھوں پائے خیر سے بدھو گھر کو آئے'' کا وظیفہ پڑھتے ہوئے سارے بھاگ کھڑے ہوئے اور اہل سنت کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

مولوی حبیب اللہ، مولوی عبدالسلام اور سارے دیوبندی وہابی مل کر بھی طواغیت اربعۂ دیوبندیہ وعبدالشکور کاکوروی کے کفریات نہ اُٹھا سکے ان کا اسلام ثابت نہ کر سکے۔

یہ ہے بازار باغ دھانے پور کے مناظرہ کی مختصر کیفیت۔ مناظرہ کی کچھ تفصیل اس وقت پوسٹر کے ذریعہ شائع ہوئی تھی۔ کاش اس کی تفصیلی روداد چھپ کر شائع ہو جاتی تو انشاءاللہ تعالیٰ بہت فائدہ مند ہوتی۔

مدرسہ حشمتیہ معین العلوم بازار باغ دھانے پور اسی وقت کی یادگار ہے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کا قائم فرمودہ ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

احمد آباد میں اہل سنت اور وہابیوں کا مناظرہ

مولوی ایقان الرحمٰن مئوی، مولوی عبد اللطیف، مولوی حبیب الرحمٰن، مولوی نور محمد ٹانڈوی، مولوی عبد السلام کا کوروی کا فرار۔

تاریخ مناظرہ: ۲۹ ربیع الآخر شریف و یکم و دوم جمادی الاولیٰ ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۱/ ۱۲/ ۱۳ نومبر ۱۹۵۸ء

بمقام: درگاہ سیدنا سرکار شاہ عالم علیہ الرحمۃ والرضوان

احمد آباد میں کفریات وہابیہ دیوبندیہ پر مناظرہ ہونا طے پایا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ تشریف لے گئے۔ اور دیگر علمائے اہل سنت بھی تشریف لائے اور پھر وہابیوں دیوبندیوں نے فرار کی گلیاں تلاش کیں اور بہانہ بنایا کہ فساد ہوجائے گا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ نے جب دیکھا کہ میدان مناظرہ کے لئے وہابی دیوبندی مولوی تیار نہیں ہیں تو حضرت نے پولیس کمشنر سے فرمایا کہ میں آپ کے اس آفس میں ان کے مولویوں سے مناظرہ کروں گا۔ یہاں تو ان کو کوئی خطرہ نہیں ہے؟ مگر دیوبندی وہابی کہاں تیار ہونے والے تھے ان کو بس بھاگنا تھا۔ اہل سنت کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اس مناظرہ کی روداد کا رسالہ بنام تاریخی ''احمد آباد کے مناظرے کا چُپ انجام'' شائع ہو چکا ہے۔

اس مناظرے کی افادیت کے پیش نظر یہاں کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

اس مناظرے کا اہم سبب یہ ہوا کہ احمد آباد کے وہابیوں نے نام نہاد پالن حقانی جیسے دلآزار گستاخ اور اشتعال انگیز دیوبندی مقرر کو ئی ہفتے کے لئے احمد آباد میں بلوایا۔ اس کی اشتعال انگیز تقریروں سے جب احمد آباد کی فضا مسموم ہونے لگی تو اہل سنت کی طرف سے بھی جوابی تقریروں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ جو بہت دنوں تک چلتا رہا۔ یہاں تک کہ دیوبندیوں اور مسلمانانِ اہل سنت کے درمیان ایک فیصلہ کن مناظرے کی بات طے پا گئی۔

اپنے عوام وخواص کے دباؤ میں آکر مقامی وہابیوں نے مناظرے کا چیلنج تو دے دیا تھا، لیکن انہیں یہ پتہ نہیں تھا کہ اُن کے علماء جب اسٹیج پر اکیلے ہوتے ہیں تو اہانتِ رسول کی صفائی میں یہ کہہ کر اپنے عوام کو مطمئن کر دیتے ہیں کہ ہمارے اکابر کے خلاف اہانت رسول کا الزام بالکل بے بنیاد ہے یہ سارا افترا بریلویوں کا ہے، انہوں نے صرف ہمیں بدنام کرنے کے لئے ہمارے اکابر پر کفر وشرک کے فتوے لگائے ہیں۔

لیکن مناظرے کے میدان میں جب آمنے سامنے دو فریق کی بات ہوتی ہے اور اُن کے اکابر کی کتابوں سے وہ اہانت آمیز عبارتیں مجمع میں پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو اُن کے مناظر نہ اُن کتابوں کا انکار کرتے ہیں اور نہ اُن کتابوں کی اہانت

www.mazhareaalahazrat.com

آمیز عبارتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ اُس وقت سب کے سامنے اُن کے جھوٹ کی قلعی کھُل جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آسانی سے مناظرے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ چنانچہ احمد آباد کے مناظرے کا بھی یہی انجام ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب وہابیوں کے لیڈر مولوی حفظ الرحمٰن سیوہاروی دہلی میں کانگریسی حکومت کے ایک بہت بااثر لیڈر تھے۔ انہوں نے اپنے سیاسی اثرورسوخ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے گجرات کے وزیر اعلیٰ پر دباؤ ڈلوایا کہ نقضِ امن کے اندیشے کے پیش نظر مناظرہ ہرگز نہ ہونے دیا جائے۔

چونکہ اہل سنت کو اُن کی خفیہ کارروائیوں کا علم نہیں تھا۔ اس لئے وہ زور شور سے مناظرہ کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ جس دن حضرت شیر بیشۂ سنت احمد آباد تشریف لائے سارے احمد آباد میں ایک کھلبلی سی مچ گئی۔ سنیوں کے درمیان عید جیسی خوشی تھی جبکہ وہابیہ کے خیموں میں صفِ ماتم بچھ گئی تھی۔ وہابیوں نے اپنے اثرورسوخ سے جھگڑے فساد کا اندیشہ ظاہر کرکے مناظرے پر پابندی لگوادی لیکن حضرت شیر بیشۂ سنت حالات کے سامنے ہتھیار ڈالنے والوں میں نہیں تھے، انہوں نے فوراً اہل سنت کے بیرونی علماء اور مقامی منتظمین کی ایک میٹنگ اپنی قیام گاہ پر بلوائی۔ اس میٹنگ میں طے پایا کہ دوسرے بیرونی علمائے اہل سنت اور مقامی سنیوں کا ایک وفد ڈسٹرک مجسٹریٹ سے ملاقات کرکے مناظرے کی اجازت دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

دوسرے دن صبح دس بجے علمائے اہل سنت کا ایک وفد ڈی ایم کے بنگلے پر پہنچا، اس نے نہایت عزت واحترام کے ساتھ وفد کا خیر مقدم کیا۔ امیر وفد کی حیثیت سے حضرت شیر بیشۂ سنت نے دستورِ ہند میں دیئے گئے شہری اور مذہبی حقوق کو بنیاد بنا کر جس حکیمانہ، عالمانہ انداز میں ڈی ایم سے گفتگو فرمائی وہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ مذہبی موضوعات کے علاوہ سیاسی موضوعات پر بھی ایک ماہر قانون داں کی طرح پوری بصیرت کے ساتھ بحث کرنے کی قدرت وصلاحیت رکھتے ہیں۔

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا۔ ہم علمائے اہل سنت اور علمائے دیوبند کے درمیان چند ایسے بنیادی اختلافات ہیں جو دو مِلّتوں میں ہمیں تقسیم کرتے ہیں۔ پالن حقانی کی اشتعال انگیز اور دل آزار تقریروں کے نتیجے میں ادھر چند مہینوں سے ہماری اور دیوبندی علماء کی تقریروں اور جوابی تقریروں کا سلسلہ جاری ہے۔ الگ الگ اسٹیجوں پر دونوں فریق اپنی اپنی بات کرتے ہیں۔ عوام سخت کشمکش میں ہیں کہ کون صحیح بول رہا ہے اور کون غلط بول رہا ہے، کون ہمیں دھوکہ دے رہا ہے اور کون صحیح راستے پر لے جانا چاہتا ہے۔ اس لئے عوام کے مطالبے پر دونوں فریق کے ذمہ دار حضرات نے طے کیا ہے کہ دونوں فریق کے علماء کو ایک جگہ جمع کیا جائے اور دونوں فریق کے ترجمان آمنے سامنے کھڑے ہوکر اپنے اپنے مذہب کا حق ہونا ثابت کریں۔ فریقین کی موجودگی میں کسی کو بھی کسی کے خلاف جھوٹا الزام عائد کرنے کا موقع نہیں مل سکے گا۔ اس طرح دونوں فریق کے وکیلوں کی بحث سے عوام یقیناً اس نتیجے پر پہنچ جائیں گے کہ کون

www.mazhareaalahazrat.com

صحیح ہے اور کون غلط ہے۔

اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے حضرت نے ارشاد فرمایا۔احمد آباد کے مسلمانوں کی دعوت پر ہم اور ہماری جماعت کے علماء اپنے مذہب کی وکالت کرنے کے لئے یہاں حاضر ہوئے تو معلوم ہوا کہ مناظرے پر آپ کی طرف سے پابندی عائد کر دی گئی ہے۔آپ کے پاس ہمارے علماء و عمائدین کا وفد اسی لئے آیا ہے کہ آپ سے باصرار تمام گذارش کرے کہ آپ پابندی اُٹھا لیجئے۔اور دونوں فریق کو مجمع عام میں اپنی اپنی بات پیش کرنے کا موقع فراہم کیجئے۔حضرت شیر بیشۂ سنت کو ڈی ایم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔میرے پاس شہر کے انتظامیہ کے کار پردازوں کی طرف سے برابر یہ اطلاع موصول ہو رہی ہے کہ دونوں فریق کے عوام کے درمیان زبردست اشتعال اور کشیدگی ہے۔اگر انہیں ایک جگہ جمع ہونے کا موقع دیا جائے تو نقضِ امن کا سخت اندیشہ ہے۔اس لئے شہر میں امن وامان کی بحالی کے مسئلے کو سامنے رکھتے ہوئے اس طرح کے اجتماع کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا۔حضرت نے فرمایا کہ آپ جیسے دانشمند اور تجربہ کار منتظم کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ کسی بیمار کی تکلیف کے ازالے کے لئے یہ طریقہ اگر عقل وحکمت کا تقاضا پورا کرتا کہ اسے زہر کا انجکشن دے کر موت کی نیند سُلا دیا جائے کہ نہ بیمار رہے نہ بیماری تو حکومت کی طرف سے شفا خانوں کے قیام،معالجین کی تقرری اور علاج کے وسائل کی فراہمی کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔اسی طرح عوام کے شہری حقوق پر پابندی عائد کر کے اگر امن وامان کا مسئلہ حل کیا جائے تو پولیس،فوج اور عدالتوں کی ضرورت بالکل بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔

اسی لئے میں آپ سے پھر کہتا ہوں کہ آپ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں اور یہاں کے عوام کے مذہبی اور شہری حقوق پر پابندی عائد کرنے کے بجائے آپ ایک بیدار مغز اور باہمت منتظم کی طرح امن وامان کی بحالی کے لئے اپنے انتظامی وسائل سے کام لیں اور دونوں فریق کو قانون کا پابند رکھنے کے لئے اپنے آئینی اختیارات استعمال میں لائیں۔

شیر بیشۂ سنت کے اس جواب سے ڈی ایم صاحب بہت زیادہ متاثر ہوئے اور ان کے حسن استدلال اور پیرایۂ بیان کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے ایک معذرت خواہ کے انداز میں جواب دیا۔

آپ اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں کہ کسی بھی ضلع منتظم کے اختیارات ریاست کے سربراہ کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔وزیر اعلیٰ کے دفتر سے مجھے بار بار یہ ہدایت موصول ہو رہی ہے کہ مناظرے کی اجازت کسی حال میں بھی نہ دی جائے۔اس لئے میں اس حکم کی خلاف ورزی کرنے سے معذور ہوں۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ شہر کے اندر اگر نقضِ امن کا اندیشہ ہے تو یہاں آپ کے بنگلے پر تو کسی طرح کے نقضِ امن اور اشتعال کا کوئی اندیشہ نہیں۔دونوں طرف کے چند مخصوص سر برآوردہ افراد کو اسی بنگلے پر بلا لیا جائے اور ہمارے اور اِن کے مولویوں کے درمیان تحریری مناظرہ کرا دیا جائے اور دونوں طرف کی تحریروں کو محفوظ کر لیا جائے پھر اُن

www.mazhareaalahazrat.com

تحریرات کو شائع کر دیا جائے تا کہ لوگ صحیح اور غلط میں فرق کر لیں۔مگر ڈی ایم نے بڑے منت وسماجت بھرے انداز میں معافی چاہی اور کہا کہ میں مجبور ہوں۔

گفتگو ختم ہو جانے کے بعد جب سُنّی علماء کا وفد ڈی ایم صاحب کے چیمبر سے باہر نکلے تو دیکھا کہ دیوبندی مولویوں کا ایک وفد کانگریسی لیڈروں کے ساتھ انتظار میں کھڑا ہے۔

ڈی ایم صاحب کے ساتھ ایک قانون داں کی طرح حضور شیر بیشۂ سنت کی گفتگو سُن کر حاضرین کو اندازہ ہوا کہ دستور کی زبان پر انہیں قدرت حاصل ہے۔قیام گاہ پر پہنچنے کے بعد شہر کے لوگوں نے بتایا کہ مناظرے کے نام پر مختلف مقامات سے جو دیوبندی مولوی آئے تھے،ان میں سے بہت سے لوگ اپنے اپنے مستقر کی طرف واپس لوٹ گئے۔

اسی دن شام کو اہلِ سنت کی طرف سے جشنِ فتح کا جلسہ ہوا۔سوئے اتفاق سے اس دن ہندوؤں کی دیوالی بھی تھی۔ سحبان الہند مولانا ابوالوفا فصیحی صاحب جب تقریر کیلئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے یہ شعر سنایا جسے فی البدیہ موزوں کیا تھا۔

اللہ رے کس شیر سے اب پڑ گیا پالا ہندو کی دیوالی ہے وہابی کا دیوالا

کیسی زبردست عظیم الشان ذات ہے،اسم علی کی کیسی برکات ہیں کہ نیابت کے جلوے نظر آتے ہیں کہ ہر جگہ ہر مقام پر فروغِ اسلام وسُنّیت کے لئے وطن،اعزہ اور اہل وعیال سے دور رہ کر بھی نہ کسی کی کوئی فکر ہے نہ کوئی غم ہے۔بس غم ہے تو ایک غم ہے فکر ہے تو ایک فکر ہے کہ اسلام وسُنّیت کا ہر جگہ بول بالا ہو،جملہ مرتدین ودشمنانِ دین کا منھ کالا ہو تبھی تو آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں کہ جلسہ ومناظرہ گاہ تو چھوڑ یئے کلکٹر یا ڈی ایم کا آفس ہے بات ہے تو صرف دینِ نبی کی بات ہے۔کمشنر کا آفس ہے تو وہاں بھی مناظرے کا چیلنج ہے۔غرض کہ کوئی مقام ہو ہر جگہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اس سچے نائب اور عاشق کو عشق بلالی کی تڑپ اور لگن شہر شہر،ملک ملک،لئے پھرتی ہے کہ میں اللہ کے بندوں کو اُس کے محبوب مالکِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا عاشق بنادوں یہی اُن کا مشن ہے،یہی اُن کی تحریک ہے جس کو وہ اپنی زبان پاک سے خود بیان فرماتے ہیں کہ ؎

پیارے حبیب کو پُکار پیارے نبی کا نام لے دامنِ مصطفیٰ میں آ، پائے رسول تھام لے

یہی اُن کی صدا ہے،یہی اُن کی دعا ہے۔ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ یہ ذات صرف مناظر،عالم،مفتی،حافظ وقاری نہیں بلکہ عارف کامل،قطب الارشاد اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزوں میں سے ایک معجزہ ہے۔

مہونا ضلع سلطان پور کا مناظرہ:

مہونا میں مولوی عبدالشکور کاکوروی کے لڑکے مولوی عبدالاول اور مولوی عبدالسلام کے ساتھ مناظرہ طے پایا تھا۔

www.mazhareaalahazrat.com

لیکن دیوبندی مولویوں نے نقضِ امن کے اندیشے کا بہانہ بنا کر پولیس کے ذریعے مناظرہ رکوا دیا۔ پولیس کے مناظرہ بند کرانے کی وجہ سے اہلِ سنت نے مناظرہ گاہ کو جلسہ گاہ میں بدل دیا۔ اور اس جلسہ میں حضرت شیر بیشۂ سنت کا ایک عظیم خطاب ہوا۔

جلسہ گاہ میں تا حدِ نظر آدمیوں کا ہجوم تھا، عالم یہ تھا کہ جنہیں زمین پر جگہ نہیں مل سکی وہ درختوں، دیواروں اور چھتوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ علمائے اہلِ سنت کے نورانی چہرے فتح وظفر کی خوشی میں چاندنی کی طرح کھلے ہوئے تھے۔ حضرت کے خطاب نایاب پر جلسہ ختم ہو جانے کے بعد لوگوں نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ کئی دن کے مناظرے سے حق و باطل کے امتیاز کے لئے جتنا فائدہ پہنچ سکتا تھا وہ اُن کی ایک تقریر سے پہنچ گیا۔

کئی دن تک پورے علاقے میں حضرت کی تقریر کا چرچا لوگوں کی زبانوں پر تھا۔ تقریر کا جو حصہ جس کے ذہن میں محفوظ تھا وہ جہاں بیٹھتا اس کو دُہراتا۔

بھوکے بیل کا خیال:

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مہونا، ضلع سلطانپور جانا تھا۔ چرہ کھجوری، ضلع بارہ بنکی میں تشریف فرما تھے۔ وہاں سے بیل گاڑی سے ''اِملڈِیہا'' تشریف لائے پھر بذریعہ کشتی ''گومتی ندی'' عبور کر کے ''رنج گھاٹ'' تشریف لائے۔ عالی جناب مولینا منشی حفیظ اللہ صاحب بیل گاڑی لے کر حاضر ہوئے تاکہ حضرت کو اس میں سوار کر کے لے چلیں جب حضرت نے بیل کی حالت دیکھی تو ارشاد فرمایا کہ آپ لوگوں کو ذرا بھی رحم نہ آیا کہ بھوکے بیل سے کام لے رہے ہیں۔ پھر حضرت اُس بیل گاڑی پر سوار نہ ہوئے بلکہ مہونا تک پیدل ہی تشریف لے گئے جبکہ رنج گھاٹ سے مہونا تقریباً ۱۲ رکلومیٹر ہے۔ یہ شان تھی مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت کی کہ انسان تو انسان جانوروں کا اتنا خیال فرماتے تھے۔

رسولی ضلع بارہ بنکی کے مناظرہ کا انجام

وہابیوں دیوبندیوں کی نہایت ذلت ورسوائی کے ساتھ شکست فاش

چونکہ مناظرہ کی تفصیلی روداد رسالۂ مبارکہ ''قوارع الواحد القہار'' میں شائع ہو چکی ہے۔ اس لئے اس مناظرے میں وہابیوں کی شکستِ فاش کے بعد وہابیوں کے مناظر مولوی عبد الغنی صاحب کو جو تحریر اس مناظرے کے سلسلے میں روانہ کی گئی اُس کو من وعن یہاں نقل کیا جا رہا ہے۔ اس سے کماحقہٗ اس مناظرے کے انجام پر روشنی پڑے گی۔

www.mazhareaalahazrat.com

جناب مولوی عبدالغنی صاحب رسولوی۔ سَلَامٌ عَلَيكُم كَمَا عَلَّمَنَا الْقُرْآنُ الْحَكِيْمُ

نمبرا: ۱۱؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۸ھ سہ شنبہ ۲۳؍ دسمبر ۱۹۵۸ء کو مسلمانانِ اہل سنت کی پُر خُلوص باصرار بسیار دعوت پر حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم الاقدس اپنے فرزندِ ارجمند فاضل نوجوان شہزادۂ عالیشان مولٰینا مشاہد رضا خان نصرھما الرحمٰن دائماً علیٰ جمیع اعداء الایمان کو ہمراہ لئے ہوئے رامپور کٹرہ ضلع بارہ بنکی میں تشریف فرما ہوئے۔ دو عظیم الشان جلسوں میں سُنیت کا احقاق اور دیوبندیت کا ازہاق بفضل الخلاق بطریقِ احسن و بروجہ اتم ہوا۔ آپ کے اشتعال دِلانے پر وہاں کے مُلّایانِ دیوبندیہ نے عظمت علی بہرام گھاٹی کو بُلایا۔ اور مناظرے مناظرے کا بہت شور و غُل مچایا۔ اور جب حضرت شیر بیشۂ سنت نے عظمت علی کے نام مفاوضۂ عالیہ امضا فرمایا کہ کفریاتِ تھانوی وانبہٹی وگنگوہی و نانوتوی و دیوبندی و کاکوروی مندرجۂ حفظ الایمان ص ۸؍ و براہینِ قاطعہ ص ۵۱؍ وفوٹوئے فتوائے گنگوہیہ وتحذیر الناس ص ۳؍ و ۱۴؍ و ۲۸؍ و جہد المقل ص ۷۷؍ و مختصر سیرت نبویہ ص ۲۲؍ پر میں آپ لوگوں سے اِس طرح مناظرے کے لئے تیار ہوں کہ ہر مناظر جو کچھ کہنا چاہے گا لکھ کر اُس پر دستخط کر کے اپنے مقابل کو دے کر اُسی کا مثنیٰ مجمع مناظرہ میں کھڑا ہو کر سُنا دیا کرے گا۔ مگر آپ کے اذناب نے مناظرے سے بلکہ خط لینے ہی سے انکار کر دیا۔ سُنی مسلمانوں کو فتح واضح اور دیوبندی مرتدوں کو شکست فاضح حاصل ہوگئی۔ ایک ختم شُد۔

نمبر ۲: پھر دوشنبۂ مبارکہ ۱۵؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۸ھ کو حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم المبارک شہاب پور ضلع بارہ بنکی میں وہاں کے سُنی مسلمان بھائیوں کی دعوت پر تشریف فرما ہوئے۔ شب کو جلسے میں آپ کی تحریر پہنچی۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے پھر آپ کی دعوت قبول فرما کر اِسی مضمون کا والا نامہ فوراً آپ کو بھیج دیا کہ میں آپ سے مجمع عام میں کفریات دیوبندیہ پر دوٗ بدوٗ اِس طرح مناظرے کے لئے تیار ہوں کہ ہر مناظر جو کچھ بھی کہنا چاہے لکھ کر دستخط کر کے اپنے مقابل کو دے کر اُسی کا مثنیٰ کھڑا ہو کر سُنا دیا کرے۔ آپ نے انکار کر دیا۔ اور اپنے اذناب اتراب کو لئے ہوئے شب کو ایک بجے پانی برستے میں شہاب پور سے رَسوٗلی کو چل دیئے۔ اور پھر سُنی مسلمانوں کو فتح مبین اور دیوبندی ملحدوں کو شکستِ مہین حاصل ہوگئی۔ دو ختم شد۔

نمبر ۳: پھر آپ نے واقعۂ شہاب پور کے متعلق افتراءات وکذبات پر مشتمل ایک تحریر شائع کی جس کے اخیر میں آپ نے لکھا کہ ''ضلع میں کسی مقام پر جلد دن تاریخ مقرر کر کے عام مجمع میں گفتگو کرنے کے لئے تیار ہو کر ہمیں اطلاع دیں۔'' فوراً اشتہار شائع کر کے آپ کو رجسٹری بھیج دیا کہ ضلع بارہ بنکی کے مقام گروہنڈہ میں ۲۶؍ ۲۷؍ رجب المرجب ۱۳۷۸ھ جمعرات، جمعۂ مبارکہ ۵؍ ۶؍ فروری ۱۹۵۹ء کو صبح نو بجے سے دو بجے وقتِ ظہر تک عام مجمع میں دوٗ بدوٗ کفریاتِ

www.mazhareaalahazrat.com

دیوبندیہ پر اِسی طرح گفتگو کے لئے آجائیں کہ ہر مناظر اپنی ساری تقریر قلم بند کر کے دستخط کر کے اپنے مقابل کو سُپرد کر کے اُسی کا مثنیٰ سُنادیا کرے۔آپ کی دستخطی رسید آگئی۔حضرت شیر بیشۂ سنت وقت پر ساڑھے پانچ سو میل سے پہنچ گئے۔عیدگاہ میں مناظرے کا مجمع ہوا۔آپ کے لئے بھی سامنے اسٹیج سجایا گیا۔لیکن آپ نہیں آسکے۔اور پھر مسلمانانِ اہل سنت کو فتحِ مُنیر اور زنادقۂ دیوبندیہ کو شکستِ مُبیر حاصل ہوگئی۔لیجئے یہ تیسرا بھی ختم شُد۔

اس اشتہار کو بذریعہ رجسٹری رسید طلب مولوی عبدالغنی رسولوی پر نازل کردیا گیا جو اُن کو بتاریخ ۲۳؍رجب المرجب ۱۳۷۸ھ بروز دوشنبہ مبارکہ مطابق ۲؍فروری ۱۹۵۹ء کو وصول ہوگیا ان کی دستخطی رسید دفتر بزم قادری رضوی کانپور میں محفوظ ہے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان ساڑھے پانچ سو میل کا سفر طے کر کے خاص اسی مناظرے کے لئے شمس پور ضلع مغربی دیناج پور سے گروہنڈہ ضلع بارہ بنکی جمعرات ۲۵؍رجب مرجب ۱۳۷۸ھ ہی کو پہنچ گئے۔مناظرے کی خبر سُن کر اطراف وجوانب سے ہزارہا مسلمان جمع ہوگئے اعلان کے مطابق عیدگاہ گروہنڈہ کے میدان میں عظیم الشان جلسۂ مبارکہ منعقد ہوا۔مولوی عبدالغنی رسولوی اوران کے ہمراہی وہابیہ دیوبندیہ کے لئے مقابلہ میں اسٹیج سجایا گیا۔مگر مولوی رسولوی اوران کے ہمراہی سارے کے سارے ایسے غائب تھے جیسے اذان ہوتے وقت مسجد سے شیطان۔**ولا حول و لا قوۃ الا باللہ الدیان**۔

مسلمانانِ اہل سنت کی فتح مبین اور وہابیوں دیوبندیوں کی شکستِ مُہین کے اعلانِ عام اور بیان ولادت حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام اور تعظیم سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کیلئے قیام اور بارگاہِ سید الانبیاء علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام میں عرضِ صلاۃ وسلام پر اس مقدس جلسے کا اختتام ہوا۔ضلع بارہ بنکی کے وہابیہ دیوبندیہ بھی اس واقعے پر اپنے دلوں میں رسولوی صاحب کو مخاطب کر کے کہہ رہے تھے ؎

کیوں کھُلا منہ کا ترے چھید غضب تو نے کیا　　　کھُل گیا سب پہ ترا بھید غضب تو نے کیا

یہ ہے مسلمانانِ اہل سنت کی فتحِ مُنیر اور وہابیۂ دیوبندیہ کی شکستِ مُبیر۔**وللہ الحمد**۔

اِن واقعات کی تفصیل رسالۂ مبارکہ ''قوارع الواحد القہار علی الاحزاب الدیوبندیۃ الکفار'' میں چھاپ کر شائع کردی گئی۔اور رسالۂ مبارکہ آپ کو پہنچا دیا گیا۔جواب تک لاجواب ہے۔اور انشاءاللہ تعالیٰ ثم شاہ حبیبہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہمیشہ لاجواب رہے گا۔مگر پھر ایک تحریر آپ کی پچھلی ایک صاحب کے ذریعے سے ملی جس میں آپ نے حضرت شیر بیشۂ سنت سے متعلق لکھا ہے کہ:

www.mazhareaalahazrat.com

’’رسولی یا صفدر گنج یا شہر بارہ بنکی میں اگر مجمع عام کے اندر دوٗ بدوٗ گفتگو کے لئے تیار ہو کر دن تاریخ مقرر کریں۔تو حفظِ امن کی ذمہ داری ہم پر ہوگی‘‘

اس تحریر کے جواب میں مسلمانانِ اہل سنت کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس کا مختصر مضمون اس طرح ہے:

آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۵/ذی القعدۃ الحرام ۱۳۷۸ھ پنجشنبہ ۱۴/مئی ۱۹۵۹ء کو صبح ۹/بجے حضرت شیر بیشۂ سنت دامت برکاتہم القدسیہ بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم رسولی میں مجمع عام میں دوٗ بدوٗ کفریاتِ دیوبندیہ پر اِسی طرح گفتگو کرنے کے لئے تشریف فرما ہوں گے کہ ہر مناظر جو کچھ کہنا چاہے لکھ کر دستخط کر کے اپنے مقابل کو دے کر اُسی کا مثنی کھڑا ہو کر سُنا دیا کرے تاکہ ہر مناظر کا ایک ایک لفظ اُس کے مقابل کے پاس محفوظ رہے اور کسی مناظر کو اپنی کہی ہوئی کسی بات سے بھی انکار کرنے ،مکرنے ، بدلنے، مچلنے، بچلنے ، کا موقع نہ ملے اور بعدِ اختتامِ مناظرہ بھی کسی فریق کو جھوٹی روداد چھاپنے، جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے کی مجال نہ ہو اور زبانی گفتگو میں عاجز و مغلوب مناظر کو بدزبانی ، اشتعال انگیزی کر کے مناظرے کو درہم برہم کرنے اور اس طرح مناظرے سے اپنی جان بچانے کا جو موقع مل جایا کرتا ہے اِس کا موقع بھی کوئی مناظر نہ پاسکے اور فریقین کی تمام تحریرات مناظرہ بعَینِہا بلا کم وکاست بغیر کسی تغیر و تبدل کے جب شائع ہوں تو انصاف پسند دیکھنے والا اُن کو جب بھی دیکھے صدق و کذب، حق و باطل، فتح و شکست کا فیصلہ کرلیا کرے۔مناظرہ گاہ کسی وسیع و سایہ دار مقام کو مقرر کیجئے اپنی تحریر کے مطابق حفظِ امن کا پورا مکمل انتظام رکھئے۔مناظرہ روزانہ صبح نو بجے سے دو بجے وقتِ ظہر تک ہوتا رہے گا۔یہاں تک کہ حق کا مالک جل جلالہٗ بارہا نہیں بلکہ ہمیشہ کے حقِ واضح کو واضح تر فرمادے۔آمین۔

شہر ڈھاکہ میں مناظرہ،ایک ایمان افروز واقعہ:

موجودہ ملک بنگلہ دیش (جس وقت کہ ہندوستان کی تقسیم عمل میں نہیں آئی تھی۔اور وہ اسی ملک کا ایک حصہ تھا) کے شہر ڈھاکہ سے کچھ لوگ سرکارِ مظہرِ اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت مناظر اعظم علی الاطلاق علامہ شاہ مفتی ابوالفتح محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بارگاہ میں پیلی بھیت شریف حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور ہمارے یہاں مناظرہ طے ہوگیا اور تاریخ بھی متعین ہوگئی۔لہٰذا حضور تشریف لے چلیں بڑا کرم و احسان ہوگا۔آپ نے ارشاد فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔بغیر رابطہ کئے ہوئے کیسے تاریخ مقرر کرلی۔اگر میں یہاں نہ ہوتا تو یہ خدا کو جھوٹا کہنے والے مکار چالباز فریبی یہ کہتے کہ دیکھو لوگو! ہم آگئے مگر سنیوں کی جانب سے کوئی مناظر نہ آیا۔اگر حق پر ہوتے تو سامنے آنے سے جی کیوں چراتے؟ نہ جانے کتنے بیچارے ناواقف سنی ان فریبیوں کے جال اور مکر و کید میں پھنس جاتے۔پھر دریافت فرمایا کہ موضوع تو طے

www.mazhareaalahazrat.com

نہیں کرلیا ہے؟ عرض کیا وہ بھی طے کرلیا ہے۔ فرمایا موضوع کیا ہے؟ عرض کیا دسواں، بیسواں، چالیسواں قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کرنا ہے۔ یہ سن کر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ کیا تم لوگ عالم تھے، مناظر تھے، کیا تھے؟ آخر موضوع متعین کرنے والے آپ لوگ کون ہوتے ہیں؟ اِس موضوع سے اُن خبیثوں کا کفر ثابت نہ ہوگا اور اُن کے کفر پر پردہ پڑا رہے گا۔ وہ تو چاہتے ہی ہیں کہ اُن کے کفر پر پردہ پڑا رہے۔ ناراضگی میں اسی طرح کے الفاظ کہتے جا رہے ہیں اور انا للہ و انا الیہ راجعون کا ورد کرتے جا رہے ہیں۔

جلال وغصہ فرمانے کی اصل وجہ یہ نہ تھی کہ تیجہ، دسواں، بیسواں اور چالیسواں کا جواز واستحسان قرآن وحدیث سے ثابت نہیں یا ثابت کرنا اور اس پر دلیلیں قائم فرمانا آپ کے لئے دشوار ہے، بلکہ اس کی وجہ سے اصل مسئلہ رہ جائے گا کہ اس کے جواز پر دلیلیں پیش کر کے جائز ہونا تو ثابت کر دیا جائے گا، مگر ان گستاخانِ خدا ورسول کا کفر وارتداد ظاہر نہ ہوگا۔ اور روباہانِ دشت وہابیت و دیوبندیت ایسے ہی فروعی مسائل میں بحث ومباحثہ کی پیش قدمی کرتے ہیں۔ تا کہ اِن کے کفر و ارتداد پر پردہ پڑا رہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ حَکَم تو مقرر نہیں کیا گیا ہے؟ جواب دیا کہ حضور وہ بھی مقرر ہو گیا ہے۔ گاؤں کا مکھیا پنڈت ہے اسے حکم مقرر کرلیا گیا ہے۔ فرمایا معاذ اللہ رب العٰلمین۔ ایک غیر مسلم ہمارے دینی معاملے میں فیصلہ کرے گا، اس کو ہمارے مذہبی مسائل کی کیا خبر؟ استغفر اللہ، استغفر اللہ، معاذ اللہ، معاذ اللہ۔ خیر حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ، حضور سیدنا غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پیر ومرشد سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مددگار ہیں۔ پھر وہاں سے ساز وسامان کے ساتھ بریلی شریف تشریف لائے آستانۂ پاک پر حاضری دے کر اسٹیشن تشریف لے گئے، بریلی شریف سے لکھنؤ، لکھنؤ سے کلکتہ اور کلکتہ سے ڈھاکہ تشریف لے گئے۔

جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کی طرف سے مولوی منظور مفرور سنبھلی، بے وفا ابوالوفا شاہجہاں پوری اور حبیب الرحمٰن مئوی وغیرہ میدان خالی پا کر اور یہ سوچ کر کہ اگر کوئی آ بھی گیا تو موضوع مناظرہ کی جانب نظر کر کے بے داری کے عالم میں ہی فتح کا خواب دیکھ رہے تھے۔

بہر حال مناظرہ اپنے وقت سے شروع ہوا۔ دونوں طرف اسٹیج اور بیچ میں لوگوں کا جم غفیر جو تقریباً دو لاکھ افراد پر مشتمل تھا۔ اور ساتھ ہی ساتھ وہ پنڈت بھی موجود۔ آغاز ہی میں مولوی منظور سنبھلی پوسٹر لے کر کھڑا ہو گیا۔ اور تنبیہانہ انداز میں کہنے لگا:

> ’’سن لیجئے موضوعِ مناظرہ یہ ہے کہ دسواں، بیسواں، اور چالیسواں قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کرنا ہے۔ اِدھر اُدھر کی کوئی بات نہ ہوگی۔‘‘

www.mazhareaalahazrat.com

اُس کے بیٹھنے کے بعد سرکار مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے۔ اور ابھی آپ کچھ بول بھی نہ پائے تھے کہ مولوی منظور پھر وہی اشتہار لے کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا دیکھ لیجئے اِدھر اُدھر کی کوئی بات نہ ہوگی۔ بس آپ کو تیجہ، دسواں، بیسواں اور چالیسواں قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کرنا ہے۔ جیسے وہ کھڑا ہوا آپ بیٹھ گئے۔ جب وہ بول چکا تو آپ دوبارہ کھڑے ہوئے اور آپ کے اُٹھتے ہی وہ بھی کھڑا ہوا۔ پھر آپ بیٹھ گئے۔ جب وہ بول چکا تو آپ پھر کھڑے ہوئے۔ آخر چوتھی بار جب حضرت کھڑے ہوئے تو پھر ساتھ ہی منظور کھڑا ہوا۔

نام نہاد حکم یعنی پنڈت (جس کو وہابیوں نے حکم مقرر کیا تھا) نے ڈانٹ کر کہا کہ تم آخر اُن کو کچھ بولنے کیوں نہیں دیتے ہو؟ آخر بولنے تو دو کہ وہ کیا بولتے ہیں؟ اب حضرت نے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا کہ موضوع مناظرہ یہ طے پایا ہے کہ دسواں، بیسواں، چالیسواں قرآن وحدیث سے ثابت کرنا ہے۔ ذرا آپ لوگ بتائیں کہ قرآنِ پاک کس کی کتاب ہے؟ سارے مجمع نے کہا کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ حضرت نے پھر فرمایا کہ بتاؤ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ارشادات کو حدیث کہتے ہیں یا نہیں؟ سارے مجمع نے کہا ہاں بیشک۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ دلیل میں سچوں کا کلام پیش کیا جاتا ہے یا جھوٹوں کا؟ سارے مجمع نے کہا سچوں کا۔ پھر فرمایا کہ دلیل میں زیادہ علم والے کی بات پیش کی جاتی ہے یا ایسے کی جس کا علم جانوروں، پاگلوں اور چوپایوں کی طرح ہو؟ سب نے کہا کہ زیادہ علم والے کی۔ نیز فرمایا کہ جس کا عقیدہ ہو کہ خدا جھوٹا ہے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ سب نے بیک آواز کہا کہ کافر ہے کافر۔ پھر فرمایا کہ جس کا عقیدہ ہو کہ جیسا علم نبی کو ہے ویسا بچوں، پاگلوں، جانوروں، چوپایوں، گدھوں کو بھی ہے یا جس کا عقیدہ ہو کہ معاذ اللہ نبی کو پیٹھ کے پیچھے کی خبر نہیں۔ کیا ایسے لوگ مسلمان ہو سکتے ہیں؟ مجمع نے بآوازِ بلند کہا کہ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

اتنے میں تو پورا مجمع ہمہ تن گوش ہو گیا اور متعجبانہ ومتحیرانہ انداز میں انتظار کرنے لگا کہ اب پردہ اُٹھ جانا چاہئے کہ اتنا گندہ عقیدہ کس کا ہے؟ پھر تو حضرت نے بڑے ہی بارعب وخطیبانہ انداز میں فرمایا کہ جس دھرم میں خدا جھوٹ بول سکتا ہو بلکہ خدا جھوٹ بول چکا ہو اُس دھرم کے لوگ قرآن کی دلیل کب مانیں گے؟ جس دھرم میں نبی کا علم جانوروں، بچوں، پاگلوں کی طرح ہو معاذ اللہ اُس دھرم کے لوگوں کے نزدیک حدیث کی دلیل کب قابلِ قبول ہو سکتی ہے۔ اور پھر ایسے گندے عقیدے والوں کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ عقیدہ دُرست کیئے بغیر فروعی مسائل میں قرآن وحدیث سے دلائل کا مطالبہ کریں؟

پھر حضرت نے دیوبندیوں وہابیوں کی کتابیں تذکرۃ الخلیل، براہین قاطعہ، رسالہ یکروزی وحفظ الایمان اپنے ہاتھ میں لے کر سارے مجمع کو دکھاتے ہوئے فرمایا کہ یہ دیکھئے یہ وہابی دیوبندی اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ خدا جھوٹ بول سکتا

www.mazhareaalahazrat.com

ہے، شراب پی سکتا ہے، ظالم ہوسکتا ہے، الغرض جتنے گندے گھنونے بُرے کام بندے کرسکتے ہیں وہ خدا بھی کرسکتا ہے۔ معاذ اللہ۔ اور لکھتے ہیں کہ نبی کو معاذ اللہ دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ نبی کا علم جانوروں پاگلوں چار پایوں کی طرح ہے معاذ اللہ۔

حضرت کی اتنی تقریر سُنتے ہی سارے مجمع میں ایک شور برپا ہو گیا کہ ''ارے خدا کو جھوٹا لکھ دیا، خدا کو جھوٹا کہہ دیا؟ نبی کے بارے میں ایسا لکھ دیا؟

حضرت نے مزید فرمایا کہ جو ایسا عقیدہ رکھتا ہو کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے، اور اس کے رسول کی شان میں گستاخی و توہین کرے کیا ایسے لوگ مسلمان ہو سکتے ہیں؟ اور جب یہ وہابی دیوبندی اللہ اور اس کے رسول کی شان میں گستاخی کر کے کافر مرتد ہو گئے تو کیا ان کو اس بات کا حق پہنچتا ہے کہ یہ گستاخانِ خدا اور رسول قرآن و حدیث سے ثبوت مانگیں؟ جب ان کے نزدیک معاذ اللہ خدا ہی جھوٹا ہے، نبی کا علم جانوروں پاگلوں چار پایوں کی طرح ہے۔ تو ان کے نزدیک خدا کا کلام ہی کب سچا ہوا۔ اور رسول کی حدیث کب لائقِ اعتبار ہوئی؟ تو قرآن و حدیث سے ثبوت مانگنے کا حق اُسی کو ہوگا جو قرآن و حدیث کو سچا مانے۔ لہٰذا سب سے پہلے تو یہ اپنا مسلمان ہونا ثابت کریں، یا ابھی ابھی اپنے ان تمام کفریات سے توبہ کر کے اور ایسی ناپاک گندی گستاخیاں کرنے والے اپنے پیشواؤں کے کافر و مرتد ہونے کا اقرار کر کے ازسرِ نو مسلمان بن جائیں تو اُن کو ابھی اِسی محفل میں، اسی مناظرہ کے جلسے میں، بغیر کسی تاخیر کے بعونہٖ تعالیٰ و بعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اِن تمام باتوں کا ثبوت بھی قرآن و حدیث کی روشنی میں دے دیا جائے گا۔

اس کے بعد تو ان وہابیوں دیوبندیوں پر ایسی مصیبت نازل ہوئی کہ فرار کے بغیر چارہ نہ رہا۔ اور پنڈت بھی یہ بات کہے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ یہ کیسے مسلمان ہیں جو اپنے خدا کو ہی جھوٹا لکھتے ہیں۔ اور ساری پبلک میں نعرۂ اللہ اکبر، نعرۂ یارسول اللہ کی صدائیں گونج رہیں تھیں۔

سبحان اللہ یہ تھی مظہر اعلیٰ حضرت کی شانِ مظہریت کہ آپ کی اس دنداں شکن گرفت پر وہابیوں دیوبندیوں کو مجالِ دم زدن نہ رہی۔ اور وہ تمام کے تمام لاجواب ہو کر مبہوت ہو گئے۔ حضرت کی مناظرانہ صلاحیت دیکھیں کہ جس چیز سے وہابی دیوبندی ٹلاتیجے چالیسویں کی آڑ لے کر اپنی جان بچانا چاہتے تھے اور اندر اندر بہت خوش تھے کہ آج ہم تیجے چالیسویں کے موضوع کو چھیڑ کر اپنے اور اپنے پیشواؤں کے کفر و ارتداد کو چھپالیں گے۔ لیکن واہ رے مظہر اعلیٰ حضرت جن کو اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے گستاخانِ خدا اور رسول (جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) کی سرکوبی کے لئے چُن لیا تھا تو اُن کے شیرانہ وار سے کب کوئی گستاخِ خدا اور رسول بچ سکتا تھا۔ ہزار چالیں چلیں مگر اُس مردِ حق کی ایک شیرانہ

www.mazhareaalahazrat.com

للکار نے اُن سب کے سب گستاخوں کو دم بخود کر دیا اور اُن کے کفر وارتداد کو عوام اہل سُنت کے سامنے ظاہر فرما کر اُن کے دعویٰ مسلمانی کی حقیقت آشکارا کردی۔ اور تمام سُنی مسلمانوں کے سامنے اُن کی فریب کاریوں کا پردہ چاک فرما دیا۔ اور ہزار ہا ہزار افراد توبہ کر کے بیعت ہوئے۔ حضرت کی اس عظیم فتح و کامرانی پر وہاں سے وہابیت و دیوبندیت کا جنازہ نکل گیا۔ اور سارے کے سارے وہابی دیوبندی فرار ہو گئے۔ اس طرح مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت فرمائی۔ وللہ الحمد۔

اپنی حق گوئی سے جو دشمن کا سینہ چیر دے　　　سچ تو یہ ہے وہ ہمارا ترجماں جاتا رہا

اللہ چاہے تو منظور کو کُتیا بنا دے:

کلکتہ کے ایک مناظرہ میں مولوی منظور سنبھلی نے ''تفویۃ الایمان'' کی عبارت کی تائید میں آیتِ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ پڑھ کر کہا کہ ''توہین مقصود نہیں بلکہ خدا کی قدرت بیان کرنا مقصود ہے کہ اللہ چاہے تو کروڑوں محمد پیدا فرما دے'' معاذ اللہ۔ اتنا سُننا تھا کہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر وہی آیتِ کریمہ پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ ''توہین مقصود نہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت بیان کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو منظور سنبھلی کو کُتیا بنا دے اور سینکڑوں کُتّوں کو منظور کے پیچھے لگا دے''۔ فَبُهِتَ الَّذِیۡ کَفَرَ۔ جواب نہ بن پڑا تو چیخ و پکار کرنے لگے۔

مناظرہ سلیم بھداری کنڈہ ضلع پرتا پگڈھ

فرار ہونے والے: مولوی کاظم علی میرٹھی، مولوی محمد احمد پھولپوری، مولوی عبدالقدوس پرتا پگڈھی۔

اس مناظرہ سے حضرت فتحیاب ہونے کے بعد اگھیا، کنڈہ تشریف لے جانے کے لئے مقام ڈِرْوَا بازار میں بس پکڑنے کے لئے تشریف لائے۔ بس میں حضرت کا سامان رکھا گیا۔ لیکن بس کا ڈرائیور دیوبندی تھا۔ وہ حضرت کو جانتا تھا کہ مناظرہ کرنے والے یہی مولینا صاحب ہیں جنہوں نے ہمارے مولویوں کو دھول چٹائی ہے۔ ڈرائیور نے ازراہِ عناد کہا کہ بس نہیں جائے گی۔ حضرت نے ساتھ میں موجود حضرات سے فرمایا کہ بس میں سے سامان اُتار لو۔ بس نہیں جائے گی۔ سامان اُتار لیا گیا۔ لیکن اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ تھوڑی دیر بعد بس کا ٹائر برسٹ ہو گیا۔ اور بس بے بس ہو کر وہیں کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ پھر حضرت دوسری بس میں سوار ہو کر بصد نصرت وظفریابی مقام اگھیا تشریف لائے۔

اجمیر معلیٰ میں عیسائیوں سے مناظرہ:

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیسائیوں سے مناظرہ کے لئے اجمیر معلیٰ تشریف لے

www.mazhareaalahazrat.com

گئے۔ مناظرہ کے لئے عیسائیوں کی چند کتابوں کی ضرورت تھی لہٰذا اجمیر معلیٰ اسٹیشن پر عیسائیوں کی لائبریری سے چند کتابیں نکلوائیں۔ پھر مناظرہ گاہ تشریف لے گئے۔ دورانِ مناظرہ حضرت نے وہاں موجود انجیل سے ایسی عبارتیں سنائیں جو عقل ونقل دونوں کے خلاف تھیں اور اس سے فرمایا کہ بتاؤ ان عبارتوں کے تعلق سے کیا کہتے ہو؟ تو اس پر پادری نے کہا کہ دراصل معاملہ ایسا ہے کہ انجیل کافی عرصے تک فلاں پادری کے پاس رہی اور اتنے عرصے تک زمین میں دبی رہی جس کی وجہ سے کچھ کمی بیشی ہوگئی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ انجیل جیسی نازل ہوئی تھی ویسی اب نہ رہی بلکہ اس میں تحریف ہوچکی ہے لہٰذا قابلِ اعتبار نہ رہی۔ الحمدللہ ہمارا مدعا تمہاری ہی بات سے ثابت ہوگیا۔

اسی مناظرے میں آپ نے عیسائی پادری سے سوال فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ ایک چرخے کو اگر دو لوگ ایک ساتھ چلائیں تو کیا کپڑا بُنا جاسکتا ہے اور خود وہ چرخہ سلامت رہے گا؟ تو اُس پادری نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں بلکہ چرخہ ٹوٹ جائے گا۔ حضرت نے پھر سوال کیا کہ اگر تین لوگ چلائیں تو؟ اُس نے جواب دیا تب تو چرخے کی حالت اور خراب ہوجائے گی۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے ارشاد فرمایا کہ زمین وآسمان کا سارا نظام ابتدائے آفرینش سے چل رہا ہے کبھی ایسا نہ ہوا کہ سورج بجائے پورب کے پچھّم کے نکلے، کبھی ایسا نہ ہوا کہ چاند بجائے پچھّم کے پورب سے نکلے۔ چاند، سورج، ستارے سب اپنے اپنے وقت اور اپنے مقام سے نکلتے ہیں اور اپنے اپنے وقت سے اپنے اپنے مقام میں غروب پاتے ہیں۔ اگر خدا تین ہوتے تو کبھی سورج بجائے مشرق کے مغرب سے نکلتا، کبھی چاند بجائے مغرب کے مشرق سے نکلتا۔ اس سے پتہ چلا کہ تمہارا عقیدۂ تثلیث (یعنی تین خدا ہونے کا عقیدہ) باطل ہے۔

ایک عیسائی سے مناظرہ:

بریلی شریف میں ایک عیسائی پادری نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ حضرت بریلی شریف تشریف لائے۔ اور اس پادری سے چرچ میں جاکر مناظرہ کیا۔ اور عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث کے پرخچے اُڑا کر رکھ دیئے۔ اسلام کی حقانیت کو ظاہر فرمایا۔

پالی میں مناظرہ اور کرامت کا ظہور:

۱۹۳۰ء میں پالی، راجستھان میں مناظرہ ہوا۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اسٹیشن پہنچے تو معلوم ہوا کہ مناظرہ شروع ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضور! پہلے قیامگاہ تشریف لے چلیں گے یا مناظرہ گاہ میں؟ حضرت نے فرمایا سیدھے مناظرہ گاہ چلو۔ پہنچتے ہی گفتگو شروع فرمائی۔ دلائل دیتے گئے مگر جس پر مہر لگ جائے وہ کب ماننے کو تیار ہوگا۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلال میں آکر ارشاد فرمایا کہ قرآن پاک سے، احادیث مبارکہ سے اقوالِ

www.mazhareaalahazrat.com

صحابہ وائمہ سے دلائل بہت مبارک ہے۔ مگر میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھ اِس پتھر کو۔ یہ کہتے ہوئے ایک پتھر کی جانب شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ اب جب لوگوں نے دیکھا تو اُس پتھر پر آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی کندہ تھا۔ آج بھی وہ پتھر پالی کی جامع مسجد میں بطور یادگیر کے محفوظ ہے۔

میں اور سے کا فرق:

ایک مناظرہ میں درمیانِ گفتگو تقویۃ الایمان کی عبارت ''میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں'' زیر بحث آگئی۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی حدیث پاک کا غلط و من گڑھت مطلب بتاتے ہوئے مذکورہ بالا عبارت لکھی اور حضور مالکِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مرکر مٹی میں ملنے والا لکھا جبکہ حضور مالک و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے جسموں کو کھائے۔ مزید اس پر حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ ایرادات قائم فرمائے۔ جواب دیتے ہوئے مولوی منظور سنبھلی نے کہا کہ یہاں لفظ ''میں'' بمعنیٰ ''سے'' ہے یعنی اس عبارت کا مطلب ہے کہ ''میں بھی ایک دن مرکر مٹی سے ملنے والا ہوں'' لہٰذا یہ عبارت اعتراض سے پاک ہے اور اس میں کوئی خرابی نہیں۔

حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بقول تمہارے لفظِ ''میں'' بمعنیٰ ''سے'' ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تمہارا بنایا ہوا قانون صحیح یا نہیں؟ اسے میں ایک مثال دے کر سمجھاتا ہوں۔ بالفرض میں اپنا یہ ڈنڈا مولوی منظور کے پاس بطور امانت کے رکھ کر کہیں چلا جاؤں۔ پھر چند دن کے بعد واپس آکر میں مولوی منظور سنبھلی سے اپنے ڈنڈے کا مطالبہ کروں تو مولوی منظور سنبھلی یہ بتائے کہ وہ ڈنڈا مجھ سے غائب ہوگیا۔ اب ایسے موقع پر تمہارے بنائے ہوئے قانون کے بموجب میرا یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ''میرا ڈنڈا مولوی منظور سنبھلی میں غائب ہوگیا''۔ پورا مجمع قہقہہ لگانے لگا اور مولوی منظور سنبھلی مارے شرم کے کچھ جواب نہ دے سکا۔

جو قبلہ کو پیٹھ کئے بیٹھا ہو اُس سے کیا اُمید

مناظرہ کے لئے دو منبر بنائے گئے ایک کا رُخ قبلہ کی طرف تھا اور ایک منبر کی پشت قبلہ کی طرف تھی۔ اتفاق سے جس منبر کی پشت قبلہ کی طرف تھی وہ وہابیوں دیوبندیوں کے لئے تھا۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر تشریف لاتے ہی ارشاد فرمایا: سُنّیو فتح مبارک ہو! یہ جملہ ایسا تھا کہ جیسے تیر نشانے پر لگ گیا۔ اتنا سنتے ہی دیوبندی

www.mazhareaalahazrat.com

مناظر مولوی منظور سنبھلی نے کہا کہ یہ کون سی بات ہوئی ابھی نہ گفتگو کا آغاز ہوا نہ دلائل پیش کئے گئے اور آپ نے کہہ دیا کہ سُنّیو فتح مبارک ہو! حضور مظہرِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: منبر کا رُخ بتا رہا ہے کہ کون لوگ اہلِ قبلہ ہیں۔ ہمارا چہرہ قبلہ کی طرف ہے اور تمہاری پیٹھ قبلہ کی طرف ہے۔ جو قبلہ کو پیٹھ کئے بیٹھا ہو اُس سے کیا اُمید کہ لوگوں کا چہرہ قبلہ کو کرائے گا۔

دوسرے روز منظور سنبھلی بضد ہوا کہ اسٹیج بدلا جائے، ہم اُس منبر پر بیٹھیں گے جو روبقبلہ ہے۔ حضور مظہرِ اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: منظور! یہ بھی منظور۔ پھر سرکار مظہرِ اعلیٰ حضرت اپنے ہمراہیان کے ساتھ اُس منبر پر رونق افروز ہوئے جس کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی اور منبر پر تشریف لاتے ہی ارشاد فرمایا: سُنّیو فتح مبارک ہو! اتنا فرمانا تھا کہ دیوبندی اسٹیج آتشکدہ بن گیا اور مولوی منظور سنبھلی سراپا غیظ وغضب بن کر کھڑا ہوا اور کہا: کل جب آپ کا منبر روبقبلہ تھا جب بھی آپ نے کہا کہ سُنّیو! فتح مبارک ہو! اور آج جب ہمارا منبر روبقبلہ ہے جب بھی آپ کہہ رہے ہیں کہ سُنّیو فتح مبارک ہو! کل کی بات تو سمجھ میں آرہی تھی مگر آج یہ اعلان کیسے درست ہوسکتا ہے؟

حضور مظہرِ اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کل ہمارا چہرہ قبلہ کی طرف تھا آج تم نے میری پیٹھ قبلہ کو کروادی تو پھر تم سے کیا اُمید کہ لوگوں کا چہرہ قبلہ کو کراؤ گے۔ پھر گرجتی ہوئی آواز میں فرمایا کہ اے منظور سنو! ہم اس وقت بحیثیت خطیب کے ہیں اور خطیب کو شرع نے اجازت دی ہے کہ قبلہ کی طرف پشت کر کے صاحبِ قبلہ کی عظمت بیان کرے۔

پاسبانِ دین وملت اے امیر کارواں　　　تو گیا یا سُنّیت کا رازداں جاتا رہا

الملفوظ شریف پر بیجا اعتراض کا مُسکِت جواب:

ایک مناظرے میں بے وفا شاہجہانپوری نے حضور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصایا شریف پر اپنے بچکانہ پن سے جو اعتراض بیجا کیا کہ دیکھئے اعلیٰ حضرت کے وصایا میں ہے: حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑنا اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اُس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ اِس وصیت میں شریعت کی اتباع کو حتی الامکان کرتے رہنے کو کہا اور اپنے دین پر قائم رہنے کو ہر فرض سے اہم فرض بتلایا۔ یہ اسلام کی کھلی ہوئی توہین ہے اور یہ کفر ہے۔ ان کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنا۔ یہ نہ کہہ کر اپنے دین کی غمازی کی۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ ان کا ضرور کوئی گڑھا ہوا دین ہے۔

حضور مظہرِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ بتاؤ تمہارا دین اسلام ہے یا

www.mazhareaalahazrat.com

نہیں؟ اگر کہتے ہو ہاں میرا دین اسلام ہے تو تم اپنے فتوے سے کافر ہوئے کہ تم نے اسلام کو اپنا گڑھا ہوا دین بتایا۔ اور اگر کہو کہ اسلام میرا دین نہیں تو شریعت کے فتوے سے تم کافر ہوئے۔ بولو ابوالوفا شاہجہانپوری! کیا جواب ہے؟ میں نے تمہارے دونوں راستے بند کردیئے۔ یہ بھی جواب دیتے جاؤ کہ جب تم مروگے اور قبر میں فرشتے سوال کریں گے مَادِيْنُكَ؟ تیرا دین کیا ہے؟ تو کیا جواب دو گے؟ اگر کہتے ہو کہ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ۔ یعنی میرا دین اسلام ہے تو خود اپنے فتوے سے کافر اور اگر اسلام کو اپنا دین نہیں بتاتے ہو تو پھر فرشتے خوب اچھی خبر لیں گے۔

موقف قابلِ غور ہے:

ایک جگہ دورانِ مناظرہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منظور سنبھلی سے ارشاد فرمایا کہ مولوی منظور! غور کرو کہ رات بھر قرآن وحدیث کا مطالعہ میں نے بھی کیا اور تم نے بھی کیا۔ قرآن وحدیث سے دلائل میں نے بھی ڈھونڈھے اور تم نے بھی ڈھونڈھے۔ مگر فرق یہ ہے کہ میں نے قرآن وحدیث کا مطالعہ اس لئے کیا کہ قرآن وحدیث سے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا علم غیب ثابت کروں، مالک کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اختیار پر دلائل پیش کروں، عظمت سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ڈنکے بجیں۔ اور تم نے اس لئے مطالعہ کیا کہ حضور مطلع علی الغیوب منزہ عن النقائص والعیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے علم واختیار وعظمت کی کمی اور نقص مل جائے۔ معاذ اللہ رب العلمین۔ یہی ہمارے محبِّ رسول اور تمہارے غدارِ رسول ہونے کی دلیل ہے کہ مُحب اپنے محبوب کی عظمت و کمال بیان کرتا ہے اور دشمن دشمنی میں عیوب ونقائص ڈھونڈھتا ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

حضور اعلیٰ حضرت

و

مظہر اعلیٰ حضرت

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اور

تقسیم ہند

Mazhare-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

اتباع حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

مذہب اہل سنت کی پابندی میں حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک و مشرب کے اتنے متبع و گرویدہ تھے کہ اپنے کسی بڑے سے بڑے سے بھی یہ سُننا گوارا نہ کرتے کہ اعلیٰ حضرت کی یہ تحقیق تھی، مگر میری یہ تحقیق ہے۔ اور اگر ایسا موقع آتا تو ائمۂ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مسلک و مشرب کی تائید و توثیق فرما کر ثابت کرتے کہ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ کا ہی فتویٰ و مسلک و مشرب صحیح و راجح ہے کیوں نہ ہو کہ حضور مرشد برحق تاجدار اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوب سمجھ کر انہیں ولدِ مرافق غیظ المنافق کا لقب عطا فرمایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ تقسیم ہند کے زمانے میں حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلا کسی خوف و خطر کے اپنا موقف وہی بنایا جو حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک تحریر سے ظاہر تھا اور اسی پر تاحین حیات قائم رہے اور تقسیم ہند کی مخالفت فرماتے رہے۔

لیگ اور کانگریس کا فتنہ

لیگ اور کانگریس کی سرگرمیوں کے دوران حضرت شیر بیشۂ سنت لیگ اور کانگریس دونوں سے الگ رہے بلکہ دونوں پر احکام شرعیہ تحریراً و تقریراً فرماتے رہے اس دور میں ایک زمانہ حضرت کا مخالف ہوگیا۔ یہاں تک کہ دُکانداروں نے سودا وغیرہ دینا بند کر دیا، سوشل بائیکاٹ کر دیا۔ مگر آپ نے اپنی حق پسندی اور حق گوئی کو نہ چھوڑا۔ آپ کے گھر میں اینٹیں پھینکی گئیں، پتھروں کی بارش کی گئی، حُکامِ وقت کی جانب سے خارج البلد ہونے کی دھمکیاں دی گئیں، قتل کی سازش کی گئی۔ مگر آپ نے حق پسندی کو نہ چھوڑا۔

یہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ایسے نائب تھے کہ شعبِ ابی طالب والے واقعے کی نیابت کا جلوہ نظر آتا ہے۔

ایسے ماحول میں بھدرسہ کے وہابیوں نے حضرت پر مقدمہ دائر کر دیا تھا۔

ناحق کو حق کہہ نہ سکا میری بس اتنی سی خطا پر
کیسے کیسے پہنچائے ہیں دنیا نے صدمات نہ پوچھو

لیگ اور کانگریس کے متعلق آپ کا موقف اور فتاویٰ رضویہ شریف

آقائے نعمت دریائے رحمت امام عشق و محبت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت یہ ہے کہ ابھی ہندوستان کی تقسیم اور پاکستان بنانے کا خیال کسی کے ذہن میں بھی نہیں ہے مگر سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ

www.mazhareaalahazrat.com

عنہ تقسیم ملک کی خرابیاں بیان فرمارہے ہیں ملاحظہ ہو:

کیا گورنمنٹ تنہا تمہیں ملک دے دے گی کہ اس میں خالص احکام اسلام جاری کرو یہ تو ممکن نہیں نہ تنہا اُن کو ملے پھر شرکت رکھو گے یا ملک بانٹ لوگے کہ ایک حصہ میں تم اسلامی احکام جاری کرو ایک میں وہ اپنے مذہبی احکام جو تمہاری شریعت کی رو سے احکامِ کفر ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۲۱، صفحہ ۱۸۱)

اب اگلی عبارت کو بغور پڑھیں کہ ملک بانٹنے والے کن تمغوں کے مستحق ہوتے ہیں ملاحظہ ہو:

برتقدیرِ ثانی (یعنی ملک بانٹ لینے کی صورت میں) ظاہر ہے کہ ہندوستان کا کوئی شہر اسلامی آبادی سے خالی نہیں تو اُن لاکھوں مسلمانوں پر اپنی شریعتِ مطہرہ کے خلاف احکام تم نے اپنی کوشش متفقہ سے جاری کرائے اور اس کے تم ذمہ دار ہوئے مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاولٰئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ وَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (ترجمہ: جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں، ظالم ہیں اور فاسق ہیں۔) کے تمغے پائے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۲۱، صفحہ ۱۸۱)

اب آپ خود فیصلہ فرمایئے کہ ہندوستان کو تقسیم کر کے پاکستان بنانے والے لیگی مولویوں کو سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ وَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ کا تمغہ پانے والے فرمارہے ہیں کہ نہیں؟ اس کے باوجود لیگی مولویوں اور لیگ کے حمایتی مولویوں کا یہ کہنا کہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نظریۂ پاکستان کے حامی تھے یہ کتنا بڑا ظلم و بہتان و افتراء ہے (معاذ اللہ رب العٰلمین)

یہ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندہ کرامت ہے کہ اَسّی برس قبل اس فتنہ کی فریب کاریوں سے مطلع فرمارہے ہیں۔

تقسیمِ ہند کا زمانہ کتنا پُرآشوب و پُرفتن زمانہ تھا، ہر طرف ہنگامہ برپا تھا، لیگی مولویوں نے جناح کے قدموں پر اپنے دین و ایمان تک کا سودا کرلیا تھا، لوگ جناح یا لیگ کے خلاف ایک لفظ سننے کو تیار نہ تھے۔ پاکستان بننے بنانے کے خلاف ایک لفظ بولنے پر فوراً غدارِ قوم و غدارِ وطن حتیٰ کہ غدارِ دین کہنے سے دریغ نہیں کیا جاتا تھا۔ ایسے وقت میں اَحکامِ شرع و تعلیماتِ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قائم رہتے ہوئے اُن تعلیمات کو عام کرنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ ایسے دور میں جبکہ فضائیں مخالف تھیں، ہوائیں مخالف تھیں، اپنے بیگانے ہو چکے تھے، کسی کی پرواہ اور فکر کئے بغیر جو ذات بے سرو سامانی کے عالم میں مظالم و حوادثِ زمانہ کا تنہا مقابلہ کرتے ہوئے تعلیماتِ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عام کرنے میں سرگرداں و کوشاں تھی اُسی ذات کا اسم گرامی مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت مناظر اعظم علی الاطلاق علامہ شاہ مفتی ابوالفتح

www.mazhareaalahazrat.com

محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

یہاں یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ اس معاملے میں حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ تنِ تنہا اور ایک زمانہ مخالف مگر واہ رے ہمت و دلیری، شجاعت و بہادری کہ ان حالات میں بھی اِحقاقِ حق اور احکامِ شرع کا بے لومۃِ لائم نفاذ فرما کر زمانۂ صدیقی واعلانِ صدیقی کہ ''من تنہا باشم'' وجذبۂ فاروقی و نیابتِ مرتضوی کے وہ جلوے دِکھائے کہ ایک عارف کامل پُکار اُٹھا ؎

حامیانِ حق جو تھے ساکت عن الحق ہو گئے پر نہ تو خامُش ہوا حشمت علی خاں قادری

اکابر علماء و مشائخ نے اُن کی ہمت و جرأت و بہادری کے قصیدے پڑھے جس کی ایک بڑی مثال حضور محدث اعظم ہند اشرفی کچھوچھوی علیہ رحمۃ القوی کا ارشاد ہے:

''حضرت شیر بیشۂ سنت و جماعت مولانا حشمت علی خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لیگ و کانگریس میں شرعی سقم جو تھا اُس کو ظاہر فرما کر بعونہٖ تعالیٰ شاندار جہادِ اکبر فرماتے رہے اور اُسی مسلکِ صحیح پر وصال فرمانے تک قائم رہے اُس کے خلاف جو کہتا ہے اگر بر بنائے بے خبری ہے تو جہالت ہے اور اگر بر بنائے وہابیت و دیوبندیت ہے تو خطرناک ضلالت ہے۔''

اور سرکارِ کلاں علیہ الرحمۃ والرضوان جیسی با فیض ہستی واقفِ اسرارِ شریعت و طریقت نے حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے لئے فرمایا ہے:

''جو اُن سے واقف ہو کر اُن کے عقیدے کے موافق ہے وہی صحیح معنوں میں سُنّی ہے، صحیح الایمان ہے اور اُن سے واقف ہو کر اُن کا بد گو ہو وہ یقیناً بد مذہب، بے دین ہے۔''

اعلیٰحضرت کے میزان پہ جب عقیدے کو تولا گیا شیر سنت کا نام آ گیا اچھے ہوا ہو گئے

مظہر اعلیٰ حضرت کی کرامت و پیشین گوئی:

تقسیم ہند سے تقریباً دو سال قبل ہی حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاکستان بننے کے بعد پیش آنے والے ہولناک منظر کو تحریر و تقریر کے ذریعے بیان فرما دیا تھا اور یہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روشن کرامت و پیشین گوئی ہے۔ نیز قابلِ غور امر یہ ہے کہ مستقبل میں پیش آنے والے حالات کو اس طرح حال کے صیغوں سے تعبیر فرما رہے ہیں گویا کہ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ تحریر ملاحظہ فرمائیں!

www.mazhareaalahazrat.com

ہمارے پیارے سُنّی مسلمان بھائی اُس وقت کا تصور کریں جب خدا نہ کرے کہ اِن لیگیوں کو پاکستان اور کانگریسیوں کو ہندواستھان مل گیا ہوگا آہ کیسا ہولناک منظر ہے کہ جن مسلمانوں میں وطن چھوڑ کر چلے جانے کی استطاعت تھی وہ تو سب پاکستان میں جا کر آباد ہو گئے ہیں اور جو بیچارے غریب مفلس بیمار مسلمان کسی وجہ سے نہیں جا سکے اُن پر ہندو انڈیا میں زمین باجود اپنی کشادگی کے تنگ ہوگئی ہے اُن پر، اُن کے بچوں پر، اُن کی مستورات پر طرح طرح کے وحشیانہ سَفّا کانہ مظالم کئے جارہے ہیں۔ اللہ عزوجل کے پاک مقدس گھروں یعنی اسلامی مسجدوں کی بیحرمتیاں کی جارہی ہیں، اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی درگاہوں کی توہینیں ہورہی ہیں، شہدائے اسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات کے ساتھ گستاخیاں کی جارہی ہیں، اہل اسلام کی قبریں پامال کی جارہی ہیں، بیکس و بے بس مسلمانوں کو معاذ اللہ اسلام چھوڑنے پر مجبور کرنے کی کوششیں ہورہی ہیں۔ احکامِ دینیہ وشعائر اسلامیہ عِیاذاً باللہ تعالیٰ قطعاً موقوف کر دیئے گئے ہیں۔ اور ہندو اکثریت والا ہندوستان کا بڑا حصہ کہ وہ بھی ہزار ہا اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی پاک مبارک زندگیاں صرف کرکر کے، لاکھوں شہدائے اسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے پاکیزہ مقدس خون بہا بہا کر اپنے سر کٹا کٹا کر، اپنی عورتوں کو بیوہ کرکر کے، اپنے پیارے بچوں کو یتیم بنا بنا کر اپنی پیاری جانوں کو پیارے دین اسلام پر نچھاور کرکر کے دارالاسلام بنایا تھا وہ لیگیوں کے ایک مطالبۂ پاکستان کی بدولت یک قلم دارالحرب بن گیا ہے۔ اور پاکستان کی لیگی حکومت یہ سب کچھ سُن رہی ہے، دیکھ رہی ہے لیکن اُف بھی نہیں کرتی کیونکہ کانگریسیوں سے لیگیوں نے طے ہی کرلیا ہے کہ ہمیں پاکستان میں آزاد و خودمختار حکومت دے دو کہ ہم اُس میں جو چاہیں کریں تم کچھ نہ بولو اور ہندواستھان میں آزاد و خودمختار حکومت تم لے لو کہ تم اُس میں جو چاہو کرو ہم کچھ نہ بولیں۔

[اہل سنت کی آواز مارہرہ مطہرہ و ستر باادب سوالاتِ دینیۂ ایمانیہ صفحہ ۷۲، ۷۳]

پینتالیس لاکھ مسلمان عورتیں بیوہ:

''جامع الرضوی المعروف صحیح البہاری۔'' مؤلفہ ملک العلماء علامہ ظفرالدین بہاری علیہ رحمۃ الباری کے مقدمہ میں ہے:

''ہجرتِ پاکستان کے بعد ۴۵/لاکھ مسلمان عورتیں بیوگی کا داغ لئے بیٹھی تھیں۔''

حضور اعلیٰ حضرت کی مظہریت کے جلوے:

جب حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت کمیٹی اور ندوہ کا رد

www.mazhareaalahazrat.com

فرمایا تو حامیانِ ندوہ وخلافت کمیٹی نے حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے کہنا شروع کیا کہ حدیث پاک ہے اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار یعنی بڑے گروہ کی پیروی کرو کیونکہ بیشک جو شخص بڑے گروہ سے علیٰحدہ ہوا وہ تنہا ہو کر دوزخ میں گیا۔ حامیانِ ندوہ وخلافت کمیٹی نے حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سوادِ اعظم سے علیٰحدہ ہونے والا گردانا اور اِس حدیث کے حکم کو سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چسپاں کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب مبارک الطاری الداری لھفوات عبد الباری۔ اور جب تقسیم ہند اور مطالبۂ پاکستان کا ہنگامہ ہوا اور اُس زمانے میں حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کثرتِ تعداد کی فکر کئے بغیر حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقف کو پیش نظر رکھ کر تقسیم ہند کی مخالفت فرمائی تو حامیانِ مسلم لیگ و مطالبۂ پاکستان نے بھی حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اسی حکم حدیث من شذ شذ فی النار کا مصداق ٹھہرانے کی مذموم کوشش کی تو حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث پاک کے صحیح معنی ومفہوم کو پیش فرما کر تحریر فرمایا:

اِن تینوں مبارک حدیثوں کی اِس معتمد و مستند شرح سے واضح و روشن ہو گیا یا نہیں کہ اکثرِ علما اور جمہورِ اسلام اور جماعت مسلمین اور سوادِ اعظم جس کی پیروی واجب ہے اُس سے مسلمان کہلانے والوں کی محض تعدادی اکثریت ہرگز مراد نہیں بلکہ اُس سے صرف صحابۂ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پاک مبارک جماعت اور تابعین و تبع تابعین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا سوادِ اعظم اور اُنہیں کی پیروی کرنے والے علمائے کرام کا بڑا گروہ مراد ہے۔

[ستر باادب سوالات دینۂ ایمانیہ، صفحہ ۱۱]

www.mazhareaalahazrat.com

پہلی مرتبہ

حاضریٔ حرمین شریفین

اور

نجدیوں سے مناظرہ

سنہ ۱۳۷۰ھ سنہ ۱۹۵۱ء

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

۱۳۲۷ھ میں حرمین شریفین کی حاضری کا ارادہ فرمایا تو ہندوستان بھر میں یہ خبر پھیل گئی۔ سنیوں میں خوشی و مسرت اور وہابیوں میں غم وحسرت کے ساتھ سنی گئی۔ اور بہت سے قسمت والے سنیوں نے حضرت کی ہمراہی میں حاضری کا ارادہ کیا۔ بمبئی سے جانے والے آخری جہاز ''محمدی'' میں حضرت بمبئی سے روانہ ہوئے۔ اتفاق کی بات کہ اسی جہاز میں ہندوستان کے نامی گرامی چوٹی والے دیو بندی مولوی صاحبان بھی روانہ ہوئے۔ بمبئی میں ہزاروں سنی مسلمانوں نے بڑی ہی شان وشوکت کے ساتھ حضرت کو رخصت کیا۔ ۱۸ر نمبر گودی سے یہ جہاز جدہ روانہ ہوا۔ اللہ اکبر و یا رسول اللہ کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ جہاز چلا۔ حسرت، مسرت کے ملے جلے جذبات میں الوداع اور فی امان اللہ و فی امان الرسول کی صداؤں میں حضرت حرمین شریفین کی طرف روانہ ہوئے۔

آگے سفر میں کیا ہوا اس کی تفصیل حضرت کے والا نامہ میں پڑھئے جو حضرت نے مکہ معظّمہ سے میرے نام ارسال فرمایا۔

مکہ معظّمہ سے حضرت کا والا نامہ:

۷۸۶/۹۲ ازمکہ مکرمہ محلہ حارۃ الباب معرفت سید محمد شیخ جمال اللیل

جانِ برادر ابوالظفر محب الرضا حفظکم رب العزۃ و العلا و ایانا دائما من جمیع الفتن و الشرور و من مکائد جمیع الاشرار و الحساد و العدیٰ آمین بحرمۃ حبیبہ المصطفیٰ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہٖ و ابنہ الغوث الاعظم و حزبہ الصلاۃ و السلام دائما ابدا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

چہار شنبہ ۲۴ر ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۶ر ستمبر ۱۹۵۱ء کو تمہارا محبت نامہ پڑھ کر خوشی و مسرت ہوئی۔ فلو جہ ربنا الکریم الحمد و علیٰ حبیبہٖ و اٰلہ الصلاۃ و السلام مکہ معظّمہ سے ایک دعا نامہ کئی روز ہوئے تمہارے نام لکھ چکا ہوں امید کہ بعونہ تعالیٰ و بعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہٖ و سلم ملا ہوگا۔ حج تو سہ شنبہ کو ہوا۔ حالانکہ جتنے جہاز ۲۹ر ذی قعدہ کو راہ میں تھے تقریباً ہر ایک سفر کرنے والے حجاج سے ملاقات کی کسی نے ۲۹ر کی رویت ہلال کی شہادت نہ دی۔ خیر علمبر دار سنیت سلّمھم ربھم کے فرمان پر اعتماد کرلیا کہ مکہ معظّمہ میں ایک روز پہلے رویت ہوجایا کرتی ہے۔ غلطی یہ ہوئی [۱] کہ چہار شنبہ کو اول وقت رمی وقربانی کر کے طواف افاضہ کر کے حلق کرا کے احرام

[۱] یہ احتیاطاً فرمارہے ہیں اور یہ آپ کا تقویٰ ہے ورنہ آپ کا بھی موقف اور فتویٰ یہی ہے کہ حج ہوجائے گا۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ شریف میں موجود ہے: کتنا بڑا حرجِ عظیم ہے، لاکھوں بندوں کے کروڑوں روپے کا خرچ اور جانوں کی مشقتیں سب برباد گئیں، اب یا تو سال بھر اور یہ تمام لشکر ہائے عظیم الشان مکہ معظّمہ میں پڑے رہیں کہ نہ انہیں روٹی نصیب ہو نہ اہلِ مکہ کے لئے دانہ بچے یا حکم دیا جائے کہ سب اپنے وطنوں کو واپس جا کر ویسے ہی کروڑوں کے خرچ اور جانوں کی مشقت سے پھر سالِ آئندہ حاضر ہوں ان دونوں آفتوں سے اُن دونوں گواہوں کی تغلیط آسان تر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۱۰)

www.mazhareaalahazrat.com

کھول ڈالا ورنہ اسی دن غروب آفتاب سے پہلے عرفات شریف ہوآتا۔ **فانا لہ تعالیٰ و انا الیہ راجعون و حسبنا ربنا و نعم الوکیل۔**

خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ وسلم سب برادران وخواہران اہل سنت کا اوران سب کے صدقہ میں مجھ گنہگار سگ بارگاہِ رضوی کا حج مبرور فرمائیں اورتم سب کواور ہم سب کوسرکار اعظم مدینہ طیبہ سرکار دوعالم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حاضری کا شرف اوراسلام وسنیت پر ہی ثبات واستقامت بخیریت وعافیت وفتح ونصرت و فرحت ومسرت ہمیشہ کے لئے بخشیں۔ پھراسی پر خاتمہ بالخیرعنایت فرمائیں۔ **آمین بحرمة سیدنا الغوث الاعظم و ببرکة سندنا الامام الاعظم و بتصدق معیننا الاعظم و مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنهم و ارضاهم عنا و رضی عنا بهم۔ آمین ثم آمین۔**

منیٰ شریف میں گرمی کمزوروں بوڑھوں کے لئے ناقابل برداشت تھی۔حکومتِ نجدیہ کی اطلاعات کے مطابق منیٰ شریف میں شدت گرما کے سبب گیارہ ہزارحجاج مرگئے۔خیراُن میں جولوگ ایمان اورسنیت پر گئے وہ توبفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ وسلم شہیداورقیامت تک کے لئے ہرسال کے حجاج ہوگئے۔مگر یہ ضرور ہے کہ کم ازکم پندرہ سال جب تک حج موسم گرما میں رہے ہرحاجی کے لئے علاوہ دیگرمصارف کےصرف منیٰ شریف میں مکان کے کرایہ اور پانی اوربرف کے مصارف کے لئے کم ازکم ڈیڑھ سوریال ضروری ہیں۔

ہندوستان کے سوروپے کےنوٹ کے یہاں ایامِ حج میں باسٹھ تریسیٹھ ریال پھرچونسٹھ ریال ملتے ہیں۔آج کل پینسٹھ ریال مل رہے ہیں۔خیمے کا سایہ منیٰ شریف کی گرمی کو ہرگزنہیں روکتا۔جہاز میں پانچوں نمازیں ہم غربائے اہل سنت کی بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بلندآواز سےاذان وصلاۃ وجماعت کےساتھ علیحدہ ہوتی رہیں۔

دودن کے بعدطیب دیوبندی [۱] کی جماعت میں نمایاں کمی ہوگئی جہاز میں میرے رفیقِ سفرحضرات واحباب [۲] اورفقیرسگ بارگاہِ رضوی باعانتہٖ تعالیٰ وبعنایۃ حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم لوگوں کوعقائدکفریہ نجدیہ دیوبندیہ پر مطلع کرکے اُن خبثاء کی اقتدا سے توبہ کراتے رہے۔یہ عملِ خیر بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اب بھی جاری ہے۔

---

[۱] قاری طیب مہتمم دارالعلوم دیوبندمراد ہے جواسی جہاز سے اپنی پوری جماعت کے ساتھ روانہ ہوا۔منصوررضوی۔اس جہاز میں مولوی طیب کے علاوہ منظور سنبھلی،حبیب الرحمٰن مئوی،نورمحمدٹانڈوی اوردیگروہابی مولوی موجود تھے۔

[۲] حضرت کے رفقائے سفربھی تبلیغ فرمارہے ہیں اورلوگوں کے عقائدوایمان کی حفاظت میں کوشاں ہیں۔کیاشان ہے سرکارمظہراعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی۔سبحان اللہ۔

www.mazhareaalahazrat.com

شیر بیشۂ سنت اور منظور سنبھلی کا جہاز میں مکالمہ:

جہاز میں ایک روز منظور سنبھلی دیوبندی اس فقیر کے بستر کے قریب آ کر بولا۔ [۱]

منظور: کیا میں تھوڑی دیر بیٹھ سکتا ہوں؟

فقیر: میں آپ کو کیسے منع کر سکتا ہوں۔ جہاز میری ملک نہیں ورنہ میں آپ کو جہاز میں سوار بھی نہیں ہونے دیتا۔ میری طاقت ہوتی تو سمندر میں پھینک دیتا۔ کیونکہ میرے نزدیک آپ اپنے عقائدِ کفریہ کے سبب شرعاً کافر و مرتد، دشمنِ خدا و عدوِّ رسول ہیں۔ خیر آیئے بیٹھئے۔

منظور: مجھے ایک مسئلۂ فقہیہ کی تحقیق کرنی ہے۔ کچھ تکلیف دینا چاہتا ہوں۔

فقیر: (پلنگ سے اُتر کر بستر پر بیٹھ گیا) آپ کی جماعت کے بہت سے مولوی اسی جہاز میں ہیں اور وہ سب آپ کی جماعت کے سر برآوردہ مانے جاتے ہیں تو اُن سے کیوں نہ حل کرا لیا؟ خیر آیئے پوچھئے مگر پہلے یہ ضروری ہے کہ دیوبندیت کے عقائد کفریہ کے متعلق تحقیق فرما لیجئے کہ جو شخص مسلمان ہی نہیں اس کو فقہ سے کیا تعلق؟

منظور: آپ پلنگ پر تشریف رکھیں۔ بیٹھتے ہوئے کہا کہ ہم لوگ دو دن سے اُلجھے ہوئے ہیں اور جواب سمجھ میں نہیں آتا مجھے بعض ذرائع سے معلوم ہوا کہ آپ بھی اسی جہاز میں ہیں اس لئے حاضر ہوا ہوں۔ کم از کم اشکال تو سُن لیجئے جواب دیں یا نہ دیں۔

فقیر: نہیں نہیں اگرچہ آپ میرے دین و ایمان میں بحکم شریعت مطہرہ اپنے عقائد دیوبندیہ کے سبب قطعاً کافر و مرتد ہونے کی وجہ سے اس کے اہل نہیں کہ آپ کو کوئی علمی مسئلہ بتایا جائے مگر میں انشاء اللہ عزوجل جواب اس لئے دوں گا کہ کہیں آپ اسے عجز نہ سمجھیں۔ بحکم شریعت مطہرہ آپ کافر و مرتد تو ہیں لیکن دیوبندیہ وہابیہ تو آپ کو اپنا بڑا اپنا نقیب، اپنا مناظر مانتے ہیں۔ آپ میرے پاس ایک مسئلہ پوچھنے آئے ہیں۔ خدا کرے کہ یہی آپ کے لئے ذریعۂ ہدایت ہو جائے تو اتنی مدارات کہ پلنگ سے اُتر کر میں بھی آپ کے پاس بیٹھ جاؤں شرعاً ممنوع نہیں۔

منظور: عقائد کے متعلق تو مجھے بحمد اللہ تعالیٰ بالکل اطمینان ہے کہ میں بالکل حق پر ہوں البتہ مناسکِ حج کے متعلق ایک مسئلہ کی تحقیق آپ سے چاہتا ہوں۔

فقیر: یہ بھی ابلیس کا زبردست دھوکہ ہے اُس نے قادیانیوں، بابیوں، بہائیوں، رافضیوں وغیرہم مرتدین بلکہ نصاریٰ و

[۱] دیوبندیوں کا مشہور مناظر مولوی منظور سنبھلی بھی اسی جہاز سے روانہ ہوا تھا جو شیر بیشۂ سنت کے نہ جانے کتنے مناظروں میں شکست کھا چکا تھا۔ جن کی تفصیل گذشتہ صفحات میں بیان ہوئی۔ وہ ایک مسئلہ میں حضرت کے پاس اس جہاز میں آیا اس کی تفصیل خود حضرت کے قلم سے ملاحظہ فرمایئے۔ منصور رضوی۔

Mazhar-e-Aala Hazrat
www.mazhareaalahazrat.com

یہود و مجوس و مشرکین کو عقائد باطلہ کفریہ پر اس قدر ہٹ دھرمی کے ساتھ جما دیا ہے کہ آپ کی طرح ہر ایک قادیانی ہر ایک رافضی غرض ہر ایک مرتد ہر ایک کافر کہہ سکتا ہے کہ الحمد للہ! مجھے اطمینان ہے کہ میں بالکل حق پر ہوں۔ خیر اب وہ مسئلہ پوچھئے۔

منظور: بات یہ ہے کہ میں نے مناظرہ چھوڑ دیا ہے۔ مناظرہ میں ہر فریق کے مناظر کی دلی تمنا یہی ہوتی ہے کہ میرا مقابل ایسا کھلا ہوا باطل سے باطل کلمہ چاہے کفر ہی کیوں نہ ہو بک دے تا کہ اس کو مغلوب کر دینے میں مجھے کامیابی ہو جائے۔ اس لئے عقائد میں آپ سے یا کسی اور سے میں مباحثہ ہر گز نہیں چاہتا۔ ہم سب نے آپ کو حکم بنایا ہے۔ حکم بنا کر ایک فقہی مسئلہ میں فیصلہ چاہتے ہیں۔

فقیر: مناظرے میں ہر فریق کے مناظر کی جو تمنا آپ نے بتائی ہے یہ بیشک مذموم ہے بلکہ کبھی رضا بالکفر بھی ہو جائے گی۔ اگر آپ کی یہی تمنا تمام مناظروں میں رہی ہے تو بیشک یہ بھی آپ کا ایک بطلان تھا۔ میری تو تمنا ہر مناظرے میں بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ وسلم صرف یہ رہی ہے کہ مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت وعظمت کے ڈنکے بجیں اور عقائد کفریہ وباطلہ سے بھولے بھالے مسلمان بچیں۔ اور مناظرہ میں تو خود یہ بھی ہے کہ جس کے لئے آپ تشریف لائے ہیں۔ مناظرے کا مقصد تحقیقِ حق ہی تو ہوتا ہے؟ خواہ اصول عقائد میں ہو یا فروعِ فقہ میں۔ مناظرہ تو صحابہ وائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بلکہ حضراتِ انبیاء ومرسلین علیٰ نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کی سنت ہے۔

منظور: آپ کچھ بھی فرمائیں میں مناظرہ بالکل بند کر چکا ہوں۔ مناسک کے متعلق ایک مسئلہ اگر آپ اجازت دیں پوچھوں ورنہ چلا جاؤں۔

فقیر: خیر آپ ناراض نہ ہوں۔ پوچھئے کیا مسئلہ پوچھنا چاہتے ہیں؟ مجھے معلوم ہوگا تو ضرور گذارش کروں گا۔

منظور: کیا اعلیٰ حضرت نے مناسک حج میں کوئی رسالہ تحریر فرمایا؟

فقیر: جی ہاں! حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے مناسکِ حج میں بھی نہایت بہترین رسالہ مبارکہ تحریر فرمایا ہے۔ کئی بار شائع ہو چکا ہے۔ یہ دیکھئے میرے پاس بھی موجود ہے اس کا تاریخی نام "**انوار البشارۃ فی مسائل الحجِ و الزیارۃ**" ہے۔

منظور: تو اس میں اعلیٰ حضرت نے ہندوستان سے آنے والوں کے لئے احرام باندھنا کہاں سے تحریر فرمایا ہے؟

فقیر: محاذاتِ یلملم سے تحریر فرمایا۔ جیسا کہ تمام فقہائے کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ مکہ معظّمہ آنے والا اگر میقات سے ہو کر نہ گذرے تو جب سب سے پہلے وہ کسی ایسے مقام سے گذرے گا جو کسی میقات کے محاذی ہے وہیں سے اس کو احرام باندھنا

www.mazhareaalahazrat.com

ضروری ہے۔

منظور: مگر ملا علی قاری نے تو لکھا ہے جو حاجی میقات پر سے نہ گذرے وہ جدہ سے احرام باندھے۔

فقیر: مگر ہم ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقلد نہیں۔ تمام ائمۂ حنفیہ علیہم الرحمہ کی تصریحاتِ جلیلہ کے خلاف ایک اکیلے ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری کا تفرد ہم کیونکر تسلیم کر سکتے ہیں۔ ملا علی قاری تو ملا علی قاری ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ ہم تو ائمۂ مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نصوص کے مقابل امام ابن الہمام بلکہ امام طحاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تفردات کو بھی قبول نہیں کر سکتے۔

منظور: مگر یلملم تو جہاز سے ہم کو نظر نہیں آتا پھر اس کے محاذات ہم کو کیونکر معلوم ہوں۔

فقیر: جہاز والے اطلاع دیدیتے ہیں کہ اب جہاز یلملم کے محاذات میں آ گیا ہے۔

منظور: جہاز والوں کو بھی یلملم دکھائی نہیں دیتا۔ پھر اُن کا کہنا کیوں کر معتبر ہوگا؟

فقیر: اُن کے سامنے نقشہ، قطب نما، گھڑی تینوں چیزیں بالکل صحیح ہوتی ہیں۔

منظور: نقشہ کا کیا اعتبار۔

فقیر: نقشہ کا، قطب نما کا اور گھڑی کا نہ اعتبار کیا جائے تو جہاز کا سفر ہی دشوار ہو جائے۔ جہاز کہیں کا کہیں چلا جائے۔ پہاڑ سے ٹکرا جائے، پاش پاش ہو جائے۔

منظور: مگر جہاز والے تو کافر ہوتے ہیں۔ پھر اُن کی خبر کیوں کر معتبر ہوگی؟

فقیر: دیانات میں تو کافر کی خبر معتبر نہیں امور دنیا میں تو معتبر ہے؟

منظور: مگر احرام باندھنا تو امور دینیہ سے ہے؟

فقیر: احرام باندھنا ضرور امور دینیہ سے ہے لیکن جہاز کا یلملم کے محاذی آ جانا تو ایک دنیاوی خبر ہے۔ جہاز والے کفار یہ تو کہتے نہیں کہ حاجیو! احرام باندھ لو وہ تو سیٹی بجا کر صرف اس امر کی اطلاع دیتے ہیں کہ اب جہاز یلملم کے محاذات میں آ گیا ہے۔

منظور: الحمدللہ! میری تسلی ہوگئی جو میرا خیال تھا آپ کے جوابات سے اُس کی تائید ہوگئی ہے۔ اب میں اجازت چاہتا ہوں۔

فقیر: تشریف لے جاسکتے ہیں۔ اہم بات سُنتے جایئے! اُس پر دن کی تنہائیوں میں رات کی بیداریوں میں ٹھنڈے دل سے اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے لئے غور کیجئے گا۔ وہ یہ کہ آپ دیوبندی صاحبوں کے

Mazhar-e-Aala Hazrat
www.mazhareaalahazrat.com

نزدیک علم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو کسی طرح علم غیب ہو ہی نہیں سکتا۔ اور ہم اہل سنت کے نزدیک ذاتی علم غیب صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے اور بارگاہِ الٰہی سے اصالۃً و بلاواسطہ علم غیب عطا ہونا حضرات انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔ پھر حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی طرح معاذ اللہ زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنوں بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی علم غیب ثابت کرنا اور آپ کا اس کی تائید وحمایت کرنا حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم کی توہین ہے یا نہیں؟

منظور: میں مناظرہ مدت ہوئی قطعاً بند کر چکا ہوں سلانوالی ضلع جہلم (جدید ضلع سرگودھا، موجودہ پاکستان) میں جب میرا آپ کا مناظرہ تھا تو مناظرہ بند کر دینے کے بعد ہوا تھا۔ مگر حضرت مولٰینا حسین علی صاحب وان بچھران والے رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر مجھے مجبوراً جانا پڑا تھا۔ میں آپ کے سوال کا اس وقت بھی کوئی جواب دینا نہیں چاہتا۔

فقیر: آپ مناظرہ سے نہ ڈریئے یہ مناظرانہ سوال نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا امر ہے جس پر منصفانہ غور وفکر کرنا آپ کیلئے ہدایت ونجات کا ذریعہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ ثم شاء رسولہٗ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ وسلم۔

منظور اُٹھ کر جانے لگا تو فقیر نے کہا منظور! ایک آخری بات سُنتے جاؤ جو ضروری ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرفعلی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنے کفریات قطعیہ یقینیہ کی بنا پر ایسے کافر ومرتد ہیں کہ جو ان کے کفریات پر باخبر ہو کر ان کو کافر نہ سمجھے یا کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

منظور: (اُٹھتے ہوئے) آپ مناظرہ بھی کرتے جاتے ہیں اور یہ بھی فرماتے جاتے ہیں کہ یہ مناظرہ نہیں ہے۔

فقیر: یہ حکم میں نے اس لئے بیان کیا کہ کل میدانِ قیامت میں اس احکم الحاکمین جل جلالہٗ اور اس کے پیارے حبیب رؤف ورحیم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم کے سامنے حاضری کے وقت تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہم نے دورانِ سفر حرمین طیبین میں حشمت علی کو دینی مسائل میں حکم بنایا تھا اس نے اسوقت احرام کا مسئلہ تو بیان کیا مگر تکفیر علمائے دیوبند کا حکم نہ ظاہر کیا اور چونکہ ہم حکم بنا چکے تھے اگر اس نے تکفیر کا مسئلہ بھی بیان کیا ہوتا تو وہ بھی ہم تسلیم کر لیتے۔ (منظور اکڑوں بیٹھ کر بڑے غور سے سُنتا رہا) اتنا سن کر مولوی منظور سنبھلی دیوبندی شکریہ ادا کر کے خاموش اُٹھکر چلا گیا۔

برادرم منشی عبدالجبار صاحب سلمہٗ ربہٗ کانپوری[۱] کے چلے آنے سے بحمدہٖ تعالیٰ فقیر کو بہت آرام ملا اور برابر مل رہا ہے۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اُن کو ان کے اہل وعیال سلمھم ربھم کو بھی دارین میں آرام عطا فرمائیں۔ آمین۔

---

[۱] یہ وہ مریدِ صادق ہے جس کی تڑپ دیکھ کر حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغیر پاسپورٹ اور ٹکٹ کے اپنے ہمراہ رکاب کرلیا۔ تنہا یہی ہیں جن کا پورا سفرِ حج صرف ۴/ روپے میں ہوگیا۔ تفصیلی واقعہ آگے آرہا ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

مسعیٰ میں میل اخضر اول کے فوراً بعد ہی ایک بڑی سڑک مسعیٰ کا تقاطع کرتی ہوئی جنت المعلیٰ کی طرف جاتی ہے۔ جس پر موٹر لاریاں، بسیں سب چیزیں برابر چلتی رہتی ہیں۔ جس سے حجاج کو میلین اخضرین کے درمیان ہرولہ کرنے میں بڑی دقت و پریشانی ہوتی ہے پہلے یہ موٹر بسوں، لاریوں کا راستہ ہرگز نہ تھا۔ حکومت اپنے مصارف سے موٹر بسوں لاریوں کیلئے دوسری سڑک بنواسکتی ہے۔ مقام مولدالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کی زیارت سے بھی مشرف ہوا۔ وزیر حکومت نجدیہ نے اس مقام متبرک کو احاطہ میں لے کر اس پر مدرسہ تعمیر کرنا شروع کر دیا ہے۔ خیر اس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس مقام مقدس کو ان بے حرمتیوں، بے ادبیوں سے بچالیا جو اب تک اس کے ساتھ ہو رہی تھیں۔

حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا وہ مکان مبارک جس میں حضرت سیدۃ نساء اہل الجنۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیاہ کر تشریف لائیں تھیں جس جگہ پر تھا اس کی بھی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ایک افتادہ زمین ہے جس پر کوڑا کرکٹ جمع ہے۔ پرانی موٹروں کے ٹوٹے ہوئے پرزے پڑے ہیں۔ **فانا للہ تعالیٰ و انا الیہ راجعون۔**[۱]

کوہِ صفا کے دامن میں اس متبرک دارِ بنی ارقم یعنی سیدنا زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے بھی مشرف ہوا۔ جس میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حاضر دربار رسالت **علی صاحبہا و آلہ الصلوٰۃ و التحیۃ** ہوکر **متمم الاربعین** کے لقب سے ملقب اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے اب تک وہ مقفل تھا اب وہابیہ غیر مقلدین **خذلھم الواحد القھار و اھلکھم** نے حکومت سے مانگ کر اس میں اپنا نام نہاد خبیث دارالحدیث کھول دیا ہے جس وقت ہم لوگوں کی حاضری ہوئی ہے۔ خبثاء کہیں باہر گئے تھے ہم لوگوں نے اطمینان سے اس کی در و دیوار کی تقبیل کا شرف حاصل کیا۔

حضرت سید شریف حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا محل نجدیوں کی گولہ باری سے اب تک ٹوٹا پھوٹا کھڑا ہے۔ اسی کے دروازے پر حضرت سیدنا خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا مزار شریف تھا۔ اب سڑک کی زمین کے برابر ہے جس پر موٹر کھڑے ہوتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مقام مولدالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بالکل محاذی وہ مکان اقدس ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کا وقت ہجرت تک کا شانۂ مبارک اور مہبطِ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام رہا ہے۔ کچھ لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں۔ باہر سے اس کی بھی زیارت کی اور بارگاہِ نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام میں دست بستہ

[۱] سوانح شیر بیشۂ سنت جو حضور محبوبِ ملت علیہ الرحمہ کے قلم سے ہے اس کے نسخے میں یونہی ہے۔ اِس مقام پر اصل ہی پر اس لئے رکھا گیا ہے کہ اگر واقعی حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی ہی تحریر ہے تو ضرور تاریخ کے حوالے سے اس کا ثبوت ملے گا وگرنہ یہ یا تو کاتب کی غلطی سے ایسا ہوا ہے یا اصلِ مسودہ سے مطابقت نہ ہو پانے کی وجہ سے۔

www.mazhareaalahazrat.com

صلاۃ وسلام عرض کیا۔

جنۃ المعلیٰ جدید وقدیم دونوں کی زیارت کی بالکل یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگلاخ زمین میں ٹریکٹروں کے ذریعہ ہل چلا دیئے گئے ہیں۔ واحد قہار جل جلالہٗ ان خبثاء پر اپنے قہر وغضب کے ہل چلا دے۔ آمین۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مزار پاک بس کیا کہوں ایک زمین ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار پاک ٹوٹا پھوٹا ہے۔

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شاہزادے حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہماری اور سب مؤمنوں کی پہلی ماں کہف امن واماں حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کے پردادا حضرت ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مزارات طیبہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ تمام قبے قطعاً نیست ونابود کردیئے گئے ہیں۔ بعض مخصوص قبور مبارکہ کے چاروں طرف پتھر رکھ دیئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن ابن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مزار پاک بھی بس ایک بالکل ہموار سطح چبوترا ہے۔ ہم لوگ ان سرکاروں کے قدموں سے لپٹ لپٹ کر خوب روئے۔ بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آنسوؤں سے اپنے معاصی دھوئے۔ فواتح عرض کئے۔ دعائیں عرضداشتیں اپنے لئے آپ سب حضرات اہل سنت و دیگر جملہ برادران وخواہران اہل سنت سلمکم ربکم و ایاھم جمیعا کے لئے پیش کیں جب ہم لوگ ان تمام امور سے فارغ ہوکر چلنے لگے تو فوراً نجدی عسکری (سپاہی) پہنچ گیا اور دوسرے حاضرین کو دست بستہ کھڑے ہونے، مزارات طیبہ کو بوسہ دینے اور دعا کے لئے ہاتھ اُٹھانے سے نہایت تشدد کے ساتھ منع کرنے لگا۔ جہاز میں متعدد مرتبہ محفل میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوئیں جس میں بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم وہابیت خبیثہ ونجدیت بئیسہ ودیوبندیت لعینہ کی کھُلم کھُلا دھجیاں اُڑائی گئیں۔ یہاں مکہ معظّمہ میں بھی تین مرتبہ اپنی قیام گاہ پر حارۃ الباب میں اور ایک مرتبہ حاجی یاسین صاحب سوداگر فیض آبادی سلمہٗ ربہٗ کے داماد حاجی محمد کلیم صاحب سلمہٗ ربہٗ کی قیام گاہ پر محلہ شبیکہ میں اور ایک مرتبہ حیدرآبادی رباط میں مولٰینا الحاج سید قادر محی الدین زید مجدہم کی قیام گاہ پر حارۂ شامیہ میں میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محافلِ قدسیہ منعقد ہوئیں۔ جن میں بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم کھُلّم کھُلّا احقاقِ حق اسلام وسنیت وابطال وہابیت ونجدیت ودیوبندیت کیا گیا۔ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ سبحٰنہ و تعالیٰ و ھو العلی العظیم۔

ان بیانات کو سن کر بہت سے لوگوں نے نجدیوں وہابیوں، دیوبندیوں کو مسلمان سمجھنے اور ان کی اقتدا میں نماز

www.mazhareaalahazrat.com

پڑھنے سے توبہ کی فلو جہ ربنا الکریم الحمد و علیٰ حبیبہٖ و آلہ الصلوٰۃ و السلام۔

آج شنبہ ۲۷ رذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۰ھ ۲۹ رستمبر ۱۹۵۱ء کو مسجد حرام شریف میں جماعت اہل سنت کے ساتھ اپنی نماز فجر حنبلی مصلے کے پیچھے جہاں سے کعبہ اور کعبے کا بھی کعبہ دونوں سامنے ہوتے ہیں پڑھ کر طواف کر کے مقام ابراہیم علیٰ نبینا الکریم وعلیہ وعلیٰ آلہما الصلاۃ والتسلیم پر نماز واجب الطواف ادا کر کے مقام ابراہیم پر دعا کر رہا تھا کچھ سنی مسلمان ان جالیوں کو چومنے لگے جن کے اندر مقام ابراہیم رکھا ہوا ہے۔ایک نجدی عسکری (سپاہی) آتش غیظ میں جل کر بکنے لگا مافیہ و اللہ الا الحجر و الخشب و الحدید فلا تقبلوھا فانہٗ و اللہ شرک عظیم یعنی نجدی سپاہی نے کہا قسم اللہ کی اس مقام ابرہیم میں کچھ نہیں مگر ہاں کچھ پتھر اور لکڑی اور لوہا ہے تو اس کو چومو نہیں۔خدا کی قسم اس کو چومنا بڑا شرک ہے۔اس گنہ گار سگِ بارگاہ رضوی کو بھی غصہ آ گیا۔اور نجدی سپاہی کا ہاتھ پکڑ کر کعبہ معظّمہ کے سامنے کر کے کہا مافی ھٰذہٖ الکعبۃ المعظمۃ الا الاحجار و الخشب و الحدید او معبودک فیھا قائم او جالس ام مضطجع تعالیٰ اللہ عن ذالک عُلوا کبیرا و الناس یقبلونھا و یلتزمون بجدرانھا او لیس ھٰذا عندک لشرک عظیم فعلیک ان تمنع الناس اولاً عن ھٰذا الشرک العظیم

(یعنی حضرت نے نجدی کو جواب میں فرمایا) اس کعبہ معظّمہ میں کچھ اور نہیں کچھ پتھر اور لکڑی اور لوہا ہے۔یا تیرا معبود اس میں کھڑا ہے یا بیٹھا ہے یا لیٹا ہے۔تعالی اللہ عن ذٰلک علوا کبیرا اور لوگ اس کو چومتے ہیں اور اس کی دیواروں سے لپٹتے ہیں کیا یہ تیرے نزدیک شرک عظیم نہیں۔تجھ کو لازم ہے کہ پہلے اس شرک عظیم سے لوگوں کو روکے۔

نجدی بولا قال اللہ تعالیٰ فی حق ھٰذا البیت جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیما للناس۔(یعنی اللہ تعالیٰ نے اِس گھر کے حق میں فرمایا: اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام کا باعث کیا۔)

فقیر نے فوراً کہا: فقد قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی شان ھٰذا المقام فیہ اٰیٰت بیّنٰت مقام ابراھیم و قال عز و جل و اتخذوا من مقام ابرٰھیم مصلی۔(یعنی تو تحقیق کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِس مقامِ ابراہیم کے تعلق سے فرمایا کہ اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ۔اور اللہ عزوجل نے فرمایا: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔)

اس وقت وہاں پر فقیر کے ہمراہ فقیر کے رفقاء سلّمھم ربّھم نہیں تھے۔وہ طواف میں مشغول تھے۔وہاں ایک مجمع نجدی سپاہیوں کا ہو گیا تھا کچھ یمنی ومصری مجھے صبر وسکون کی تلقین کرتے ہوئے اور میرے جواب کی تائید و تحسین کرتے ہوئے اس مجمع سے نکال کر مصلیٰ حنفی پر لے آئے۔یوں مصطفیٰ پیارے مدد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

www.mazhareaalahazrat.com

واقعات اور بھی بہت ہیں۔کہاں تک لکھوں اب تو حاضری سرکار اعظم مدینہ طیبہ کے لئے بے تابی ہے۔رزقنا اللہ تعالیٰ و ایاکم جمیعاً بالخیر آمین۔

پرسوں فان المفتی میں پہنچ کر حضرت سید محمد علی رضوان دام ظلھم العالی کی خدمت مبارکہ میں حاضری دی۔ عالم اصحاب المیمنہ الحاج ابوبکر وصدر مبلغین صداقت سلمھما ربھما و سلمھم کا سلام نیاز مع طلب دعا عرض کیا۔ دعا کرتا ہوں اور کی ہے کہ خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مجھ کو تم سب کو میرے تم سب کے جملہ متعلقین و اہل وعیال سلمھم ربھم کو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے اسی دین و مذہب کی کامل پیروی مکمل پابندی کی ہمیشہ کیلئے بالخیر والعافیہ توفیق بخشیں۔ جو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی مبارک کتب سے ظاہر ہے۔

خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تم کو علمبر دار سنیت وصدر صاحب اور سنی ہوٹل والوں اور بیچو بھائی اور چلتے پھرتے صدر صاحب وحیات محمد حاجی محمد صدیق وعبداللہ پٹیل وعثمان بھائی گونڈل والے وحاجی الٰہی بخش وعمر ڈوسا وابراہیم حاجی قاسم وطفیل بھاؤپوری ودیگر جملہ برادرانِ اہل سنت سلمھم ربھم جمیعاً کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھ کر برکاتِ دارین سے نوازیں۔ آمین۔

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ ربہٗ

مقیم حال حارۃ الباب مکہ معظمہ معلم سید احمد شیخ جمال اللیل۔

مکہ معظّمہ سے دوسرا والا نامہ:

$\frac{۷۸۶}{۹۲}$ جانِ برادر اسد السنۃ محب الرضا ابوالظفر حفظکم رب البر و ایانا دائمامن کل فتنۃ و مکیدۃ و شر أمین بحرمۃ حبیبہٖ الابر علیہ و علیٰ آلہ و صحبہٖ و ابنہ الغوث الاعظم و مرشدنا المجدد الاعظم و حزبہ الصلوات الغرر و التسلیمات الزھر۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کل شنبہ ۲۷ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۰ھ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۱ء کو ایک خیریت نامہ تم کو لکھ چکا ہوں۔امید کہ بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وسلم ملا ہوگا اس میں ایک ضروری بات یہ لکھنی بھول گیا وہ یہ کہ برادر عزیز احمد عمر قادری رضوی اور اُن کی والدہ سلمھما ربھما القوی دونوں سیٹھ عمر ڈوسا صاحب زیدمجدہم کی خیریت نہ معلوم ہونے سے بہت ہی زائد پریشان ہیں۔مکرمی عمر ڈوسا سلمہٗ ربہٗ سے بعد سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون کہہ دو کہ وہ اپنا اور

www.mazhareaalahazrat.com

اپنے گھر بھر کا مفصل خیریت نامہ بذریعہ ٹیلیگراف جلد بہت ہی جلد بھیج دیں۔ احمد عمر کی والدہ صاحبہ خیریت نہ ملنے کے سبب اکثر اوقات روتے روتے گذار رہی ہیں۔ جن برادرانِ اہل سنت سلمھم ربھم کو اس سے پہلے دعا نامے میں سلام و دعا لکھ چکا ہوں اُن سب کو نیز حاجی الٰہی بخش و عبداللہ پٹیل سلمہما ربہما کو سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون نورِ نظر محمد اشبال الرضا خاں [۱] و قرۃ باصرہ بارک اللہ تعالیٰ فی عمرھما و علمھما و دینھما و دنیاھما کو دعا اور پیار اور ان کی والدہ سلمہا ربہا کو سلام و دعا۔

پرسوں حنفی مصلّٰی کے پاس بیٹھا ہوا کعبۂ معظّمہ کا دیدار کر رہا تھا۔ مولٰینا سید قادر محی الدین صاحب زید مجدہم بھی پاس ہی بیٹھے تھے۔ اشراق کا وقت تھا کہ وہی جمعراتی بھوپالی وہبڑا جس کو برادرم محمد صدیق صاحب قادری سلمہ الباری خوب اچھی طرح جانتے ہیں ایک مصری سنی مسلمان سے جھگڑنے لگا۔ سنی مسلمان مصری کہہ رہا تھا کہ ہم تو دراصل صرف حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی آلہ وصحبہ وسلم کے دربارِ اقدس کی حاضری کے لئے آئے ہیں کعبۂ معظّمہ اور اس کا حج تو حضور کے طفیل میں ہے۔ جمعراتی بھوپالی وہابی اس بے چارے مصری سے جھگڑا کرنے لگا کہ حدیث میں ہے۔ لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ اِلاَّ اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ کجاوے نہ کسے جائیں مگر صرف تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔ لہٰذا صرف مسجد نبوی کی حاضری اور اس میں نماز پڑھنے کی نیت سے مدینہ شریف جانا چاہئے کہ اس میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔ مسجد نبوی کی حاضری کے ضمن میں روضۂ مبارک کی زیارت ہوجائے گی۔ ورنہ قبر شریف کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا حدیث شریف کی رو سے جائز نہیں۔

وہ مصری سنی ناخواندہ کیا جواب دیتا۔ اس سگِ بارگاہِ رضوی سے رہا نہ گیا فوراً بول پڑا کہ اس حدیث شریف میں مستثنٰی مفرغ کا مستثنٰی منہ اگر مکان یا شئے رکھا جائے گا کہ لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰی مَکَانٍ اَوْ اِلٰی شَیْءٍ اِلاَّ اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ۔ تو تجارت کیلئے بلکہ جہاد لاعلاء کلمۃ اللہ کے لئے بلکہ طلبِ علم دین کے لئے بلکہ بغرض حفاظتِ دین دار الحرب سے دار الاسلام کو ہجرت کے لئے سفر کرنا بھی حرام۔ بلکہ نجدیوں دیوبندیوں کے دھرم میں شرک ہوجائے گا۔ تو ثابت ہوگیا کہ اس حدیث شریف میں مستثنٰی منہ ہرگز عام نہیں بلکہ مستثنٰی کی جنس ہی سے مسجد ہے۔ تقدیرِ عبارت یوں ہے لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰی مَسْجِدٍ اِلاَّ اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ یعنی کسی مسجد کی خاص زیارت یا اس میں نماز پڑھنے کی نیت سے دور دور سے سفر نہ کرو۔ سِوا

[۱] یہ میرا تاریخی نام ہے جو حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے رکھا۔ والد محترم حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنی قلمی بیاض میں یوں تحریر فرمایا ہے۔ تفصیل تحریر فرمانے کے بعد لکھتے ہیں فقیر نے فرزند نومولود سلمہٗ کا نام محمد رکھا ہے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی نے فرزند موصوف سلمہٗ ربہٗ کا تاریخی نام "اشبال الرضا" رکھا ہے صرف پکارنے کے لئے نام محمد منصور علی رکھا گیا۔ یہ بھی میری خوش قسمتی ہے کہ جب والد محترم علیہ الرحمہ نے میری رسمِ بسم اللہ خوانی کی تو حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمہ نے ہی سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے حجرہ میں مجھے بسم اللہ پڑھائی فالحمد للہ رب العٰلمین۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

ان مسجدوں کے کہ مسجد ہونے کی حیثیت سے ہر مسجد برابر ہے۔ کسی مسجد میں کوئی خاص خصوصیت ثواب کے کم یا زیادہ ہونے کی حیثیت سے نہیں سوا ان تین مسجدوں کے کہ مسجد حرام میں ایک نماز کا لاکھ گُنا، مسجد نبوی میں پچاس ہزار گُنا اور مسجد اقصیٰ میں پچیس ہزار گُنا ثواب ہے۔ باقی تمام دُنیا کی سب مسجدیں ثواب کے لحاظ سے برابر ہیں۔ جب حدیث شریف کے صرف یہی معنی ہیں اور یقیناً صرف یہی معنی ہیں تو محبوبانِ خدا علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام والثنا کی قبورِ مقدسہ کی زیارت کے لئے سفر کرنا اس حدیث شریف سے کیونکر ناجائز ہوسکتا ہے۔ تم خود کہتے ہو کہ مسجد نبوی کی حاضری کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے۔ تو اس کو مسجد الٰہی نہیں کہا بلکہ مسجد نبوی کہا یعنی نبی والی مسجد تو جس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وسلم کی طرف نسبت کی وجہ سے مسجد نبوی شریف کے لئے سفر کرنا جائز وثواب ہوگیا تو خود اس نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا کتنی بڑی عبادت الٰہیہ ہوگی؟

پھر میں نے باآوازِ بلند کہا سنتے ہو جی! یہ کعبہ معظّمہ جس پر نظر کرنا سنی مسلمان کے لئے عبادتِ الٰہیہ ہے۔ ہاں! ہاں! یہ کعبہ مقدسہ جس کا حج عمر میں ایک بار عاقل بالغ سنی مسلمان مستطیع پر فرض اعظم ہے۔ اس کی حقیقت ایمان والوں کے نزدیک کیا ہے؟ میرے آقائے نعمت حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلّی کا ایک ظِل | روشن انہیں کے عکس سے پتلی حجر کی ہے

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ | لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ ابویہ ابراھیم الخلیل و اسمٰعیل الجلیل و علیٰ آلہ و الھما و سلم۔

میری بلند آواز پر مجمع اکٹھا ہوگیا وہ وہابی جمعراتی بھوپالی مبہوت ولاجواب ہوکر بھاگ گیا۔ **فلوجہ ربنا الکریم الحمد و علیٰ حبیبہٖ و آلہ الصلاۃ و السلام۔**

میں قافلے کے ساتھ اپنی قیام گاہ پر جمعہ کو بھی جماعت کے ساتھ ظہر پڑھتا رہا کیونکہ میں ابتک بھی مسافر ہوں۔ محمد مشاہد رضا خاں سلمہٗ ربہٗ، احمد مشہود رضا خان سلمہٗ ربہٗ مکان نمبر ۴۶ محلہ بھورے خان پیلی بھیت۔ ان دونوں ہی پتوں پر فقیر مفصل خیریت نیز فرزندم ملک نیاز احمد قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ خطیب مسجد بزریہ کرنیل گنج کان پور کو پورے تسلی بخش کلمات کے ساتھ ضرور ضرور جلد لکھ دینا ان میں سے کسی کا خیریت نامہ فقیر کو اب تک نہیں ملا۔

ایک نجدی وہابی سے گفتگو میں مَیں نے یہ بھی کہا کہ محبوبانِ خدا علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام والثنا کی یادگاریں شرک سمجھ کر اسلام میں سے اگر یکسر نکال دی جائیں۔ تو اسلام اسلام نہ رہے۔ صفا و مروہ، مقام ابراہیم، میلین اخضرین حجر اسود، کعبہ معظّمہ سب محبوبان الٰہی کی یادگاریں ہی تو ہیں حتیٰ کہ خود قرآن عظیم بھی اپنے مُنزَل علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

www.mazhareaalahazrat.com

کی یادگار قائم کئے ہوئے ہے۔

مصلیٰ مالکی کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہم چند بندگان رضوی جنۃ المعلیٰ شریف کا تذکرہ کررہے تھے کہ ہرقوم اپنے بزرگوں کی یادگاروں کی حفاظت کرتی ہے لیکن نجدی ایسی جاہل اور وحشی قوم ہے کہ جن آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا امتی ہونے کا ادعا کرتی ہے اُنہیں کی تاریخی مذہبی مقدس یادگاریں ایک ایک کر کے مٹادیں۔ واحد قہار جل جلالہٗ ان کو بھی جلد مٹا کر اپنے کسی پیارے سنی مسلمان بندے کو خادم الحرمین الشریفین بنادے پھر اس کو دینِ اسلام و مذہب اہل سنت واحکام شریعت کے مطابق حجاز مقدس کی خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین۔

کچھ وہابیہ دیوبندیہ نجدیہ سُن رہے تھے بول پڑے کہ کسی انسان کی یادگار قائم کرنا بُت پرستی ہے۔ دوسری قومیں جو کافر ومشرک ہیں وہ اگر اپنے پیشواؤں کی یادگاریں قائم کر کے اپنے کفر وشرک کا ثبوت دیں تو موحد مسلمانوں کو ان کی نقالی کرنا کیوں کر جائز ہوسکتا ہے؟ بس اس سیاہ کار سگ بارگاہِ رضوی نے فوراً جواب دیا کہ آیئے تشریف رکھئے! غور سے سُنئے۔ اسلام سے یادگاروں کو مٹاتے جایئے۔ صفا و مروہ، میلین اخضرین، ان کے درمیان سعی حضرت سیدنا اسمٰعیل وحضرت سیدتنا ہاجرہ علیہ وعلیہا الصلاۃ والسلام کی یادگار ہے، زمزم شریف حضرت سیدنا ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار ہے، خود کعبہ معظّمہ وحجرِ اسود شریف حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اور ان سے بھی پیشتر حضرت سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی یادگاریں ہیں، مقام ابراہیم حضرت سیدنا خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والسلام کی یادگار ہے، وقوف عرفہ حضرت سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام وحضرت خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی یادگار ہے، رَمیٔ جمرات وقربانی حضرت خلیل اللہ وحضرت ذبیح اللہ علیہما الصلاۃ والسلام کی بلائے مبین وذبح عظیم کی یادگار ہے، طواف میں رَمَل واضطباع حضور سید الفاتحین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی فتح مکہ معظّمہ کی یادگار ہے، بلکہ خود نماز معراج شریف میں فرض ہوئی تو یہ بھی حضور اقدس صاحب التاج والمعراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے معجزۂ معراج شریف کی یادگار قائم کئے ہوئے ہے۔ بلکہ خود قرآنِ عظیم حضور اقدس مُنَزّل علیہ القرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر نزول قرآن پاک کی یادگار قائم فرمائے ہوئے ہے تو آپ کے نزدیک اسلام بت پرستیوں سے بھرا ہوا ہے۔ اپنے صاحبِ تسلط سلطان ابن سعود کو اس طرف توجہ دلایئے۔ ان یادگاروں کو اسلام سے مٹایئے، اسلام کو معاذ اللہ بُت پرستیوں سے پاک فرمایئے۔

فبھت الذی کفر و اللہ لایھدی القوم الظّٰلمین (ترجمہ: تو ہوش اُڑ گئے کافر کے اور اللہ راہ نہیں دِکھاتا ظالموں کو)

جواب نہ دے پایا اور بھاگ کھڑا ہوا۔

دیکھئے کب تک مدینے سے بلاوا آئے ہے۔ اب یہ لو لگی ہے کہ حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی

www.mazhareaalahazrat.com

سرکار کرم میں بلالیں اور پھر اپنے سگانِ دربار میں قبول بھی فرمالیں مجھ گنہگار گدائے کوئے رضوی کو بھی اور تم سب حضرات کو بھی۔آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین و الصلاۃ و السلام علیٰ حبیبہ و آلہ و صحبہٖ و ابنہٖ الغوث الاعظم و معیننا الاعظم و مرشدنا المجدد الاعظم و حزبہٖ اجمعین۔

عبید الرضا رضوی لکھنوی غفر لہٗ از مکہ معظمہ

محلہ حارۃ الباب معلم سید محمد شیخ جمال اللیل۔

مکہ شریف سے تیسرا والا نامہ:

$\frac{۷۸۶}{۹۲}$ جان برادر اسد السنۃ وصّاف الحبیب مولٰینا ابو الظفر محب الرضا حفظکم و لی الحمد و الرضا و ایانا دائما من جمیع الفتن و المکائد و من شرور جمیع الاشرار و الحساد و العدیٰ (آمین) بحرمۃ حبیبہٖ المرتضیٰ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و اٰلہٖ و صحبہٖ و ابنہٖ الغوث الاعظم و حزبہٖ دائما ابدا۔

السلام علیکم و رحمتہٗ و برکاتہٗ

مکہ معظّمہ سے تین خطوط لکھ چکا ہوں۔آج پنجشنبہ ۳؍محرم الحرام ۱۳۷۱ھ ۴؍اکتوبر ۱۹۵۱ء پہلی بھیت و کانپور سے کوئی خیریت نامہ نہیں ملا۔ پرسوں سہ شنبہ یکم محرم الحرام ۱۳۷۱ھ کو طواف بعد الصّبح کر کے مقام ابراہیم نماز واجب الطواف پڑھ کر برنجی جالیوں کو جس کے اندر مقام ابراہیم علیہ الصلاۃ و التسلیم رکھا ہوا ہے بوسہ دینے لگا۔ایک بگڑ گیا۔کہنے لگا تقبل الحدید و الحجر ان ھٰذا شرکٌ عظیم (لوہے اور پتھر کو تم چومتے ہو یہ بڑا شرک ہے)

میں نے کہا: نحن لانقبل الحدید و الحجر انما نقبل ما لہٗ النسبۃ الیٰ حضرۃ سیدنا ابراھیم الخلیل علیہ الصلاۃ و السلام۔یعنی ہم لوہے پتھر کو نہیں چومتے ہم تو اس نسبت کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کو حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلاۃ والسلام سے حاصل ہے۔

نجدی بولا: او ھٰذا المقام ھو معبودک؟ کیا یہ مقام ابراہیم ہی تمہارا معبود ہے؟

میں نے کہا: او ھٰذہ الکعبۃ ھی معبودک کیا یہ کعبہ معظّمہ ہی تیرا معبود ہے؟

نجدی بولا: معبودی ھو اللہ رب الکعبہ میرا معبود وہ اللہ ہے جو کعبہ کا رب ہے۔

میں نے کہا معبودنا ھو اللہ رب المقام و رب الکعبہ و رب ابرھیم ہمارا معبود وہ ہے جو مقام ابراہیم کا رب ہے، جو کعبہ کا رب ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا رب ہے۔

نجدی بولا: سلم انت علیٰ ھٰذا المقام تم سلام کرو اس مقام ابراہیم کو۔

www.mazhareaalahazrat.com

میں نے کہا: فسلم انت علیٰ ھٰذہ الکعبۃ تو اس کعبہ کو سلام کر!

نجدی بولا: تقبیل غیر الکعبۃ شرک کعبہ کے سوا کسی کو بوسہ دینا شرک ہے۔

میں نے کہا: فالتقبیل عندکم عبادۃ خاصّۃ للمعبود لاتجوز ان تکون لغیر المعبود فثبت ان الکعبۃ المعظمۃ ھی معبودکم تو چومنا تم وہابیوں کے نزدیک معبود کی عبادت خاص ہوئی کہ غیر معبود کے لئے جائز نہیں تو ثابت ہوا کہ کعبہ معظّمہ ہی تم نجدیوں وہابیوں کا معبود ہے؟

نجدی بولا: لاحول و لاقوۃ الا باللہ۔

میں نے کہا: لاحول و لاقوۃ الا باللہ پھر میں نے کہا اسمع کلامی ھل یجوز تقبیل غلاف الکعبۃ الشریفۃ۔ میری بات سُن کیا کعبہ معظّمہ کے غلاف کو چومنا جائز ہے؟

نجدی بولا: نعم ہاں جائز ہے۔

میں نے کہا: فانظر الیٰ الغلاف ای شیءٍ ھو انما ھو القطن و الابریسم نُدِفا ثم نُسِجَا ثم خیطا فصار غلافا ثم اُلفتی علیٰ الکعبۃ المکرمۃ فَلِمُجَاورۃ الکعبۃ المعظمۃ حَصَلَتْ لہ العظمۃ و الکرامۃ و بعد ھٰذا جاز تقبیل ھٰذا الغلاف ایضاً فالتعظیم للنسبۃ التی حَصَلَتْ لَہٗ الیٰ الکعبۃ المقدسۃِ و الکعبۃ انما ھی بیتٌ بَنَاھا سیدنا الخلیل علیہ الصلاۃ و السلام للطائفین و العاکفین و القائمین و الراکعین و الساجدین و ھٰذا مقامٌ قَامَ علیہ سیدنا الخلیل علیہ الصلاۃ و السلام لِبنَاءِ الکعبۃ المشرفۃ فحصلت لِکِلیھما النسبۃ الیٰ سیدنا ابراھیم علیہ الصلاۃ و السلام و نحن نعلم بالضرورۃ ان الحجر الاسود الشریف انما ھو یاقوتٌ من یواقیت الجنۃ لاینفع و لایضر الا باذن اللہ تعالیٰ و نحن انما نقبلہ لانا علمنا یقینا ان سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ اٰلہ و سلم قَبَّلَہٗ و قد قال اللہ تعالیٰ و اتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی۔

فثبت بھٰذہٖ الایۃ الکریمۃ ان لھذا المقام ایضاً مزیۃ و شرفا و کرامۃ عند اللہ تعالیٰ فتعظیمہ و تقبیلہ ایضاً عبادۃ للہ تعالیٰ کما ان تقبیل الحجر الاسود و استلامہ عبادۃٌ للہ تبارک و تعالیٰ۔

یعنی دیکھ! کہ غلاف کعبہ کیا چیز ہے وہ روئی وریشم ہے کہ دونوں دھنکے گئے پھر بُنے گئے پھر سیئے گئے تو غلاف ہوگیا پھر وہ کعبہ مکرمہ پر ڈالا گیا تو کعبہ معظّمہ کی مجاورت سے اس غلاف کو عظمت و بزرگی حاصل ہوئی اور اس کے بعد اس غلاف کو چومنا بھی جائز ہوا تو تعظیم اس نسبت کے لئے ہے جو اس غلاف کو کعبہ مقدسہ سے حاصل ہوئی اور کعبہ خود ایک گھر ہے جس کو حضرت سیدنا خلیل علیہ الصلاۃ والسلام نے طائفین وعاکفین وقائمین وراکعین وساجدین کے لئے بنایا اور یہ مقام وہ ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبۂ مشرفہ بنانے کے لئے تشریف فرما ہوئے تو ان دونوں کعبہ اور مقام ابرہیم کو حضرت

www.mazhareaalahazrat.com

سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام سے نسبت حاصل ہوئی۔ اور ہم خوب یقین سے جانتے ہیں کہ حجر اسود شریف جنت کے یاقوت میں سے ایک یاقوت ہے نہ کوئی نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اور ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے اور چومتے ہیں کیونکہ ہم کو علم ہے کہ یقیناً حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کو بوسہ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بناؤ تو اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوا کہ اس مقام کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرف وعظمت وبزرگی ہے اور اس کی تعظیم اور اس کو چومنا بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے جس طرح حجر اسود کو چومنا اللہ کی عبادت ہے۔

نجدی اس کا کچھ جواب نہیں دے سکا۔ عاجز ومبہوت ہو کر اس نے میری گردن میں ہاتھ دے کر دھکا دیا۔ ضلع بدایوں کے کچھ سنی حجاج جو حضرت بابرکت سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے شرفِ بیعت رکھتے ہیں۔ محمدی جہاز میں ساتھ آئے ہیں۔ بمبئی کی بندرگاہ میں حافظ موسیٰ صاحب دودھ والے سلمہٗ ربہٗ نے فقیر سگِ بارگاہِ رضوی سے ان حضرات کا تعارف کرایا تھا۔ ان صاحبوں سلمہم ربہم نے مجھ کو ہاتھوں پر روک کر سنبھال لیا، گرنے سے بچالیا، کچھ مصری یمنی حضرات جمع ہو گئے تھے۔ ٹوٹی پھوٹی عربی زبان میں میری گفتگو کو سمجھ رہے تھے۔ مرحبا مرحبا اور کلمات تحسین کہتے ہوئے مجھ کو اس مجمع سے نکال لائے۔ **جزاھم جمیعا ربنا سبحنہ وتعالیٰ خیر الجزاء فی الدارین۔** آمین۔

پرسوں برادر دینی ویقینی احمد عمر ڈوسا قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ کو ''مجموعۃ التوحید'' تلاش کرنے کے لئے بھیجا تھا ان کے بازو پر تعویذ بندھا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر نجدیوں نے پکڑ لیا۔ شور مچانے لگے کہ ''ھٰذا شرکٌ'' کہنے لگے کہ یہ کھول کر ہمیں دے دو ہم اس کو کچل کر گٹر میں پھینک دیں۔ انھوں نے کہا میں گٹر میں نہیں ڈال سکتا البتہ آب زمزم شریف کے کنوئیں میں اس کو ڈال سکتا ہوں۔ نجدی عسکریوں نے زبردستی کر کے بازو پر سے تعویذ توڑ لیا۔ احمد سلمہٗ ربہٗ نے مشقت کر کے ان کے ہاتھوں سے چھین لیا۔ نجدیہ اُن کو پکڑ کر نام نہاد ادارۂ امر بالمعروف میں لے گئے وہاں ان سے جبراً وہ تعویذ لے لیا گیا۔ اور ایک عربی تحریر پر ان سے دستخط لئے گئے جس کا مضمون ان کو یہ بتایا گیا کہ آئندہ اگر میں تعویذ باندھوں تو مجھے جیل میں بند کر دیا جائے۔ مجھ کو اس میں کچھ عذر نہ ہوگا۔ اور ان کو چھوڑ دیا گیا۔

مابین الصفا والمروۃ دونوں طرف زَخارف دنیویہ کا خوبصورت بازار ہے جس کے سبب مسعیٰ معاذ اللہ ایک تفریح گاہ بن گیا ہے۔ مَسعیٰ میں حضرات شریف صاحبان رحمہم اللہ تعالیٰ کے زمانے کی سبیل ہے جو اب بند پڑی ہے۔ جنۃ المعلیٰ شریف میں بھی ایک پرانی سبیل ہے جو ٹوٹی پھوٹی ہے۔ مسجد حرام شریف کا امام غیر مقلد رکھا گیا ہے۔ **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت مولٰینا سعداللہ صاحب مکی دام ظلہم العالی، [۱] حضرت مولٰینا سید محمد جسیم صاحب زید مجدہم السامی کی خدمات میں علمبر دار سنیت صدر صاحب حاجی اسمٰعیل صاحب سنی ہوٹل والے، احسان بھائی، حیات محمد، بیچو بھائی، حاجی محمد صدیق قادری، حاجی الٰہی بخش، عثمان عبدالغنی، عبداللہ پٹیل، عمر ڈوسا، حاجی عثمان، طفیل بھاؤپوری و دیگر جملہ برادران و احباب اہل سنت سلمہم ربہم کو سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون۔

جناب مکرم حکیم سید شمس الاسلام [۲] صاحب کی خدمت میں بھی سلام معروض۔

اپنے دل کا ہے انھیں سے آرام، سونپے ہیں اپنے انھیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام، چارۂ درد رضا کرتے ہیں

رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ و صلی اللہ تعالیٰ و بارک و سلم علیٰ ھٰذا الحبیب الکریم و آلہٖ و صحبہٖ و ابنہ الغوث الاعظم و حزبہٖ اجمعین بالتبجیل و التکریم

منشی عبدالجبار، محمد یوسف مقادم و مُلا بدرالدین و نور محمد سلمہم ربہم کا سلام مسنون محمد اشبال الرضا خان و قُرَّۃٌ باصرہ کو دعا پیاران کی والدہ سلمہا کو دعا۔

عبیدالرضا غفرلہٗ از مکہ معظّمہ

Mazhar-e-Aala Hazrat

مکہ شریف سے چوتھا والا نامہ:

۷۸۶/۹۲ جانِ برادر مولٰینا ابوالظفر محب الرضا اسدالسنۃ حفظکم ربکم تبارک وتعالیٰ و ایانا دائما من کل شر و فتنۃ آمین بحرمۃ حبیبہٖ مالک الجنۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ و ابنہ الغوث الاعظم و حزبہ صلاۃ و سلاماً یکونان لنا من بلاء الدنیا و عذاب الاٰخرۃ جُنَّۃ۔

السلام علیکم ورحمۃُ وبرکاتہٗ

آج دوشنبہ مبارکہ ۷؍محرم الحرام ۱۳۷۱ھ تک بھی پیلی بھیت و کانپور سے کوئی خط وصول نہ ہوا۔ خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان سب کو، تم سب کو، ہم سب کو اسلام و سنیت پر ہی بخیر و عافیت و صحت و سلامت و فتح و

[۱] جماعت اہل سنت کے معتبر و مستند عالم دین جو کہ مکہ معظّمہ میں رہتے تھے پھر نجدی ظالموں کے ظلم سے تنگ آکر بمبئی تشریف لائے اور ایک عرصہ دراز تک حمیدیہ مسجد میں امامت فرماتے رہے۔ آخری دور میں پھر مکہ معظّمہ تشریف لے گئے اور وہیں انتقال فرمایا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آج اس مسجد پر دیو بندیوں کا قبضہ ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

[۲] حضرت کے رفقائے خاص اور محبین میں سے ہیں نیز اُس دور میں یہ تمام حضرات بمبئی میں سنیت کے مجاہدین و مبلغین تھے۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

نصرت وفرحت ومسرت ونعمت و برکت وعزت وحرمت ہمیشہ دارین میں ثابت و مستقیم رکھیں۔ آمین بحرمة سیدنا الغوث الاعظم و ببرکة سندنا الامام الاعظم و بتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنهم و ارضاهم عنا و رضی عنا بهم فی الدارین آمین

حج سے فارغ ہونے کے بعد سے تم کو چار دعا نامے لکھ چکا ہوں اس لئے کہ مجھے ہر ایک کو علیٰحدہ علیٰحدہ خط لکھنے کی فرصت نہیں لہٰذا امید ہے کہ تم کان پور و پیلی بھیت کو مفصل تسلی بخش خیریت نامے ضرور بعون اللہ تعالیٰ و بعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم لکھتے ہوگے۔

حکومت نجدیہ کی طرف سے جو نشرۂ عاشرہ شائع ہوا ہے، اس کے مطابق سہ شنبہ ۱۵ رمحرم الحرام ۱۳۷۱ھ کو ہم بندگان بارگاہِ نبوی کی مکہ معظّمہ سے سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے بفضل اللہ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم روانگی ہوگی۔

اس خط کا مفصل جواب بھی اسی پتہ پر ہوائی ڈاک سے بھیجو۔

محمد حشمت علی خان رضوی لکھنوی۔ برمکان حضرت مولٰینا شاہ محمد ضیاء الدین صاحب مہاجر۔ عند باب السلام مدینہ طیبہ (عرب)

پتہ اردو انگریزی میں صاف اور خوش خط ضرور ہو۔ مقام جعرانہ شریف کی بھی حاضری سے عمرہ لانے کے لئے مشرف ہوا۔ یہ وہ مقام مبارک ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وسلم غزوۂ حنین سے واپس تشریف لائے تھے۔ پھر عمرے سے فارغ ہوکر یہیں تشریف فرما ہوکر غنائم حنین تقسیم فرمائے تھے۔ یہاں پانی قطعاً نہ تھا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ میں استسقا کیا۔ حضور ساقیٔ کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنا نیزۂ مبارک ایک مقام پر نصب فرمایا وہیں سے پانی کا چشمہ اُبل پڑا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے پیا تو سخت کڑوا تھا۔ پھر عرض کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن اقدس ڈال دیا فوراً شیریں ہوگیا۔ وہ مبارک پانی پینے کا شرف بھی ہم غلامان سرکار رضوی کو بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وسلم حاصل ہوا۔ میں نے اپنی اتنی عمر میں کہیں بھی ایسا ٹھنڈا اتنا میٹھا پانی نہیں پیا۔ اس وقت حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر مبارک زبان پر بے ساختہ جاری ہوا کہ فرماتے ہیں۔

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے　　　اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

مسجد سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا لیکن افسوس کہ اس کا دروازۂ اقدس پتھر چونے سے تیغا کیا ہوا پایا۔ اندر حاضری سے محروم رہا۔ وہاں سے مقام شق القمر کی زیارت کے لئے جانے لگا۔ نجدی عسکریوں نے روکا۔ کہنے لگے شرک شرک الحجارة التی تقبلو نہا ماهی الا الاصنام۔ یہ شرک ہے، شرک ہے، شرک

www.mazhareaalahazrat.com

ہے۔ یہ پتھر جنہیں تم لوگ چوم رہے ہو۔ یہی بت ہیں۔

میں نے کہا: **نحن بفضل اللہ تعالیٰ سبحٰنہ و تعالیٰ موحدون لا نشرک باللہ تعالیٰ شیئاً و لا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین حنفاء انما نرید ان نذھب و نزور المقام الذی قام فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم و شق القمر باذن ربہ سبحٰنہ و تعالیٰ و نرجع** (یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے موحد ہیں نہ ہم کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک مانتے ہیں اور نہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پوجتے ہیں۔ صرف اسی پر عقیدہ رکھتے ہیں ایک طرف ہوکر۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ وہاں جائیں اور اس مقدس مقام کی زیارت کریں جہاں تشریف فرما ہوکر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اللہ کے حکم سے چاند کے ٹکڑے کئے۔ وہاں کی زیارت کرکے واپس آجائیں۔

جب بہت کچھ اُن سے کہا تو کہنے لگے **بخشش بخشش** میں نے کہا **نعطیکم البخشش** ہم تم کو بخشش دیں گے۔ کہنے لگے **من کل واحد واحد ریال** ہر شخص کی طرف سے ایک ایک ریال۔ اب میں نے کہا **ھل یجوز عندکم الشرک بریال واحد۔ الریال الواحد قیمۃ الشرک و ثمنہ لَدَیکم یکون الشرک مباحاً علیٰ مذھبکم فی ریال واحد ھٰکذا مذھبکم و ھٰذا ھو دینکم فلعنۃ اللہ تعالیٰ علیٰ شرِّکم و علیٰ شرککم** کیا تمہارے نزدیک ایک ریال میں شرک جائز ہے یہ ایک ایک ریال شرک کی قیمت ہے اور اس کا ثمن تمہارے دھرم میں ایک ریال ہے کہ وہ مل جائے تو شرک مباح ہوجائے۔ ایسا گھنونا تمہارا مذہب ہے اور یہ تمہارا دھرم ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو تمہارے شر و فتنہ پر اور تمہارے شرک پر۔

وہ نجدی مار پیٹ پر آمادہ ہوگئے۔ جو برادرانِ اہل سنت سلمہم ربہم ہمراہ آئے تھے مجھ کو زبردستی وہاں سے ہٹا لائے۔

مسجد جن شریف کی زیارت کے لئے بھی ہم سب لوگ حاضر ہوئے۔ یہ وہ مقام متبرک ہے جہاں حضور سید الانس والملک والجن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمراہ رکابِ اقدس لیکر تشریف لے گئے تھے۔ اور جنوں کو قرآن عظیم سنا کر تبلیغ اسلام فرما کر ان کو مشرف باسلام فرمایا تھا۔ جہاں سورہ جن شریف نازل ہوئی تھی۔ عالیشان مسجد وہاں بنی ہوئی ہے۔ دروازہ بند تھا۔ **دَقّ الباب** کیا۔ دستک دی۔ اندر سے نجدی عسکری بولا: **من انت ایش تبغی** کون ہو کیا چاہتے ہو؟

میں نے کہا: **نحن بحمداللہ تعالیٰ مسلمون مؤمنون موحدون للہ تعالیٰ نرید ان نصلی فی ھٰذا المسجد۔** اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم مسلمان ایماندار موحد ہیں ہمارا ارادہ ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھیں۔

www.mazhareaalahazrat.com

بولا: ممنوع منع ہے۔

میں نے کہا: هل الصلاة لله تعالىٰ فی المسجد ممنوع فی مذهبک ای مذهب لک؟ کیا تیرے مذہب میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نماز مسجد میں پڑھنا منع ہے کون سا دھرم ہے تیرا؟

کہنے لگا: هٰذا ليس بوقت الصلاة یہ وقت نماز کا وقت نہیں ہے۔

میں نے کہا: هٰذا الوقت لِصلوٰة الاشراق، یہ وقت نماز اشراق کا ہے، منا من يريد ان يصلى تحية المسجد و منا من يريد ان يصلى صلاة الاشراق لله تعالىٰ افتح الباب۔ ہم میں کچھ لوگ تحیۃ المسجد پڑھنا چاہتے ہیں۔ بعض ہم میں نمازِ اشراق پڑھنا چاہتے ہیں دروازہ کھولو۔

اس نے اندر سے دروازہ کھولا۔ ہم سب داخل ہو گئے۔ جن کا وضو تھا وہ نماز پڑھنے لگے۔ اور باقی حضرات نے بھی اعتکاف نفل کیا اور صلاۃ وسلام بدرگاہِ حضور سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام عرض کرنے لگے درود یوار اور زمین کو چوم کر واپس ہوئے۔ ولله الحمد و على حبيبه و آله الصلاة و السلام۔

غار ثور شریف و غار حرا شریف دونوں کی زیارت سے محرومی پر بہت افسوس ہے۔ معلوم ہوا کہ دونوں مقدس مقاموں کے راستہ میں نجدی عسکریوں کا پہرا ہے جو زائرین کو زیارت کے لئے جانے سے روکتا ہے۔

آج شب کو بعد نماز عشاء رباط حیدر آباد میں اور پھر پنجشنبہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ کو صبح ۹ بجے یہیں اپنی قیام گاہ پر حارۃ الباب میں فقیر سگ بارگاہِ رضوی کا واقعات شہادت حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم بیان ہوگا۔

برادرِ دینی ویقینی حاج منشی عبدالجبار صاحب قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ طواف میں یا رسول اللہ کہہ رہے تھے۔ ایک وہابی ان کو سمجھانے لگا کہ هٰذا شرک قل یا اللہ۔ یہ شرک ہے یا اللہ کہو۔ انہوں نے کہا رسول کو چھوڑ کر اللہ کو کیونکر پا سکتے ہیں۔ پہلے ہم کو رسول ملا۔ پھر رسول کے واسطے سے ہم کو اللہ ملا (جل جلالہٗ) اتنا کہہ کر پھر پکارنے لگے یا رسول اللہ، یا رسول اللہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم۔ وہ خبیث ان کو دھکا دے کر کہنے لگا۔ لعنة الله على المشركين لعنة الله على المشركين۔

شاہ محمد شفیع صاحب وارثی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک خلیفہ جو ہیرامنکا پوروا کانپور کے رہنے والے ہیں طواف میں ساتھ تھے۔ وہ بھی اور ان کے ساتھ فقیر کے رفقا سلمہم ربہم بلند آواز سے پکارنے لگے یا رسول اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وہ وہابی جل بھن کر چیخنے لگا لعنة الله على المشركين لعنة الله على المشركين۔ وہ شاہ صاحب وارثی

www.mazhareaalahazrat.com

بھی جوش میں آ کر پکارنے لگے لعنة الله علیٰ الشیاطین لعنة الله علی الوھابیین پھر وہ وہابی مجمع طائفین کے اندر کہیں غائب ہو گیا۔اور بات رفع دفع ہو گئی۔

طواف سے فارغ ہو کر ایک دوکان پر باب العمرہ میں ٹھہرے۔ وہاں سے روغن زیتون لینا تھا میرے منھ سے حسب عادت یارسول اللہ نکلا۔ تین وہابی دوکان کے آگے کرسیوں پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ چلانے لگے ھٰذا شرکٌ قل یا اللہ و لاتقل یارسول اللہ یہ شرک ہے یا اللہ کہو یارسول اللہ مت کہو۔ میں نے کہا نحن نقول یا اللہ و نحن نقول یارسول اللہ ھٰذان النداء ان کلاھما من دیننا و ایماننا۔ہم یا اللہ بھی کہتے ہیں اور ہم یارسول اللہ بھی کہتے ہیں یہ دونوں ندائیں ہمارا دین اور ہمارا ایمان ہیں۔اللہ تبارک و تعالیٰ ھو المعطی المغنی و سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم ھو وسیلتنا فی الدارین الی اللہ تعالیٰ و قد قال اللہ تبارک و تعالیٰ یاَیھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و ابتغوا الیہ الوسیلہ فنحن نقول یارسول اللہ و نبتغی الیٰ ربنا الوسیلة۔

اللہ تعالیٰ ہی دینے والا اور دولت مند بنانے والا ہے اور ہمارے حضور سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حضور دونوں جہان میں ہمارے وسیلہ ہیں اور یقینا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے حضور وسیلہ تلاش کرو تو ہم یارسول اللہ کہتے ہیں اور اپنے رب کے حضور وسیلہ چاہتے ہیں۔

ان تین میں کا ایک بولا: انت تفھم معنی الوسیلة و الوسیلة لیس بمخلوق یبتغیٰ و انما الوسیلة ھی الاعمال الصالحہ من الصلاة و الصبر و الصیام و الزکاة و الحج و غیرھا من العبادات و الطاعات۔تم نے وسیلہ کے معنی نہیں سمجھے اور وسیلہ کوئی مخلوق نہیں جسے چاہا جائے وسیلہ تو یہی نیک اعمال ہیں۔نماز،صبر اور روزہ اور زکاۃ اور حج وغیرہا عبادات وطاعات سے۔

میں نے کہا انما الاعمال الصالحة ھی من الاعراض و الافعال التی لاتقوم الا بذواتِ عباد اللہ الصالحین و لاتصدرُ الا عن ذواتھم بخلق اللہ تعالیٰ و کسبھم اذا کانت افعال الصالحین وسیلة الی اللہ تعالیٰ فکیف لاتکون ذوات الصالحین وسیلة الی اللہ تعالیٰ و قد قال سبحٰنہ و تعالیٰ : اولٰئک الذین یدعون یبتغون الیٰ ربھم الوسیلة ایھم اقرب ویرجون رحمتہٗ ویخافون عذابہ ط و الاعمال الصالحة لاتطلق علیھا قط انھا ایھم اقرب و مرجع ضمیر الغائب فی ھٰذہ الاٰیة الکریمة لیس الا الانبیاء و الملٰئکة علیھم الصلاة و السلام فمن ھو اقربھم الی اللہ تعالیٰ سِویٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم فھو وسیلة الانبیاءِ و الملٰئکة علیھم الصلاة و السلام الیٰ ربھم تبارک و تعالیٰ فنحن نؤمن

www.mazhareaalahazrat.com

بفضل اللہ تعالیٰ بجمیع آیاتہ و نقول یا اللہ و نقول یا رسول اللہ

نیک اعمال سب اعراض ہی ہیں اور یہ تمام افعال صالحہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی ذوات مقدسہ کے ساتھ قائم ہیں اوران ہی کی ذوات مبارکہ سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق اوران کے کسب سے صادر ہوتے ہیں تو جب صالحین نیکوکاروں کے افعال اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں وسیلہ ہیں تو ذوات صالحین کیونکر اللہ کے دربار میں وسیلہ نہ ہوں گے! اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا کہ وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اوراس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور نیک عملوں پر ہرگز یہ اطلاق نہیں کیا جاتا کہ ان میں سے کون سا زیادہ قریب ہے اور مرجع ضمیر جمع غائب کا اس آیت کریمہ میں صرف حضرات انبیائے کرام و ملائکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام ہیں تو ان حضرات کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا کون اقرب ہے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اور حضور والا ہی حضرات انبیائے کرام اور ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کے وسیلہ ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں پس ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تمام آیاتِ قرآنیہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم کہتے ہیں یا اللہ اور ہم کہتے ہیں یا رسول اللہ۔

کہنے لگے: **قل الصلاۃ و السلام علیک یارسول اللہ**۔ الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہو۔

میں نے کہا: **نحن نقول الصلاۃ و السلام علیک یارسول اللہ و علیٰ اٰلک یارسول اللہ و نحن نقول المدد یارسول اللہ و نقول الغیاث یارسول اللہ و نقول المستغاث یارسول اللہ و نقول اسألک الشفاعۃ یارسول اللہ**۔ کہ ہم الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک یارسول اللہ بھی کہتے ہیں اور المدد یارسول اللہ بھی کہتے ہیں اور الغیاث یارسول اللہ بھی کہتے ہیں اور المستغاث یارسول اللہ بھی کہتے ہیں اور یوں بھی کہتے کہ یارسول اللہ ہم آپ سے شفاعت کے طلب گار ہیں۔

لاجواب ہوکر خبثاء شور مچانے لگے۔ دکاندار بے چارہ سنی ہے مجھ سے کہنے لگا **الکلام فی السوق لا یفید**۔ یہ باتیں بازار میں فائدہ مند نہیں۔ اور روغن زیتون کی بوتل دکھا کر اس کی تعریف کرنے لگا۔ میں بھی اس کا منشا سمجھ کر اس سے روغن زیتون ہی کے متعلق گفتگو کرنے لگا۔ یہاں غرباء وعوام اکثر و بیشتر مسلمانان اہل سنت ہیں لیکن نئی نسل کو ہر مدرسے میں کتب وہابیہ کی جبراً تعلیم دی جارہی ہے۔ **و لا حول و لا قوۃ الا بالمولیٰ سبحٰنہ و تعالیٰ و ھو العلی العظیم**۔

آج سلطانِ نجدیہ مَلِکِ وہابیہ کی مکہ معظّمہ سے واپسی ہوگئی۔ طواف وداع کے وقت مطاف شریف کو طائفین و عاکفین وقائمین وراکعین وساجدین سے زبردستی قطعاً خالی کرالیا گیا۔ مکہ معظّمہ کی ساری تاریخ میں یہ واقعہ خود ہی اپنی نظیر ہے۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون**۔

عبید الرضا رضوی

www.mazhareaalahazrat.com

جدہ سے والا نامہ:

٧٨٦/٩٢ جان برادر اسد السنۃ وصاف الحبیب ابو الظفر محب الرضا حفظہ ربہ سبحٰنہ و تعالیٰ و ایانا دائما من شرور جمیع الحساد و العدی و من کل فتنۃٍ و بلا امین بحرمۃ حبیبہ المصطفیٰ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و ابنہ الغوث الاعظم و حزبہ الصلاۃ و السلام دائما ابدا من ربنا ولی الحمد و الرضا تبارک و تعالیٰ و جل و علا۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

دوشنبہ مبارکہ ۲۸ رمحرم ١٣٧١ھ کا دن گذار کر شب کو بعد نماز مغرب سرکار اعظم مدینہ طیبہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے روتے ہوئے آنسوؤں سے منہ دھوتے ہوئے بادلِ تپاں وسینۂ سوزاں رخصت ہوئے۔ پرسوں بعد مغرب بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بخیریت و عافیت جدے پہنچے۔اب یہاں سے امید ہے کہ یکشنبہ چہارم صفر المظفر ١٣٧١ھ مطابق ۴رنومبر ١٩٥١ء کو بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم محمدی جہاز پر روانہ ہوں گے جہاز میں سے انشاء المولیٰ تعالیٰ فشاء حبیبہٗ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم علمبردار سنیت کے نام تار دے دیا جائے گا۔مگر وہ مختصر ہوگا۔مفصل یہ خط ہے۔وہ صدر صاحب اور سیٹھ نور محمد رحمت صاحب سلمھم ربھم ایک زائد پاس خرید کر[١] بندرگاہ میں اندر ضرور تشریف لائیں تاکہ فقیر کو اور فقیر کے ساتھیوں سلمھم ربھم کو جہاز سے اُترنے اور کسٹم کے محکمے کو سامان کا معائنہ کرانے میں کچھ آسانی ہو۔امید ہے کہ تم گونڈل، پوربندر ومیرج وپیلی بھیت، کانپور کو ایک ایک اطلاعی مختصر کارڈ ضرور ضرور لکھ دو گے۔ نیز برادرم مولوی نور الحق قادری سکندر پور ضلع بستی وعزیزم محمد یوسف تاجر چرم نانپارہ ضلع بہرائچ شریف وعزیزی صدیق احمد صاحب قادری سلمھم ربھم وجملہ احباب اہل سنت وجملہ متعلقین ومحبین کو مختصر اطلاعیں لکھ دو گے کیونکہ ڈاک نکلنے کا وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔فقیر کو ہر ایک جگہ علیٰحدہ علیٰحدہ خط لکھنے کی فرصت نہیں۔

سرکارِ اعظم میں فقیر کو صرف ایک وقت کی نماز منفرداً پڑھنے کا اتفاق ہوا ورنہ تیرہ روز میں برابر ہر وقت کی نماز اپنے سنی بھائیوں کی جماعت کے ساتھ مسجد نبوی شریف ہی میں دھوم سے علی الاعلان ادا کی جاتی رہی۔ وللہ الحمد۔

واقعات کثیر ہیں بوقت ملاقات بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیان ہوں گے۔فقیر کا اور سب رفقاء سلمھم ربھم کا آپ سب سلمکم ربکم کو سلام مسنون۔

---

[١] ایک زائد پاس حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاجی منشی عبد الجبار صاحب حشمتی کے لئے منگوایا جن کا ذکر پچھلے صفحات میں گزرا۔تفصیلی واقعہ آگے آرہا ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

فقیر و دیگر جملہ رفقا سلمھم ربھم بعونہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بخیریت آرہے ہیں۔

فقط عبید الرضا رضوی یوم الخمیس غرہ صفر المظفر ۱۳۷۱ھ یکم نومبر ۱۹۵۱ء

۷۸۶/۹۲ از جدہ غرہ صفر یوم الخمیس ۱۳۷۱ھ

خراب حال کیا دل کو پُر ملال کیا — تمہارے کوچے سے رخصت نے کیا نہال کیا

الٰہی سن لوں طفیلِ رضا کہ مولیٰ نے — سگانِ کوچہ میں چہرہ مرا بحال کیا

اصلِ مراد حاضری اس پاک در کی ہے:

پچھلے صفحات میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جس جہاز سے سرکار مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے جارہے تھے اُسی جہاز میں مولوی منظور سنبھلی بھی اپنے حواری مواری مولویوں کے ساتھ موجود تھا۔ کسی نے آکر حضرت سے بتایا کہ منظور سنبھلی نے اپنی تقریر میں لوگوں سے کہا کہ مدینہ شریف اِس نیت سے جاؤ کہ مسجد نبوی میں چالیس وقت کی نماز ادا کرنی ہے، حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کی نیت سے مت جاؤ۔ اتنا سننا تھا کہ عرشے پر تشریف لے گئے، خطبہ وغیرہ کے بعد سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نعتیہ دیوان کے مبارک شعر

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو — کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

کو موضوعِ سخن بنایا اور عظمت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، فضائلِ حاضریٔ بارگاہِ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نیز ردِّ وہابیہ دیابنہ پر بیانات شروع فرمائے بلکہ منظور سنبھلی کا نام لے لے کر رد فرمایا مگر منظور اور اُس کے ساتھی مولویوں کو ذرا بھی کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوسکی۔ ؎

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا — شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

خود فرماتے ہیں ؎

کیوں دبیں، کس سے دبیں، جو ہیں ترے در کے غلام — غوثِ اعظم کی حفاظت میں ہے بندہ تیرا

اور ثابت فرمایا کہ سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان حق اور سچ ہے کہ

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے — اصلِ مراد حاضری اس پاک در کی ہے

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ — لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

www.mazhareaalahazrat.com

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں — اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے
غایت و علت سبب بہرِ جہاں تم ہو سب — تم سے بَنا تم بِنا تم پہ کروروں درود

منظور بھاگ کھڑا ہوا:

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی شریف میں منظور کو دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ منظور کو پکڑ لاؤ۔ حضرت کے مریدین گئے اور اُس کو پکڑ کر کھینچا اور کہا چلو ہمارے پیر صاحب بلا رہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا منظور! یہاں کیا کرنے آئے ہو؟ کسی سے ملنا ہے؟ کہا نہیں۔ فرمایا کیا کچھ خریدنے آئے ہو؟ کہا نہیں۔ فرمایا پھر کیا کرنے آئے ہو؟ راستے بھر تو کہتے رہے کہ مکہ شریف چلو، مکہ شریف چلو۔ وہ دیکھتے ہی گھبرا گیا اور سوال سُن کر تھوڑی دیر تک سکتے میں رہا۔ پھر بولا مسجد نبوی میں چالیس وقت کی نماز ادا کرنے کے لئے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ منظور! کیا کہہ رہے ہو یہ تو تمہارے مذہب میں شرک ہے۔ مسجد تو اللہ کی ہے یہ مسجد نبوی کیسے؟ پھر فرمایا مسجدیں تو کئی ہیں پھر اسی مسجد میں کیوں آئے ہو؟ تو منظور نے جواب دیا کہ اِس مسجد میں ایک رکعت پڑھنے میں پچاس ہزار رکعت پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ منظور! ذرا غور تو کر کہ مسجدیں اور بھی ہیں مگر اُن مسجدوں میں ایک رکعت پڑھنے میں ایک رکعت کا ہی ثواب ملتا ہے مگر یہاں پچاس ہزار گُنا زائد کیوں؟ اس لئے کہ اِس مسجد کو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے قدم ناز سے نسبت ہوگئی۔ جب قدم ناز سے نسبت ہو جائے تو یہ عالم ہو جائے تو پھر جس گنبد خضریٰ میں مالک و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بنفس نفیس آرام فرما ہیں اُس گنبد خضریٰ کی عظمتوں کا کیا عالم ہوگا۔ پھر حضرت نے منظور کو پکڑ کر کھینچا اور گنبد خضریٰ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ چل بارگاہِ رسول علیٰ صاحبہا وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم میں توبہ کرلے۔ اُس نے اپنے آپ کو چھڑاتے ہوئے کہا کہ آپ بھی حق پر میں بھی حق پر۔ (معاذ اللہ) حضرت نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہے۔

حج وزیارت حرمین شریفین سے ہند میں تشریف آوری
اور بمبئی میں شاندار استقبال وجلوس

۱۱ر صفر المظفر ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۱ر نومبر ۱۹۵۱ء روز یکشنبہ کو صبح ۹ ربجے بیلاڈ پیئر گودی پر ہزاروں سنی مسلمان بھائی حضرت کے استقبال و زیارت کو جمع تھے۔ دس بجے کے بعد حضرت بابرکت کسٹم سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے۔ سنیوں نے مسرت میں اللہ اکبر و یارسول اللہ کے نعرے بلند کئے۔ فلک شگاف نعرے بلند ہو رہے تھے۔ وہابیوں کے دِل دہل

www.mazhareaalahazrat.com

رہے تھے۔ ہار، گلدستے پیش کئے گئے۔ اس وقت سنیوں کی فرحت ومسرت کی شان دیکھنے کے لائق تھی۔ بعدہٗ حسب اعلان کرافورڈ مارکیٹ سے جلوس مرتب ہوا اور انجمن تبلیغ صداقت کی قیادت میں وہاں سے یہ جلوس بڑی شان وشوکت سے مسلم محلوں سے گذرتا ہوا ہزاروں سنی مسلمانوں کے مجمع کے ساتھ نعرہائے تکبیر ورسالت بلند کرتا اور حضرت شیر بیشۂ سنت زندہ باد وانجمن تبلیغ صداقت زندہ باد کے نعروں کے ساتھ راستہ بھر پھول، ہار پیش کرتا ہوا سنی بڑی مسجد مدنپورہ پر آکر ختم ہوا۔ شب میں بعد عشا مدنپورہ گھیلا بائی اسٹریٹ نمبر ۱ر میں جلسۂ تہنیت منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً پندرہ ہزار کا عظیم الشان مجمع ہوا۔ گھیلا بائی اسٹریٹ کی تینوں گلیاں حاضرین سے بھری ہوئی تھیں۔

وہابی کونوں میں دُبکے ہوئے تھے۔ جنہوں نے ہندوستان بھر میں شور کر رکھا تھا کہ مولٰینا حشمت علی خان صاحب کو مکہ میں گرفتار کر کے گولی ماردی گئی اور ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آئے ہیں۔ اور ان سنیوں کی مسرت وخوشی کا عجیب عالم تھا جو وہابیہ کے پروپیگنڈے کی بناء پر حضرت کا تیجہ اور دسواں اور بیسواں کر چکے تھے۔ آج حضرت کا دیدار بھی کر رہے تھے اور بیان بھی سن رہے تھے۔ بمبئی میں اس موقع پر تہنیت کے چار جلسے ہوئے اور چاروں میں حضرت نے اپنے نورانی عرفانی ایمانی بیانات سے مسلمانانِ اہل سنت کے ایمانوں کو تازہ اور قلوب کو منور فرمایا۔

مظہر اعلیٰ حضرت Mazhar-e-Aala Hazrat

مظہریت کے جلوے:

سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مظہریت کا جلوہ بھی ملاحظہ فرماتے ہوئے چلیں جو حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی حیاتِ مبارکی میں پیش آیا جس کو سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے واقعۂ مبارکہ کا مظہر ہونا تحریر فرمایا ہے۔ جیسا کہ الملفوظ شریف میں تحریر ہے:

''وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ کو بفضلہٖ تعالیٰ جب شدید ذلتیں اور ناکامیاں ہوئیں المرجفون فی المدینہ کی وراثت سے یہاں یہ اُڑا رکھی تھی کہ معاذ اللہ فلاں قید ہو گیا۔ بمبئی آکر یہ خبر سُنی احباب نے مجلس بیان منعقد کی اور چاہا کہ اس نسبت کچھ کہہ دیا جائے واحد قہار نے اُن کا کذب خود ہی سب پر روشن فرمادیا تھا مجھے کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہاں اتنا ہوا یہ آیۂ کریمہ انا فتحنا لک فتحاً مبیناگا بیان کیا اور اُس میں فتح مکہ مکرمہ اور اُس سے پہلے صلح حُدیبیہ کی حدیث ذکر کی اُس میں کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں قیام فرما کر امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو مکہ معظّمہ بھیجا۔ یہاں اُنھیں دیر لگی کافروں نے اُڑادیا کہ وہ مکہ میں قید کر لئے گئے۔ میرے آنے سے پہلے ہی اطراف کے لوگوں نے مولٰینا عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو استفسار واقعات کے خطوط لکھے جس کے جواب اُنھوں نے وہ دیئے کہ سُنیوں کا دل باغ باغ ہو گیا اور وہابیوں کا کلیجہ داغ داغ والحمدللہ رب العٰلمین۔ اُن میں سے بعض جواب میرے دیکھنے میں آئے جن میں

www.mazhareaalahazrat.com

فرمایا ہے کہ یہ خبیث کذابوں کا کذب خبیث ہے اُس کو تو مکہ معظّمہ میں وہ اعزاز ملا جو کسی کو نصیب نہیں ہوتا‘‘۔

اسی طرح سے سیدنا سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مظہرِ اتم حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق وہابیۂ کذابیہ نے بے سر وپا افواہیں پھیلائیں۔ ملاحظہ ہو!

حضرت کے متعلق وہابیہ کی بے سر و پا افواہیں

وہابیوں کی غلط اور بے سر و پا افواہیں حضرت کے متعلق آج کوئی نئی بات نہیں۔ سنی بھائیوں کو خوب معلوم ہے کہ وہابیوں نے حضرت شیر بیشۂ سنت کے خلاف ایک بار نہیں بار ہا غلط افواہیں اُڑائیں۔ اور سنیوں کو دھوکے دے کر پریشان کیا۔ تین مشہور موقعے تو اپنے سنی بھائیوں کو میں یاد دلاتا ہوں۔

اول: ۱۳۷۱ھ اس حج کے موقع پر۔

دوم: ۱۳۷۸ھ میں دوسری بار حاضری حرمین شریفین کے موقع پر۔

سوم: ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ جب کہ علیل تھے۔ مگر طبیعت روبصحت تھی۔ اور وہابی اخباروں نے خاص کر جمعیۃ وہابیہ دہلی کے آرگن و ذمہ دار ’’الجمعیۃ‘‘ نے حضرت کا انتقال چھاپ دیا۔ اور واقعہ تو یہ ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کو جھوٹا مانیں (دیکھو فوٹو فتوائے گنگوہی اور جہد المقل حصہ اول ص ۷۷) اور رسولوں نبیوں کو جھوٹا مانیں (دیکھو تصفیۃ العقائد نانوتوی) وہ خود کب سچ بول سکتے ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

خدا ہر سنی کو اُن کے شرّ و مکر و فریب سے محفوظ رکھے آمین۔

آستانۂ عالیہ قدسیہ رضویہ پر حضرت کی حاضری
اور بریلی شریف میں شاندار استقبال وجلوس

حضرت نے حضور پرنور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے آستانۂ عالیہ پر حاضری کا ارادہ فرمایا اور بمبئی سے بریلی شریف روانگی ہوئی۔ بریلی شریف کے برادران اہل سنت نے بڑی شان سے حضرت کا استقبال کیا اور بریلی سٹی اسٹیشن سے شاندار جلوس کے ساتھ نعت شریف پڑھتے ہوئے حضرت کو آستانۂ رضویہ تک لے گئے اور پھر تہنیت کے اجلاس منعقد ہوئے۔ جس میں حضرت کے مبارک وایمان افروز، وہابیت سوز بیانات ہوئے۔

www.mazhareaalahazrat.com

بزم قادری رضوی کا کانپور سینٹرل ریلوے اسٹیشن سے کرنیل گنج تک شاندار جلوس

بریلی شریف کے بعد کانپور کے احباب کی درخواست پر حضرت کانپور تشریف لے گئے۔ وہاں بزم قادری رضوی کے اہتمام میں حضرت کا بہت شاندار استقبال کیا گیا۔ اور شہر میں حضرت کا جلوس نکالا گیا۔ بزریہ کرنیل گنج کے چوک میں جلسۂ تہنیت ہوا اور حضرت نے سنیت افروز نجدیت و وہابیت سوز بیان فرمایا۔ بددینوں کے منہ کالے ہوئے۔ اور سنیوں کے چہرے اُجالے ہوئے۔ بزریہ کے جلسہ میں لوگوں نے اتنا عظیم الشان مجمع پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

پیلی بھیت شریف میں شاندار استقبال

پیلی بھیت شریف کے سنی مسلمانوں نے تو بڑی تیاری کی تھی۔ اسٹیشن پر شاندار استقبال کیا اور جلوس کے ساتھ حضرت کو دولت سرا تک لے گئے۔ حضرت کے دولت کدے پر اس وقت محفل میلاد منعقد ہوئی اور خود حضرت نے بیان فرمایا۔ صلاۃ و سلام و دعا کے بعد حاضرین کو زمزم شریف اور مدینہ طیبہ کی کھجوریں تقسیم کی گئیں۔ والحمد للہ رب العلمین۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

مظہر اعلیٰ حضرت
Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

دوسری مرتبہ

حاضریٔ

حرمین شریفین

۱۳۷۷ھ ۱۹۵۸ء

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

۱۳۷۷ھ میں دوسری بار حرمین شریفین کی حاضری کے شرف سے مشرف ہوئے۔ آخری جہاز کے ذریعہ بمبئی سے روانگی ہوئی۔ سنی مسلمانوں نے بڑی شان سے جہاز تک پہنچا کر الوداعی سلام عرض کیا۔ اس سفر میں مولٰینا الحاج حکیم صوفی حیات علی صاحب قادری رضوی حشمتی بھاؤپوری و جناب صوفی حاجی خاموش شاہ بابا صاحب بلبٔی بزرگ گونڈہ و حاجی ایوب صاحب رضوی گونڈل و حاجی عبداللطیف صاحب قادری رضوی لاری والے، حاجی نبی بخش صاحب قادری رضوی پیلی بھیتی تمباکو والے، حاجی امام بخش صاحب قادری رضوی کانپوری وغیرہم [۱] بہت سے احباب حضرت کے ہمرکاب تھے۔ اس مبارک سفر کا صرف ایک والا نامہ فقیر کے پاس ہے جو درج کر رہا ہوں۔

سرزمین حرم سے حضرت کا والا نامہ:

۷۸۶/۹۲ جان برادر ابوالظفر محب الرضا کان لکم و لنا فی الدارین من ربنا سبحٰنہ و تعالیٰ و من حبیبہ علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ و السلام احمدُ رضا اٰمین بحرمۃ حبیبہ المصطفیٰ علیہ و علیٰ اٰلہ و صحبہٖ و ابنہ الغوث الاعظم و حزبہٖ و علیٰ مرشدنا مجدد ملتہٖ و علینا و علیٰ جمیع اھل سنتہٖ الصلاۃ و السلام دائماً ابداً۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

ایک خط عدن سے لکھا پھر ایک خط ۷/ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۷ھ کو مکہ معظّمہ سے لکھا۔ پھر ایک خط سید العلماء حضرت مولانا سید آل مصطفیٰ میاں صاحب قبلہ [۲] کے ہاتھ بھیجا مگر تمہاری طرف سے کسی خط کا جواب نہیں ملا۔

علمبردار سنیت عالم اصحاب المیمنہ الحاج ابوبکر صاحب بارک المولیٰ تعالیٰ فی دینہٖ و دنیاہ سے معلوم ہوا کہ تم کو اور تمہارے رفقائے اہل سنت سلمکم ربکم کو مقدمہ میں عظیم فتح مبین حاصل ہوئی اور اپیل قطعاً و یکسر خارج و مردود کر دی گئی۔ [۳] فلوجہ ربنا الکریم الحمد و علیٰ حبیبہٖ و علیٰ اٰلہ الصلاۃ و السلام مگر نہ تو تم نے اس کی کوئی اطلاع لکھی نہ حضرت سید العلماء دام ظلہم العالی بھی باوصف وعدۂ قطعیہ حتمیہ کوئی تار یا خط (کسی مشغولی یا مجبوری کے سبب) روانہ فرما سکے۔

---

[۱]: حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے سفر حج کے اکثر رفقائے کرام انتقال فرما گئے۔ اس میں کے آخری رفیق سفر حضرت الحاج صوفی حیات علی صاحب قادری رضوی نے طویل عمر پائی۔ اور گذشتہ سال ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

[۲] حضرت سید العلماء علیہ الرحمۃ والرضون بھی اسی سال حج و زیارت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ منصور رضوی۔

[۳] سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے مقدمہ میں (جس کا ذکر گذشتہ صفحات میں ہوا) سشن کورٹ میں وہابیوں دیوبندیوں کو شرمناک شکست ہوئی تو پھر بمبئی ہائی کورٹ میں وہابیہ دیوبندیہ نے اپیل کی۔ ہائی کورٹ میں بھی بزرگوں کے کرم سے اہل سنت و جماعت کو ہی کامیابی و کامرانی حاصل ہوئی۔ حضرت شیر بیشۂ سنت اس وقت سفر حج و زیارت میں تھے۔ وہاں حضرت کو اطلاع ملی اسی کا ذکر اس خط میں فرمایا ہے۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

پچیس نجدی ملاؤں سے مناظرہ:

میرے متعلق وہابیوں نے پروپیگنڈہ کیا ہوگا لیکن پریشان نہ ہونا۔ پچیس نجدی ملاؤں سے حکومت نجدیہ کے قائم کردہ مرکز هيئة الامر بالمنكر و النهى عن المعروف میں تقریباً ڈھائی گھنٹے زبردست مباحثہ ومناظرہ ہوا۔ جس کا خاتمہ رئیس الهیئة کے اس جملہ پر ہوا کہ ''سامحونا فقد كلفناكم'' یعنی ہمیں معافی دیجئے یقیناً ہم نے آپ کو بہت تکلیف دی اور خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضور سیدنا الامام الاعظم وسیدنا الغوث الاعظم و حضور معینا الاعظم ومرشدنا المجد دالاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم وارضاہم عنا بہم فی الدارین کے صدقہ میں اس گناہ گار سگِ بارگاہِ حنفی و قادری رضوی کو عظیم فتح مبین عطا فرمائی اور گورنمنٹ کی جانب سے بذریعۂ ہوائی جہاز سرکارِ دوجہاں صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مدینہ طیبہ بلالیا۔ فلوجه ربنا الكريم الحمد و علىٰ حبيبه و علىٰ اله الصلاة و السلام۔[۱]

سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ نبیٔ اکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عتبہ بوسی کا شرف سولہ دن [۲] حاصل کر کے گذشتہ بدھ کے دن جدہ آیا ہوں۔ کل ۲۰ رمحرم الحرام ۱۳۷۸ھ ۱۲ راگست ۱۹۵۸ء کو امید ہے کہ سعودی جہاز سے بمبئی کے لئے بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم روانہ ہوں گا۔ سقوطرے سے آگے بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پہنچ کر۔۔۔۔۔۔۔۔کے پتے پر تار دوں گا۔ یاد رہے تو مصلیان اہل سنت کو بعد مغرب سلام کہہ دینا۔

نورِ چشمی۔۔۔سلمها ربها و عافاها و شفاها شفاءً تاماً کاملاً اور اس کی والدہ سلمها ربها و عافاها و شفاها شفاءً تاماً کاملاً کو قرۃ العین خاتون سلمہا ربہا نور بصر محمد اشبال الرضا خاں، لخت جگر محمد قمر الرضا خان سلمهما ربهما کو سلام ودعا۔ ہوسکے تو کانپور و پیلی بھیت کو ایک مختصر خیریت نامہ تسلی وتشفی کے لئے ضرور لکھ دو۔ اگر تم میرے ساتھ بمبئی سے مع اہل وعیال سلمہم ربہم بریلی شریف، پیلی بھیت شریف بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چلو (کہ میرے خیال میں ضروری ہے) فبہا ورنہ فرزندم مولانا محمد مشاہد رضا خان سلمہٗ ربہٗ کو میرے ہمراہ چلنے کے لئے لکھ دو کہ وہ ۲۰ راگست ۱۹۵۸ء چہارشنبہ کو بمبئی پہنچ جائیں اور نورنگا ہم مولوی محمد شمس اللہ سلمہٗ ربہٗ [۳] گھر کے انتظامات دیکھنے کے

[۱] قدرے تفصیل آگے آرہی ہے۔ نیز حضرت کے ۵۰ ررفقائے کرام بھی اسی ہوائی جہاز سے مدینہ طیبہ پہنچے۔

[۲] حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیضان کہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۰۱۸ء میں حضور شیر ہندوستان دامت برکاتہم العالیہ کی معیت میں تمام اہلِ خانہ کو بشمول مخدومہ معظمہ عابدہ زاہدہ عاشقہ عارفہ باجی صاحبہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہا سولہ دن کی حاضریٔ بارگاہِ پاک علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم نصیب ہوئی۔

[۳] حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے منجھلے داماد ہیں۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

لئے وہیں رہیں۔

بشیر بھائی نان والے، سوداگر غلام نبی صاحب، منشی نور محمد، ملا محمد عباس، حاجی انوار الحق صاحب، حاجی (غلام) مصطفیٰ صاحب، ابراہیم سیٹھ لکڑے والے، بقر عیدی بھائی، طفیل بھاؤپوری، عبداللہ بھائی، محمد ظہور بھائی، بابا لعل محمد عبدالغفور، صدر صاحب، حاجی طیب صاحب، عباسی صاحب، عاصم صاحب، احمد علی بھائی، حاجی محمد صدیق، محمد ریاض، شاء الحمید وغیرہم احباب و برادران اہل سنت سلمہم ربہم میں سے جس کسی سے ملاقات کے وقت یاد رہے تو سلام مسنون کہہ دینا۔ حضرت مولانا سید آل مصطفیٰ میاں صاحب کی خدمت میں بھی سلام پیش کر دینا۔ والسلام مع الدعاء۔

فقیر عبید الرضا غفرلہ

۱۹ / محرم الحرام ۱۳۷۸ھ سہ شنبہ ۱۱ / اگست ۱۹۵۸ء

کمرہ نمبر ۲۵؛ مدینۃ الحجاج معرفت عبداللہ حسن رفیع وکیل جدہ۔ عرب

چنانچہ تار آیا۔ اور ۱۹ / اگست ۱۹۵۸ء سہ شنبہ کو سعودی جہاز سے حضرت بمبئی تشریف لائے۔ سنی بھائی صبح ہی سے اپنے دینی پیشوا کی زیارت اور استقبال کے لئے پھول، گجرے، گلدستے لئے حاضر تھے۔ چونکہ وہابیوں اور وہابی اخباروں نے حضرت کی گرفتاری اور قتل کی بے پر کی افواہیں اُڑا رکھی تھیں اس لئے وہابی دیوبندی بھی حضرت کو دیکھنے آئے ہوئے تھے۔ اخبارات کے رپورٹر بھی خصوصیت کے ساتھ حضرت کے منتظر تھے۔

دس بجے دن میں حضرت کسٹم ہاؤس سے باہر تشریف لائے تو سنیوں نے حضرت کو حلقہ میں لے لیا۔ اور مسرت میں فلک بوس نعرہ ہائے تکبیر و رسالت بلند کئے اور بے شمار گجرے پھول پیش کئے۔ مستانہ وار دست بوسی اور قدم بوسی کا سلسلہ جاری رہا، مبارکبادیاں پیش کی گئیں۔ اب رپورٹروں نے بیان لینا چاہا تو سنی احباب نے طے کیا کہ اوپر کے ہال میں تشریف رکھیں۔ وہاں چائے پان بھی ہو جائے اور اخباری رپورٹروں کو بیان بھی دے دیا جائے۔ چنانچہ بالائی کمرہ (ہال) میں تشریف فرما ہوئے۔ اور رپورٹروں کے سوالات کے مختصر جوابات لکھوائے۔ احباب نے اسی جگہ رات کے اجلاس میں حضرت کے بیان کا اعلان کیا۔ اور چائے پان کے بعد سنی بڑی مسجد مدنپورہ تشریف لائے اور مسجد کے سامنے میاں محمد شیخ صاحب کے مکان پر قیام ہوا۔ شب میں بعد نماز عشاء سنی بڑی مسجد مدنپورہ میں حضرت کا نورانی، عرفانی، ایمانی بیان ہوا۔ حاضرین و سامعین سے مسجد اندر، باہر، نیچے اور اوپر کا حصہ اور آس پاس کی سڑکیں بھری ہوئی تھیں۔ حضرت کا ایمان افروز بیان ہوا۔ مسلمانان اہل سنت کی طرف سے گلپوشی ہوئی۔ صلاۃ و سلام و دعا پر اختتام ہوا۔

اس کے بعد حضرت کے چھ ''۶'' بیانات اور ہوئے۔ سنی بھائیوں نے فرمائش کر کے مکہ معظمہ میں آپ کی نجدی

www.mazhareaalahazrat.com

ملّاؤں سے بحث ومناظرہ اور آپ کی نجدی قاضی کے سامنے اہل سنت و جماعت کے مسلک حق کی وضاحت کے واقعات اور پھر نجدی قاضی کے معافی مانگنے کے واقعات سُنے ۔[۱]

۲۸/اگست جمعہ مبارکہ کو رات میں ایکسپریس سے روانگی ہوئی اور ۳۰/اگست اتوار کو کانپور پہنچے۔ اسٹیشن پر سنی احباب کا مجمع تھا۔ احباب اہل سنت حضرت کو دیکھتے ہی وارفتگی میں آگے بڑھے اور حلقے میں حضرت کو لے کر دست بوسی اور قدم بوسی کے شرف سے مشرف ہوئے۔ پھر اسٹیشن سے عظیم الشان جلوس بزم قادری رضوی کے زیر اہتمام نکلا۔ جو قیام گاہ پر جا کر صلاۃ وسلام پر ختم ہوا۔ شب میں چوک بزریہ کرنیل گنج میں حضرت کا مبارک بیان ہوا۔ جس میں تقریباً دس ہزار کا مجمع تھا۔ اس کے بعد دوسرے روز بابو پوروہ میں بزم رضوی حشمتی کا جلسہ بہت بڑے میدان میں ہوا۔ اور حضرت کا بیان مبارک ہوا اور یہاں سے پیلی بھیت روانہ ہوئے۔

پیلی بھیت میں تشریف آوری:

احباب اہلسنت نے پیلی بھیت ریلوے اسٹیشن پر حضرت کا شاندار استقبال کیا اور جلوس کے ساتھ دولت خانہ پر پہنچے وہاں میلاد شریف ہوا۔ اور خود حضرت نے تبرکاً بیان فرمایا۔ آبِ زمزم شریف اور مدینہ منورہ کی کھجوریں حاضرین میں تقسیم ہوئیں۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

بریلی شریف حاضری:

پیلی بھیت میں ایک روز قیام کے بعد عرس قادری رضوی میں بریلی شریف حاضری ہوئی اور عرس شریف کے اجلاس میں حضرت نے اپنے سفر حج وزیارت کے تمام واقعات، نجدی قاضی سے بحث کے واقعات تفصیل سے بیان فرمائے۔ آستانۂ قدسیہ اور حضور مرشد برحق مجدد اعظم دین وملت تاجدار اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا مواجہہ اور خصوصی فیضان اور مظہر اعلیٰ حضرت وولدِ مرافق اعلیٰ حضرت کی زبان سے سنیت افروز وہابیت سوز بیان، کیا کہوں کہ کیا سماں تھا۔ درگاہ شریف ومسجد رضا اور آس پاس کی گلیاں، سڑکیں حاضرین سے بھری ہوئی تھیں۔ اور ہر ایک سراپا گوش بنا ہوا تھا۔ سبحٰن اللہ ومرحبا واحسنت اور اللہ اکبر ویارسول اللہ کے نعروں کی صدائیں بلند تھیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بلاری (کرناٹک) تشریف آوری

اسی سال ۱۳۷۸ھ ماہ مبارک ربیع الاول شریف میں آپ سنیوں کی دعوت پر بارہ روز جشن میلاد مبارک کے

[۱] سفر حرمین شریفین کے مزید واقعات اگلے صفحات میں آ رہے ہیں۔

www.mazhareaalahazrat.com

پروگرام پر بلّاری (کرناٹک) تشریف لے گئے اور بارہ روز مسلسل ایمان افروز بیانات ہوئے۔ اسی سفر میں وکیل نذیر احمد صاحب وحکیم عبدالستار صاحب قادری رضوی کی دعوت پر ادونی (آندھرا پردیش) بھی تشریف لائے اور وہاں بھی حضرت کا بیان ہوا۔

رائے چور کرناٹک میں جلوہ افروزی:

حضرت مولٰینا مولوی صوفی پیر سید چندا حسینی صاحب قبلہ قادری چشتی اشرفی مدظلہم العالی زیب سجادہ آستانۂ شمسیہ اشرفیہ رائے چور نے بلاری میں حضرت کو رائے چور آنے کی دعوت دی اور اصرار فرمایا۔ حضرت نے منظور فرمایا اور بلاری کے پروگرام کے بعد حضرت رائے چور جلوہ فرما ہوئے۔ اسٹیشن پر بڑا شاندار پرتپاک استقبال ہوا۔ اور اتنی گل پوشی ہوئی کہ حضرت کا چہرہ پھولوں سے چھپنے لگا۔ پھر ہار اُتارے گئے۔ دوبارہ دیگر حضرات نے گل پوشی کی حضرت سجادہ نشین مدظلہم العالی کے دولت خانہ پر ہی حضرت کا قیام ہوا اور شب میں بڑے عظیم الشان مجمع میں حضرت کا ایمان افروز خطاب ہوا اور اجلاس عام میں حضرت بابرکت صاحب سجادہ آستانہ شمسیہ مدظلہم العالی[۱] کی طرف سے حسب ذیل سپاس نامہ پیش کیا گیا جو نذر قارئین کر رہا ہوں۔

رہبر دیں پیشوائے سنیاں حشمت علی　　آگئے وہ شیر حق اپنے یہاں حشمت علی
اسوۂ فاروق اعظم مظہر احمد رضا　　حشمتِ شیر خداوندِ جہاں حشمت علی
حامئ اسلام و سنت ہند میں بعد رضا　　کاسرِ ہر کفر و بدعت بے گماں حشمت علی
تقویت پاتی ہے سنت بدعت اخبث فنا　　ضوفگن باطل شکن تیرا بیاں حشمت علی
آسمانِ سنیت پر ہیں نمایاں مثلِ خور　　اپنوں میں اور غیروں میں بھی بے گماں حشمت علی
ہے گلِ صد برگ جس میں کوئی اخفا ہی نہیں　　بوستانِ سنیت میں دلستاں حشمت علی
ہے وہ مشہور زمانہ طول و عرض ہند میں　　عالمانِ دینِ حق ہیں بے گماں حشمت علی
اہل سنت پر توجہ تیری جو مبذول ہے　　آشکارا ہے عیاں راچہ بیاں حشمت علی

[۱] حضرت اعلیٰ درجت بالا منزلت شیخ طریقت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت علامہ الحاج سید چندا حسینی صاحب قبلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ شمسیہ جن کا چند سال پیشتر وصال اقدس ہوا حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صحیح النسب سادات کرام میں اور حضرت سیدنا مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا مزار مبارک کچھوچھہ مقدسہ میں فیض بخشِ عام وخاص ہے ان کے خلیفہ حضرت سیدنا سرکار شمس عالم حسینی قطب رائچوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں ہیں۔ حضرت شیر بیشۂ سنت و حضرت محبوبِ ملت علیہما الرحمہ سے خاص محبت فرماتے تھے اور اسی نسبت سے میرے حال پر حضرت ممدوح گرامی کا بڑا کرم تھا۔ مولائے کریم ان تمام بزرگوں کے فیوض وبرکات ہمیں اور آپ سب کو نصیب فرمائے۔ آمین۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

نجد کے سب بھیڑیئے مکے میں اے وہ شیر حق
بھاگے تیرے آگے سے قطرہ زناں حشمت علی

تیرے بھائی حامئ حق جو رضا کے ہیں محب [۱]
وہ رہیں با فتح و نصرت ہر زماں حشمت علی

ہو مبارک سنیو! از فضل اللہ و نبی
جلوۂ زیبائے حقانی آں حشمت علی

وہ تمنا اپنی جو برسوں کی تھی پوری ہوئی
آپ کے آنے سے ہے وہ مہرباں حشمت علی

صدقِ دل سے شکریہ اس کا ادا کرتے ہیں
نائب غوث الوریٰ اے عالی شاں حشمت علی

نذرِ والا کے لئے صدقِ محبت کا یہ ہار
لائے ہیں کیجیے قبول ہم سنیاں حشمت علی

ہے دعا صوفیؔ کی یہ فضلِ خدا سے بار بار
جلوہ پھر ہوتا رہے تیرا یہاں حشمت علی [۲]

گجرات میں تقریری پروگرام:

کرناٹک سے واپسی کے بعد گجرات کے مختلف مقامات، سورت، بڑودہ، بورسد، پٹیلاد، ہمت نگر کے تقریری پروگرام پر حضرت تشریف لے گئے۔ اور اسی سفر میں احمد آباد کے مناظرے کی آپ کو دعوت ملی۔

[۱] حضرت محبوبِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان مراد ہیں۔ جن کا تخلص مُحِبّ ہے۔

[۲] اس منقبت کے ایک ایک شعر سے حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا حضرت شیر بیشۂ سنت و حضرت محبوبِ ملت سے جس قلبی تعلق و خلوص و محبت کا اظہار ہو رہا ہے وہ قارئین سے مخفی نہیں۔ میں جب جب تقریری سلسلے میں رائے چور گیا حضرت علیہ الرحمہ کرم فرماتے رہے۔ دعاؤں سے نوازا، نصیحتوں سے سرفراز فرمایا۔ مولائے کریم حضرت کے جملہ شاہزادگان کو سلامت با کرامت فرمائے۔ مسلک اہل سنت کی اشاعت و ترویج کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو بھی یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

حضور مظہر اعلیٰ حضرت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مظہر اعلیٰ حضرت
Mazhar-e-Aala Hazrat

اور

جرأت وہمت

www.mazhareaalahazrat.com

گورنمنٹِ برطانیہ کے ایوان میں شیرانہ للکار:

بمبئی میں سبھا منڈپ کے معاملے میں حضرت شیر بیشۂ سنت سے فتویٰ طلب کیا گیا۔ حضرت نے جواب لکھ کر بھیج دیا۔ پھر حضرت کو بمبئی بلایا گیا۔ تشریف لائے اور جب وہاں کے حکام رس مالداروں نے عرض کی کہ بمبئی کے مسلمان آپ کے قبضہ میں ہیں، آپ کی بات مانتے ہیں لہٰذا آپ صرف ایک تقریر برٹش کی حمایت میں کر دیں۔ اور پچاس ہزار روپیہ سامنے رکھتے ہوئے عرض کیا کہ یہ پچاس ہزار روپے آپ کی نذر ہے۔ حضرت نے نوٹوں کا وہ بنڈل ان کی طرف پھینکتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ آپ لوگ چلے جائیں۔ کیا آپ میرے دین و ایمان کو خریدنے آئے ہیں؟ اور فوراً اپنا سامان لے کر جناب حاجی اسمٰعیل صدیق صاحب کے گھر پر آ گئے۔ اور دوسرے روز بمبئی سے گونڈل روانہ ہو گئے۔ مگر دین و ایمان کے خلاف صرف ایک تقریر کر کے پچاس ہزار روپیہ لینا پسند نہ کیا۔ یہ ہیں حضور پُرنور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مظہر اتم، روحانی فرزند اور ولد مرافق غیظ المنافق حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

انہیں ایام کا ایک خط اس جگہ نقل کیا جا رہا ہے جس میں مذکورہ واقعہ کا تذکرہ تحریر ہے، آپ کا یہ مبارک خط جہاں حمیت دین و مذہب، خیر خواہیٔ قوم و ملت کے جذبات سے معمور نظر آتا ہے وہیں آپ کی ذاتی زندگی کی عکاسی بھی کرتا ہے، جو اگر ایک طرف عفو و درگذر، حلم و مروت کی تعبیر ہے تو دوسری طرف الحب للہ و لرسولہ و البغض للہ ولرسولہ کی ایک ایمان افروز تفسیر بھی ہے۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

صبر و رضا کے جذبات سے معمور ایک دردمندانہ مکتوب گرامی:

جانِ برادر مشکور حسن خاں قادری برکاتی قاسمی سلمۂ ربہٗ تعالیٰ و ایانا من شر کل غبی و غوی آمین۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

بحمدہٖ تعالیٰ بخیریت اور تم سب لوگوں کیلئے طالب خیریت ہوں۔ آپکا عتاب نامہ پہنچا آنکھوں سے لگایا کلیجے پر رکھا۔ بیشک میں اپنے گناہوں کے سبب اسی قابل ہوں کہ کوئی شخص مجھ سے راضی نہ رہے، میری سیاہکاریاں حد سے بڑھ گئیں، میرے معاصی نے مجھ کو زمین کے اوپر رہنے اور آسمان کے سایہ میں بسنے کے لائق بھی نہ رکھا۔ و حسبنا ربنا و نعم الوکیل۔ خدا و رسول جل جلالہٗ و علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے حضور میں اپنے تمام معاصی سے توبہ کرتا ہوں خدا و رسول جل جلالہٗ و علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ والسلام میری توبہ قبول فرما کر اوس پر مجھ کو استقامت بخشیں اور آپ کے دل کو نرم کر کے اس میں مجھ گناہگار کی محبت پیدا فرما کر آپکو مجھ سیاہکار سے راضی کر دیں۔ آمین بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم و بحرمۃ سندنا الامام الاعظم و بحرمۃ معیننا الاعظم و بحرمۃ مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم و عنا

www.mazhareaalahazrat.com

بھم یا ارحم الراحمین۔ آپنے لکھا ہے کہ تم دونوں نے قلیوں کا کام کیا تھا جو دس روپے نصیب ہوئے۔ جی ہاں قلیوں کا کام بھی کرنے کو مل جاتا تو کچھ نہ کچھ آمدنی ہوجاتی۔ بمبئی کا حال تو میں اپنے خط میں لکھ چکا ہوں کہ لوگوں نے اس لیے بلایا تھا کہ حکومتِ کافرہ برطانیہ اور مشرکین کے منشاء کے مطابق یہ فتویٰ دیدیا جائے کہ مسلمان مشرکین سے اس بات پر صلح کرلیں کہ علاوہ اوقات نماز دوسرے وقتوں میں مسجد سے بالکل متصل بھجن کیرتن اور بُت پرستی کا مظاہرہ کیا کریں۔ فرنگی محل کے مولوی قطب الدین نے اسی طرح کا فتویٰ دیدیا اور پچاس ہزار روپے لے کر چلتے بنے۔ میں نے **بحمدہٖ تعالیٰ و بکرم حبیبہٖ علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ والسلام** پچاس ہزار روپے پر ٹھوکر ماردی اور شریعت مطہرہ کے مطابق فتویٰ دیا کہ جو شخص ایک سیکنڈ کیلئے بھی کفر و بُت پرستی پر راضی ہوگا بحکم شریعت وہ خود کافر ہوجائیگا۔ لہٰذا مسلمان مشرکین سے صلح ہرگز نہ کریں برطانیہ گورنمنٹ اگر اپنی جابرانہ قوت کی بنا پر مشرکین کو بھجن کیرتن کی اجازت دے گی تو یہ اس کا ظلم و جور ہوگا۔ پھر اگر وہ مزاحمت کرنے والے مسلمانوں پر گولیاں برسائے تو مسلمانوں کو یہ بھی جائز نہیں کہ گولیوں کا سامنا کر کے مفت میں اپنی جانیں ضائع کریں۔ اگرچہ جو لوگ حُرمت مسجد کی حفاظت کرتے ہوئے مشرکین کے ہاتھوں سے یا حکومتِ کافرہ برطانیہ کی گولیوں سے مارے گئے وہ سب مسلمان انشاء المولیٰ تعالیٰ شہید ہوئے۔ یہ فتویٰ دینے کے سبب میرے بلانے والے مجھ سے ناراض ہوگئے اور دس روپے تو بڑی چیز ہیں دس پیسے بھی نہیں دیئے حتیٰ کہ بمبئی سے گونڈل جانے تک کا کرایہ بھی نہ دیا مجبوراً گونڈل سے پچاس روپے منگائے اور کام چلایا۔

آپنے یہ بھی لکھا ہے کہ دل کی گانٹھ نکلی یا نہیں؟ تو بحمدہٖ تعالیٰ دل میں گانٹھ پیدا ہونے ہی نہ پائی پھر نکلتی کیسے۔ کیونکہ اُسی روز بھوجی پورہ جنکشن پر مچھن بھائی کے ساتھ بریلی شریف سے واپس ہوتے ہوئے آپ کو دیکھ لیا بس میرا دل صاف ہوگیا۔ لیکن اگر اس روز بریلی شریف سے آپکی واپسی نہوتی تو البتہ دل کو میرے اس قدر تکلیف ہوتی کہ شاید عمر بھر یاد رہتی۔ کیونکہ میں بمبئی جانے سے معذور ہوجاتا اور دین کی خدمت وہاں جا کر نہ کرسکتا۔

میں اگرچہ گناہگار ہوں سیہ کار ہوں لیکن حضور مرشد برحق امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ فاضل بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کی جوتیوں کے صدقے میں بحمدہٖ تعالیٰ دل میں یہ جذبہ ہے کہ ماں باپ بیوی بچے سب کی محبت وآبرو مذہب اہل سنت کی عزت وعظمت پر قربان ہوجائے۔ دین کی خدمت سے جو کوئی مجھ کو روکتا ہے اس کی طرف سے میرے دل میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔

اور میری دعا ہے کہ خدا اور سول جل وعلا وعلیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام میری بیوی میرے بچوں کا اور خود میرا ایمان اس قدر مضبوط فرمادیں کہ ہم سب اپنی جان مال عزت آبرو بیوی بچے شوہر ماں باپ سب کو

www.mazhareaalahazrat.com

خدا ورسول جل جلالہٗ و علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ و السلام کی عزت و عظمت پر قربان کرتے رہیں۔ آمین۔

آج بھائی سعید حسن خاں صاحب کا بھیجا ہوا ایک لفافہ وصول ہوا جس سے بچوں کی خیریت معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوکر خوشی ہوئی کہ دس روپے کے دونوں منی آرڈر وصول ہوئے ابتک آمدنی نہیں ہوئی ہے ہوتے ہی بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ و السلام بھیجوں گا اطمینان رکھیں۔ آج یہاں رمضان المبارک کی چھٹی تاریخ ہے ڈیڑھ ڈیڑھ پارہ سُنا رہا ہوں۔ بمبئی کے مسلمانوں کو اب بھی امن میسر نہیں۔ مشرکین کے محلوں میں روزانہ اِکّا دُکّا مسلمانوں پر حملے ہوتے رہتے ہیں۔ بارہ سو مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں یہ رمضان کا مہینہ اور جیل کی مصیبت۔ پھر اُن کی بیویوں اور اُن کے ننھے ننھے بچوں پر کیا گزرتی ہوگی اور ان کی بسر گذر کیونکر ہوتی ہوگی۔ فانا لہٗ تعالیٰ و انا الیہ راجعون۔[1] اماں جان، خالہ جان چچا جان سعید بھائی اختر بھائی کی خدمات میں سلام مسنون عرض کرو۔ بہن ارشاد فاطمہ ہمشیر محمدی عزیزہ محمودی برادرم رشید حسن نور چشمی امداد فاطمہ قرۃ باصرہ حماد فاطمہ لخت جگر محمد مختار علیخاں سلمھم جمیعاً کو درجہ بدرجہ سلام ودعا اور پیار کرو فرزندم مولٰینا محمد طیب صاحب سلمھم الملک الواہب بڑوں کی خدمات میں سلام نیاز عرض کرتے اور چھوٹوں کو دعا کہتے ہیں۔ والسلام مع الدعاء۔ فقیر عبیدالرضا غفرلہٗ روز شنبہ ۶ رمضان مبارک ۱۳۵۵ھ بمعرفت حاجی ہاشم حاجی جمال قادری قالین مرچنٹ گونڈل کاٹھیاواڑ۔

ایک تاریخی واقعہ:

مناظر اہل سنت حضرت مولٰینا سردار احمد صاحب قدس سرہٗ کا بیان ہے کہ ’’قیام پاکستان سے قبل احمد آباد گجرات سے واپسی پر حضرت مولٰینا حشمت علی خاں صاحب کو معلوم ہوا کہ صدر دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی اجودھیا باشی بھی اسی گاڑی میں گاندھی جی کے ساتھ سیکنڈ کلاس کے ڈبے میں بیٹھے ہیں۔ ’’الشہاب الثاقب‘‘ کی خباثتوں کے باعث حضرت مولٰینا حشمت علی خاں صاحب سخت برہم تھے۔ اوراس نام کے ’’مدنی‘‘ کی تلاش میں تھے۔ جب شیر بیشۂ اہل سنت کو یہ معلوم ہوا تو سیدھے اس ڈبہ میں تشریف لے گئے اور گاندھی جی کی موجودگی میں اس پر اعتراضات کی بوچھار کردی۔ وہ لاجواب ہوکر بیت الخلا میں پناہ لینے پر مجبور ہوا اور گاندھی جی نے منت سماجت کرکے ان کی جان بچائی۔ حضرت محدث پاکستان قدس سرہٗ نے بڑے سرور سے بیان فرمایا ’’چیچک زدہ سانولے رنگ کا مولوی حسین احمد اجودھیا باشی بے چارگی

[1] قوم کے لئے کیا تڑپتا ہوا دل ہے۔ ایک سچے قائد و رہبر کا دل یونہی بے چین و بے قرار ہوتا ہے۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہم غربائے اہل سنت کو بھی اِن سچے رہنماؤں کا صدقہ عطا فرمائے۔ آمین۔

www.mazhareaalahazrat.com

و بے بسی کے عالم میں مبہوت کھڑا تھا‘‘۔

دیوبند مدرسے کے گیٹ پر اعلان حق:

یہی مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت اور اُن کے ساتھ مولٰینا سردار احمد صاحب ہی تھے جو دیوبند رونق افروز ہوئے اور مدرسہ کے گیٹ پر اسٹیج لگا کر نعرۂ حق بلند فرمایا۔’’ آؤ مدرسین آؤ آؤ صفیں بنالو اور جواب دو! چند منٹ میں تین سوالات کئے۔ مگر کسی میں سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

رافضی زمیندار کے سامنے شاندار احقاقِ حق:

ضلع سلطانپور کا ایک مشہور قصبہ ’’ایسولی‘‘ ہے جو ایک رافضی میر لیاقت علی کی زمینداری میں تھا۔ وہاں کے ایک باشندہ جناب صغیر احمد صاحب نے ایک عظیم الشان جلسۂ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اہتمام وانصرام کیا۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان صغیر احمد صاحب کی دعوت پر جلوہ افروز ہوئے۔ مجمع کثیر تھا۔ مجمع میں آگے کی صف ایک عمدہ قسم کا قالین بچھایا گیا جس پر آ کر میر لیاقت علی رافضی زمیندار بیٹھا۔ حضرت نے صغیر احمد صاحب سے پوچھا یہ کون ہے؟ تو انھوں نے حضرت سے عرض کیا کہ حضور یہ یہاں کا زمیندار ہے۔ ہم سب اس کی زمینداری میں رہتے ہیں۔ یہ شیعہ ہے۔ حضور! روافض کا رد نہ فرمائیں۔ حضرت نے اُن کی بات سُنی اور کرسئ خطابت پر رونق افروز ہوئے اور خطاب کا آغاز فرمایا۔ حسب عادت مبارکہ پہلے عربی میں ایک انتہائی فصیح و بلیغ و دلکش و ایمان افروز طویل و عظیم خطبہ پڑھا۔ جس سے مجمع پر ایک کیف طاری ہو گیا۔ پھر امام عشق و محبت کی لکھی ہوئی ایک نعت پاک اپنے مخصوص انداز میں پڑھی۔ آواز اتنی دلکش اور سحر طراز تھی کہ سامعین کے دل کھنچنے لگے۔ وہ رافضی زمیندار بھی نعت پاک سُن کر جھوم اُٹھا۔ اس کے بعد بیان شروع فرمایا عظمت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور فضائل صحابہ واہلبیت کرام رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم اجمعین ایسے بیان فرمائے کہ سارا مجمع نعرۂ تکبیر و رسالت کی روح پرور اور ایمان افروز فضاؤں کے کیف و مستی میں ڈوب گیا۔ پھر رُخِ تقریر ردِ رافضیت کی طرف متوجہ ہوا۔ دلائل و براہین کے ساتھ رافضیت کا ایسا شدید رد فرمایا کہ محسوس ہو رہا تھا کہ قہرِ خداوندی کی بجلیاں خرمنِ رفض کو جلا کر خاک کر دیں گی۔ سارا مجمع انتہائی توجہ اور انہماک کے ساتھ سُن رہا تھا اور وہ رافضی زمیندار بھی بڑے غور سے سنتا رہا۔ جلسہ اپنے ایمانی محاسن اور احقاقِ حق و ابطالِ باطل کے ساتھ چلتا رہا۔ صلاۃ وسلام کی مقدس ایمانی و نورانی فضاؤں میں دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ سامعین اہل سنت بعد جلسہ حضور شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ سے مصافحہ و دست بوسی کے بعد اپنے اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔

صبح کو لیاقت علی زمیندار نے اپنا آدمی بھیج کر صغیر بھائی کو بلوایا۔ صغیر بھائی اس کے یہاں پہنچے تو لیاقت علی نے کہا

www.mazhareaalahazrat.com

کہ اپنے حضرت کو یہاں لے کر آئیے۔ صغیر بھائی یہ سن کر بہت پریشان ہوئے کہ یہ رافضی نہ جانے کیا ظلم وزیادتی کرے۔ واپس آئے تو اُن کے چہرے پر پریشانی اور خوف کے آثار نمایاں تھے۔ حضرت نے صغیر بھائی سے فرمایا: کیا ہوا؟ وہ بولے کہ حضور اس نے کہا ہے کہ اپنے حضرت کو لے کر میرے یہاں آئیے۔ میں بہت پریشان ہوں اور ڈر محسوس کر رہا ہوں کہ نہ جانے کیا سلوک کرے۔ رضا کے شیر مظہر اعلیٰ حضرت نے فرمایا: تم پریشان مت ہو میں چلتا ہوں۔ صغیر بھائی نے حیرت سے کہا: کیا حضرت آپ چلیں گے؟ فرمایا: ہاں میں چلوں گا۔ پھر حضرت اس رافضی زمیندار کے یہاں تشریف لے گئے۔ اس نے بڑے ہی احترام وتپاک سے حضرت کو بٹھایا۔ اور اپنے ملازمین سے بولا کہ حضرت کے لئے ناشتہ لاؤ۔ اتنا سننا تھا کہ رضا کے شیر دلیر نے بڑی بیباکی سے فرمایا کہ تم رافضی ہو تمہارے یہاں مجھ کو کھانا پینا قطعاً ناجائز وحرام ہے۔ اس حق گوئی پر وہ دم بخود ہوکر حضرت کا چہرہ دیکھنے لگا۔ حضرت نے صغیر صاحب سے فرمایا: میرا حقہ نہیں لائے جاؤ میرا حقہ لے کر آؤ۔ وہ زمیندار بولا حضرت حقہ موجود ہے ابھی منگواتا ہوں نوش فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا: جو حکم تمہارے یہاں کھانے کا ہے وہی حکم حقہ کا ہے۔ وہ خاموش ہوگیا۔ صغیر احمد صاحب حقہ لیکر آئے تو حضرت نے فرمایا: چلم کے لئے آگ تو لاؤ۔ لیاقت علی رافضی پھر بولا: آگ موجود ہے لے لیجئے اس میں کیا حرج ہے؟ فرمایا: جو حکم حقہ کا ہے وہی حکم چلم کی آگ کا ہے۔ وہ رافضی بالکل ساکت ہوگیا۔ کچھ دیر بعد حضرت واپس ہونے لگے تو فرمایا: زمیندار صاحب! یہ زمینداری یہ دولت سب فانی ہے دنیا میں پڑی رہ جائے گی۔ رب کے حضور جانا ہے۔ اپنے اس باطل مذہب سے توبہ کر کے سچے مسلمان مومن بن کر خدا کے حضور حاضر ہوتا کہ اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔ لیاقت علی بولا: حضرت میں نے شب میں آپ کی پوری تقریر بھرپور توجہ سے سنی ہے اور اس وقت بھی آپ کی حق گوئی سے بہت متأثر ہوا آپ جو کچھ فرمارہے ہیں وہی حق ہے۔ لیکن میں کیا کروں میرا سارا خاندان رافضی ہے۔ بڑی مجبوری یہ ہے کہ میری بچیاں جوان ہوگئی ہیں، میرے بچے جوان ہوگئے ہیں کیا کروں؟ حضرت نے چلتے چلتے فرمایا: جو حق تھا میں نے واضح کردیا دلوں کا پھیرنا رب کے اختیار میں ہے۔ تم جانو تمہارا کام جانے۔ یہ فرما کر حضرت واپس تشریف لے آئے۔ یہ تھی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روحانی فرزند مظہر اعلیٰ حضرت کی حق گوئی وبیباکی۔ سچ فرمایا ؎

آئین جواں مرداں حق گوئی و بیباکی   اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

یہ واقعہ مئی ۱۹۵۱ء کا ہے۔ وہاں سے حضور شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیل گاڑی سے سرسا گاؤں، وہاں سے بھگونا، وہاں سے نندولی، وہاں سے کوٹیا تشریف لے گئے۔

صفی پور شریف میں زبردست ردِّ رافضیت:

حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں نذیر بھائی، عالمگیر بھائی، سلطان بھائی نے صفی پور شریف

www.mazhareaalahazrat.com

کے جلسے کی دعوت پیش کی۔ مقررتاریخ میں حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفی پور شریف جلوہ افروز ہوئے، مشائخِ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزاراتِ طیبہ پر حاضری ہوئی۔شب میں جب جلسہ گاہ پہنچے تو لوگوں نے دیکھا کہ زمیندار جو عقیدتاً رافضی ہے وہ بھی جلسہ گاہ میں موجود ہے۔ مدعو کرنے والوں میں سے ایک صاحب آئے اور آکر کان میں عرض کیا کہ حضور! ہم لوگ جس جگہ رہتے ہیں وہ رافضی زمیندار کی جگہ ہے اور زمیندار بھی جلسے میں موجود ہے لہٰذا رافضیوں کا رد نہ فرمائیں۔حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ردِّ روافض کو ہی موضوعِ سخن بنایا۔اور رافضی زمیندار کی موجودگی میں رافضیوں کا زبردست اور شدید رد فرمایا۔مگر اس زمیندار رافضی کی ہمت نہ ہوئی کہ وہ کچھ لب کشائی کر سکے۔ مجمع پر سکتہ طاری تھا۔بعدِ جلسہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ قیام گاہ پر تشریف لائے۔ بلانے والے حضرات کے چہرے پر کچھ پریشانی کے آثار دیکھ کر حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم معین ومددگار ہیں۔صبح ہوئی تو رافضی زمیندار کا قاصد آیا اور کہا کہ میر صاحب نے حضرت کو بلایا ہے۔ یہ سُن کر نذیر بھائی، عالمگیر بھائی، سلطان بھائی بہت پریشان ہوئے، حضرت کی بارگاہ میں آئے اور ڈرتے ہوئے بتایا۔حضرت جانے کے لئے فوراً تیار ہوگئے۔اِن حضرات نے روکنے کی کوشش کی مگر حضرت نہ مانے۔جب اُس رافضی زمیندار کے مکان پر پہنچے تو اُس نے بڑے احترام کے ساتھ استقبال کیا اور حضرت کو ادب واحترام سے بٹھایا۔ مگر رضا کے شیر نے نہ مصافحہ کیا اور نہ سلام کا جواب دیا بلکہ جب وہ رافضی ناشتہ منگانے لگا تو برجستہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے لہٰذا جب تک تم رافضیت سے تائب ہو کر مذہب اہل سنت و جماعت کو اختیار نہیں کرتے تمہارے یہاں میرا کچھ کھانا پینا جائز نہیں۔ میں صرف اس نیت سے آیا کہ ممکن ہے میرے آنے سے تمہیں ہدایت مل جائے۔ اگر مذہب اہل سنت کے تعلق سے کوئی سوال تمہارے ذہن میں ہو تو بتاؤ اور اپنے شکوک وشبہات دور کر کے سچا مذہب اختیار کرلو۔ زمیندار کہنے لگا کہ آپ نے رات جو کچھ بیان فرمایا بالکل حق ہے مگر میں کیا کروں مجبور ہوں، اب میں ضعیف ہو چکا ہوں، بچے بڑے ہوگئے ہیں۔ اگر میں ایسا قدم اُٹھاتا ہوں تو بچے میرے ساتھ اچھا سلوک نہ کریں گے۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا: دنیا چند روزہ ہے سب کو مرنا ہے اور رب حضور حاضر ہونا ہے وہاں کسی طرح کا حیلہ بہانہ کام نہ آئے گا۔فقیر نے جو حق تھا وہ بیان کر دیا۔آگے تمہاری مرضی۔ یہ کہہ کر حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔

ہردولی، باندہ میں اعلانِ حق:

ہردولی سے حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لینے کے لئے بیل گاڑی سے جناب حاجی عبدالعزیز صاحب

www.mazhareaalahazrat.com

وحاجی غلام رسول صاحب سعدی مدنپور آئے اور جناب نجف خاں صاحب بیل گاڑی چلارہے تھے۔ وہاں سے گگولی، تندواری اورٹولہ ہوتے ہوئے ہردولی پہنچے جو کہ تقریباً پچاس کلومیٹر کی مسافت ہے۔ دوروزہ جلسہ تھا۔ حسبِ عادتِ کریمہ پہلے دن عظمتِ سرکاردوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بیان کے ساتھ زبردست ردِّ وہابیہ ودیابنہ فرمایا۔ گاؤں میں ایک وہابی تھا جو بڑا پیسے والا اور زمیندار تھا اُس نے تھانے میں جاکر شکایت کی کہ رات کے جلسے میں بڑی گالیاں بکی گئی ہیں۔ اس طرح سے اگر تقریر ہوگی تو گاؤں میں جھگڑا ہوجائے گا اور گاؤں کا امن وامان اکارت ہوجائے گا لہٰذا میری گزارش ہے کہ آپ خود چل کر آج رات میں تقریر سنیں اور ایسی تقریروں پر پابندی عائد کریں۔

اِدھر سُنّی حضرات نے حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آج ہم سب لوگوں کی مرضی ہے کہ حضور ذکرِ شہادتین بیان فرمائیں۔ کچھ لوگوں نے ممبئ میں حضور والا کا بیانِ ذکر شہادتین سنا ہے اُن حضرات کی بھی خواہش ہے اور اُن کے بتانے سے ہم سب لوگ خواہشمند ہیں کہ حضور کرم فرمائیں۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شب گزر گئی اور اب ایک ہی شب ہے ایک شب میں واقعاتِ شہادت کیسے بیان ہوسکتے ہیں۔ لوگوں نے اِصرار کیا تو حضرت راضی ہوگئے۔

حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان شروع ہوا۔ تھوڑی دیر بعد تھانیدار اپنے سپاہیوں کے ساتھ گاڑی سے جلسہ گاہ میں پہنچ گیا اور ساتھ میں وہ زمیندار وہابی بھی تھا جس نے شکایت کی تھی۔ تھانیدار عقیدۃً رافضی تھا۔ اُس نے جب دیکھا کہ ذکرِ شہادتین ہورہا ہے تو دست بستہ کھڑا ہوگیا۔ وہابی زمیندار نے بیٹھنے کے لئے کرسی بڑھائی تو تھانیدار نے ڈانٹ دیا کہ دیکھتے نہیں ذکرِ شہادتین ہورہا ہے؟ ہٹاؤ کرسی ہٹاؤ۔ وہ کھڑے کھڑے پورا بیان سنتا رہا۔ اختتامِ جلسہ پر وہ اسٹیج کے قریب آیا اور آکر حضرت کی قدمبوسی کی اور عرض کرنے لگا کہ حضور! میری مرضی ہے کہ ایک رات تھانے میں آپ ذکرِ شہادتین بیان فرمادیں۔ حضرت نے فرمایا کہ فقیر اگلی تاریخوں کا پابند ہوچکا ہے مجھے فلاں فلاں جگہ پہنچنا ہے لہٰذا فقیر نہیں رک سکتا۔ بعد میں لوگوں نے اطلاع دی کہ وہ تھانیدار رافضی ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

حضور مظہر اعلیٰ حضرت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Mazhar-e-Aala Hazrat

اور

تصنیف و تالیف و تحریک

www.mazhareaalahazrat.com

گذشتہ صفحات میں آپ نے کچھ تصنیفات اور تحریکات کے تعلق سے مطالعہ فرمالیا ہے اب مزید کچھ تصنیف و تالیف وتحریک کے تعلق سے ملاحظہ فرمائیں!

’’قہر واجد دیان بر ہمشیر بسط البنان‘‘

تھانوی جی نے ’’حفظ الایمان‘‘ کے کفر قطعی یقینی کو اسلام بنانے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے جو ایک نئی تحریر تفسیر العنوان کے نام سے شائع کرائی اس کے رد میں حضرت شیر بیشۂ سنت کا رسالہ ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ تھانوی جی نے اپنی کفری عبارت کو بدل کر ہرگز ہرگز توبہ نہیں کی بلکہ اپنے کفر کا اقرار کرلیا ہے۔ اور اپنے کفر کو اور زیادہ گندہ کردیا۔ لاجواب کتاب ہے۔ اب تک کوئی چھوٹا بڑا دیوبندی جواب نہ دے سکا۔ سنی مبلغین وواعظین کے لئے اس رسالہ کا مطالعہ ضروری ہے۔[۱]

’’الصوارم الہندیہ‘‘ (مظہریت کے جلوے)

جب وہابیہ دیابنہ نے یہ شوشہ چھوڑا کہ چونکہ علمائے حرمین اردو زبان سے ناواقف تھے، اس بنا پر اُن کو دیوبندیوں کی عبارات کا جو مطلب اور ترجمہ عربی زبان میں بتادیا گیا، اسی ترجمہ کے مطابق علمائے حرمین نے اس کا جواب تحریر فرمادیا۔ اُن کی اس ناپاک سازش کو طشت ازبام کرنے کیلئے حضرت شیر بیشۂ سنت نے ’’حسام الحرمین‘‘ کی تصدیق وتائید میں بمبئی وپنجاب وسندھ وکاٹھیاواڑ، یوپی، بہار، اڑیسہ وحیدرآباد، دکن وکلکتہ وبنگال وبرما کے ۲۶۸ رعلمائے اہل سنت کے فتوے حاصل کرکے کتاب ’’الصوارم الهنديه على مكر شياطين الديوبنديه‘‘ مرتب فرماکر شائع فرمائی۔ یہ کتاب حضرت کی بہترین یادگار اور عظیم احسان ہے۔

جس طرح سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ اگر علی الاطلاق مظہر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہیں، بالکل اسی طرح آپ کے روحانی فرزند حضرت شیر بیشۂ سنت بھی سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے مظہر اتم ہیں۔ سرکار اعلیٰ حضرت اور حضرت شیر بیشۂ سنت کے مابین یہ قدرے مشترک اور مناسبت اس شان سے نظر آتی ہے کہ اگر ایک طرف اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت نے حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس وغیرہ کتب دیوبندیہ کی گستاخانہ عبارات پر علمائے حرمین شریفین سے علمائے اربعہ کے کافر مرتد بے دین ہونے کے فتوے حاصل کئے۔ تو دوسری طرف آپ کے فرزند روحانی نے بھی علمائے اہل سنت، ومشائخ طریقت سے ان پر تصدیقات وتائیدات حاصل کرکے شائع فرمائیں۔ یہ وہ عظیم کارنامہ ہے کہ اس زمانے میں صرف آپ ہی کو یہ سعادت وشرفیابی حاصل ہوئی۔ اور جس کی بدولت وہابیہ نے ’’حسام الحرمین‘‘ کے بارے میں جو

[۱] یہ رسالہ دومرتبہ شائع ہو چکا ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

شیطانی افواہیں پھیلائیں تھیں، اُن کا ہمیشہ کیلئے سد باب فرما دیا۔[۱]

’’الصوارم السندیہ‘‘

یہ دوسری کتاب مرتب فرمائی تھی جس میں ڈیڑھ سو علمائے اہل سنت کی حسام الحرمین شریف کی تصدیقات و تائیدات جمع فرمائیں۔ اور چونکہ اس میں سندھ کا فتویٰ بہت مفصل تھا اس لئے اس کا نام ’’الصوارم السندیہ‘‘ رکھا تھا۔ مگر افسوس کہ یہ شائع نہ ہو سکا۔ اور اصل مسودہ ہی چوری ہو گیا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

سیف خداوندی بردُبر وہابی دیو بندی:

دیوبندیوں نے جمع ہو کر ایک کتاب مرتب کی اور منظور سنبھلی کے نام سے وہ کتاب شائع ہوئی اس کا نام ’’سیف یمانی‘‘ رکھا۔ اس کتاب میں دیوبندیوں نے بڑی ہی عیاریاں، چالبازیاں کی ہیں۔ حضرت نے اس کے رد میں ایک مفصل و مدلل کتاب لکھی اور اس کا تاریخی نام ’’سیف خداوندی بر دبر وھابی دیوبندی‘‘ (۱۳۷۳ھ) رکھا۔ مگر بے حد افسوس کہ یہ کتاب بھی چوری ہو گئی۔ اور دوبارہ اس کو لکھنے کا موقع نہ ملا۔ حسبنا ربنا و نعم الوکیل۔

دو سوٹ کیس کی چوری:

وہابیہ دیوبندیہ نے پریشان ہو کر ایک مرتبہ سازش کی اور حضرت کی بمبئی سے واپسی میں اپنے دو آدمی حضرت کے ساتھ لگا دیئے۔ ان دونوں کو حضرت نے بمبئی میں اسٹیشن پر دیکھا اور راستہ میں بھی جگہ جگہ دیکھا۔ متھرا جنکشن پر رات گذار کر صبح گاڑی ملتی تھی۔ مسافر خانہ میں سامان رکھ کر بیٹھے تو وہ دونوں پھر نظر آئے۔ مولٰینا محمد طیب صاحب داناپوری (علیہ الرحمہ) حضرت کے ہمراہ تھے۔ حضرت نے بستر کھلوایا اور فرمایا کہ کچھ دیر میں آرام کرلوں پھر مجھے اُٹھا دینا۔ اور تم سو جانا۔ حضرت سو گئے۔ مولٰینا محمد طیب صاحب نے دونوں سوٹ کیس سامنے رکھے اور اس کے مقابل مسافر خانہ کی کرسی پر بیٹھ گئے۔ رات کا وقت تھا یہ بھی ذرا غافل ہوئے کہ دونوں ٹرنک غائب ہو گئے۔

وحشتناک خواب:

ادھر حضرت شیر بیشۂ سنت نے ایک وحشتناک خواب دیکھا اور بیدار ہو گئے۔ دیکھا تو دونوں ٹرنک غائب تھے اور مولٰینا طیب صاحب کرسی پر بیٹھے سو رہے ہیں۔ حضرت نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور مولٰینا طیب صاحب کو جگایا۔

[۱] یہ کتاب مستطاب ہندوپاک میں کئی مکتبوں سے شائع ہو چکی ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

چونکہ حضرت شیر بیشۂ سنت مولانا طیب صاحب کو بہت چاہتے تھے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اپنی اولاد کی طرح محبت فرماتے تھے۔لہٰذا جگایا، مگر صرف اتنا فرمایا کہ آپ کی نیند میں دونوں ٹرنک غائب ہو گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔اب مولانا طیب صاحب [۱] نے دوڑ بھاگ کی۔حضرت نے ریلوے پولیس میں اطلاع کی، رپورٹ درج کرائی۔مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ان دونوں ٹرنکوں میں دیو بندیوں کی تمام کتابیں تھیں، دیگر اہم وضروری کتابیں بھی تھیں۔آپ کی بہت سی قلمی تصنیفات و تحریرات اور بیاض شریف تھیں جو بعد میں عدیم الفرصتی کی وجہ سے مرتب نہ ہوسکیں ان اہم دستاویزات کے علاوہ دونوں کے کپڑے اور روپے وغیرہ تھے۔مگر حضرت کوسب سے زیادہ افسوس دیو بندی کتب وتحریرات کے گُم ہونے کا تھا کہ ان میں بہت سی کتابیں کمیاب ونایاب تھیں اور تحریرات کے حاصل ہونے کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔

رسالہ ''الامداد'' کی تلاش:

گھر آنے کے بعد آپ نے پھر دیو بندیوں کی کتابیں جمع کرنا شروع فرمایا۔اور جہاں جہاں اطلاع ملی وہاں وہاں تنہا سفر کر کے کتابوں کو جمع کیا۔قریب قریب تمام کتابیں مل گئیں، مگر رسالہ ''الامداد'' ماہ صفر ۱۳۳۶ھ نہیں ملا [۲] معلوم ہوا دہلی میں کسی کتب فروش کے یہاں ہے۔حضرت نے دہلی کا تنہا سفر کیا اور قلعہ کی سرائے میں قیام کیا۔دہلی کے بازاروں میں پرانی کتابوں کے فروخت کرنے والوں کے یہاں تلاش کرتے رہے۔ایک روز ایک دوکاندار نے کہا کہ رسالہ ہے مگر مکان پر ہے کل مل جائے گا۔ایک روپیہ قیمت ہے۔حضرت نے اصرار کیا کہ ابھی منگا کر دو، مگراس نے کہا کہ کل ملے گا۔حضرت نے فرمایا ٹھیک ہے کل ضرور لے آنا۔یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ حضرت کے ایک واقف کار آ گئے۔انہوں نے جو حضرت کو دیکھا تو سلام ومصافحہ کیا اور تنہا اس طرح دیکھا تو حیرت ظاہر کی کہ حضرت کب آئے، کہاں قیام کیا، اطلاع ملتی تو ہم لوگ حاضر ہوتے۔حضرت ان صاحب کو لے کر اس دکان سے ہٹ گئے کہ دکاندار کو خبر نہ ہو۔کچھ دور تک وہ صاحب ساتھ ساتھ آئے۔حضرت نے اُن کو قیام گاہ بتائی لیکن یہ بتانا بھول گئے کہ میں اس غرض سے آیا ہوں اور میرا آنا کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ یہ صاحب واپس ہوئے تو اسی دُکان کی طرف سے گزرے۔دکاندار نے اُن پر نظر رکھی تھی فوراً بلایا اور پوچھا کہ یہ صاحب کون تھے؟ انہوں نے کہا کہ یہ شیر بیشۂ سنت حضرت مولانا حشمت علی صاحب ہیں۔دکاندار بولا

[۱] حضرت علامہ مفتی محمد طیب صاحب قبلہ قادری داناپوری علیہ الرحمہ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے ہی شاگرد تھے۔بہترین عالم ومفتی تھے۔بمبئی میں انجمن تبلیغ صداقت کے مفتی رہے۔آخری وقت میں جاورہ کے مفتی کی حیثیت سے دینی خدمات انجام دیتے رہے اور وہیں مؤرخہ ۲۲ر صفر المظفر شب یکشنبہ ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۲ر فروری ۱۹۷۷ء ۹ر بجکر ۴۵ر منٹ پر وصال فرمایا۔مزار مبارک جاورہ ایم، پی میں ہے۔منصور رضوی۔

[۲] اسی رسالہ ''الامداد'' میں وہ واقعہ ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی کے مرید نے ان کا کلمہ پڑھا، پورا واقعہ اور پھر مولوی تھانوی کا جواب اس رسالہ میں شائع ہوا ہے۔منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

بس مجھ کو یہی معلوم کرنا تھا۔

حضرت دوسرے روز دکان پر گئے، دکاندار جو عقیدتاً دیوبندی تھا اس نے پہلے حیلے بہانے کئے۔ پھر بولا آپ کا کیا نام ہے؟ فرمایا میرا نام محمد صدیق ہے۔ یہ نام حضرت مولٰینا شاہ ابوالوقت محمد ہدایت رسول صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رکھا تھا۔ وہ بولا آپ کہاں رہتے ہیں؟ فرمایا پیلی بھیت میں رہتا ہوں۔ اب دکاندار حیران کہ کل اس شخص نے وطن لکھنؤ بتایا، نام کچھ اور بتایا، یہ نام کچھ اور بتا رہے ہیں۔ پھر بھی وہ رسالہ ''الامداد'' دینے سے انکار کرتا رہا۔ آپ نے فرمایا تمہاری منھ مانگی قیمت دوں گا۔ تو دوکاندار بولا کہ چھتیس روپے میں ملے گا۔ حضرت نے فوراً چھتیس روپے اُسے دیئے، رسالہ اپنے ہاتھ میں لے کر وہ کلمہ پڑھنے والا واقعہ دیکھا اور ۳۶/روپے کی رسید لے کر فرمایا سنو! میں ہی حشمت علی ہوں۔ دیوبندیوں نے میری کتابیں چوری کی ہیں سب میں نے دوبارہ جمع کی ہیں، صرف یہ رسالہ باقی تھا، جس کو خریدنے دہلی آیا تھا۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ یہ مل گیا۔ اب تمہارے پیشوا تھانوی جی کا اس رسالہ سے رد کروں گا۔ یہ فرما کر چل دیئے۔ پھر حضرات اولیائے کرام کے آستانۂ مقدسہ کی زیارت کر کے خیر و عافیت کے ساتھ گھر واپس تشریف لائے۔

آل انڈیا سُنّی جمعیۃ العلماء:

اس انقلابی وہابی ہنگامہ کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ سُنّیوں میں بیداری پیدا ہوئی اور آل انڈیا سُنّی جمعیۃ العلماء کا وجود عمل میں آیا۔ اُس کے بانی اول حضرت شیر بیشۂ سنت ہی ہیں۔ اور آل انڈیا سُنّی جمعیۃ العلماء کے پرچم کی خصوصیات اور اُس کے رنگ تجویز کرنے والے بھی حضرت شیر بیشۂ سنت ہی ہیں۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ چنانچہ تحریر ہے:

> دفعہ نمبر ۴:۔ سُنّی جمعیت کا اپنا پرچم ہوگا جس کی کوئی سیاسی نوعیت نہیں ہوگی۔ سُنّی جمعیۃ کے پرچم پر عکسِ گنبد خضرا سبز رنگ میں پرچم کی داہنی طرف بقدر دو حصہ سفید زمین پر ہوگا۔ اور پرچم کی بائیں طرف بقدر ایک حصہ سرخ زمین پر چاند تارے کا سفید رنگ میں نشان ہوگا۔ پرچم کا نچلا حصہ چوڑائی کا بقدر ایک چوتھائی ایک سبز رنگ کی پٹی پر مشتمل ہوگا۔ جس پر سفید رنگ میں یارسول اللہ تحریر ہوگا۔ پرچم کا سائز چوڑائی ایک حصہ اور لمبائی ڈیڑھ حصہ ہوگی۔ [دستورِ اساسی]

جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی شریف کے بانیان میں بھی حضرت شیر بیشۂ سنت ہیں۔ آل انڈیا سُنّی جمعیۃ العلماء زندہ باد۔ کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ زندہ باد۔

www.mazhareaalahazrat.com

کانپور میں مظہر اعلیٰ حضرت کی خدمات کی ہلکی سی جھلک:

تنظیم بنام تاریخی ''مجمع ذکر رسول'' (۱۳۶۹) ملقب بلقب بزم قادری رضوی کانپور جسے یہ امتیازی خصوصیت حاصل ہے کہ اس کا افتتاح حضور پُرنور شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت امام المناظرین وغیظ المنافقین مولٰینا الحاج مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری رضوی مجددی لکھنوی پیلی بھیتی قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا جس کی سرپرستی کی باگ ڈور بھی حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے مبارک ہاتھوں میں رہی جس کا مقصد اس شدید ترین دور پُرمحن اور نازک ترین زمانۂ فتن میں مقدس دینِ اسلام اور مذہب مہذب اہل سنت کی تمام اندرونی و بیرونی دشمنوں کے حملوں سے حفاظت اسلام وسنیت ومسلک اعلیٰ حضرت ہی کی تبلیغ واشاعت ہے۔ جسے کانپور کے اکثر وبیشتر صحیح العقیدہ سنی مسلمان اپنی واحد نمایندہ خالص دینی مذہبی جماعت تسلیم کر چکے ہیں۔ جو اپنی چند سالہ مختصر سی عمر میں باوجودیکہ اپنی بے سروسامانی کے صرف اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عون ونصرت پر بھروسہ کر کے اسلام وسنیت کی بکثرت تقریری وتحریری بہترین خدمتیں کر چکی ہے۔

۱۳۷۰ھ میں اسی جماعت مبارکہ نے (شہر کانپور کے محلہ) ''میدان کھلوا'' میں زیر صدارت رہبر شریعت و طریقت فرزند دلبند حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، حضرت الحاج مولٰینا مفتی شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی بریلوی مفتیٔ اعظم ہند زیب سجادہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ بریلی شریف وزیر حمایت نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت مولٰینا الشاہ محمد ابراہیم رضا خاں صاحب قبلہ نہایت عظیم الشان جلسہ کر چکی ہے جو جلسہ ہر لحاظ سے بہترین تھا۔ اور یہ دونوں مخدومانِ کرام حضور شیر بیشۂ اہل سنت دامت برکاتہم القدسیہ ہی کی دعوت پر کانپور کی سرزمین پر رونق افروز ہوئے۔

حضرت مفتیٔ اعظم صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ نے اراکین بزمِ قادری رضوی سے فرمایا کہ:

> ''مجھے ازحد خوشی حاصل ہوئی اور حضور پُرنور امام اہل سنت مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے زمانۂ اقدس میں ایسے جلسے بریلی شریف میں دیکھے تھے۔ اور پھر جب سے اب میں نے یہاں کانپور میں یہ جلسہ دیکھا۔ الحمد للہ مجھے بے حد خوشی حاصل ہوئی کہ مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت مولٰینا حشمت علی خاں صاحب نے کانپور کو حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے زمانۂ اقدس کا بریلی بنا دیا ہے''۔

www.mazhareaalahazrat.com

اسی قسم کے مبارک تاثرات مسرت حضرت ملک العلماء صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے بھی فرمایا۔ کانپور کے بعض ضعیف و معمر حضرات نے بھی فرمایا کہ اس شان کا جلسہ کبھی کانپور میں نہیں ہوا۔

۱۳۷۱ھ میں جبکہ زیارت مدینۂ طیبہ و مکۂ معظّمہ سے مشرف ہوکر بخیر و عافیت وصحت وسلامت وفتح ونصرت و فرحت و مسرت حضور پُرنور حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ العزیز ہندوستان تشریف لائے تو جوخوشی مسلمانانِ اہل سنت ہندوستان کو ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ بمبئ و کانپور کے جلوس اس کے شاہد ہیں۔ جو کہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمہ کے استقبال کے لئے کئے گئے تھے۔ بمبئ میں جبکہ بندرگاہ پر محمدی جہاز تشریف لایا جس پر کہ حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تھے۔ تو بندرگاہ پر اتنا زبردست مجمع تھا کہ مجبور ہوکر گیٹ کیپر گیٹ سے باہر ہٹ گیا۔ پولیس اپنی صفوف قائم نہیں رکھ سکی اور بمبئ کے سُنی حضرات کا بیان ہے کہ بندرگاہ پر اور جلوس کے ساتھ اتنا زیادہ مجمع تھا کہ کبھی کسی حاجی کیلئے نہیں ہوا۔ بمبئ میں استقبالی جلوس مرکزی تبلیغ صداقت ہندی کی طرف سے ہوا تھا۔ پھر جب حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت کانپور تشریف لائے تو کانپور والوں نے بھی استقبالی جلوس میں جو کہ بزمِ قادری رضوی کانپور کی طرف سے تھا شرکت کی۔ ہم اُن سب حضرات اہل سنت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہمیشہ ایسی ہی مہربانی کی اُمید رکھتے ہیں۔ کانپور میں بھی ایسا زبردست استقبالی جلوس کبھی بھی کسی حاجی کیلئے نہیں کیا گیا۔ اسٹیشن سے کرنیل گنج بزریہ تک متواتر تین چار گھنٹے لگے مگر مجمع میں کمی نہ ہوئی بلکہ بڑھتا ہی گیا۔ لاؤڈ اسپیکر سے راستے بھر نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ، نعرۂ حیدری یاعلی مشکل کشا، نعرۂ غوثیہ یاغوث المدد، نعرۂ چشتیہ یاخواجہ غریب نواز، نعرۂ رضویہ یااعلیٰ حضرت المدد۔ اور حضرت شیر بیشۂ سنت زندہ باد کے نعرے مسلمانانِ اہل سنت لگاتے رہے۔ اور حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں منقبتیں پڑھتے رہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

مظہرِ اعلیٰحضرت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی

شاعری

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت کی شاعری:

حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ علیہ شاعری بھی فرماتے تھے۔ مگر بہت کم۔ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے مناقب میں بہت کچھ ہے۔ رنگون کے دوسرے سفر کے دوران ایک دن جناب شمس الحق صاحب قادری رضوی حشمتی آئے اور عرض کی حضرت ایک نعتیہ مشاعرہ ہے توسب کی خواہش ہے کہ حضرت اس میں شرکت فرمائیں۔ حضرت نے عذر فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ حضرت اس نعتیہ طرحی مشاعرہ کے لئے نعت لکھ دیں۔ مصرع طرح ہے۔

''دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی''

حضرت نے وعدہ فرمایا اور دوسرے روز صبح یہ نعت شریف ان کو لکھ کر عنایت فرمائی۔

اللہ بھی طالب ہے ترا جن و بشر بھی
ہے عرش ترا خلد بھی اللہ کا گھر بھی

جس وقت ہوئی اُن کو گواہی کی ضرورت
بُت بول اُٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی

چہرہ ہے ترا آئینۂ حُسنِ الٰہی
دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی

جس وقت ہوئی بزمِ جہاں میں تیری آمد
سجدے کو ترے جُھک گیا اللہ کا گھر بھی

کیا وصف ترے چہرۂ انور کا بیاں ہو
تلوے ہیں ترے غیرت خور رشک قمر بھی

حق نے تمہیں قادر کیا اور غیب کا عالم
بندوں کی مدد کرتے ہو رکھتے ہو خبر بھی

ہے تیرا تصور تو مسلمانوں کا ایماں
اور قلب میں نجدی کے بسا گاؤ بھی خر بھی

بجتے ہیں ترے ڈنکے فلک عرش بریں پر
معمور ترے ذکر سے ہے بحر بھی بر بھی

www.mazhareaalahazrat.com

سرداروں کے سرخم ہیں درِ پاک پر تیرے
ساجد تری سرکار میں ہیں دل بھی جگر بھی

ذرہ ترے کوچے کا اگر جلوہ نما ہو
ٹل جائے گا سورج بھی مقابل سے قمر بھی

مملوک خدا کا ہے خدائی کا ہے مالک
قبضہ میں ترے ارض وسما خشک بھی تر بھی

بھر دے مری جھولی کو نواسوں کا تصدق
سگ ہوں ترا محتاج ترا دستِ نگر بھی

سگ ہوں میں عبیدؔ رضوی غوث و رضا کا [۱]
آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیر ببر بھی

اسی دوسرے سفر رنگون کے دوران ایک روز یہی شمس الحق صاحب حاضر ہوئے اور عرض کی حضور ایک مشاعرہ اور مقرر ہوا ہے لوگوں کی تمنا ہے کہ حضرت بھی اپنے کلام سے نوازیں۔ فرمایا مصرع طرح کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا مصرع طرح ہے

''شوق جینے کا کیا کرے کوئی''۔

دوسرے روز حضرت نے یہ نعت شریف لکھ کر انھیں دیدی۔

جب تجلی کیا کرے کوئی — کیوں نہ بے خود ہوا کرے کوئی
حق نے قاسم بنایا ہے تم کو — چاہے جو التجا کرے کوئی
تم کرم پر کرم ہی کرتے ہو — گو خطا پر خطا کرے کوئی
زخم دل کے بتائیں گے اک روز — کیوں پھر ان کو سیا کرے کوئی
میں مریض اُن کا وہ مسیحا ہیں [۲] — پھر مری کیوں دوا کرے کوئی
ان کی چوکھٹ ہو اور سر میرا — ایسا دن بھی خدا کرے کوئی

[۱] حضرت شیر بیشۂ سُنت علیہ الرحمہ ''عُبَید'' تخلص فرمایا کرتے تھے۔ منصور رضوی۔

[۲] یہ شعر ہر نماز کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں انشاء المولیٰ تعالیٰ ہر مرض سے شفا ہو۔ شرط یہ ہے کہ جملہ مرتدین وہابیوں دیوبندیوں سے دور رہیں تب ہی فائدہ ہوگا۔

www.mazhareaalahazrat.com

یاد ”قَالُوا بلیٰ اَاَقْرَرْتُم“ کچھ تو بہرِ خدا کرے کوئی
آپ رب ہیں نہ ذاتِ رب سے جدا دعویٰ مدح کیا کرے کوئی
پسِ مُردن ہے وعدۂ دیدار شوق جینے کا کیا کرے کوئی
دوزخی ہے بغیر حُبِّ حضور عمر بھر اِتّقا کرے کوئی
بول بالا رہے گا آقا کا نارِ غم میں جلا کرے کوئی
سُنّیو! اُن سے تم مدد مانگو شرک و بدعت بکا کرے کوئی
نام جپتے رہو عبیدؔ اُن کا
چاہے جل کر بُھنا کرے کوئی

حضرت کی مزید شاعری:

حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے شجرۂ قادریہ معمریہ رضویہ کے زائد اشعار نظم فرمائے وہ یہ ہیں۔

سیدی عبدالعزیز جبش کا صدقہ مجھے دولت دارین دے اپنی رضا کے واسطے
نام میں جن کے محمد اور علی ہیں جلوہ گر بخش مجھ کو اس سنوسی باعطا کے واسطے
عبدرحمٰن سیدی سراج برحق کے طفیل مغفرت اور عفو دے اس پر خطا کے واسطے
کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے
مذہبِ اہل سنن پر استقامت کر عطا شہ ضیاء الدین احمد باخدا کے واسطے

حضرت سید شاہ عبدالسبحٰن صاحب قادری رضوی بلہر گھاٹ [۱] والوں کو جب خلافت عطا فرمائی تو ان کی فرمائش پر حضرت نے ان کا شجرہ بھی اور اپنا شجرۂ چشتیہ برکاتیہ رضویہ بھی نظم فرمایا اور وہ یہ ہے۔

یاالٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے فاتح خیبر علی مرتضیٰ کے واسطے
شہ حسن بصری کا صدقہ حُسنِ ایماں دے مجھے ایک کارکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے
فضل ہو مجھ پر ترا بہر فضیل ابن عیاض اور ابراہیم ادہم بادشاہ کے واسطے

[۱] حضرت سید صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا بھی وصال ہوگیا۔ پابند شرع، بزرگ صورت وسیرت، متصلب سنی اور سنی گر تھے۔ بمبئی جب بھی آئے تو سنی بڑی مسجد مدنپورہ میں پہلی صف میں جمعہ کی نماز ادا فرماتے تھے۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

شہ سدیدالدین حذیفہ مرعشی کا واسطہ
تیری رحمت ہو سدا اس پر خطا کے واسطے

شہ امین بوہبیرہ کا تصدق اے خدا
ہو اماں تیری ہمیشہ اس گدا کے واسطے

شہ ابو احمد کا صدقہ حامد و محمود کر
دے وِلا اپنی مجھے ان اولیاء کے واسطے

لب پہ جاری رکھ مرے حمد محمد مصطفیٰ
بو محمد چشتیؒ مردِ خدا کے واسطے

شہ ابو یوسف کا صدقہ نفسِ شیطاں سے بچا
حضرت مودود چشتی رہنما کے واسطے

ہیں ترے مقبول جو حاجی شریف زندنی
بخش مجھ کو ان کی شانِ اصطفا کے واسطے

حُبّ للہ بُغض للہ کی مجھے دے نعمتیں
خواجۂ عثمان ہاروں مقتدا کے واسطے

کر مجھے تو بندۂ سرکار چشت اہل بہشت
شہ معین الدین حسن شاہِ ہدیٰ کے واسطے

یا الٰہی دین و دنیا میں مجھے کر بختیار
بختیار قطبِ دین باعطا کے واسطے

عشق کے گنج شکر کی دے مجھے تو چاشنی
شہ فریدالحق والدین پیشوا کے واسطے

شہ نظام الدین محبوبِ الٰہی کے طفیل
حُبِّ محبوبِ الٰہی دے گدا کے واسطے

دل میں روشن کر مرے اپنی محبت کا چراغ
شہ چراغ دہلی محمود الثنا کے واسطے

دو جہاں میں اپنے اس بندے کو رحمت سے نواز
سیدی بندہ نوازِ باصفا کے واسطے

جو ہیں مخدوم جہانیاں جلال دین حق
رحم کر مجھ پر تو ان کے اعتلا کے واسطے

اپنے اس بندے کے اعداء کو الٰہی زیر کر
سید راجوئے قتالِ عِدیٰ کے واسطے

سیدی سارنگ کے صدقہ میں مجھ پر رحم کر
با خدا کر مجھ کو اس مردِ خدا کے واسطے

شاہ مینا سعد اسعد اور صفی باصفا
مجھ پہ ہو تیرا کرم ان اولیاء کے واسطے

عبدواحد سیدی عبدالجلیل وشہ اویس
دے صفائے دل مجھے ان اصفیاء کے واسطے

دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے
عشقِ حق دے عشقیِ عشق انتما کے واسطے

حُبِّ اہل بیت دے آل محمد کے لئے
کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُرنور کر
اچھے پیارے شمسِ دیں بدرالعلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آل رسول اللہ کر
حضرت آل رسول مقتدا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

www.mazhareaalahazrat.com

مذہبِ اہل سنن پر استقامت کر عطا — شہ ضیاء الدین احمد باخدا کے واسطے
دشمنانِ اہل سنت پر مجھے منصور رکھ — بوالفتح حشمت علی شیر رضا کے واسطے
اپنی ہی تسبیح کی دائم مجھے توفیق دے — عبدِ سُبحاں پیر کامل رہنما کے واسطے
صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز علم وعمل — عفو وعرفاں عافیت اس بینوا کے واسطے

اِس شجرۂ مبارکہ میں نمبرا، نمبر ۲۳، نمبر ۲۴، نمبر ۲۵، نمبر ۲۶ اور آخری۔ یہ اشعار حضور سیدنا مرشد برحق تاجدارِ اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تصنیف فرمودہ ہیں۔

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّما وَعَلٰی ذَوِیۡہِ وَصَحۡبِہٖ اَبَدَاالدُّھُوۡرِ وَکَرَّما

مدد کا وقت ہے اے سیّدِ خیرُ الوریٰ اُٹھئے — ہوا اعداء کا نرغہ اے حبیبِ کبریا اُٹھئے
ستاتے ہیں بہت اعدائے دیں تیرے غلاموں کو — پریشاں حال اُمت ہے شہِ ہر دوسرا اُٹھئے
لگایا آپ نے جس پودے کو دستِ مبارک سے — اُسی کو کاٹتے ہیں اشقیاء بہرِ خدا اُٹھئے
وہی گلشن صحابہ نے جسے خونوں سے سینچا تھا — اُجاڑا جارہا ہے اب تو اے ابرِ سخا اُٹھئے
تمہارے نام لیوا مشرکوں سے تنگ آئے ہیں — ستم کی تیغ سے کٹتا ہے بندوں کا گلا اُٹھئے
رسُولِ ہاشمی اُٹھئے خبر لیجئے غلاموں کی — مسلمانانِ عالم ہیں بلا میں مبتلا اُٹھئے
کہیں بھی اب مسلمانوں کو آسائش نہیں حاصل — غرض اِسلام کی دنیا میں ہے محشر بپا اُٹھئے
بُتانِ ہند لوٹے لیتے ہیں ایمان کی دولت — حضور اب دن دہاڑے لُٹ رہا ہے قافلہ اُٹھئے
حُسَیۡنِیّوں پہ جمعیت یزیدی حملہ آور ہے — مدد فرمایئے اے دافعِ کرب وبلا اُٹھئے
وہ دینِ پاک جس پر کربلا میں تم ہوئے قرباں — مٹایا جارہا ہے اے شہیدِ کربلا اُٹھئے
مُسلماں ہوگئے بے دست وپا مظلوم اور بیکس — مدد فرمایئے اے خالدِ سیفِ خدا اُٹھئے
وہی اسلام جس کو آپ نے تھا زندہ فرمایا — تمہارے سونے سے پھر سو گیا غوث الوریٰ اُٹھئے
ہجومِ واشیاں ہے ہر طرف سے اہل سنت پر — عَزُوۡمُ قَاتِلُ سَیَّاف سیفِ کبریا اُٹھئے
تمہیں ہو بادشاہِ ہند رحمت ہو غریبوں پر — مرے اجمیری خواجہ اے معین ورہنما اُٹھئے

عُبَیدِ خستہ کی فریاد سُن لو قادری دولہا
خدا کے واسطے یا مرشدی احمد رضا

www.mazhareaalahazrat.com

صلح کل کی مصیبت سے بچالواے مرے آقا
رضا کے واسطے یا مرشدی شیر رضا اُٹھئے

صوفی شاہ یار علی صاحب قادری چشتی براؤنی کی سفارش سے جب حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ نے آپ کے فرزند مولٰینا محمد صدیق احمد صاحب کو طالب کر کے خلافت سے نوازا تو شاہ صاحب نے شکریہ ادا کر کے فرمائش کی کہ حضرت میرے دونوں شجرے قادریہ محبوبیہ اور چشتیہ لطیفیہ نظم فرمادیں۔ حضرت نے فوراً ایک گھنٹہ کے بعد دونوں شجرۂ قادریہ محبوبیہ اور شجرۂ چشتیہ لطیفیہ نظم فرما کر دے دیئے۔ شاہ صاحب کے یہاں وہی شجرے ابھی بھی دیئے جاتے ہیں۔ یہ فیوض و برکاتِ حضرت شیر بیشۂ سنت ہیں۔ رضوان ربہٖ علیہ۔ اور یہ حضرت شیر بیشۂ سنت کا فن شاعری پر عبور ہے۔

اس کے علاوہ حضرت کی کئی نعتیں اور حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور سرکارانِ مارہرہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی شان میں منقبتیں ہیں۔ جو مختلف رسائل و اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ کوئی صاحب اس تمام کلام کو جمع کر دیں تو بہت بڑا کام ہو جائے۔ [۱]

[۱] عنقریب ان شاء اللہ تعالیٰ کلاموں کا مجموعہ شائع کیا جائے گا۔ ابھی زیرِ ترتیب ہے۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

www.mazhareaalahazrat.com

حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی

جلالت علمی، حاضر جوابی

اور

کمالِ خطابت

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

مظہر اعلیٰ حضرت کی علمی جلالت:

حضور سید العلماء سند الحکماء علامہ شاہ سید آل مصطفیٰ میاں صاحب قبلہ زیب سجادہ خانقاہ برکاتیہ بڑی سرکار مارہرہ مطہرہ نے حضور شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کے علم وفضل کا تذکرہ کرتے ہوئے عرسِ حشمتی ۲۱ر صفر المظفر ۱۳۸۰ھ کو بیان فرمایا کہ حضرت شیخ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شعر

قرصِ خورشید در سیاہی شد　　یونس اندر دہانِ ماہی شد

کا ترجمہ اور مطلب آج تک یہ سنتا آیا ہوں کہ سورج کی ٹکیہ سیاہی میں چلی گئی اور حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے۔ مگر حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ''یونس ایک ستارہ کا نام ہے اور ماہی ایک برج کا نام ہے جب یونس نامی ستارہ ماہی نامی برج میں چلا جاتا ہے تو چوروں کی تباہی وگرفتاری شروع ہوجاتی ہے۔ یہ ہے حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم نجوم میں کمال ودسترس۔

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت کی تحریرات سمجھنے کا ذہن رسا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صدقے میں حضرت شیر بیشۂ سنت **ولدِ مرافقِ** اعلیٰ حضرت کو جہاں اور بہت سی خوبیاں حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے عطا فرمائی تھیں ایک خوبی یہ بھی بخشی تھی کہ مرشد برحق حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیفات اور کلام سمجھنے کی قوت بلکہ ملکہ عطا فرمایا۔

۱۲ر محرم الحرام ۱۳۸۰ھ بروز جمعرات کو بعد نماز عشاء سُنّی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی میں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے متعلق تعزیتی اجلاسِ عام میں حضرت سیدی محدثِ اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ صدر الصدور کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ مسجد میں اندر اور باہر، نیچے اوپر کے ہال، باہر کا روڈ حاضرین و سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ تیس سے زائد حضرات علمائے کرام جلوہ افروز تھے۔ اور اس جلسۂ تعزیت میں حضرت سید العلماء سند الحکماء مولٰینا مولوی حافظ قاری حکیم مفتی الحاج سید آلِ مصطفیٰ صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہروی صدر آل انڈیا سُنّی جمعیۃ العلماء دام ظلہم نے اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ زمانۂ طالب علمی میں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر اجمیر مقدس میں مطالعہ میں آیا

زبانِ فلسفی سے امنِ خرق والتیامِ اسرا　　پناہِ دورِ رحمت ہائے یک ساعت تسلسل کو

بہت غور کرتا رہا مگر سمجھ میں نہ آیا تو اپنے ساتھیوں کے سامنے پیش کیا اور میرے وہ ہم سبق تھے جو فلسفہ ومنطق کے منتہی ہی نہ

www.mazhareaalahazrat.com

تھے بلکہ منتہی کتابیں پڑھانے کی قابلیت ولیاقت رکھتے تھے جو آج کے شیخ الحدیث وصدر المدرسین ہیں مگر کسی نے تسلی بخش جواب نہ دیا بلکہ ہر ایک نے ٹال دیا۔ یہاں تک کہ ایک روز سبق کے وقت میں نے حضرت علامہ مفتی امجد علی صاحب قبلہ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صدر المدرسین جامعہ معینیہ عثمانیہ درگاہ معلیٰ اجمیر شریف کی خدمت میں یہ شعر پیش کیا۔ حضرت نے فرمایا اس وقت سبق ہو جانے دو پھر کسی وقت دریافت کرنا۔ بعد میں پوچھنے کا موقع نہ ملا۔

کچھ روز بعد حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ اجمیر مقدس حاضر ہوئے۔ میں نے ملاقات کے وقت یہ شعر حضرت کے سامنے پیش کیا۔ حضرت نے سنتے ہی فرمایا حضور! یہ شعر تو بالکل صاف ہے۔ فلسفی خرق والتیامِ افلاک کو محال بتاتے ہیں۔ مگر جب آیتِ اسرا کے معنی پر غور کیا جائے تو فلسفی کے مقولہ استحالۂ خرق والتیام سے بالکل امن حاصل ہو جاتا ہے کہ اِسراء کے معنی ہیں ''لے جانا'' اور لے جانے والا وہ قادرِ مطلق ہے جل جلالہٗ وعم نوالہٗ تو فلسفی کا استحالۂ خرق والتیام باطل ہو گیا۔ **الحمد للہ** کہ مسئلہ حل ہو گیا۔

سونا بنانے کا نسخہ:

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بانس منڈی بریلی شریف میں خطاب فرمایا اور سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر پڑھا ؎

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا　　جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسول اللہ کی

یہ شعر پڑھ کر ارشاد فرمایا کہ میرے پیر ومرشد سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شعر میں نبی کی نعت بھی بیان فرمائی ہے اور سونا بنانے کا نسخہ بھی بتایا ہے۔ لوگوں کے کان کھڑے ہو گئے کہ سونا بنانے کا نسخہ۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ اس طرح کہ ''عشقِ پیچاں'' ایک بوٹی ہوتی ہے جس میں ''پارہ'' رکھا جاتا ہے تو وہ پارہ خاک ہو کر ''قائم النار'' ہو جاتا ہے۔ اہلِ کیمیا اُس قائم النار کو اپنی اصطلاح میں ''آرام'' کہتے ہیں۔ یعنی پارہ کو یونہی آگ میں اگر رکھا جائے تو اڑ جائے گا مگر جب ''عشق پیچاں'' بوٹی میں رکھا جائے تو وہ منجمد ہو جائے گا۔ منجمد ہو کر وہ ''اِکسیر'' بن گیا۔ پھر اُس ''اِکسیر'' کو تانبہ پر رکھ دیجئے تو وہ تانبہ سونا بن جائے گا۔

سبحان اللہ یہ ہے شانِ مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ اور حدائقِ بخشش اور سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریرات کو سمجھنے میں درجۂ کمال۔

خطائے بزرگاں گرفتن خطاست کا مطلب:

عام طور سے لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ مصرع ''خطائے بزرگاں گرفتن خطاست'' کا مطلب یہ ہے کہ بزرگوں کی غلطی

www.mazhareaalahazrat.com

پر اعتراض و گرفت کرنا غلط ہے مگر حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مصرع کا ایک مطلب یہ بیان فرمایا کہ ''گرفتن'' کا ایک معنی ہے ''اختیار کرنا'' تو اِس مصرع کا مطلب ہوا بزرگوں کی خطا اختیار کرنا یعنی بزرگوں کے بظاہر خلافِ شرع عمل کو دلیل بنا کر اُس پر عمل کرنا خطا ہے۔

کیا نجاست کا بریانی ہونا ممکن ہے؟

ضلع بارہ بنکی کے ڈلمؤ نامی گاؤں میں حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطاب ہو رہا تھا کہ دورانِ خطاب ایک وہابی کھڑا ہوا اور کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ ایک سوال کرنا چاہتا ہوں حضرت نے سوال کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اُس نے سوال کیا کہ اگر وہابی اور دیوبندی اتنے ہی خراب ہیں جتنا کہ آپ بتا رہے ہیں تو ہونا تو یہ چاہئے کہ کوئی سُنّی وہابی یا دیوبندی نہ ہوتا یا ہونے کے بعد واپس سُنّی ہو جاتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو سُنّی وہابی یا دیوبندی ہو جاتا ہے وہ پھر دوبارہ سُنّی نہیں ہوتا تو آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ حضرت نے سوال سُن کر فرمایا کہ تمہارے سوال کا جواب ان شاء اللہ تعالیٰ بعد تقریر دیا جائے گا ابھی بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا۔ مگر دوبارہ پھر وہ کھڑا ہو گیا کہ میرے سوال کا جواب عنایت فرمائیں۔ حضرت نے پھر بٹھا دیا۔ مگر اُسے برداشت نہ ہوا تو سہ بارہ پھر کھڑا ہو گیا۔ حضرت نے جواباً ارشاد فرمایا کہ چاول، گوشت اور مسالہ وغیرہ ملا کر بریانی پکائی جاتی ہے، پھر انسان کھاتا ہے، کھانے کے بعد وہ بریانی نجاست کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اب اگر کوشش کر کے کوئی چاہے کہ وہ نجاست پھر سے بریانی ہو جائے تو کیا یہ ممکن ہے؟ سارے مجمع نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بس یہی تمہارے سوال کا جواب ہے کہ جس طرح ہزار کوشش کے باوجود نجاست بریانی نہیں بن سکتی ٹھیک اسی طرح جو گستاخی کر کے سڑ گل کر بدبودار ہو جاتا ہے پھر وہ صحیح نہیں ہو پاتا۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیارا رنگ:

کرنیل گنج بزریہ، کانپور میں جلسہ ہو رہا تھا۔ کوئی مولٰینا صاحب تقریر کر رہے تھے۔ اُنہوں نے دورانِ تقریر صحابیٔ رسول حضور سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ اتنا کالا تھا، اتنا کالا تھا جیسے اُلٹا توا۔ معاذ اللہ۔ اُس وقت حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ محب سنیت الحاج محمد ابراہیم صاحب حشمتی کے گھر کھانا تناول فرما رہے تھے، جیسے ہی آپ کے گوشہائے مبارکہ تک یہ آواز آئی فوراً کھانا جوں کا توں چھوڑا اور ممبرِ رسول پر تشریف لے آئے اور آتے ہی مقرر صاحب کو اور سارے مجمع کو توبہ کروائی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میرے آقا سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مقدس صحابی حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ اتنا پیارا تھا، اتنا پیارا تھا جیسے خانۂ کعبہ کا مقدس غلاف۔ سبحان اللہ۔

www.mazhareaalahazrat.com

حاضر جوابی کی ایک اعلیٰ مثال (مسئلۂ حاضر و ناظر سے متعلق)

بحر العلوم مفتی عبد المنان صاحب قبلہ راوی ہیں کہ ٹُلشی پور حضرت مولیٰنا عتیق الرحمن صاحب کی دعوت پر حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے گئے۔ جلسہ میں حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مفتیٔ آگرہ مفتی عبد الحفیظ صاحب اور پاسبانِ ملت علامہ مشتاق احمد نظامی صاحب تشریف فرما ہیں اور حضور مظہر اعلیٰ حضرت حاضر و ناظر کے موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے: اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِھِمۡ۔ یعنی نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مومنین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ اور مومنین پوری دنیا میں ہیں تو ثابت ہوا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔ مجمع سے ایک وہابی نے کھڑے ہو کر اعتراض کیا کہ آپ جس آیت سے استدلال کر رہے ہیں اُس میں مومنین کی قید ہے۔ تو جہاں مومن ہیں وہاں کے لئے تو یہ استدلال صحیح ہے مگر جہاں اور جس آبادی میں کافر ہی کافر ہیں وہاں نبی کیسے حاضر و ناظر ہیں۔ پورے سوال کو سننے کے بعد مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ پہلے تقریر ہو جانے دو۔ تھوڑی دیر بعد پھر کھڑا ہوا۔ آپ نے پھر بٹھا دیا۔ تیسری بار پھر کھڑا ہوا۔ ادھر حضراتِ علمائے اہل سنت متفکر کہ اِس کا جواب کیا ہوگا۔ سب کی نظریں شیر رضا کی جانب مرکوز ہیں۔ تیسری مرتبہ میں حضرت نے اُس سے فرمایا کہ اپنا سوال پھر سے پیش کرو۔ بار بار اُس کو بٹھلوانے اور سوال کے دُہروانے کا مقصد یہ تھا کہ لوگ سوال کو اچھی طرح سمجھ لیں اور پورے طور پر متوجہ ہو جائیں جیسے ہی اس کا سوال ختم ہوا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف میں ہے: وَاِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ ○ کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ ○ یَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ○ یعنی بیشک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزز لکھنے والے (کراماً کاتبین) جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔ اب بتاؤ کہ تم یہ مانتے ہو کہ نہیں ہر انسان کے ساتھ خواہ وہ مسلمان ہو کہ کافر کراماً کاتبین فرشتے ہیں؟ اُس نے ہاں میں جواب دیا۔ پھر حضرت نے سوال فرمایا کہ وہ مومن ہیں یا کافر؟ تو جواب دیا کہ مومن۔ پھر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ وہ مومن ہیں اور خدا فرماتا ہے مومنین کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں پس ثابت ہوا کہ ہمارے حضور وہاں بھی حاضر و ناظر ہیں۔ اتنا جواب دینا تھا کہ علماء اُچھل اُچھل کر داد دینے لگے۔

جنتی دروازہ:

حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر معلّٰی سے حاضری دے کر واپس تشریف لا رہے تھے کہ کسی اسٹیشن پر تبلیغی جماعت کے لوگ مل گئے۔ پوچھنے لگے کہ حضرت! آپ کا اسم گرامی؟ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

www.mazhareaalahazrat.com

اپنا اسم گرامی بتایا۔اس جماعت کے امیر نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ وہاں جنتی دروازہ بھی ہے؟حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک جنتی دروازہ بھی ہے۔دیوبندی نے کہا کہ اِس دروازے کا کیا مطلب؟ آپ نے فرمایا: اِس کا مطلب یہ ہے کہ جواس دروازے سے گزرجائے وہ جنتی ہے۔اتنا سنتے ہی وہ جماعتیوں کا امیر حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے جسم کوسونگھنے لگا،سرکوسونگھا،کندھوں کوسونگھا،ہاتھ کوسونگھا غرضیکہ قدموں کوسونگھا۔پھرسونگھ کر کہنے لگا کہ خوشبو نہیں آرہی ہے اس لئے کہ حدیث پاک ہے جوجنتی ہوگا اس کے جسم سے جنت کی خوشبو آئے گی مگر میں نے توسر سے پاؤں تک سونگھ لیا کوئی خوشبو نہیں ملی۔حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسکراتے ہوئے ارشادفرمایا: ایک حدیث تجھے معلوم ہے دوسری نہیں؟ دوسری حدیث مجھ سے سن! میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا مبارک فرمان ہے کہ جہنمی پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔لہٰذا تجھے خوشبو ملے گی کیسی؟ ہم خواجہ والے الحمدللہ جنتی ہیں اورتم لوگ اپنے عقائد کفریہ کے سبب جہنمی ہو۔

کونڈے کی فاتحہ پراعتراض کاعقلی ونقلی جواب:

ایک بارحضرت مولٰینا عبدالغنی صاحب قبلہ مرحوم ومغفور کانپوری صدراول جماعت اہل سنت مارہرہ مطہرہ نے حضرت سیدنا امام جعفرصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کونڈوں والی ۲۲؍رجب شریف کی نیاز مبارک اُس کے آدابِ خاص کورے صاف کونڈوں میں پوریاں رکھنے وغیرہ کے ساتھ دلائی تھی اورحضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت بھی وہاں موجود تھے اورمولوی عبدالرزاق صاحب مولٰینا عبدالغنی صاحب مرحوم کے والدبھی جن کی نسبت خود مولٰینا عبدالغنی صاحب فرماتے تھے کہ اُن میں مداہنت ہے وہ بھی تھے اُنہوں نے اپنے صاحبزادے پراعتراض کرتے ہوئے کہا کہ تم اس نیاز کا تو یہ اہتمامِ خاص کرتے ہوجوبارہویں شریف کا بھی نہیں کرتے جبھی تو وہابیہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ لوگ بزرگانِ دین کورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے بھی زیادہ محبوب ومعظم مانتے ہیں۔مولٰینا عبدالغنی صاحب نے جواب کے لئے حضور شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رجوع کرایا۔توحضرت نے برجستہ فرمایا کہ اس کوڑھ مغزوہابی ملعون سے کہئے کہ توجورات میں اپنی بیوی کوچپرکھٹ پرلٹاتا اورجس طرح اسے دبوچ لیتا اورچومتا چاٹتا ہے کیا ایسے ہی اپنی اماں جان سے بھی کرتا ہے؟توتونے اپنی بیوی کواپنی ماں سے زیادہ محبوب ومعظم رکھا اورحقیقت یہ کہ ع

”ہر سخن وقتے وہر نکتہ مقامے دارد“

پھر بزرگانِ دین کی عظمت ومحبت سُنّی مسلمان اسی لئے تو کرتے ہیں کہ وہ رسول کی بارگاہ میں محبوب ومعظم ہیں۔تو ان کی عظمت ومحبت اسی طرح عینِ محبت وعظمتِ رسول ہے۔علیہ الصلاۃ والسلام۔نیاز مندانِ خاص اپنے استاداورمرشداور

www.mazhareaalahazrat.com

مربی کے حضور میں اُس کے بچوں کو پیار کرتے اُنہیں گود میں بیٹھاتے، اُن کو تحفے اور ہدیے پیش کرتے ہیں کہ اس طرح یہ ہمارا مرشد اور استاد اور مربی ہمیں اپنے پیارے بچوں کا محب و مخلص و خادمِ خاص جان کر ہم سے خوش ہو اور وہ استاد اور مرشد اور مربی اُسے اپنے ہی ساتھ اپنے اُن نیازمندوں کی محبت و تعظیم سمجھ کر اُن سے خوش ہوتا اور اُن کو اپنے لطف و عنایت کے انعام و اکرام سے سربلند کرتا ہے۔ تو وہابیہ ملاعنہ کا وہ اعتراض صرف محبانِ خدا سے اُن کے عناد و عداوت پر مبنی اور اُسی سے ناشی ہے۔ [''اہل سنت کی آواز'' مارہرہ مطہرہ، جلد دوم، صفحہ ۸، ۹]

مبارکپور ضلع اعظم گڈھ میں ایمان افروز بیانات:

یوں تو تمام علمائے اہل سنت دیوبندیوں کے لئے لاحول کا اثر رکھتے ہیں مگر خصوصیت کے ساتھ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مظہرِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان تو اُن کی موت ہیں۔ جہاں یہ شیر پہنچا دیوبندیوں کی روح پرواز ہوئی۔ مسلمانانِ مبارکپور میں جب جذبۂ ایمانی اور جوش اسلامی نے ترقی کی تو ان کی تمنائیں اور آرزوئیں اپنے دینی پیشوا اور مذہبی مقتدا حضرت شیر بیشۂ سُنت کی طرف متوجہ ہوئیں کہ حضرت شیر بیشۂ سنت مظہرِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے نورانی عرفانی بیاناتِ طیّبات سے اپنے ایمانی قلوب کو جگمگائیں اور آپ کی زبان فیض ترجمان سے دیوبندیوں کا ردِ بلیغ سنیں۔ لہٰذا حضرت کو تشریف آوری کی تکلیف دی۔ چنانچہ ۳/ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ بوقت ۱۱ بجے دن کو حضرت مبارک پور رونق افروز ہوئے۔ مسلمانانِ مبارکپور نے اپنے دینی پیشوا کا نہایت شاندار استقبال کیا۔ تین روز حضرت نے وہ نورانی عرفانی بیانات فرمائے کہ قلوب سامعین منور ہوئے۔ اور دیوبندیوں کا وہ ردِ بلیغ کیا کہ گورستانِ دیوبندیت میں سناٹا کر دیا۔

آپ نے مسلمانوں کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سچی غلامی کی دعوت دی اور فرمایا کہ رسول کے بندے بنو۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے اس لفظ کی تشریح بھی فرما دی کہ بندہ کے معنیٰ غلام کے ہیں۔ مشترک لفظ کی مثالیں دے کر بھی واضح کر دیا، مطلب بھی خوب سمجھا دیا کہ رسول کے غلام بنو اور سامعین کو کوئی شبہ باقی نہ رہا۔ مزید وضاحت کے طور پر آیتِ کریمہ بھی پیش فرمائی کہ قرآنِ مجید میں ہے:

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ یعنی اور نکاح کر دو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا۔ اسی طرح سے دوسری آیت کریمہ ہے: قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ یعنی تم فرماؤ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ اِن دونوں آیتِ کریمہ میں لفظ ''عباد'' موجود ہے اور ''عباد'' جمع ہے ''عبد'' کی۔ پہلی آیتِ کریمہ میں عباد کی نسبت عام بندوں کی طرف کی گئی ہے اور دوسری آیتِ کریمہ میں عباد کی نسبت ہم سب کے مالک و مولیٰ

www.mazhareaalahazrat.com

رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔

حضرت نے سامعین سے سوال کیا کہ بتاؤ ابوجہل کس کا بندہ ہے؟ ساری پبلک نے کہا اللہ کا بندہ ہے۔ پھر حضرت نے سوال فرمایا کہاں جائے گا؟ پبلک نے کہا جہنم میں۔ پھر فرمایا حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ خدا کے بندے بھی اور رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام بھی بتاؤ کہاں جائیں گے؟ مجمع نے کہا جنت میں۔ حضرت نے فرمایا کہ پتہ چلا کہ جو صرف خدا کا بندہ ہوگا اور خدا کے رسول کی غلامی سے انکار کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ معلوم ہوا کہ حقیقت میں اللہ کا بندہ، سچا مسلمان اور بندۂ مومن وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام بھی ہو۔ جس نے رسول کی غلامی سے انکار کیا وہ خدا کا بندہ ہوتے ہوئے بھی ایمان سے خارج ہوگیا۔ اور جو ایمان سے خارج ہوگیا اُس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایمان افروز تقریروں نے مسلمانوں کے دلوں میں آقائے دوعالم محبوبِ ربِ اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت کے انوار جگمگا دیئے۔ اور مسلمانوں کو دیوبندیوں سے اور زیادہ دور ونفور فرما دیا۔ لہٰذا دیوبندیوں نے اس تقریرِ منیر پر بہت سے بہتان باندھے۔ اور سنیوں کو دھوکہ اور فریب کاری کا سہارا لیتے ہوئے بہت بہکانا چاہا اور حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کی طرف سے بہت زیادہ بدظن کرنے کی کوشش کی۔ مگر کوئی بھی پھندے میں نہ آیا۔ آنکھ دیکھے اور کان سنے کو کون بھلا سکتا ہے۔ سارے قصبے نے اپنے کانوں سے آپ کے بیانات سنے تھے، سب کو یاد تھا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام بنو اور یہ ہر مومن کا ایمان ہے اس سے انکار تو صرف بددینوں دیوبندیوں کو ہوسکتا ہے۔ جب اس طرح دال نہ گلی اور دیکھا کہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کے نورانی بیانات نے مسلمانوں کے قلوب کو ایسا مسخر کرلیا ہے کہ افترا و بہتان کا جادو کارگر نہیں ہوتا تو فساد و فتنہ کی سازشیں شروع کردیں۔ اور عوام اہل سنت کو اس افواہ سے بدظن کرنا چاہا کہ مولٰینا حشمت علی صاحب نے بیان کیا ہے کہ صرف رسول کی بندگی کرو۔ دوسرے دن کے اجلاس میں آپ نے مزید وضاحت فرمادی جو اوپر مذکور ہوئی۔

دیوبندیوں نے مبارکپور کی بہت سی مساجد اہل سنت پر جبراً اپنا تسلط جمانا چاہا۔ وہاں کے جرأت مند سنیوں نے بھی مردانہ واراُن سے مقابلہ کیا۔ مذہب اہل سنت کی حقانیت ہے کہ خداوند قدوس نے ہر موقع پر اہل سنت کو فتح مبین عطا فرمائی۔ اہل سنت نے ایک عظیم الشان جلوس نکالا۔ بے چارے دیوبندی مع اپنے سرغنوں کے پٹے بھی خوب اور خود ہی اپنی خواہش سے صلح کرلی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

www.mazhareaalahazrat.com

علمی تقریر:

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مبارکپور تشریف لائے تو الجامعۃ الاشرفیہ کے اساتذہ علامہ عبدالرؤف صاحب بلیاوی، علامہ قاری یحیٰ صاحب، مفتی عبدالمنان صاحب، مولانا محمد شفیع اعظمی صاحب، مولوی ظفر ادیبی وغیرہم نے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں آکر کہا کہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں آپ سفارش فرمادیں کہ آج خطاب میں علمی نکات بیان فرمائیں کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ردِّ وہابیہ کے علاوہ اُنہیں کچھ آتا ہی نہیں۔ حضور حافظ ملت نے فرمایا کہ آپ لوگ چل کر عرض کریں۔ مگر سب نے کہا کہ پتہ نہیں ہم لوگوں کی باتوں پر توجہ فرمائیں یا نہیں۔ اور آپ کی بات مان لیں گے لہٰذا آپ ہی کہیں۔ حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے آکر عرض کیا کہ سب کی مرضی ہے کہ آج حضور خطاب میں علمی نکات بیان فرمائیں۔ حضرت نے جواب میں انکساری فرمائی اور فرمایا کہ فقیر بھولے بالے سُنّی مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کے تحفظ کی خاطر آیا ہے لہٰذا ایمان وعقیدے اور وہابیہ دیابنہ گستاخانِ خدا اور سول کا ردِّ بلیغ کرے گا۔ پھر حضور حافظ ملت نے عرض کیا کہ میری بھی مرضی ہے کہ آج علمی تقریر ہو اور کچھ علمی نکات بیان کئے جائیں۔ پھر حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب علمی نکات بیان فرمائے ہیں تو جلسے میں موجود لوگوں کا بیان ہے کہ علماء اُچھل اُچھل کر داد دے رہے تھے اور عش عش کر رہے تھے۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

خطابت میں کمال:

ہمیشہ تقریر میں خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ قرآنِ پاک کے بعد حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعت شریف ضرور پڑھتے اور بعض مرتبہ اُسی نعتِ مبارک کے کسی شعر پر ڈھائی، تین گھنٹے تقریر فرماتے۔

واقعاتِ شہادتِ اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اس طرح بیان فرماتے کہ محسوس ہوتا آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور بیان فرمارہے ہیں کہ یہ میمنہ ہے، یہ میسرہ ہے، یہ قلبِ لشکر ہے، یہ فلاں تشریف فرما ہیں، یہ فلاں تشریف فرما ہیں۔ سُنّی عوام تو آتے ہی تھے۔ صرف بیانِ شہادت سننے کی خاطر نہ جانے کتنے رافضی آتے۔ بیان فرماتے فرماتے خود حضرت پر رِقّت وزاری کا عالم ہوتا مگر آواز کبھی گلوگیر نہ ہوتی اور مجمع کا عالم ہی عجیب ہوتا کہ دھاڑیں مار مار کر روتا۔

اسی طرح جب واقعۂ معراج شریف بیان فرماتے تو معلوم ہوتا کہ دیکھتے جاتے ہیں اور بیان فرمارہے ہیں۔ اکابر علمائے کرام فرمائش کرتے کہ حضرت آج بیان میں واقعۂ معراج شریف بیان فرمائیں۔

معراج کا مُفسِّرِ بے مثل ہے خموش   خلد بریں میں ذکر شہادت لئے ہوئے

www.mazhareaalahazrat.com

دورانِ تقریر دلائل و براہین فرمانے پر آجاتے تو معلوم ہوتا کہ ایک طرف قرآنِ مقدس ہے تو دوسری طرف احادیث کریمہ ہیں، فقہی نکات ہیں، اقوالِ ائمہ ہیں اور حضرت شیر بیشۂ سنت ہیں کہ بیان فرمارہے ہیں۔ سننے والے عوام تو عوام منبر پر جلوہ فرما علمائے کرام اکابر واصاغر حیران و ششدر رہیں۔

اندازِ خطابت کا کمال:

حضور سید العلماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے اسی مجلس میں یہ بھی بیان فرمایا کہ جب کوئی روکر کچھ بیان کرے تو اس کی آواز گلوگیر ہونے لگتی ہے، ہچکیاں بندھ جاتی ہیں، آواز بیٹھ جاتی ہے مگر شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت کی شانِ خطابت تھی کہ کربلا کا المناک منظر بیان فرمارہے ہیں، یزیدیوں کے ظلم و جبر کی تصویر پیش فرمارہے ہیں، امام عالی مقام اور اُن کے رفقائے ذوی الاحترام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی داستانِ صبر وضبط ارشاد فرماتے جارہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ آپ کی چشمانِ مبارک ساون بھادوں برسارہی ہیں سارا مجمع زاروقطار رورہا ہے، اس کے باوجود نہ تو اندازِ تکلم متأثر ہورہا ہے نہ آواز میں کسی طرح کا فرق محسوس ہورہا ہے اور نہ ہی الفاظ کی ادائیگی میں کوئی فرق آرہا ہے۔ جیسا قریب والا سنتا تھا ویسا ہی دور والا سنتا تھا خواہ کتنا ہی مجمع کثیر کیوں نہ ہو۔ یہ تھا سرکارِ غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیابت کا جلوہ۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

حضور مظہرِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی

ولایت وکرامت

کی

چند جھلکیاں

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت کے جسم کا ایک ایک عضو الگ دیکھا:

میمن حاجی عثمان عبدالغنی قادری برکاتی رضوی حشمتی گونڈل والے (لا بیلا سِلک ہاؤس جامع مسجد ممبئی کے سامنے) کا بیان ہے کہ ۱۳۷۸ھ میں گونڈل کے احبابِ اہلِ سنت نے حضرت کو دعوت دی۔ حضرت تشریف لائے اور میرے مکان پر قیام ہوا۔ جس کمرہ میں قیام تھا اُس میں میرے زنانہ مکان سے بھی آنے کا راستہ تھا اور باہر سے بھی راستہ تھا۔ ایک رات تین بجے کے قریب جیسے کسی نے مجھے آواز دی۔ میں اُٹھا اور اندر کے راستہ سے حضرت کی قیام گاہ میں گیا۔ دیکھا باہر کا دروازہ بند ہے اور لالٹین بہت ہلکی روشن ہے۔ میں نے چراغ کی لو تیز کی تو دیکھا کہ بستر پر حضرت کے جسم کا ایک ایک عضو جدا جدا کیا ہوا ہے۔ اب میں نے لالٹین کو ہاتھ میں لے کر اور غور سے دیکھا۔ اب مجھ پر سخت خوف طاری ہو گیا۔ چراغ رکھا اور گھبراہٹ میں باہر آیا۔ جلدی سے پانی کا مٹکا جہاں رکھا تھا وہاں پر میں سہارے سے بیٹھ گیا۔ سارا بدن پسینہ پسینہ تھا اور میں پریشان تھا کہ کیا ہوا، میں کیا کروں، کس سے کہوں اور کہوں تو کیا کہوں۔ یہ رات میں گھر میں کون دشمن آ گیا جو ایسا کام کر گیا۔ اپنے بیگانے سب کیا کہیں گے، پولیس کیا کہے گی۔ میں تو حضرت کے گھر والوں اور سُنّیوں کو منھ دِکھانے کے لائق نہیں رہا۔ میرے گھر میں ایسا واقعہ؟

ایسی ہی باتیں ذہن میں آ رہی تھیں کہ یک بیک صدر دروازے کی طرف سے حضرت تشریف لائے اور فرمایا کیوں حاجی صاحب خیریت ہے؟ اِس وقت کیسے آ گئے؟ جائیے آرام کیجئے۔ اب میری حالت اور خراب ہو گئی۔ وہاں بدن کا ایک ایک حصہ الگ الگ دیکھا۔ یہاں حضرت صحت و سلامتی کے ساتھ سامنے تھے۔ میں آگے بڑھا۔ مصافحہ کیا واقعی حضرت ہی ہیں۔ پریشانی دور ہو گئی۔ مگر اب یہ حیرانی کہ میں نے بستر پر کیا دیکھا تھا اور اب کیا دیکھ رہا ہوں۔ حضرت کے ساتھ کمرے میں گیا تو بستر خالی تھا وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ حضرت نے فرمایا جائیے آرام کیجئے۔ میں گھر میں آ گیا۔ مگر رات بھر نیند نہ آئی۔ اب بھی جب خیال آ جاتا ہے تو نیند غائب ہو جاتی ہے۔ پھر حضرت نے بُلا کر اطمینان دِلایا۔ اور فرمایا حاجی صاحب! آپ نے جو بستر پر دیکھا تھا اُس کو میری زندگی میں کسی سے نہ بتائیے گا۔ یہ وعدہ کیجئے۔ اور حاجی صاحب نے حضرت کی حیاتِ ظاہری میں یہ واقعہ کسی کو نہ بتایا۔ بعدِ وصال عرسِ چہلم شریف کے موقع پر پہلی بھیت شریف میں رو رو کر پورا واقعہ بیان کیا اور پورا لنگر شریف دیسی گھی سے پکوایا۔

تو جنگل کا شیر ہے اور میں رضا کا شیر ہوں:

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ چرہ کھجوری، ضلع بارہ بنکی تشریف لے جا رہے تھے حضرت کی ہمراہ رکابی میں جناب مرزا الیاس بیگ صاحب حشمتی چرہ والے اور جناب اسمٰعیل صاحب حشمتی ڈالمئو والے تھے کہ ایک

www.mazhareaalahazrat.com

جگہ جنگل کے راستے سے گزرنا ہوا۔ حضرت بیل گاڑی میں تلاوتِ قرآن پاک میں مشغول تھے کہ اچانک سامنے شیر آ گیا۔ گاڑیبان کے ہوش اُڑ گئے اور زبان سے کچھ کہہ بھی نہ سکے۔ حضرت نے جب نظر اُٹھائی اور سامنے شیر کو دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ تو جنگل کا شیر ہے اور میں رضا کا شیر ہوں لہٰذا تو اپنا کام کر اور مجھے اپنے کام کے لئے جانے دے۔ اتنا فرمانا تھا کہ شیر واپس جنگل کی طرف روانہ ہو گیا۔

اِسی درمیان میں کئی جگہ دیوبندیوں نے مناظرے کے چیلنج دیئے اور خود فرار ہوئے۔ حضرت کو ہمیشہ کی طرح فتح و کامرانی حاصل ہوئی۔ گروہنڈہ ضلع بارہ بنکی، زید پور ضلع بارہ بنکی، رسولی ضلع بارہ بنکی وغیرہ مقامات پر اس آخری دور میں مناظرے ہوئے۔

پیر ہو تو اعلیٰ حضرت جیسا مرید ہو تو مظہر اعلیٰ حضرت جیسا:

مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہ بنکی کے قریات و دیہات سے تین یا چار دن مختلف مقامات پر بیان فرما کر لوٹ رہے تھے۔ روضہ گاؤں اسٹیشن پہنچے۔ رخصت کرنے والے بیل گاڑی سے واپس ہو چکے تھے۔ حضرت کی خدمت و معیت میں جناب محبوب حشمتی کانپوری، جناب بشیر حشمتی کانپوری و جناب جلیل احمد حشمتی کانپوری صاحبان تھے۔
حضرت نے جیب سے پیسے نکالے تو کل پانچ روپے تھے۔ ٹکٹ لانے کے لئے محبوب بھائی حشمتی سے فرمایا کہ کانپور تک چار ٹکٹ لے آؤ۔ محبوب بھائی حشمتی چونکہ منھ لگے خادم تھے عرض کرنے لگے کہ حضور کانپور تک کے چار ٹکٹ پانچ روپے میں نہیں ملیں گے، ٹرین کے آنے کا وقت بھی ہو گیا، بیل گاڑی سے جو لوگ پہنچانے آئے تھے وہ بھی واپس چلے گئے، یہ چالیس کلو کا بکسہ، یہ پانچ کلو کا ناشتہ دان، یہ کنڈیا اور یہ بستر بند کون اُٹھائے گا؟ ان لوگوں کو شرم بھی نہ آئی کہ تین چار دن کا پروگرام کرایا اور صرف پانچ روپے دیئے کہ کرایہ بھی نہیں ہو سکتا۔ حضرت نے فرمایا کہ خاموش رہو، دین کا کام ایسے ہی ہوتا ہے، پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بھولی بھالی امت کا ایمان تو بچا۔ اکثر علماء دیہات تک پہنچ نہیں پاتے اور خبیث وہابیہ دیابنہ اور تبلیغی جماعت والے آ کر لوگوں کا ایمان لوٹ لے جاتے ہیں۔ محبوب بھائی نے عرض کیا کہ حضور بیشک یہ سب حق ہے مگر کرایہ تو پورا ہونا چاہئے۔ حضرت نے فرمایا کہ ٹکٹ لینے جاؤ تو۔ وہ گئے اور ٹکٹ ماسٹر سے پانچ روپئے دے کر چار ٹکٹ دینے کو کہا تو ٹکٹ ماسٹر نے کہا پیسے کم ہیں اور پیسے لائیے تو چار ٹکٹ مل پائیں گے۔ وہ بغیر ٹکٹ لئے واپس آ گئے اور مظہر اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں پوری بات بیان کی اور کہنے لگے کہ اتنا بھاری بکسہ، کنڈیا اور بستر بند کون اٹھائے گا؟ حضرت نے فرمایا سرکار غوث اعظم مددگار ہیں، میرے پیر و مرشد سرکار اعلیٰ حضرت مددگار ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اتنے میں ٹرین کے آنے کی گھنٹی بجی جو اُس زمانے میں ٹرین کے آنے کی اطلاع کے لئے بجتی تھی۔ محبوب بھائی بولے کہ گئی ٹرین گئی اب کیا

www.mazhareaalahazrat.com

ہوگا؟ حضرت نے پھر وہی جملے دُہرائے کہ سرکار غوث اعظم مددگار ہیں، میرے پیرومرشد سرکار اعلیٰ حضرت مددگار ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ محبوب بھائی بولے بیشک حق ہے مگر ٹرین میں بیٹھنے کے لئے ٹکٹ تو ہونا چاہئے۔ حضرت نے بڑے ہی اطمینان کے ساتھ وہی جملے پھر دُہرائے۔ اتنے میں ٹرین آگئی۔ اب دیکھنے والوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ٹرین کے رُکتے ہی ٹرین کا ڈرائیور اُترا اور آکر سلام وقدمبوسی کی اور عرض کرنے لگا کہ حضور کہاں تشریف لے جانا چاہتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ کانپور۔ عرض کیا کہ حضور تشریف رکھیں۔ حضرت نے فرمایا ٹکٹ نہیں ہے۔ عرض کیا کہ کتنے لوگ ہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ چار لوگ۔ ڈرائیور نے خود ٹکٹ لاکر پیش کیا اور سامان رکھوایا۔ جب یہ منظر دیکھا تو محبوب بھائی کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور بولے کہ پیر ہو تو سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا اور مرید ہو تو مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا۔ وہ مانو ڈرائیور تھے جو کہ گونڈہ شہر میں بڑگاؤں کے رہنے والے تھے اُن کی اولاد آج بھی موجود ہیں۔

مظہر اعلیٰ حضرت کی کرامت سے صاحبِ اولاد:

۱۹۵۹ء کے آخری ایام میں حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگھیا، ضلع پرتا پگڈھ تشریف لے گئے اور یہ سفر اگھیا گاؤں کا آخری سفر تھا۔ اسی گاؤں کا واقعہ ہے کہ حضرت کے مرید تھے جناب محمد معین خان حشمتی اُن کے ایک بچہ ہوا اور وہ بچپنے میں ہی انتقال کر گئے اور چھ، سات سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی گاؤں میں تشریف فرما تھے کہ معین خان صاحب حشمتی حضرت کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے اُن کے ساتھ ایک بچہ تھا جو اُن کا بھتیجہ تھا۔ حضرت نے معین خان حشمتی کے والد سے پوچھا کہ یہ بچہ معین خان حشمتی کا ہے؟ تو اُن کے والد نے بتایا کہ یہ بھتیجہ ہے۔ اُن کے ایک بچہ ہوا تھا جس کا انتقال بچپنے میں ہی ہو گیا، اُس کے بعد سے اب تک چھ، سات سال ہو گئے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ حضور دعا فرمادیں۔ حضرت نے معین خان صاحب حشمتی سے فرمایا کہ وضو بنا کے آیئے۔ وہ وضو بنا کر حاضر ہوئے تو حضرت نے فرمایا کہ پان لگایئے۔ پھر فرمایا کہ پان میرے منھ میں اِس طرح رکھئے کہ ہاتھ کی پانچوں انگلیاں میرے منھ کے اندر آجائے۔ اُن کی ہمت نہ ہوئی کہ پیرومرشد کے دہنِ پاک میں اپنی انگلیاں کیسے داخل کروں۔ حضرت نے آنکھ بند فرمالی اور فرمایا کہ اب رکھو۔ مگر اُن کی ہمت نہ ہوتی۔ تو حضرت نے خود اُن کا ہاتھ پکڑا اور دہنِ مبارک میں داخل فرمایا اس طرح کہ اُن کی پانچ اور حضرت کی دو انگلیاں اندر گئیں۔ پھر اگلے سال ہی جناب معین خان صاحب حشمتی کے گھر ایک لڑکے کی ولادت ہوئی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میرے پیر نے میری پانچ انگلیاں اور اپنے دو انگشتِ مبارک منھ میں داخل فرمائے تھے لہٰذا مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ میری سات اولادیں ہوں گی۔ چنانچہ اُن کے گھر میں چھ لڑکے اور ایک لڑکی کی پیدائش ہوئی۔

www.mazhareaalahazrat.com

حضور سید العلماء قدس سرہٗ کا بیانِ مبارک:

مؤرخہ ۲۱/صفر مظفر ۱۳۸۰ھ دوشنبہ مبارکہ مطابق ۱۵/اگست ۱۹۶۰ء کو حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کے عرس چہلم شریف کے موقع پر حضور سید العلماء سید آل مصطفیٰ صاحب قبلہ قدس سرہٗ العزیز نے حضرت کی عقیدت ومحبت سے لبریز مندرجہ ذیل واقعہ کو جھوم جھوم کر بیان فرمایا۔

''آج جب کہ میں اس واقعہ کو دُہرا رہا ہوں میرے سامنے اس مردحق آگاہ کا معرفت کے نشے میں جھومتا ہوا سراپا موجود ہے جو اس بات کا اظہار کر رہا ہے کہ اس واقعہ کی حلاوت اور لذت بیان سے باہر ہے اور آج تک موجود ہے۔ حضور سید العلماء کے بیان سے پہلے اُس زمانے پر ایک طائرانہ نظر ڈال لیجئے جس زمانے کا یہ واقعہ ہے یہ وہ پُر آشوب دور تھا جب کہ ہر طرف تقسیم ہند کا مسئلہ چھڑا ہوا تھا اور اسی قسم کی ہر چہار طرف بحثیں ہو رہی تھیں ہندوستان کے مسلمانوں کو اُن کی کم نصیبی نے دو حصوں میں بانٹ دیا تھا، ایک طرف مسلم لیگ تھی دوسری طرف کانگریس۔ دونوں طرف مسلمانوں کی عزت و ناموس کو بیچنے والے نام نہاد مسلمان رہنما موجود تھے۔ کانگریس میں ابوالکلام آزاد اور مسلم لیگ میں مسٹر جینا ایسے خطرناک دور میں دونوں جماعتوں کا رد کرنا اور اس کے نام نہاد رہنماؤں کا پردہ چاک کر کے کتاب وسنت کی روشنی میں مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کرنا باطل کی فسوں کاریوں سے بچا کر صراطِ مستقیم پر گامزن کرنا یہ ایک ایسا کام تھا جو نہایت اہم اور مشکل تھا۔ اس کے لئے جس جگر گُردہ کی ضرورت تھی اور جو استقامت درکار تھی بجا طور سے اُس کے حامل حضرت شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ العزیز تھے۔ چنانچہ قدرت نے اُس مقدس کام کے لئے حضرت کو منتخب کیا تھا۔ اور حضرت نے جس تندہی سے اُس کام کو انجام دیا اور جس جرأت وبے باکی اور سرفروشانہ جذبہ سے اس فریضہ کو ادا کیا اُس کے بارے میں صرف یہی کہا جاسکتا ہے کہ مظہر اعلیٰ حضرت نے دورِ حاضر میں سلف صالحین اور گزرے ہوئے بزرگوں کی یاد کو تازہ کر دیا۔ اور اُن کے سبق آموز کارناموں کو جو اُنہوں نے اپنے اپنے دور میں کئے تھے ایک بار پھر زندہ کر دیا تو بلاشبہ شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ العزیز اپنے اسلاف اور بزرگانِ دین کی ایسی چلتی پھرتی تصویر تھے جس میں اگر ایک طرف حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ استقامت تھی تو دوسری طرف حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشق رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے پُرنور جلوؤں سے بھی اُن کا گلشن مہک رہا تھا۔ جن کے مقدس سینے میں اگر ایک طرف شہید کربلا سیدنا امام حسین علیٰ جدّہٖ وعلیہ السلام کا غم تھا تو دوسری طرف امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صبر وتقویٰ کے جلوے بھی بکھرے تھے۔ اور وہ پورے پورے اس فرمانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے مصداق تھے۔ **لایزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق لایضرھم من خالفھم** میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اعلانِ حق کرتا رہے گا۔ اور جو لوگ اس گروہ کی مخالفت کریں گے اُن

www.mazhareaalahazrat.com

کو کچھ نہیں نقصان پہنچا سکتے۔

دس ہزار کا مجمع اُلٹے پاؤں واپس ہوا:

۱۹۴۷ء کے اس پُرآشوب دور میں مسٹر جناح کے خلاف زبان کھولنا گویا اپنی خودکشی کے مترادف تھا۔ اور اس تحریک کے سلسلے میں بمبئی کو ایک قسم کے مرکز کی سی پوزیشن حاصل تھی۔ وہاں سے پورے ہندوستان میں اُس تحریک کی کمان کی جارہی تھی۔ حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ علیہ پورے ہندوستان میں کھلم کھلا اُس کا رد فرمارہے تھے اور چونکہ اُس کا زور بھی بمبئی اور گجرات میں زیادہ تھا اس لئے حضرت نے اس تحریک کے بطلان اور قاہر ردِشدید کے لئے خاص طور سے اُن ہی مقامات کو منتخب فرمایا تھا۔ اسی سلسلے میں ابا بلڈنگ پر ایک خاص جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے خصوصی مقرر حضرت شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ العزیز تھے۔ جلسہ میں پہلے بچوں کی نعت ومنقبت پڑھنے کا سلسلہ شروع تھا اور حضرت کے تشریف لانے کا انتظار کیا جارہا تھا۔ حضرت اپنے معمول سے زیادہ تاخیر سے جلسہ گاہ میں پہنچے۔ حضرت کے تشریف لانے کے بعد بھی نعت خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ پھر حضرت کی اجازت سے حضرت کی تقریر پُرتنویر کا اعلان کیا گیا۔ حضرت کے معمولات میں سے یہ تھا کہ تقریر سے پہلے ایک طویل خطبہ عربی میں عربی لہجہ سے پڑھتے تھے۔ پھر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی نعت اپنی خوش الحانی سے شروع فرماتے۔ اور اسی کے درمیان مذاہب باطلہ کا رَد اور پُرجوش تقریر شروع ہوجاتی۔ جس سے سامعین پر ایک عجیب قسم کی بے خودی طاری ہوجاتی تھی۔ مگر اُس مرتبہ حضرت کے معمولات کے خلاف ایک عجیب وغریب بات دیکھی گئی کہ حضرت جب ممبر پر تشریف لے گئے تو خطبہ پڑھنے سے پہلے ہی تین مرتبہ بائیں پیر سے کُرسی پر بیٹھنے کے بعد تخت پر لات ماری۔ ہر مرتبہ لات مارنے سے پہلے ''ہٹ خبیث'' اپنی زبان سے فرمایا۔ اُس کے بعد خطبۂ مسنونہ پڑھا۔ اور حسب معمول تقریر شروع فرمادی۔ جس میں کھلم کھلا مسٹر جینا کو کافر ومرتد اور مسلم لیگ کی شرکت کو حرام فرمایا۔ یہ بیان یہاں تین گھنٹے تک جاری رہا۔ اور پورا مجمع سکتہ کے عالم میں سنتا رہا۔ تقریر ختم ہونے کے بعد صلاۃ وسلام ہوا۔ اور دعا کے بعد یہ مبارک جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ ختم ہونے کے بعد حضرت شیر بیشۂ سنت کے قریبی لوگوں کو حضرت کے معمولات کے خلاف تین مرتبہ تخت پر لاتیں مارنے سے تشویش تھی کہ کس کو یہ لاتیں ماریں، کس کو ''ہٹ خبیث'' کہا۔ مگر کسی میں حضرت شیر بیشۂ سنت سے پوچھنے کی جرأت نہ تھی۔ جب یہ لوگ جلسہ ختم ہونے کے بعد جلسہ گاہ سے باہر نکلے تو یہ راز کھلا کہ مخالفین اہل سنت نے ایک بہت بڑی سازش کی تھی۔ جس کو اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے پایاں فضل وکرم نے سرکار غوث اعظم سید الاولیاء وحضور خواجۂ خواجگان سیدنا غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حمایت نے اور شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم

www.mazhareaalahazrat.com

البرکت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبردست تائیداورنصرت نے ناکام بنادیا۔

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا — شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

تمہیں ہو بادشاہِ ہند رحمت ہو غریبوں پر — مرے اجمیری خواجہ اے معین و رہنما اُٹھئے

کیوں دبیں کس سے دبیں ہیں جوترے در کے غلام — غوثِ اعظم کی حفاظت میں ہے بندہ تیرا

حضرت کے مخالفین کا پروگرام اُس مبارک جلسہ کودرہم برہم کر کے حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ،کوذاتی نقصان پہنچانے کا تھا۔اُس ناپاک مقصد کے لئے دس ہزار کا کثیر مجمع محمد علی روڈ پر اکٹھا ہوا تھا۔جوسب کے سب پوری طرح لاٹھیوں، چاقوؤں، بلموں، بھالوں سے مسلح تھے۔اوراپنے اُس ناپاک ارادے سے حضرت شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ العزیز کے جلسہ گاہ کی طرف چل دیئے تھے۔ادھر چند غریب بے سروساماں سنی مسلمان تھے۔جواس سازش سے بےخبرحق سے لَو لگائے بےخودی کے عالم میں اطمینان وسکون سے بیٹھے حضرت کی تقریر سُن رہے تھے۔اُدھر حضرت نے تخت پر تین مرتبہ لاتیں ماریں اور تین ہی مرتبہ عالم غیظ وغضب میں ارشادفرمایا''ہٹ خبیث'' اُدھر جلسہ گاہ سے دوسوقدم کے فاصلے پراُس دس ہزار کے مسلح مجمع کوکسی برقی طاقت نے آگے بڑھنے سے روک دیا۔اوراُس کے آگے وہ ایک قدم بھی نہ بڑھ سکے۔یہ تھی وہ ہیبتِ حق جس کے ساتھ خداوند قدوس جل جلالہٗ کی ان دیکھی غیبی طاقتیں سایہ فگن تھیں۔اورقدم قدم پر حضرت شیر بیشۂ سنت کوفتح ونصرت سے ہمکنارکررہی تھیں۔اعلیٰ حضرت کے دیئے ہوئے مبارک خطاب''ابوالفتح'' کی حقیقت کی صداقت منوارہی تھی۔اس لئے کہ یہ خطاب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کا دیا ہوا تھا۔اوراعلیٰ حضرت کے دیئے ہوئے خطاب کے حالات کروٹیں بدل بدل کرتصدیق کررہے تھے۔

سایۂ دامان حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

ڈاکٹر حکیم محمد صدیق [۱] صاحب قادری برکاتی قاسمی رتلامی زیدمجدہم کا بیان ہے کہ میں نے خواب دیکھاایک بہت بڑاسجا ہواعالی شان دربار ہےاور بڑے بڑے بزرگ تشریف فرما ہیں کہ حضرت شیر بیشۂ سنت مولٰینا الحاج حافظ قاری مفتی محمد حشمت علی خان صاحب بھی اس دربارمیں تشریف لائےتوسب حضرات نے آپ سے بیان کرنے کی درخواست کی۔آپ نے بیان شروع کیا۔بڑاہی ایمان افروز بیان ہورہاہے۔سب حضرات مسرور ہورہے ہیں کہ ندا ہوئی آقائے دوعالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس اجلاس میں تشریف لاتے ہیں۔سب ادب واحترام سے کھڑے ہوکرصلاۃ وسلام عرض

[۱] محترم ڈاکٹر صاحب بہترین مبلغ تھےاوراپنے دواخانے میں بیٹھے بیٹھے سنیت کی اشاعت کا کام کرتے رہتے تھے۔چندسال ہوئے موصوف کاانتقال ہوگیا۔مولیٰ عزوجل مغفرت فرمائے۔آمین۔منصوررضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

کرنے لگے۔اور حضرت شیر بیشۂ سنت نے پھر بیان شروع کیا۔حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بکمال رحمت حضرت کو اپنی عبائے اقدس کے دونوں دامانِ مبارک میں چھپا لیا۔ اور اسی شان سے حضرت بیان فرماتے رہے تمام حضرات بیان سنتے رہے۔حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تبسم کناں جلوہ فرما رہے۔بہت دیر تک یہ جلوہ دیکھتا رہا پھر آنکھ کھُل گئی۔صبح کا وقت تھا اُٹھا اور وضو کیا۔نماز فجر پڑھی اور یہ خواب یاد کر کے لطف اندوز ہوتا رہا۔

یہ خواب ڈاکٹر صاحب نے لیگ و کانگریس کے دور میں دیکھا تھا جبکہ بہت سے مدعیانِ سنیت حضرت کی حق گوئی و حق پسندی کی بنا پر خلاف ہو رہے تھے۔قتل کی سازش ہو رہی تھی۔ یہ مبارک خواب بشارت عظمیٰ تھی کہ وہ تو میرے دامانِ کرم کے سائے میں ہے۔ میرے پیاروں کی حمایت میں ہے، خود میرا بھی پیارا ہے اور یہ کہ حق پر ہے کہ میرے دین وشرع کا سچا پاسبان ومحافظ ہے۔یہیں سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ ان کی رضا میں حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رضا وخوشی ہے۔فالحمد للہ رب العلمین۔

حدیث قدسی ہے اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ۔یعنی میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں اور انہیں میرے علاوہ کوئی نہیں پہچانتا۔

اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ مخالف اس کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا جو میرے دامن میں ہو۔اور یہ بھی کہ ایسے شخص کی عظمت وبزرگی کو کون پہچانے جو آقائے دوعالم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وسلم کی قبائے رحمت میں چھپا ہو۔

ایک اور بشارت:

مولوی حافظ محمد عمران صاحب قادری برکاتی رضوی مصطفوی نے اس دور میں جب کہ بھدرسہ کے مقدمہ کا فیصلہ ہونے والا تھا اور حضرت فیض آباد گئے ہوئے تھے، خواب دیکھا کہ صبح صادق ہو چکی ہے نماز پڑھنے کو گھر سے چلے۔ باہر نکلے تو سنا کہ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لا رہے ہیں۔ یہ بھی نیاز حاصل کرنے چلے دیکھا کہ بڑی شان سے جلوس آ رہا ہے اور حضور اعلیٰ حضرت بہت فرحناک ومسرور ہیں۔ میں نے بڑھ کر سلام عرض کیا۔اور دست بوسی اور قدم بوسی کے شرف سے مشرف ہوا اور عرض کیا حضور والا! مولٰینا حشمت علی خان صاحب کے فتح مند وظفریاب ہونے کی دعا فرمائیں۔تو حضور اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا میں اس مقدمہ میں ان کی فتح مبین اور وہابیہ کی شکست مہین کی مبارکباد دینے ہی تو آیا ہوں۔ مولٰینا کو فتح مل گئی۔ اور وہابی ذلیل ہو گئے۔ پھر میں نے کچھ مسائل لیگ و کانگریس ہنگامہ کے متعلق دریافت کئے۔ سرکارِ اعلیحضرت نے ان کے وہ جواب ارشاد فرمائے جو حضرت مولٰینا حشمت علی صاحب قبلہ نے دیئے تھے اور اپنے مظہر کامل کی تائید فرمائی۔

www.mazhareaalahazrat.com

پھر فجر کی اذان سے میری آنکھ کھُل گئی۔ اور یہ مبارک منظر غائب ہوگیا۔ نمازِ فجر پڑھی۔ آج چونکہ فیض آباد میں فیصلہ کی تاریخ تھی۔ بعد نماز حضرت مولٰینا طیب صاحب کے پاس حاضر ہوکر خواب سنایا حضرت بہت خوش ہوئے اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ جو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ نے بشارت دی ہے ایسا ہی ہوگا۔ حضرت شیر بیشۂ سُنت فتح مند و کامیاب و بامراد و دلشاد اور وہابی دیوبندی وحاسدین دردمند و نامراد و ناشاد ہوں گے۔ پھر شب میں فیض آباد سے مبارکبادی کا ٹیلیگرام موصول ہوا۔

سنی بھائی یہ بھی دیکھیں کہ علوم اولیاء کی کیا شان ہے اور یہ بھی دیکھیں کہ حضرت شیر بیشۂ سنت کی کیا شان تھی۔ وہ نائب حضورِ مصطفیٰ وپرَتوِ شیر خدا، آئینۂ جمال وجلال غوث الوریٰ، مظہر مرشدنا حضور احمد رضا تریسٹھ (۶۳) سال ہم میں رہ کر اور دینِ مصطفیٰ کی عظیم خدمات انجام دیتے ہوئے ہم سے رخصت ہوگیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم۔ و رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

چار لڑکے ہوں گے:

گاؤں بڑھیا، مدّو بازار، ضلع گونڈہ کا واقعہ ہے کہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک معتقد تھے اُنھوں نے حضرت سے اولاد کے لئے دعا کرائی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے چار لڑکے ہوں گے پہلے کا نام عبد الباری، دوسرے کا نام عبد القادری، تیسرے کا نام عبد المتعالی اور چوتھے کا نام عبد الوالی رکھنا۔ اتنا سننے کے بعد وہ مرید و معتقد حضور مظہر اعلیٰ حضرت مدّو بازار آئے اور اعلان کرنا شرع کیا کہ اے وہابیو سنو! تم لوگ میرے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اختیار اور علم غیب کی بات کرتے ہو، میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے عاشق صادق اور اُن کے نائب میرے پیر و مرشد کی یہ شان ہے کہ اُنھوں نے مجھے چار بیٹے عطا فرمائے ہیں، چاروں کے نام بھی بتائے ہیں، چار لڑکے ہی ہوں گے درمیان میں کوئی لڑکی نہ ہوگی۔ بالآخر اُن کے یہاں چالڑکے تولد ہوئے۔ اور اُنھوں نے چاروں کے نام وہی رکھے جو حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتائے تھے۔

پاگل شفایاب ہوگیا:

بھاؤپور، ضلع بستی (موجودہ ضلع سدھارتھ نگر) میں حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما تھے۔ لوگ ایک شخص کو رسّی سے باندھ کر لے کر آئے۔ حضرت نے فرمایا کہ کھول دو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضور! اگر کھول دیں گے تو کسی کو چھوڑے گا نہیں، لوگوں کو مارتا پیٹتا ہے، بمشکل تمام تو ہم لوگ اس پر قابو پا کر باندھ کر لائے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ میں کہہ رہا ہوں کہ کھول دو کسی کو کچھ نہ کرے گا۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد فرمانے پر لوگوں نے ڈرتے ہوئے کھول دیا۔ اس کے بعد لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اتنا خطرناک پاگل بالکل ہی اطمینان وسکون سے بیٹھا

www.mazhareaalahazrat.com

ہوا ہے۔ یہ شان تھی حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ نہ کچھ پڑھ کر دم کیا نہ کوئی وظیفہ بتایا بس ایک نظرِ کرم ڈالی اور وہ صحیح و سالم ہو گیا۔

علم مافی الغد اولیاء کو بھی ملتا ہے:

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طفیل و واسطہ میں اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی علوم غیبیہ ملتے ہیں۔ چنانچہ حضرت شیر بیشۂ سنت کا ہی واقعہ ہے کہ رائے چور میں حضرت صاحب سجادہ مدظلہم کے یہاں حضرت کھانا کھا رہے تھے اور حضرت کے سامنے حضرت کے صاحبزادے مولٰینا مشاہد رضا خان صاحب سلمہٗ ربہٗ کھانا کھا رہے تھے۔ مگر بہت تکلف برت رہے تھے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے ان سے فرمایا بھیا! تکلف نہ کرو یہ حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ کے گھر کا کھانا ہے۔ اب ہم حضرت کے یہاں دوبارہ نہیں آئیں گے۔ بے تکلف کھاؤ۔ چنانچہ رائے چور کے احباب اہل سنت نے اس سفر کے بعد بہت کوشش کی کہ حضرت دوبارہ رائے چور تشریف لائیں۔ مگر دوبارہ جانا نہ ہوا اور حضرت شیر بیشۂ سنت کا وہ کلام برقرار رہا۔

گم شدہ تانبہ کی رکابی واپس آگئی:

حاجی احمد بن حاجی عمر ڈوسا قادری برکاتی رضوی حشمتی کا بیان ہے کہ سُنّی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے مقدمہ کے دوران حضرت کی قیام گاہ پر حضور سیدنا سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ شریف ہوا۔ میرے گھر سے برتن آئے اور فاتحہ و تقسیمِ توشہ مبارکہ کے بعد برتن واپس آئے تو ایک رکابی تانبہ کی اس میں کم تھی۔

میں نے آکر اُن لوگوں سے جو منتظم تھے اُن سے کہا۔ اُن لوگوں نے جواب دیا کہ دیکھیں گے۔ دو تین روز کے بعد گھر میں پھر سوال ہوا کہ وہ تانبہ کی رکابی ابھی تک نہیں آئی۔

میں نے آکر محمد ظہور بھائی حشمتی [۱] سے کہا۔ اُنہوں نے بھی کہا کہ ڈھونڈیں گے۔ پھر چند روز بعد گھر میں ذرا سختی سے سوال ہوا۔ میں حضرت کی قیام گاہ پر آیا۔ حضرت نمازِ عصر کے بعد وظیفہ پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور دست بوسی کر کے بیٹھ گیا۔ حضرت نے اشارے سے خیریت دریافت کی۔ میں نے جواب دیتے ہوئے تانبہ کی رکابی کے گم ہونے اور اُس پر گھر میں سختی سے مطالبہ ہونے کا ذکر کر دیا۔ حضرت نے وظیفہ پورا فرما کر صبر کرنے کا حکم دیا۔ کچھ دیر خاموش

[۱] حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے مرید و جاں نثار فدا کار خادم کہ جب حضرت بمبئی تشریف لاتے یہ اپنا کام کاج چھوڑ کر صبح و شام رات و دن حاضر خدمت رہتے۔ حضرت فرماتے محمد ظہور یہ عرض کرتے۔ جی حضور۔ زبردست مجاہد و مبلغِ سُنّیت تھے چند سال پیشتر وصال ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور پیرانِ کرام کا سایہ اُنہیں اور ہمیں عطا فرمائے۔ آمین۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

رہ کر میں نے پھر رکابی کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ حضرت نے پھر صبر کا حکم دیا۔ میں چپ ہو گیا۔ اور دو تین منٹ کے بعد جہاں پانی کی ٹنکی تھی وہاں کوئی چیز گرنے کی آواز آئی۔ حضرت نے مجھے حکم دیا وہاں جا کر دیکھو۔ اب میں نے جا کر دیکھا تو میرے گھر کی گمشدہ رکابی پڑی تھی۔ میں اُٹھا کر لایا اور حضرت کو دِکھا کر عرض کیا یہی رکابی گُم تھی۔ حضرت نے تبسم فرمایا۔ اور کہا جاؤ تمہاری چیز مل گئی گھر والوں کو دے دو۔ مغرب کے قریب مولٰینا مولوی عزیز الرحمن صاحب قادری برکاتی رضوی حشمتی آئے۔ میں نے اُن سے کہا کہ یہ رکابی آپ نے کہیں رکھی تھی؟ اُنہوں نے کہا رکھی نہ تھی بلکہ آپ کے بتانے سے ہم سب کو اس کی تلاش تھی۔ یہ کہاں ملی؟ میں نے اُنہیں اس کے ملنے کا سارا واقعہ سنایا۔ مولٰینا صاحب نے کہا حضرت کی دعا قبول ہوئی آپ کی گم شدہ رکابی مل گئی۔ یہ حضرت کی کھلی کرامت ہے۔

''لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء''

اسی سال پالیج (گجرات) کے بیان کے دوران حضرت نے ارشاد فرمایا۔

''سنی بھائیو! سن لو اور اس کو محفوظ کرلو اب اس کے بعد میں آپ کو سنانے نہیں آؤں گا۔ یہ میرا آخری سفر ہے۔ اس کے بعد آپ میری زبان سے نہیں سن سکیں گے۔ چنانچہ اس کے بعد نقیب اہل سنت حضرت مولانا مولوی حاجی علی محمد صاحب قادری برکاتی رضوی سلامی دھوراجی نے اور بورسد والے مستان نے انتہائی کوشش کی مگر حضرت کا اس کے بعد گجرات جانا نہیں ہوا۔ یہ ہیں علومِ اولیاء اور سچے نائبین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

علمِ مافی الغد از اولیائے کرام:

مرکزی بیت المال اہلِ سنت مدنپورہ میں احبابِ اہلسنت نے حضرت کی دعوت کی ساتھ میں فرزندِ اکبر مولٰینا محمد مشاہد رضا خان سلمہٗ ربہٗ بھی تشریف لے گئے۔ کھانا تناول فرمایا اور رخصت ہو کر کمرہ سے باہر سڑک پر آئے۔ شیخ محمد بقرعیدی قادری رضوی حشمتی ساتھ تھے۔ مولٰینا مشاہد رضا خان کمرے میں لوگوں سے رخصت ہو رہے تھے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا بقرعیدی بھائی! بھیّا (مولٰینا مشاہد رضا خان) کو سمجھا دو کہ گھر کا انتظام سنبھالیں میرے قویٰ اب جواب دے چکے اُن کو اچھی طرح سمجھا دینا۔ یہ فرما کر روانہ ہوئے اور دو قدم چل کر پھر پیچھے دیکھ کر بقرعیدی بھائی کو آواز دی۔ جب وہ قریب آئے ارشاد فرمایا بقرعیدی بھائی آؤ گلے مل لو۔ فرما کر اُن سے معانقہ فرمایا، پھر فرماتے ہیں: یہ میری آپ کی آخری ملاقات ہے، آج کے بعد میری آپ کی ملاقات نہ ہوگی۔

اور اب آگے بڑھے تو بقرعیدی بھائی نے کہا حضرت یہ آپ نے کیا فرمایا؟ تو مسکرا کر فرمایا: ویسے ہی کہہ دیا اور کوئی بات نہیں۔ اُسی شب پیلی بھیت روانگی ہوئی۔ حضرت کے تشریف لے جانے کے بعد حضرت کی حیاتِ ظاہری میں بقرعیدی

www.mazhareaalahazrat.com

بھائی کی حضرت سے ملاقات نہ ہوئی۔ حالانکہ بقرعیدی بھائی بازار باغ کے جلسہ میں گئے، اِسی ارادہ سے گئے کہ حضرت وہاں تشریف لائیں گے تو ملاقات کروں گا ورنہ پیلی بھیت جاؤں گا اور ملاقات کروں گا۔ مگر حضرت اجلاس میں بھی تشریف نہ لائے اور یہ بھی گھریلو کاموں میں ایسے مصروف ہوئے کہ رُخصت پوری ہوگئی اور وطن سے بمبئی آ گئے۔ غرض کہ حضرت کے فرمانے کے مطابق بمبئی کے بعد بقرعیدی بھائی کی ملاقات نہ ہو سکی۔

اپنے مرید کو خواب میں خبر دے گئے:

محمد عثمان صاحب قادری برکاتی رضوی حشمتی گلبرگہ شریف والے کا بیان ہے کہ ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ میں گلبرگہ شریف اپنے وطن میں تھا۔ ایک روز خیال آیا کہ اب بمبئی چلیں محرم شریف آ رہا ہے۔ حضور پیرومرشد شیر بیشۂ سنت مظہرِ اعلیٰ حضرت قبلہ تشریف لائیں گے۔ حضرت کی زیارت بھی کریں گے اور حضرت کے ارشاداتِ عالیہ و بیاناتِ مبارکہ بھی سُنیں گے۔

رات کو خواب دیکھا کہ بہت بڑا مجمع ہے اور بہت اچھے لباس، نورانی شکل وصورت والے لوگ ہیں سب ایک جنازے کے ساتھ جا رہے ہیں۔ جنازے پر بہت پھول ہیں۔ اتنے میں حضرت پیرومرشد شیر بیشۂ سنت مظہرِ اعلیٰ حضرت میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے سلام کیا، دست بوسی کی۔ حضرت نے فرمایا: عثمان بھائی! اب میری تمہاری ظاہری ملاقات نہیں ہوگی۔ آج میں تم سے ملنے آگیا یہ دیکھو میرا جنازہ ہے۔ اور ۸ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ یاد رکھو۔ یہ فرما کر تشریف لے گئے۔

میری آنکھ کھلی تو فجر کے قریب کا وقت تھا۔ بڑی حیرانی ہوئی کہ آخر معاملہ کیا ہے۔ بہرحال میں بمبئی آیا۔ یہاں حضرت کو بلانے کی خبریں سُنیں۔ دعوت دی گئی مگر حضرت نہیں آئے یہاں تک کہ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ کا چاند نظر آیا۔ تاریخیں گزرتی رہیں اور میں ۸ محرم کے تصور سے ہی کانپتا رہا۔ یہاں تک کہ ۹ محرم کو مغرب کے قریب پیلی بھیت سے ۸ محرم دن میں گیارہ بجے کا روانہ کیا ہوا ٹیلیگرام ملا کہ ۸ محرم کو حضرت کا وصال ہو گیا۔ اور تاریخِ وصال ۸ محرم معلوم ہوئی۔ یہ ہیں علومِ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

رجبی شریف کے جلسے کے لئے بشارت:

گروہنڈہ، ضلع بارہ بنکی کا واقعہ ہے کہ وہاں کے رہنے والے حکیم سید ایوب صاحب کے والد صاحب ہر سال ۲۷ ر رجب المرجب شریف کی شب میں معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا جلسہ منعقد کرتے تھے چونکہ مولوی عبدالشکور کاکوروی تھانوی کی سُنّت پر تقیہ کرکے اپنے آپ کو سُنّی مسلمان ظاہر کرتا تھا۔ لہٰذا سید صاحب نے اُسے سُنّی سمجھ کر بُلا لیا جب

www.mazhareaalahazrat.com

جلسہ اختتام پذیر ہوا اور شب میں سوئے تو سید صاحب قبلہ کے والد ماجد تشریف لائے اور فرمایا کہ جلسہ مقبول نہ ہوا پھر جلسہ کرو۔ سید صاحب نے پھر جلسہ کیا۔ دوسری مرتبہ پھر خواب میں تشریف لائے اور فرمایا ابھی بھی قبول نہ ہوا جلسہ پھر کرو۔ تیسری بار پھر جلسہ کیا پھر خواب میں تشریف لائے اور فرمایا اب بھی مقبول نہ ہوا جلسہ پھر کرو۔ اب سید صاحب بہت پریشان کہ کیا معاملہ ہے، کون سی کمی رہ جا رہی ہے۔ اللہ ہی بہتر جانے۔ چوتھی مرتبہ خواب میں تشریف لائے تو فرمایا کہ مولینا حشمت علی صاحب کو بُلاؤ۔ پھر سید صاحب قبلہ نے حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رابطہ کیا اور باصرار تمام کہا کہ آپ کو تشریف لانا ہی ہوگا۔ خیر حضرت نے دعوت قبول فرمائی اور مقررتاریخ میں حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے گئے۔ سید صاحب قبلہ نے ساری صورتِ حال بتائی۔ پھر حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالشکور کاروی کی حقیقت بیان فرمائی، اس کی تقیہ بازی کا پردہ فاش فرمایا اور زبردست ردِّ وہابیہ فرمایا۔ اور حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی بیانِ معراجِ پاک کا تو جواب ہی نہیں۔ پھر سید صاحب قبلہ کے والد ماجد خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اب محفل قبول ہوگئی۔ پھر سید صاحب قبلہ نے حضرت کو راضی کیا کہ پورے سال آپ کہیں رہیں مگر ہر سال معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بیان کے لئے رجبی شریف میں آپ کو یہیں تشریف لانا ہے۔ حضرت بھی راضی ہوگئے اور ہر سال ۲۷/ رجب شریف کو حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ گروہنڈہ تشریف لے جاتے۔ تاریخ چونکہ ہر سال کے لئے متعین تھی لہٰذا حضرت کے مریدین ومعتقدین ومحبین حضرت کے بیانِ معراجِ پاک کو سننے کے لئے ڈوکم، بھاؤپور، گونڈہ، بستی، فیض آباد، سلطانپور دور دراز مقامات سے گروہنڈہ پہنچ جاتے تھے۔

www.mazhareaalahazrat.com

حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبلیغ دین اور وہابیت و دیوبندیت کی خدا اور رسول دشمنی ظاہر کر کے قوم و ملت کے ایمان کی حفاظت کی خاطر ہند و بیرونِ ہند کا زندگی بھر سفر فرمایا اور لوگوں کے دلوں میں شمعِ یادِ رخِ جاناں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو روشن کیا اور بجھنے نہ دیا۔ تبلیغی دورے کی کچھ تفصیل پچھلے صفحات میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ مزید ملاحظہ فرمائیں!

بہار میں تشریف آوری

۱۳۴۷ھ، ۱۳۴۸ھ کے زمانے میں گیا، بلیا، پھلواری شریف وغیرہ جانا ہوا اور آسام، چاٹگام وغیرہ مقامات پر تشریف لے گئے اور ہر جگہ

بلا رو رعایت کلمۂ حق کہا۔ سنیت کی تبلیغ فرمائی۔ گیا میں بھی وہابیوں نے یا پولیس المدد کے وظیفے پڑھے۔ پھر آپ پر کیس بھی کیا اور بفضلہٖ تعالیٰ و بعون حبیبہٖ علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ وادوم التسلیم آپ کو کھلی کامیابی ہوئی۔ مقدمہ خارج ہوا، اہل سنت کو کامیابی وہابیہ دیوبندیہ کو ذلت و خواری نصیب ہوئی۔

حضور محدث اعظم ہند سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچھوچھہ مقدسہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی دعوت پر بنگال تشریف آوری: (نقل خط)

مولٰنا الاعز الاکرم زیدت مکارمکم۔ ادعیہ وافیہ و تحیہ زاکیہ۔ اب شروع سے سُنئے رمضان شریف میں آپ کو میں نے لکھا کہ بستہ ڈانگی قدیم ضلع پورنیہ اور جدید ضلع مغربی دیناجپور میں صرف آپ کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ ایک ہفتہ تک طے پایا اور اون لوگوں نے مجھے ذمہ دار بنا دیا ہے کہ جس طرح ہو آپ کو ۸/۹/۱۰/ شوال کو وہاں پہونچا دوں آپ نے جواب دیا کہ ۱۹/ شوال تک کی ایک ایک تاریخ کا پابند ہو چکا ہوں اوس کے بعد چل سکتا ہوں چنانچہ آپکا خط پاتے ہی یہ سمجھ کر کہ ۱۹/ کو خواہ آپ ہندوستان میں کہیں ہوں ۲۰/ کو چل کر ۲۲/ کو ضرور پہونچ سکتے ہیں۔ وہاں لکھا کہ جلسہ کی تاریخیں ۲۲/ ۲۳/ ۲۴/ بمقام بستہ ڈانگی اور ۲۵/ ۲۶/ ۲۷/ بمقام میرزاد پور مقرر کر لیجئے اون کو لکھا کہ ابھی آپکا اشتہار شائع نہیں ہوا اگر واقعی حضرت شیر بیشۂ سُنت کی تڑپ آپ کے دل میں سچی ہے تو اس تبدیلی کو منظور کر لیجئے اور آپکو لکھا کہ ۲۱/ کو میل سے روانہ ہو کر ۲۲/ کی صبح کو کٹیہار پہنچئے آپ نے پھر مجھ کو لکھا کہ ۲۵/ سے ۳/ ذیقعدہ تک آسکتا ہوں میں نے یہ خط وہاں بھیج تو دیا مگر یہ اون کو ابھی ملا نہیں اور میرے اعتماد پر ۲۲/ سے ۲۷/ تک کی تاریخیں شائع کر دیں جسکا اشتہار حاضر خدمت ہے۔ وہ جوار وہابیوں کا ملک سمجھا جاتا ہے مولیٰ تعالیٰ مولانا عبدالحمید صاحب اور اونکے رفقاء کار کو اجر عظیم عطا فرمائے کہ کام

www.mazhareaalahazrat.com

شروع کیا تو مقامی فضا یہ ہوگئی ہے کہ اگر یہ جلسے کامیاب ہوئے تو کئی ہزار توبہ نامے پر دستخط ہوں گے اور اگر خدا نخواستہ جلسے میں رکاوٹ ہوئی تو کئی سو جو درست ہو چکے ہیں معاذ اللہ پلٹ جانے کا اندیشہ ہے آپکے لئے مولانا نے جو پروپیگنڈہ کیا ہے اوسکے نتیجے میں وہاں کا ذرہ ذرہ درحقیقت آپکے لئے تڑپ رہا ہے۔ یہ واقعاتی بحث ہے اب قانونی سنئے کہ جب آپ نے ۱۹؍شوال تک کی عدیم الفرصتی کا اظہار کیا تو پھر کیا آپکو حق پہونچتا ہے کہ جب تک میں آپکو مطمئن نہ کردوں آپ کسی مزید جلسہ کا وعدہ کرلیں، کم سے کم ۱۹؍شوال تک آپ کو میرے جواب کا انتظار کرنا تھا مگر آپ نے ۱۹؍کی جگہ ۲۵؍کو لکھا، یہ میرے حق کا غصب ہوا یا نہیں اور میں آپ کا مظلوم ٹھہرا یا نہیں؟ اب سُنئے کہ جب ۲۵؍کی اطلاع وہاں پہنچی تو کہرام پڑ گیا اور وہاں کی عزت مسلم ماتمی بن گئی اور روتے پیٹتے لوگ کٹیہار پہنچے اور مشورہ کے بعد مولوی عبدالجلیل صاحب پہلے مجھے ڈھونڈنے نکلے بریلی شریف گئے پتہ چلا کہ میں مراد آباد میں ہوں وہ وہاں پہنچے پتہ چلا کہ شاہجہانپور میں ہیں وہ وہاں بھی آئے اور مجھ کو پکڑ لیا میرا پروگرام یہ تھا کہ شاہجہانپور سے پیلی بھیت صرف اور صرف آپکا پتہ معلوم کرنے آج آنا تھا اور پھر آپ جہاں ہوں وہاں پہنچ کر اپنی عزت کی لاج رکھنے کیلئے آپکی خوشامد کرنی تھی چنانچہ پیلی بھیت آج آ گیا اور دن بھر کی دوا دوش میں پتہ چلا کہ آپ کے پاس آج روانگی ہو تو آپ بمقام۔۔۔۔۔۔ملیں گے۔ اپنی قرارداد کے مطابق میں خود ہی آتا مگر یہ میرے مولیٰ کا میری ضعیفی پر کرم ہے کہ مولوی عبدالجلیل صاحب آ گئے وہ جب آپکا قدم پکڑ ینگے تو یقین مانئے کہ وہ میرا ہاتھ ہوگا وہ رو دینگے تو اونکے آنسو میری آنکھوں کے آنسو ہونگے اب آپ کچھ بھی کریں مگر ۲۲؍شوال کی صبح کو میل سے کٹیہار پہنچیں جن لوگوں سے ان تاریخوں کا وعدہ ہوا ونکو ۲۷؍کے بعد تاریخیں دیدیں میں وہ خط بھی بھیجتا ہوں جو مولانا عبدالحمید صاحب اور مولوی عبدالسلام صاحب وکیل نے میرے نام بھیجا اسی مضمون کا خط حضرت مفتی اعظم مدظلہٗ کے پاس بھی آیا ہے اس سے اندازہ ہوگا کہ وہاں آپکے لئے کتنی بے چینی ہے جیسے ہی آپ ۲۲؍شوال کو منظور کرلیں اور منظور کرنا ہی پڑے گا تو دوار جنٹ تار دلوا دیجئے ایک کا پتہ ہو بذریعہ احمد بخش کٹرہ پختہ آنولہ دوسرے کا پتہ ہو جامعہ نعیمیہ مراد آباد تا کہ تار پاتے ہی میں بھی جلسہ کی شرکت کروں ورنہ منہ چھپا کر کہیں چھپ رہوں اور ان لوگوں کو منہ نہ دکھاؤں۔ آخر الکلام میری غیر مربوط اور شوخ تحریر کو نظر انداز کیجئے اور ۲۲؍شوال کو میل سے کٹیہار پہنچئے و السلام علیکم و علیٰ من لدیکم۔

دعا گو و خیر خواہ آپکا سید محمد غفرلہٗ بمقام پیلی بھیت ۱۵؍شوال ۷۷ھ

بستہ ڈانگی میں حضرت شیر بیشۂ سُنت کے ایمان افروز بیانات کا عظیم فیضان

حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی دعوت پر آپ جب بستہ ڈانگی تشریف لے گئے۔ تو حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ کے ایمان افروز وہابیت و نجدیت سوز بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ آپ کے مسلسل تقریری پروگراموں کا

www.mazhareaalahazrat.com

فیضان اور اثر اس طرح دیکھنے میں آیا کہ لاتعداد افراد نے توبہ کرلی۔اور لاتعداد حضرات آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے کے خواہشمند ہوئے۔لیکن حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کی یہ عظیم بےلوثیت جو ایک منفرد اور بے مثال کردار کی حیثیت رکھتی ہے کہ آپ نے ان تمام حضرات کو جو آپ سے بیعت ہونے اور ارادت میں شامل ہونے کے خواستگار تھے اُن تمام حضرات کی اس نیک خواہش کو آل رسول (حضور محدثِ اعظم ہند) کی طرف مائل فرمایا۔اور مخدوم زادے، آل رسول کی رونق افروزی کی وجہ سے خود بیعت نہ فرمایا۔اور اس طرح لاکھوں مسلمانانِ اہل سنت نے ایک آلِ رسول کے دست مبارک پر بیعت ہونے کا شرف حاصل کیا۔

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی بےلوثیت اور ذاتی مفاد سے بے نیازی کی متعدد مثالیں آپ کی زندگی سے وابستہ ملیں گی۔آپ کے اس عظیم کردار اور آپ کی قربانیوں کو اگر دیکھا جائے تو یہ نتیجہ نکل کر سامنے آتا ہے کہ آپ کی زندگی کا محور و مقصد صرف اور صرف اعلائے کلمۃ الحق، اسلام وسنیت کی نشر و اشاعت اور ردِ فرقہائے باطلہ بالخصوص ردِ وہابیہ ہی تھا۔اور مریدوں کی کثرت، نام ونمود، شہرت واقتدار، جاہ طلبی جیسے احساسات وافکار سے آپ کی زندگی کوسوں دور تھی۔اور آخر میں کہنا پڑے گا کہ اے رضا کے شیر آپ کی جرأت وہمت کو سلام، آپ کی ایثار وقربانیوں کو سلام۔

بہرحال بستہ ڈانگی کی سرزمین پر حضرت محدث اعظم ہند اور شیر بیشۂ سنت کی کوششوں سے ایک حسین انقلاب آ گیا۔اور اسلام وسنیت کا گلستاں لہلہانے لگا۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

نیازمندوں کا ہجوم:

اسی سفر کا واقعہ ہے کہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور محدث اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت پر تشریف لے گئے۔ ہندوستان کا غربت زدہ علاقہ تھا۔ٹاٹ اور پھوس میں زندگی بسر کرنے والے لوگ تھے۔مگر دل نورِ ایمان سے منور و مجلی تھے۔ان بے چارے غریب سنیوں نے اپنے اعتبار سے آبادی سے دور کپڑوں کی رَوٹی یعنی خیمہ نما گھر بیرونی علماء وخطباء کیلئے تیار کر رکھا تھا۔کیا جذبۂ تبلیغ تھا ان پاکباز ہستیوں میں، ایثار وقربانی کا کیسا بہترین نمونہ پیش فرمایا ہے اپنے اخلاف کیلئے۔نہ سڑکوں کو دیکھنا ہے، نہ آرام وآسائش کی فکر ہے، نہ نذرانے پر نظر ہے، نہ لب پر کسی قسم کی کمی کا کوئی شکوہ وگلہ ہے۔گاؤں گاؤں، دیہات دیہات، شہر شہر، نگر نگر صرف اور صرف ایک پیغام لئے گھوم رہے ہیں:

پیارے حبیب کو پکار پیارے نبی کا نام لے　　　دامن مصطفیٰ میں آ پائے رسول تھام لے

(صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم)

www.mazhareaalahazrat.com

کل کہو گے کل ہی کا دن اچھا تھا:

آخر کار اس تیار کردہ قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ اس سفر میں آپ کی معیت میں حضرت علامہ مفتی وجیہ الدین صاحب قبلہ غازی پوری ثم پیلی بھیتی، عالی جناب محمد محبوب علی صاحب حشمتی کانپوری اور جناب بشیر صاحب حشمتی کانپوری تھے۔ حضرت مفتی وجیہ الدین صاحب قبلہ نے عرض کیا حضور! یہ کیا طریقہ ہے نہ رہنے کا صحیح انتظام نہ کوئی پوچھنے والا، بالکل آبادی سے باہر لاکر ٹھہرا دیا ہے۔ اس مردِ درویش نے جواب ارشاد فرمایا کل کہو گے کل ہی کا دن اچھا تھا۔ پھر رات کے جلسے میں حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سُنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا ایمان افروز، وہابیت ونجدیت سوز، باطل شکن، حق افگن بیانِ ذیشان ہوا۔ سامعین اس تقریر دلپذیر کی لذت وشیرینی سے اس قدر محظوظ ہوئے جیسے کسی نے جام پلا کر بے خود و مست کر دیا ہو۔ اور حقیقت بھی یہی تھی کہ عشق سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جام ہی آپ نے اُن کے سینوں میں اُنڈیلا تھا اب اُن مَے کشانِ عشقِ نبی کو کہاں سکون ملتا۔ بعد تقریر صبح صادق کے وقت جب آپ اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے تو سارے کے سارے بادہ خوار ساقی کے پیچھے پیچھے اسی آبادی سے دور والے میکدے پر دیوانہ وار کیف و سرور میں جھومتے ہوئے آپہنچے اس لئے کہ ساقی جہاں بیٹھ جاتا ہے وہی میکدہ ہو جاتا ہے۔

اولاً تو حضرت مفتی وجیہ الدین صاحب قبلہ حضرت کے قرب میں بیٹھے پھر مجمع بڑھتا گیا اور حضرت مفتی صاحب قبلہ دور ہوتے چلے گئے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ کھسکتے کھسکتے حجرہ کے باہر آ گئے۔ جب مجمع کم ہوا تو آکر عرض کیا کہ حضور! کل ہی کا دن اچھا تھا۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے پاسبانِ ملت حضرت علامہ نظامی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

برساتھا جھوم جھوم کر جو کشتِ دین پر　　　افسوس وہ ابرِ بہاراں نہیں رہا

شاعرِ اہلِ سنت حضرت راز الہ آبادی کے شعر ؎

اے مرے مدینے والے آقا یہ کرم ہے مجھ پہ تیرا　　　میں جہاں گیا اکیلا میرے ساتھ تھی خدائی

کے تعلق سے فرمایا کرتے تھے یہ شعر تو راز الہ آبادی کا ہے مگر الحمد للہ مجھ پر پورا پورا صادق آتا ہے۔ کہ جہاں جاتا ہوں بظاہر تنہا ہوتا ہوں مگر بعدِ تقریر سب لوگ میری مٹھی میں ہوا کرتے ہیں اور کیوں نہ ہو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے ان الذین اٰمنوا و عملوا الصٰلحت سیجعل لھم الرحمٰن وُدًّا۔ (ترجمہ: بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب اُن کے لئے رحمٰن محبت کر دے گا۔)

www.mazhareaalahazrat.com

پیکرتواضع ومجسم سادگی:

اسی سفر کا ایک دلچسپ اور سبق آموز واقعہ یہ بھی ہے کہ آپ کی آمد وہاں پہلی بار ہو رہی تھی۔آپ اور حضور محدث اعظم ہند علیہما الرحمۃ والرضوان ساتھ ساتھ کشن گنج اسٹیشن پر اترے قرب وجوار کا ہر عام آدمی شکل وصورت سے پہچانتا نہیں تھا۔اور اسٹیشن پر استقبال وخیر مقدم کیلئے آنے والوں کا جوٹھاٹھیں مارتا ہوا ہجوم اپنے مقدس مہمانوں کی زیارت کے لئے سراپا انتظار بنا کھڑا تھا دونوں شخصیتوں کا نزول ہوا۔جن میں آگے آگے حضور محدث اعظم ہند قدس سرہٗ اپنی پوری جلالتِ شان کے ساتھ جبہ وعمامہ زیب تن فرمائے دستِ پاک میں عصا شریف لئے ہوئے شاہانہ تیور کے ساتھ قدم بڑھا رہے تھے اور حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت قدس سرہٗ اپنی سادگی کے ساتھ ہلکے ہلکے قدم کو جنبش دے رہے تھے۔

جیسا کہ اس پورے علاقہ میں شیر بیشۂ سنت کا تعارف کرایا گیا تھا۔اور آپ کے علمی جلال، مناظرانہ شان و شوکت، شیرانہ وقار کے بارے میں جس طرح مشہور تھا، اُسی کے مطابق لوگوں نے اپنے اپنے ذہن ودماغ میں ایک تصویر و خاکہ بنا رکھا تھا۔لہٰذا استقبال میں موجود دونوں شخصیتوں میں سے اسی شاہانہ جاہ وجلال والی شخصیت کو مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت قدس سرہٗ سمجھا اور حضور محدث اعظم ہند قدس سرہٗ کو چاروں طرف سے گھیر کر نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ، شیر بیشۂ سنت زندہ باد، شیرِ رضا زندہ باد، مناظر اعظم ہند زندہ باد کے استقبالیہ نعروں کی جھنکار میں گاڑی میں بٹھایا تو آپ نے فرمایا ارے ان کو تو بلاؤ جن کی وجہ سے مجھے یہاں بٹھایا ہے۔تب لوگوں پر ظاہر ہوا کہ شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت وہ ہیں جو مجسم سادگی اور پیکر تواضع ہستی ہے۔ ؎

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں　　　مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

جمشید پور کا آخری سفر:

ایک عرصہ دُراز سے جمشید پور کے مسلمانانِ اہل سنت حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کے دیدار کے مشتاق تھے۔کئی خطوط کے بعد حضرت پر واضح ہو گیا کہ دینی ضرورت کے تحت یہ سفر ضروری ہے تو مولٰینا ارشد القادری صاحب کی دعوت پر حضرت شیر بیشۂ اہل سنت جمشید پور تشریف لائے۔اور اہل سنت کے ایک عظیم الشان جلسہ کو خطاب فرمایا۔شہر کے علاوہ دور دراز خطوں سے بھی ہزاروں کی تعداد میں مشتاقانِ دید کا اجتماع ہوا۔علالت کے باوجود حضرت نے ایسی ایمان افروز اور باطل سوز تقریر فرمائی کہ مہینوں جمشید پور کے گلی کوچوں میں حضرت کی اس تقریرِ دلپذیر کا چرچا رہا۔

جیسے ہی جمشید پور میں حضرت کی تشریف آوری کی خبر اشتہارات واخبارات کے ذریعہ مشتہر ہوئی، جنوبی بہار میں

www.mazhareaalahazrat.com

ایک ہلچل سی مچ گئی۔ دھنباد کولی فیلیڈ کی سنی تنظیموں اور جماعتوں کی طرف سے خطوط پر خطوط اور وفود پر وفود حضرت مولانا ارشد القادری صاحب کے پاس جمشید پور آنا شروع ہو گئے کہ کولی فیلیڈ کے لئے کوئی تاریخ دی جائے۔ چنانچہ جمشید پور سے فارغ ہو کر حضرت شیر بیشۂ سنت کاروں کے قافلے کے ساتھ دھنباد تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا ارشد القادری صاحب بھی شریکِ سفر تھے۔ جلسہ میں جھریا کولی فیلیڈ کے سارے علاقوں سے عاشقانِ رسول کا ایک سیلاب اُمنڈ آیا تھا۔

حضرت نے وہاں ایسی پُر جوش اور ایمان افروز تقریر فرمائی کہ جھریا کولی فیلیڈ کی سیاہ زمین پر نور برسنے لگا۔ تقریر ایسی دلپذیر تھی کہ بہت دنوں تک وہاں کی فضاؤں میں حضرت کی آواز گونجتی رہی۔ دھنباد سے حضرت پیلی بھیت کے لئے روانہ ہو گئے۔

اس لحاظ سے حضرت شیر بیشۂ سنت کا یہ سفر تاریخی تھا کہ ان کے اصلاحی اور تبلیغی مشن کا یہ بالکل آخری سفر تھا۔ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ وعن سائر المؤمنین۔

حضرت شیر بیشۂ سنت پر دیوبندیوں کا آخری مقدمہ:

محرم الحرام ۱۳۷۵ھ میں حضرت شیر بیشۂ سنت کے مبارک بیانات بمبئی میں نل بازار ابا بلڈنگ کے سامنے انجمن خدام چشتیہ کے زیر اہتمام ہو رہے تھے۔ ۴ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۵۵ء سہ شنبہ کو شب میں دیوبندیوں کی طرف سے ایک وہابی نے سوال کیا کہ آپ کے بھائی محبوب علی خان نے حضرت ام المؤمنین کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی ہے اس پر کیا حکم ہے؟ دیوبندیوں پر بعد میں فتویٰ لگائیں۔ پہلے اپنے گھر کی خبر لیں اور صفائی پیش کریں (یہ وہ دور تھا کہ بمبئی کے بڑے بڑے ذی اثر انقلابی فتنہ سے مرعوب ہو چکے تھے۔ اور حاسدین خوش ہو رہے تھے) حضرت نے بہت ہی متانت اور سنجیدگی سے و نرمی سے جواب ارشاد فرمایا کہ الحمد للہ! میرے بھائی نے اپنی خطا کا اعتراف کرتے ہوئے نہایت صفائی سے اپنی توبہ کا اعلان کیا اور اس کو شائع بھی کر دیا۔ نہ اس نے ضد کی، نہ توبہ کرنے میں شرم کی۔ حالانکہ غلطی کاتب کی ہے کہ اس نے ان اشعار کو بے ترتیب لکھ دیا۔ پھر بھی مولانا محمد محبوب علی خان قادری سلمہٗ ربہٗ نے اپنی توبہ شائع کر دی۔

تم اپنے گھر کی خبر لو کہ تمہارا طاغوت تھانوی کیا کہتا ہے یہ دیکھو رسالہ ''الامداد'' تھانہ بھون ماہ صفر ۱۳۳۶ھ میں تھانوی جی اپنا ایک خط بنام ''الخطوب المذیبہ للقلوب المنیبہ'' چھپوایا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:

''ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا۔ میرا ذہن معاً اسی طرف منتقل ہوا کہ کمسن عورت ہاتھ آئے گی اس مناسبت

www.mazhareaalahazrat.com

سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا۔اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں، وہی قصہ یہاں ہے"۔ (معاذ المولیٰ تعالیٰ)

مسلمانو! ہزار افسوس، بے شمار افسوس اس چودھویں صدی کے حکیم الامۃ کو حضرت سیدتنا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پاسِ ادب اور عظمت واحترام بھی نہ رہا۔بے غیرت سے بے غیرت آدمی اپنی ماں کو خواب میں دیکھ کر یہ تعبیر کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا کہ اس کی اُسی سن وسال کی مرغوبہ سے شادی ہوجائے گی۔ماں کے آنے کو جورو ملنے سے کوئی جاہل بھی تعبیر نہ کرے گا۔اشرفعلی تھانوی کی غیرت وحمیت اس درجہ پر پہنچ گئی۔حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غبار پائے ناقۂ پاک پر ہماری ماؤں کی جانیں قربان، مگر تھانوی خوب سمجھتا ہے کہ وہ مسلمانوں کی ماں ہیں اور یہ مسلمان ہی کب ہے؟ اللہ شرم دے، ایمان دے۔آمین۔اب آپ غور کریں کہ تھانوی بارگاہِ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں کتنا بڑا گستاخ، بےادب ہے۔معاذ اللہ۔

چالیس سال سے یہ توہین شائع ہورہی ہے، لیکن ناموسِ رسالت کے تحفظ کا اِدّعا کرنے والی اور حضرت سیدہ اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عزت وعظمت کا نام لے کر سنی مسلمانوں کو دھوکہ دینے والی اس نا کارہ کمپنی کو اس پر کچھ بھی غصہ نہیں آتا بلکہ ایسی گندی گالی کو جائز وصحیح جان رہی ہے اور ایسی ملعون گستاخی لکھنے والے کو اپنا حکیم الامۃ مان رہی ہے۔

سنی مسلمان بھائیو! بچو ایسی ناپاک بکواسوں سے، دور رہو! دور رہو!! ایسی ملعون بکواس کرنے والوں سے۔

اور یہ دیکھو مولوی اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ عبدالماجد دریا آبادی اپنی کتاب بنام "حکیم الامت"، مطبوعہ معارف اعظم گڈھ کے ص ۵۵۹ ر پر اپنے پیر تھانوی کے نام اپنے خط میں لکھتے ہیں۔

"پرسوں شب میں گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں وہیں جناب کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔انھوں نے دریافت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھوگی انہوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا کہ ضرور اتنے میں کسی نے کہا کہ یہ تو عائشہ صدیقہ ہیں۔اب یہ بڑے غور وحیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ شکل وصورت ووضع ولباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے۔یہ حضرت صدیقہ کیسے ہوگئیں؟"۔ (معاذ المولیٰ تعالیٰ)

اس کے بعد پھر اسی خواب میں تھانوی صاحب کی نئی بیوی کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بہو اور خود تھانوی

www.mazhareaalahazrat.com

جی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کی خاص الخاص اولاد بتایا گیا ہے۔ پھر اسی کے صفحہ ۵۶/ پر تھانوی صاحب نے اس کی تعبیر یہ دی کہ:

''خواب کوئی حجت شرعیہ نہیں مگر رؤیائے صالحہ کا مبشرات میں سے ہونا حجت شرعیہ سے ثابت ہے اس لئے اس کو بشارت سمجھنا اور اس پر مسرور ہونا شرعا ماذون فیہ ہے کسی کا حضرت عائشہ کہنا اشارہ ہے وراثۃ فی الاوصاف کی طرف''۔ **العیاذ باللہ تعالیٰ**

تھانوی صاحب کی نئی بیوی کے سیدہ عائشہ صدیقہ ہونے کا خواب بنایا جائے اور تھانوی جی یہ کہہ کر بعض اوصاف میں میری نئی بیوی حضرت عائشہ صدیقہ کی وارث ہے۔ اپنی نئی بیوی کو عائشہ صدیقہ کہا جانا جائز بتارہے ہیں۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون**۔ آہ! صد آہ! کہ اپنی کمسن بیوی کو **معاذ اللہ** عائشہ صدیقہ بتایا جارہا ہے۔ اور آسمان ایسی گستاخی پر پھٹ نہیں پڑتا، ایسے گستاخوں پر انگارے نہیں برستے۔ مگر وہابی دیوبندی انقلابی نہیں شرماتے اور ناموسِ رسالت کے تحفظ کے نام نہاد مدعی اے ٹی این آر[1] غیرت نہیں کرتے کہ تھانوی جی نے حضرت اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کیسی سخت شدید گستاخی و بے ادبی کی ہے۔ **والعیاذ باللہ تعالیٰ**۔ اور تھانوی جی کی ڈھٹائی اور ہٹ دھرمی دیکھو کہ وہ کہتا ہے کہ اس پر مسرور ہونا شرعاً **ماذون فیہ** ہے یعنی اس گستاخی پر خوش ہونے کی شرع مطہر سے اجازت ہے۔ **ولاحول و لاقوۃ الا باللہ**۔ یہ گستاخی و بے ادبی کرنے کا سبق دیا جارہا ہے۔ **سبحانک ھذا بھتان عظیم** تو تھانوی نے خود گستاخی و بے ادبی کی اور دوسروں کو توہین کرنے کی تعلیم بھی دی اور اس سے بڑھ کر یہ کہ شرع سے اس کو جائز بتایا۔ کیا دیوبندیوں نے اس کے خلاف کوئی ایجی ٹیشن کیا یا اب کریں گے۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ **ولاحول ولاقوۃ الا باللہ**۔

اور یہ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی اپنی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ پریس دہلی کے ص ۶۸/ پر لکھتے ہیں:

''انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے سو اس کو بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے''

پھر ایک سطر کے بعد لکھتے ہیں:

''اولیاء انبیاء امام زادے، پیر شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں مگر اُن کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی

[1] اس دور میں بمبئی میں وہابیوں دیوبندیوں نے ایک انجمن بنام انجمن تحفظ ناموسِ رسالت بنائی تھی حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس کا مخفف نام اے ٹی این آر مقرر فرمایا اسی انجمن کی طرف اشارہ ہے۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

ہیں ہم کو ان کی فرماں برداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں''

اس گندی عبارت میں صاف طور پر کھلے لفظوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بڑا بھائی اور اپنے کو چھوٹا بھائی کہہ دیا۔اور صاف صاف کہہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کی ایسی ہی تعظیم کرنا چاہئے جیسی چھوٹا بھائی اپنے بڑے بھائی کی تعظیم کرتا ہے۔اور یہ بات ظاہر ہے کہ بڑے بھائی کی بیوی چھوٹے بھائی کی بھابھی ہوتی ہے۔تو اس عبارت کو لکھ کر تمام مسلمانوں کی محترم و معظم مقدس ماؤں یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو دیوبندیوں، وہابیوں کے پیشوا نے اپنی بھابھی بنادیا۔معاذ اللہ! معاذ اللہ!! معاذ اللہ!!!

قرن گذر گئے، جُگ بیت چکے ہیں۔ناپاک کتاب میں یہ ملعون گستاخی شائع ہو رہی ہے۔اس پارٹی کے کرتاؤں دھرتاؤں، دیوبندیوں، وہابی ملاؤں کو یقینی طور پر اس کی اطلاع بھی ہے۔لیکن آج تک ان میں سے کسی کی زبان، کسی کے قلم کے ہاتھوں میں قلم ٹوٹ گئے ہیں، سب کی زبانیں سوکھ گئی ہیں۔آہ! آہ!! آہ!!! حضرات امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو دیوبندی عقیدہ، وہابی اعتقاد، معاذ اللہ اپنی بھابھی جان بتائے اور اس پارٹی کو اس کے مقابلے میں کچھ بھی غیرت نہ آئے۔اور ایسی شدید گستاخی کو یہ بے غیرت پارٹی اپنے لئے شیرِ مادر بنائے۔اور ایسی ملعون گستاخی لکھنے والے کو اپنا مذہبی مقتدا ٹھہرائے۔الا لعنۃ اللہ علی الظٰلمین۔سنتا ہے ایسے ظالموں پر واحد قہار جل جلالہ کی لعنت اور پھٹکار۔

اور سنو! برادرم مولٰینا محمد محبوب علی خان سلمہٗ ربہٗ نے ناقل و کاتب کی غلطی سے قصیدے کے اشعار بے ترتیب چھپ جانے کی جب اطلاع پائی تو بار بار بالاعلان اپنی توبہ شائع کردی۔اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و سلم کے دربارِ رحمت میں بھی توبہ کرلی۔حضرت سیدتنا ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سرکارِ کرم میں بھی معافی مانگ لی۔مسلمانانِ اہل سنت کی خدمات میں بھی معافی طلب کرلی۔حضرات علمائے اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے بھی اس معافی کے شرعاً قابل قبول ہونے پر متفق علیہ شرعی، قرآنی فیصلہ صادر فرمادیا۔اس کے علاوہ ماہنامہ ''سنی'' لکھنؤ اور اخبار ''ہندوستان'' بمبئی میں بار بار اعلانات شائع فرمائے کہ اُن تینوں شعروں کا حضرت سیدتنا اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیزانِ سرکار بلکہ آپ کی خاک نعلین پاک سے بھی ہرگز دور کا بھی تعلق نہیں''۔

اور کتاب کا دوسرا ورق صحیح ترتیب کے ساتھ چھپوا کر شائع کرایا اور یہ اعلان بھی کئی بار روزناموں میں چھپوا دیا کہ:

''کتابِ مذکور کا وہ ورق صحیح ترتیب کے ساتھ چھپوا کر میں نے شائع کردیا ہے کہ جن صاحبوں کے پاس وہ کتاب ہو وہ چاہیں تو کتاب میرے پاس بھیج کر قیمت واپس طلب کرلیں۔ورنہ ان کو چاہئے کہ وہ بے ترتیب چھپا ہوا ورق کتاب میں سے نکال کر میرے

www.mazhareaalahazrat.com

پاس بھیج دیں۔اور صحیح ترتیب کے ساتھ چھپا ہوا ورق مجھ سے منگا کر کتاب میں لگا لیں‘‘۔

تو اب شرعاً مولٰینا پر کوئی الزام نہ رہا۔ یہی قرآن پاک کا ارشاد ہے اور یہی حدیث شریف کا فرمان ہے۔ یہی علمائے اہل سنت کا متفق علیہ فتوائے شرعیہ ہے۔رائے عامہ جو قرآن عظیم وحدیث کریم کے خلاف ہو ہرگز قابل قبول نہیں۔ ایسی مخالفِ شریعت رائے عامہ کی شرع مطہر کے نزدیک کچھ قدر و قیمت نہیں۔افسوس اس طرح علی الاعلان توبہ کرنے والے کے خلاف گالیوں دشناموں کا محاذ قائم ہے۔توبۂ شرعیہ کو گندی گالیوں اور ناپاک دھمکیوں میں اُڑایا جاتا ہے۔انا ﷲ وانا الیہ راجعون۔

سنی مسلمان بھائیو! بچو ایسے گندے عقیدوں سے، دور رہو ایسے نجس اعتقاد والوں سے اللہ تعالیٰ توفیق دے آمین۔

اس مبارک ایمان افروز بیان کو سن کر سنی مسلمانوں کے چہرے کِھل اُٹھے اور دیوبندی، وہابی خارجی پروپیگنڈے کے افترائی پہاڑ پاش پاش ہو گئے۔

دورانِ تقریر پھر ارشاد فرمایا۔سنی بھائیو! سنو اور خوب غور سے سنو کہ ’’حدائق بخشش‘‘ حصہ سوم کا نام لے کر برادرم مولٰینا مفتی محمد محبوب علی خان سلمہٗ ربہٗ کے خلاف اس زور شور اور منظم سازش کے تحت جو پروپیگنڈہ ہو رہا ہے اور توبہ ومعافی کے اعلانات، نیا ورق چھپوانے کے بعد بھی ختم نہیں ہوئے بلکہ اور زور پکڑ رہا ہے اس کی اصل وجہ بتاؤں۔

واقعہ یہ ہے کہ اس طرف قریب کے چند برسوں میں برادرم سلمہٗ ربہٗ کی چند لاجواب تصنیفات ردِّ وہابیہ، دیوبندیہ، ندویہ، مودودیہ، تبلیغیہ میں ایسی شائع ہوئی ہیں جن کے جواب سے سارے کے سارے وہابی غیر مقلد وہابی دیوبندی، ندوی، تبلیغی حیران و پریشان ہیں۔جیسے۔

(۱) دیوبندی ترجموں کا آپریشن

(۲) برقِ خداوندی ردِ بیدینی وہابی دیوبندی

(۳) تاریخ اعیانِ وہابیہ

(۴) العذاب الباس علیٰ رأس الیاس

(۵) تاریخ مجددین حزبِ وہابیہ

اور دیگر تصنیفات کہ جن کا جواب اب تک نہ دیا اور نہ قیامت تک دے سکتے ہیں۔انہیں کتابوں سے لاجواب ہو کر یہ منظم سازش کر کے ’’حدائق بخشش‘‘ حصہ سوم کو آڑ بنایا جا رہا ہے۔اس کے بعد کچھ اور بیان فرمایا۔صلاۃ وسلام ودعا کے بعد اجلاس پُر امن طریقے پر ختم ہوا۔

www.mazhareaalahazrat.com

مگر اس نورانی حقانی بیان پر سارے دیوبندی پریوار میں کہرام مچ گیا۔ دیوبندی وہابی گھرانوں میں آگ لگ گئی۔ جمعیۃ العلمائے وہابیہ کے اوسان خطا ہو گئے۔ اور اس کی نوزائیدہ بیٹی انقلابی کمپنی پر لعنتوں کی بارش ہونے لگی۔ جواب تو ممکن نہ تھا، کفریاتِ وہابیہ سے توبہ کرنے کی بھی توفیق نہ تھی۔ لہٰذا حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایک بالکل جھوٹا اور ملعون استغاثہ ایک پرانے اور مشہور دیوبندی وہابی منظور الحق کے نام سے دائر کرا دیا۔ کہ حضرت ام المؤمنین سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معاذ اللہ اپنی بھابھی جان کہہ کر توہین کی۔

مجگاؤں کورٹ بمبئی میں وسط محرم شریف سے ۲۰؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۵ھ تک پیشیاں پڑتی رہیں اور ۲۰؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۵ھ مطابق ۳؍ فروری ۱۹۵۵ء روز جمعہ مبارکہ کو اس مقدمہ کی آخری پیشی ہوئی۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے کورٹ میں پوچھے جانے پر ارشاد فرمایا کہ یہ الفاظ مجھ پر خالص بہتان اور صرف افترا ہیں۔ میں نے ہرگز ایسا نہیں کہا۔ نہ کوئی سُنّی مسلمان ایسا کہہ سکتا ہے۔

اور اسی پر مقدمہ ختم ہو گیا۔ وللہ الحمد و علیٰ حبیبہ و علیٰ اٰلہ الصلاۃ و السلام۔

وہابیہ کی طرف سے حضرت پر یہ آخری مقدمہ تھا اس میں بھی خدا تعالیٰ نے علامہ ابوالفتح کو فتح مند و ظفریاب ہی رکھا۔ اس موقع پر آپ سے برادرِ دینی طفیل بھائی حشمتی بھاؤپوری نے مؤرخہ ۵؍ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ چہار شنبہ ۲۴؍ اگست ۱۹۵۵ء کو سوالات کئے۔ اُن سوالات کے جوابات میں آپ نے بتاریخ ۶؍ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ پنجشنبہ ۲۵؍ اگست ۱۹۵۵ء رسالہ مبارکہ بنام تاریخی ''انقلابی افتراؤں کے جوابات'' (۱۳۷۵ھ) تحریر فرمایا۔ جو شائع ہوا۔ اور بحمدہٖ تعالیٰ لاجواب ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک لاجواب رہے گا۔

ردُّ کَیدِ الخُبثاء:

حدائق بخشش حصہ سوم کے متعلق حضرت نے دیوبندی مکائد و شرور کے رد میں ایک سوال کے جواب میں فتویٰ بنام تاریخی ''ردکید الخبثاء'' (۱۳۷۲ھ) تحریر فرمایا۔[۱] جو لاجواب ہے۔ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ میں سارے وہابیہ دیوبندیہ کی منظم سازش کے تحت دیوبندی انقلابی فتنہ اُٹھایا گیا۔ بہت سے سنی نما مطلب پرستوں، ضمیر فروشوں نے اس آگ کو بھڑکایا۔ ''الوارث'' کے ایڈیٹر نے اس آگ پر پٹرول چھڑکا۔[۲] پھر دوبارہ فتنہ برپا کیا۔ لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

[۱] یہ رسالہ مبارکہ دوبار عسکری اکیڈمی چمنِ فاطمی درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت، حشمت نگر، پیلی بھیت شریف سے شائع ہو چکا ہے۔

[۲] دین سے غداری کرنے کی سزا بھی اس ایڈیٹر کو ملی۔ اور ایسی عبرتناک موت ہوئی کہ اس دور کے جو حضرات آج زندہ ہیں وہ اس خوفناک موت کا ذکر کرتے ہوئے لرز جاتے ہیں۔ اللھم عافنا من کل بلاء الدنیا و عذاب الآخرۃ آمین۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی میں وہابیوں دیوبندیوں کا ہنگامہ

میرے مضامین و اعلانات و توبہ نامۂ معافی کی اشاعت اور حصہ سوم کا صحیح ورق چھپوانے کے باوجود وہابیوں دیوبندیوں کا میرے خلاف ہنگامہ ختم نہیں ہوا کیونکہ وہ تو ان لاجواب کتب مذکورہ بالا کا انتقام تھا وہ خوب بڑھایا گیا۔ لوگوں میں اشتعال کی آگ تیزی سے بھڑکائی گئی۔ یہاں تک کہ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۵ء بروز سنیچر کو سنیوں کی بے خبری اور لاعلمی میں ظہر کی نماز کی اذان سے ۴۵ منٹ پہلے ہی تقریباً تین سو وہابی دیوبندی سنی بڑی مسجد مدنپورہ میں اپنے امام کے ساتھ آگئے اور مسجد میں اگلی چار پانچ صفیں گھیر کر بیٹھ گئے۔ مسجد میں وقت پر اذان ہوئی اور ان وہابیوں دیوبندیوں نے دکھاوے کی سنتیں ادا کیں اور اپنا امام جماعت کے وقت مقررہ سے پہلے مصلے پر بڑھانا چاہا تو مسجد میں آئے ہوئے سنی نمازیوں میں سے ایک سنی نے روکا اور نعرۂ رسالت یارسول اللہ بلند کیا۔ اس مبارک نعرہ کی ہیبت ان دیوبندیوں پر ایسی ہوئی کہ سارے کے سارے وہابی دیوبندیوں میں ہلچل مچ گئی اور وہ بھاگتے نظر آئے۔ ایسے بدحواس ہوکر بھاگے کہ جماعت کرانا، مصلے پر قبضہ کرنا تو کہاں اپنی ٹوپیاں، جوتیاں چھوڑ گئے۔ دو تین منٹ میں وہابیوں دیوبندیوں سے مسجد خالی ہوگئی۔ اور موقع پر ہی وہابیوں کو پولیس نے گرفتار کرلیا۔ ظہر کی جماعت روزانہ کے مقررہ وقت پر امن وامان کے ساتھ میں نے ہی پڑھائی ان وہابیوں کے بہادروں کو مسجد کے باہر جاکر ہوش آیا کہ کیوں آئے تھے اور یہ کیا ہوا؟ تو اب ہنگامہ کو نیا رخ دینے کے لئے اپنے ایک مالدار وہابی دیوبندی کو بھینٹ چڑھا گئے اور اس کا الزام سنیوں پر لگایا۔

مغرب کی نماز سے کچھ پہلے پولیس کے افسران میرے پاس آئے اور کہا کہ ناگپاڑہ پولیس اسٹیشن پر پولیس کمشنر صاحب آئے ہوئے ہیں ان سے دو باتیں کرنا ہیں۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے ہمارے ساتھ چلیں اور ناگپاڑہ پولیس اسٹیشن پر اس بہانے سے لے جاکر حراست میں لے لیا۔

میری حراست کے بعد دس اور سنی مسلمانوں کو حراست میں لیا گیا۔ جھوٹا مقدمہ بنایا۔ اس مقدمہ میں اہل سنت کی طرفداری اور سنیوں کو باعزت رہا کرانے میں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کا کردار بہت خصوصی ہے جو ہرگز بُھلانے کا نہیں۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے مقدمہ کے دوران دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھا۔ اور کل گیارہ ملزمین مظلومین اہل سنت کے لئے کوشش اور سعی فرمائی ان کو یہ خیال کبھی نہ آیا کہ صرف ان کا حقیقی نسبی بھائی بچ جائے اور دیگر سنی بھائی معاذ اللہ پھنس جائیں۔ حاسدین نے اس موقع پر آپ کو بدنام کرنے کی بھی کوشش کی مگر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی رہا۔ موافق اور مخالف سب پر ظاہر اور روشن ہوگیا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت کو ان گیارہ سنی مظلومین کا کس قدر درد تھا۔ اور ان کے لئے حضرت نے کیا کیا کام کیا اور کتنی کوشش کی، کس قدر محنت اور دوڑ دھوپ فرمائی۔

www.mazhareaalahazrat.com

آخر بفضلہٖ تعالیٰ و بکرم حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ۱۹؍رجب المرجب ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۷؍فروری ۱۹۵۷ء کو بمبئی سیشن کورٹ میں جسٹس شری بی، جے دیوان صاحب کے اجلاس سے فیصلہ ہوا اور حضور سیدنا غوث اعظم سلطانِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گیارہ نام لیوا سنی مظلومین باعزت رہا ہوئے۔[۱] **فالحمد للہ رب العلمین و الصّلاۃ و السّلام علیٰ حبیبہٖ سید المرسلین و علیٰ اٰلہٖ و صحبہٖ اجمعین۔**

اس مقدمہ میں فاضل جج شری جسٹس دیوان کا فیصلہ جو انگریزی کے کئی ہزار الفاظ پر مشتمل ہے وہ ایک یادگار فیصلہ ہے۔[۲]

بارگاہِ سلطانِ بغداد میں عریضہ لیکر حاضری:

اسی زمانے کی بات ہے کہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیام ممبئی میں جناب عثمان بھائی (البیلا والے) کے یہاں تھا۔ ایک رات اُنہوں نے حضرت کے روم میں آکر دیکھا تو حضرت کو بستر پر موجود نہ پایا۔ کچھ تشویش ہوئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد آکر دیکھا تو حضرت کو بستر پر موجود پایا۔ عثمان بھائی نے پوچھا کہ حضور! ابھی تھوڑی دیر قبل تو آپ بستر پر موجود نہ تھے۔ حضرت نے ٹالنے کی کوشش کی مگر عثمان بھائی کا اِصرار بڑھتا گیا تو حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے بھائی کی رہائی کی عرضی لے کر سلطان الاولیاء شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔ اب وہ معاملہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد ہے لہٰذا اب بارگاہِ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضری دینی ہے۔

بارگاہِ غریب نواز میں مظہر اعلیٰ حضرت کی عرضی:

اس کے بعد حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر معلّٰی سیدی آقائی مولائی عطائے رسول معین بیکساں سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مندرجہ ذیل وظیفہ فرمایا جو کہ تین دن کا عمل ہے مگر پہلے ہی دن حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ وظیفہ پڑھ کر بارگاہِ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جھومتے ہوئے شاداں و فرحاں نکلے تو قاسم بھائی الہ آبادی پان والے حضرت کی خوشی و مسرت دیکھ پوچھنے لگے کہ حضور! کیا معاملہ ہے کہ اِس قدر خوشی خوشی جھومتے ہوئے بارگاہِ سلطان الہند سے نکل رہے ہیں؟ حضرت نے کچھ مختصر جواب دے کر ٹال دیا مگر وہ نہ

[۱] اس مقدمہ میں ہند سے نجد تک وہابیہ دیوبندیہ نے پوری طاقت وقوت صرف کی غریب سنیوں کے پاس وہ دولت کی فراہمی کہاں؟ مگر ایسی شاندار فتح مبین حاصل ہوئی کہ اس فتح مبین کی گونج پوری دنیائے سنیت میں محسوس کی گئی اور بمبئی کے وہابی دیوبندی تو مہینوں منھ دکھانے کے لائق نہ رہے۔ منصور رضوی۔

[۲] حضرت محبوب ملت کا کورٹ میں تحریری وزبانی بیان بھی قابل مطالعہ ہے۔ یہ پوری تاریخ ''حق کا اُجالا'' کے نام سے زیر ترتیب ہے۔ انشاء اللہ جلد شائع ہوگی۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

مانے اصرار کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا کہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے ہمارا کام ہوگیا اور ہمارے بھائی کی رہائی ہوگئی۔ وہ عمل سرکار مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیاض شریف سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

استخارہ:

بعد نمازِ عشا از ضروریات فارغ گشتہ غسل یا وضو کردہ ایستادہ ہفت صد مرتبہ ایں شعرِ مبارک بخواند ؎

بگردابِ بلا اُفتادہ کشتی مدد کن یا معین الدین چشتی

بعد ازاں بر جائے پاک و بستر پاک بخسپد۔ در لیالیٔ مبارکہ سہ شب بخواند۔ اول و آخر درود شریف سہ سہ بار۔ ایں استخارۂ ایست عجیب و غریب و نفیس کہ در بارگاہِ حضرت سلطان الہند وارث النبی خواجۂ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ باریاب شدہ از سرکارِ اجمیر در بارۂ معاملۂ خویش ہدایات یابد۔

یعنی بعد نمازِ عشا اپنی ضروریات سے فارغ ہوکر غسل یا وضو کرکے کھڑے ہوکر مندرجہ ذیل شعر مبارک سات سو مرتبہ پڑھے ؎

بگردابِ بلا اُفتادہ کشتی مدد کن یا معین الدین چشتی

اس کے بعد پاک جگہ پر اور پاک بستر پر سوئے۔ مبارک راتوں میں تین رات پڑھے۔ اول و آخر تین تین بار درود شریف۔ یہ استخارہ بہت ہی عجیب و غریب اور بہت ہی عمدہ ہے کہ حضور سلطان الہند وارث النبی خواجۂ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں باریاب ہوکر سرکار اجمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے اپنے معاملہ سے متعلق ہدایات پائے گا۔

www.mazhareaalahazrat.com

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

حضور مظہر اعلیٰ حضرت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے

خصائل مبارکہ

مظہر اعلیٰ حضرت
Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

عاداتِ مبارکہ:

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ مبارکہ میں حاضر ہونے کے بعد آپ کی عادت ہوگئی تھی کہ خطوط میں اسمِ جلالت کی جگہ لفظِ مولیٰ لکھتے۔ مگر کسی عجلت میں۔ جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک درود شریف بغیر ''وعلیٰ اٰلہٖ'' کے مکمل نہیں ہوتا تو درود شریف میں ''وعلیٰ اٰلہٖ'' لکھنا آپ نے اپنی عادت بنالیا تھا۔ جب لکھتے ''صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم'' یا ''صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم'' لکھتے سوا کسی خاص موقع کے۔ اور نہ صرف تحریر بلکہ دورانِ تقریر بھی پورا درود شریف پڑھتے۔ بزرگانِ دین واولیائے کرام کا نام مبارک پورے ادب و احترام، القابات وخطابات کے ساتھ لیتے اور تحریر میں بھی اسی طرح لکھتے۔

دعاؤں میں توسُّل کرتے تو حضور سیدنا غوث اعظم، حضور سیدنا غریب نواز و حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حضور مرشد برحق اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ بھی پیش فرماتے۔ اِس کتاب میں جو خطوط میں نے نقل کئے ہیں اُن میں ہی ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

ہر بیان میں حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب بیان کرنا اور حضور سیدنا اعلیٰ حضرت کی عظمت ورفعت سنیوں کو بتانا، قلوبِ اہلِ سنت میں حضور اعلیٰ حضرت کی محبت جمانا آپ کی عادت ہی نہیں بلکہ طبیعتِ ثانیہ تھی۔ کیونکہ یہ محبت ذریعہ ہے اور زینہ ہے محبتِ محبوبِ ربُّ العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا۔ اور بعض بیانات میں دو دو، ڈھائی ڈھائی گھنٹے حضور اعلیٰ حضرت کے فضائل ومناقب اور اعلیٰ حضرت کی کسی ایک نعتِ پاک کے ایک ہی شعر کی تشریح میں گزر جاتے اور حاضرین پر کیف ومستی کا عالم طاری ہوتا۔

سُنّی بھائیوں سے محبت فرماتے اگرچہ وہ پھٹے ہوئے لباس ہی میں ہو۔ جب اُس کا سُنّی ہونا معلوم ہوجاتا تو اُس پر بہت مہربانی فرماتے تھے، اُس کو سینہ سے لگاتے اور اگر وہ ضرورت مند ہوتا تو اُس کی مالی خدمت بھی فرماتے۔

اپنی نجی مجلسوں میں بھی حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ کے فضائل ومناقب بیان فرماتے رہتے۔

بدمذہبوں، بددینوں خصوصاً وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں، تبلیغیوں، قادیانیوں، رافضیوں، خارجیوں، ناصبیوں کے کفری عقیدوں سے سُنّیوں کو برابر واقف کراتے رہتے اور اُن سے دور رہنے کی تلقین فرماتے رہتے۔

مریدین کی برابر خبر گیری رکھتے، کسی کے ڈماڈول ہونے کی خبر ملتی تو اُسے بُلاکر سمجھاتے۔ اور بددینوں سے میل جول سے توبہ کراتے۔ توبہ کرلی تو خیر۔ اور اگر کوئی بدمذہبی پر اَڑ گیا تو اُسے اپنے سے دور فرمادیتے۔

حکم شرعی بیان کرنے میں کبھی کسی کی رعایت نہ فرماتے اور اُس حکم شرعی کے ظاہر فرمانے میں کسی بڑے سے

www.mazhareaalahazrat.com

بڑے کے رعب سے مرعوب نہ ہوئے۔اور کسی کی شخصیت اُن کی زبان وقلم کو روک نہ سکی، نہ کسی کا خزانہ آپ کو خرید سکا۔

نمازِ پنج وقتہ جماعت کے ساتھ ادا فرمانے کا خاص خیال فرماتے۔حتیٰ کہ سفر میں بھی اس کی پابندی لازمی طور پر ہوتی۔اور نماز فرائض پنجگانہ کے بعد سلام پھیر کر مندرجہ ذیل ورد فرمایا کرتے تھے۔یہ وہ وظیفہ ہے کہ اس کے بارے میں سرکار حضور محبوبِ الٰہی سیدنا نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے دو سال کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔نیز اس وظیفہ کی تاکید حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مکتوب شریف میں فرمائی ہے جو حضو مشاہد ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ارسال فرمایا۔اس کا عامل ان شاء اللہ تعالیٰ قلب کے عارضہ سے محفوظ رہے گا۔مکتوب شریف کی عبارت ملاحظہ فرمائیں!

بعد نماز فرائض پنجگانہ جب سلام پھیر چکو حق [دل پر] حق [دل پر] حق [دل پر] لا الہ الّا اللہ [قلب پر] لا الہ الّا اللہ [قلب پر] لا الہ الّا اللہ [قلب پر] سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ اٰلہٖ و صحبہٖ اجمعین و بارك وسلم۔ الصلاۃ والسلام علیك یارسول الله ، الصلاۃ والسلام علیك یانبی الله ، الصلاۃ والسلام علیك یاحبیب الله ، الصلاۃ والسلام علیك یا خیر خلق الله ، الصلاۃ والسلام علیك یاقاسم رزق الله وعلیٰ اٰلك و اصحابك یادافع البلاء والوباء۔جہر کے ساتھ ایک بار۔ [مکتوباتِ مظہر اعلیٰ حضرت، جلد دوم]

وضو فرماتے وقت مسواک کا ضرور استعمال فرماتے۔اور وضو میں فرائض تو اہم ہیں واجبات وسُنن بھی پابندی سے ادا فرماتے۔

نمازِ فجر کے بعد اوراد و وظائف کے بعد قرآنِ عظیم کے تین پارے ضرور تلاوت فرماتے۔ٹرین حد یہ کہ بیل گاڑی کے سفر میں بھی یہ تلاوت جاری رہتی۔سبحان اللہ! کسی نے عرض کیا حضور آپ تو حافظ قرآن ہیں پھر دیکھ کر کیوں پڑھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا بغیر دیکھے پڑھنے میں نظریں عبادت سے محروم رہ جاتیں لہٰذا فقیر نظر کو بھی شاملِ عبادت کرلیتا ہے۔

دلائل الخیرات شریف، حزب البحر شریف، الوظیفۃ الکریمہ اور اعمال و وظائف آپ کے ہمیشہ کے معمولات میں داخل تھے۔

نمازِ مغرب و عشاء کے بعد کافی دیر تک اوراد و وظائف کا سلسلہ جاری رہتا۔

واعظین ومبلغین اہلِ سنت سے محبت:

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت کو واعظین و مبلغین اہلِ سنت سے بہت محبت تھی۔اُن کی اصلاح فرمانا، اُن کا دل بڑھانا، عوام کے دلوں میں اُن کا وقار جمانا اور اُن کو ہمت دِلانا، حوصلہ افزائی فرمانا، کفریاتِ وہابیہ دیوبندیہ سے

www.mazhareaalahazrat.com

اُنہیں خبردار کرنا آپ کا ایک ضروری مشغلہ تھا۔ کتنے بے زبانوں کو آپ نے زبان والا بنا دیا اور کتنے گوشہ نشینوں کو مردِ میدان بنا دیا۔ فالحمد للہ رب العلمین۔

علمائے کرام کی عزت ومحبت :

ایک مرتبہ عرس ضیائی کے موقع پر پیلی بھیت شریف میں مولانا محمد عباس صاحب اشرفی مظفر پوری نے آیت کریمہ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کو تلاوت کر کے اپنی تقریر کا موضوعِ سخن بنایا۔ اور تقریر فرمائی۔ پھر مولوی نذیر احمد صاحب رضوی نے بھی اسی آیت مبارکہ کی تلاوت کی حضور شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے فوراً فرمایا کہ مولانا! قرآن مقدس کے تیس پارے اور چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں آپ نے اِس آیت کے علاوہ کوئی اور آیت تلاوت کیوں نہ کی؟ اسی آیت کو آپ نے اپنا موضوع سخن کیوں بنایا؟ جس آیت شریفہ کی تلاوت کر کے ہمارے ایک عالم نے ابھی تقریر فرمائی کیا آپ اس سے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے بیان میں کچھ کمی رہ گئی تھی؟ اور آپ اپنی فوقیت ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ پھر مولانا نذیر احمد صاحب رضوی نے دوسری آیت کی تلاوت کی اور خطاب فرمایا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت کو علمائے کرام کی عزتِ نفس اور اُن کے مرتبہ ومنصب کا کتنا لحاظ و پاس تھا۔ حضور پاسبانِ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

وہ جس کی ہر صدا میں محبت کا درد تھا　　　وہ دشتِ سنیت کا حدی خواں نہیں رہا

حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی بے نفسی

حضرت مولانا عباس صاحب اشرفی مظفر پوری کو مولانا محمد احمد صاحب کانپوری حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہوئے۔ اور عرض کی حضور! انہیں داخلِ سلسلہ فرمالیں۔ آپ نے مولانا عباس صاحب اشرفی رضوی سے دریافت فرمایا کہ آپ کسی سے بیعت تو نہیں ہیں؟ جواباً حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہٗ کا اسم گرامی بتایا۔ اتنا سننا تھا کہ بس اب غضب وجلال کا عالم نہ پوچھئے! مولانا محمد احمد صاحب کانپوری سے فرمایا کہ وہ آل رسول ہیں، ایک ذمہ دار عالم دین ہیں۔ اُن کے مرید کو میں مرید کروں؟ پھر حضرت شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مریدِ صادق کے دریا میں ڈوبنے کا واقعہ بیان فرمایا۔ جو ملفوظات سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ میں مندرج ہے۔ سبحان اللہ کیا کشادہ قلبی تھی، کیا وسعت نظر تھی، کیا خلوص تھا۔ نفسانیت ونام ونمود وریا وطمع کا دور دور تک پتہ نہیں تھا۔ اپنی ذات کے لئے آپ نے کچھ نہیں کیا بلکہ ہمیشہ آپ کا مطمحِ نظر الحب فی اللہ و البغض فی اللہ رہا۔ یہاں

www.mazhareaalahazrat.com

اُن کے مرشد کی بات صادق آتی ہے کہ ؎

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

انہی بے لوث خدمات دینیہ کا ثمرہ ہے کہ زمانے میں ایسا نام ہوا کہ جہاں بھی حضور اعلیٰ حضرت یا اُن کی تعلیمات کا ذکر آئے گا تو وہاں حضور شیر بیشۂ سنت کا ذکر آنا لازم وضروری ہے۔ یہی وجہ اور اس کی برکات ہیں کہ ''مظہر اعلیٰ حضرت'' بمنزلۂ علم ہو گیا ہے۔ جبھی تو بلبل ہند مفتیٔ نانپارہ علیہ الرحمہ نے فرمایا ؎

علم میں فضل میں حکمت میں بفضلِ باری فائقِ دہر رہا مظہر اعلیٰ حضرت

غریبوں سے ہمدردی:

ایک بار کا واقعہ ہے کہ سُنّی بڑی مسجد مدنپورہ ممبئی میں آپ کا قیام تھا ایک غریب سُنّی زیارت کے لئے حاضر آئے تو حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیٹا کیا کام کرتے ہو؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ حضور ہاتھ گاڑی چلاتا ہوں۔ فرمایا کیا ملتا ہے؟ اُس غریب نے بتایا۔ تھوڑی دیر بعد پھر حضرت نے پوچھا کہ بیٹا کیا کام کرتے ہو؟ اُس غریب سُنّی نے جواب دیا۔ تھوڑے توقف کے بعد پھر یہی دریافت فرمایا تو حضرت کے برادرِ اصغر حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان عرض کرنے لگے کہ ایک سوال بار بار کیوں فرما رہے ہیں؟ تو حضور مظہر اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میں سوچ رہا ہوں کہ آخر اتنے میں بیچارہ گزر بسر کیسے کرتا ہوگا، کیا کھاتا ہوگا اور کیا بچاتا ہوگا۔

غرباء پروری وشانِ سخاوت:

حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ قُلفی والا آتا تو اہلِ خانہ کے علاوہ محلے کے بچوں کو بھی قلفی دِلایا کرتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا کہ حضور محلے کے سارے بچوں کو بُلا بُلا کر قُلفی دِلانے کی کیا ضرورت ہے؟ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیچارہ قُلفی والا غریب آدمی ہے وہ قُلفیاں بیچ کر گھر جائے گا پھر بچوں کے لئے راشن لائے گا۔ پتہ نہیں کب تک اس کی قلفیاں بکیں گی، کب گھر پہنچے گا، کب راشن لائے گا، کب اس کے بچے کھانا کھائیں گے؟ لہٰذا میں نے سوچا کہ جلدی اُس کی قلفیاں بک جائیں اور وہ گھر جا کر بچوں کے کھانے پینے کا انتظام کرے۔ سبحان اللہ! غریبوں کے لئے کیسا تڑپتا دل ہے۔ کیا ہمدردی ہے۔

حضرت شیر بیشۂ سنّت کا مقصد:

حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقصد ہمیشہ یہ رہا کہ عوام وخواص اہلِ سنت سب اس دین ومذہب پر

www.mazhareaalahazrat.com

ثابت و مستقیم ہو جائیں جو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک کتابوں سے ظاہر ہے۔

حضرت نے پالیسی اور تملّق و چاپلوسی سے ہمیشہ اجتناب فرمایا۔ وہ فرماتے کہ دین و مذہب کے سامنے پالیسی ٹھکرانے کی چیز ہے۔ یہی آپ نے ہمیشہ تعلیم دی اور سکھایا بتایا۔ اس بیان کی تصدیق و تائید حضرت کی تصانیف مبارکہ کر رہی ہیں۔

مال و دولت سے اجتناب:

مال و دولت جمع کرنے کا کبھی خیال نہ کیا۔ یا تو آپ نے اپنے رہنے کا مکان بنایا[۱] یا کتب خانہ جمع کیا۔ دو بار حج کیا۔ مدینہ طیبہ کی حاضری سے مشرف ہوئے۔ دو صاحبزادیوں اور ایک صاحبزادے خلفِ اکبر کی شادیاں کرائیں۔ یا وہ زمین خریدی جس میں اب آرام فرما ہیں۔ حضرت کے ساتھ جو صاحب ہوتے وہی سفر میں حضرت کے خزانچی ہوتے اور جو بھی نذر فتوح ہوتی وہ حضرت اُنہی کو دیتے۔ مکان پہنچنے کے بعد وہ صاحب جو بھی دے دیتے حضرت وہ لے لیتے۔ اور کبھی کسی ہم سفر سے کوئی حساب نہ لیتے کہ اس سفر میں کل کیا آیا اور کیا خرچ ہوا، اب آپ کیا دے رہے ہیں۔

عمل سندونی کا ارادہ:

حضرت کے بڑے برادرِ نسبتی سعید حسن خان صاحب قادری برکاتی رضوی کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت پر کچھ قرض ہو گیا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کے پاس فتوح کے کتنے اعمال ہیں۔ اپنے مشائخِ کرام کے مجربات میں سے کوئی عمل کیوں نہیں کر لیتے۔ جب دیکھو قرض ہو جاتا ہے۔ بہت کچھ سمجھانے کے بعد عمل سندونی کرنے کا ارادہ فرمایا اور کہا کہ پہلے میں استخارہ کر لوں اگر اجازت مل گئی تو عمل کروں گا۔

شب میں استخارہ کیا۔ فجر کی نماز کے بعد تشریف لائے اور فرمایا: سعید بھائی! استخارہ بہت مبارک ہوا۔ مجھے عمل سندونی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ دریافت کرنے پر فرمایا: رات حضور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔ سلام و مصافحہ و دست بوسی کا شرف مجھے حاصل ہوا۔ اور پھر حضور اعلیٰ حضرت قبلہ نے مسکرا کر فرمایا: بیٹا! آپ کو فتوح و دستِ غیب کا کوئی عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ رب تبارک و تعالیٰ دینے والا اور مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بانٹنے والے ہیں پھر کیا فکر ہے آپ کو تو ردِّ وہابیہ کرنا ہے یہ فرما کر تشریف لے گئے اور مجھے بے فکر کر گئے۔ **فالحمد للہ۔**

کون دیتا ہے دینے کو منھ چاہئے　　دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

[۱] وہ مکان بھی آپ نے مخدومہ مادرِ حشمتیت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مہر میں دے دیا۔

www.mazhareaalahazrat.com

نصائح ضروریہ

حضرت شیخ ملت شیر بیشۂ سنت حضور مظہر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشادات ونصائح میں یہ تین نصیحتیں بہت تاکیدی تھیں جن کے سننے والے ہزاروں موجود ہیں۔

اول: یہ کہ اسلام وسنیت پر تصلب وپختگی اور مضبوطی سے قائم رہنا۔

دوم: دشمنانِ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے قطعاً دور رہنا۔ جیسے وہابی، دیوبندی، الیاسی، تبلیغی، ندوی، کفوری، مرزائی، رافضی، ناصبی، مودودی وغیرہم۔

سوم: اپنی کسی غلط بات کو صحیح ثابت کرنے اور اس کی غلط تاویل کرنے کی ہرگز ہرگز کبھی کوشش نہ کرنا۔ غلطی کو غلطی ماننا اس سے رجوع کرنا حق پسندی ہے اور غلطی کو صحیح بنانے کی کوشش کرنا ہٹ دھرمی اور گمراہی کی جڑ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

حضور مظہر اعلیٰ حضرت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Mazhar-e-Aala Hazrat

ایک عظیم

مرشد طریقت

www.mazhareaalahazrat.com

’’شیخ ملت‘‘ (۸۰ھ ۱۳) کا آغاز سلسلۂ بیعت:

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلافت واجازت پانے کے بعد بھی لوگوں کو مرید نہیں کرتے تھے بلکہ مرید ہونے والوں کو دوسرے حضرات کی طرف رجوع کر کے کسی کو حضور اقدس قدوۃ الواصلین مولٰینا الحاج مولوی حافظ قاری سید شاہ ابوالقاسم محمد اسمٰعیل حسن صاحب عرف شاہ جی قادری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یا حضرت شہزادۂ اعلیٰ حضرت مولٰینا الحاج الشاہ مفتی محمد حامد رضا خاں صاحب زیب سجادہ قادریہ رضویہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی طرف رجوع کر کے اُن کا مرید کرادیتے۔ ایک دفعہ حضرت شاہ جی ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ مولٰینا! آپ نے اپنے کتنے مرید کئے؟ حضرت خاموش رہے تو دوبارہ دریافت فرمایا۔ آپ نے عرض کیا حضور میں کس قابل ہوں جو مرید کروں میں گنہ گار سیہ کار اپنے مرید کیا کروں۔ ارشاد فرمایا ہم نے آپ کو قابل سمجھ کر خلافت دی اور آپ کہتے ہیں میں اس قابل نہیں۔ جس کے معنی یہ ہوئے کہ ہم نے غلطی کی۔ آئندہ جو آپ سے رجوع ہو اُسے آپ داخل سلسلہ کریں اور اُسے اپنا مرید بنائیں۔ اور فرمایا مولٰینا! ہم کو اپنے خلفاء کے مریدوں کو دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔[۱] اب آئندہ اس معاملہ میں ہرگز انکساری نہ کریں۔

اس کے بعد حضرت نے مرید کرنا شروع کیا۔ پھر تو یہ کیفیت ہوئی کہ گجرات، کاٹھیاواڑ، راجستھان، پنجاب، یوپی، بہار، کلکتہ، بنگال، رنگون، بمبئی وغیرہ مقامات پر بے شمار مریدین حلقہ بگوش ہوئے۔ اور ملک بھر میں آپ کے مریدین و خلفاء نظر آنے لگے۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

آپ کے مریدین میں ایک خاص بات یہ ہوتی تھی کہ ان میں مذہبی جوش اور سنیت کی تبلیغ و تعلیم کا جذبہ اور بد دینوں، بدمذہبوں سے نفرت و بیزاری موجود ہوتی تھی۔ آپ کے مریدین کے نام جو رجسٹروں میں درج ہیں اُن کے نام کے آگے کیفیت کے خانہ میں اس کی تمام کیفیت بھی درج ہے کہ یہ مرید ایسا ہوگیا تھا اس کو سمجھا کر، توبہ کرا کے دوبارہ مرید کیا۔ کہیں تحریر ہے کہ مرتد ہوگیا تھا خارج کیا گیا۔ یعنی کہ صرف مرید ہی نہیں کیا بلکہ ان کی رہبری کرنا، معلومات کرنا، خبر گیری کرنا وغیرہ تمام باتیں کیفیت کے خانہ سے ظاہر ہیں۔ فالحمد للہ رب العٰلمین۔

الحمد للہ! آج شہزادگان مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے مریدوں اور نیازمندوں میں بھی تصلب فی الدین کا وہ اعلیٰ معیار نظر آتا ہے جو موجودہ زمانے میں دور دور تک نظر نہیں آتا۔ اور یوں کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ حشمتیت تصلب فی الدین اور استقامت علی الحق کی ایک نمایاں شناخت بن چکی ہے۔ یہ سرکار مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی انہی بے لوث خدماتِ دینیہ اور عظیم قربانیوں کی برکات ہیں۔

---

[۱] حضرت شاہ جی ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمارہے ہیں ’’اپنے خلفاء کے مریدوں کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے‘‘۔ یہ حضرت کا کمالِ الطاف وعنایت اور عالی ظرفی ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

خلفائے ''شیخ ملت'' (۸۰ھ ۱۴ ۳) کے اسمائے گرامی

حضرت نے جب اپنے ذریعہ سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے اجرا کا خیال فرمایا تو سنیوں کے قلوب میں بھی رجوع پیدا ہوا اور بے شمار سنی حضرت کے ہاتھوں بادۂ قادریت و برکاتیت و رضویت سے سیراب ہوئے۔ حضرت کے مریدین کے کئی رجسٹر چوری ہوگئے۔ اور کتنوں کے نام بھی درج نہیں ہوئے۔ اور حضرت کے جن خلفاء کے نام نامی مجھے معلوم ہوئے وہ یہاں درج کر رہا ہوں:

(۱) مولوی سراج الدین بن مولٰینا غلام محی الدین صاحب ویرگام۔

(۲) مولٰینا مولوی قدرت اللہ صاحب فیض آبادی۔

(۳) مولٰینا شیخ شبرات علی صاحب ابن صاحب دین ضلع سلطانپور۔

(۴) مولٰینا محمد دانش ابن شیخ مشرف علی برما۔ زیر بادی کلابستی رنگون۔

(۵) مولٰینا مولوی محمد فصیح الزماں صاحب ابن حکیم محمد مسیح الدین صاحب رنگون۔

(۶) مولٰینا عبدالسبحٰن صاحب۔ مانڈلہ برما۔

(۷) ملا عبدالرحمٰن صاحب۔ مانڈلہ برما۔

(۸) مولٰینا مولوی ملک نیاز احمد صاحب ابن محمد اسمٰعیل صاحب بارہ بنکی مقیم کانپور۔

(۹) صوفی محمد یوسف صاحب وارثی بارہ بنکی مقیم مانڈلہ برما

(۱۰) مولوی عبدالسلام صاحب رنگون۔

(۱۱) حضرت مولٰینا مولوی محمد علیم الدین صاحب قبلہ خطیب مسجد ہاتھی لائن رنگون۔ [۱]

(۱۲) حضرت مولٰینا مولوی ولی محمد صاحب مدرس مدرسہ اہل سنت رنگون۔

(۱۳) شہزادۂ عالی جاہ حضرت سکندر بخت صاحب قبلہ یادگارِ خاندان مغلیہ سرپرست انجمن نوجوانانِ اہل سنت نبیرۂ حضرت بادشاہِ ہندوستاں سراج الدین ابوالمظفر بہادر شاہ ظفر (علیہ الرحمۃ والرضوان)

رنگون میں مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بادشاہِ ہندوستان حضرت ابوالمظفر بہادر شاہ ظفر علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار پاک پر عرس کی تقریبات کا اہتمام اس شان وشوکت کے ساتھ فرمایا کہ لنگر شریف کے لئے سو (۱۰۰) ٹین دیسی گھی سے بریانی بنوائی۔

---

[۱] آپ کو فساد میں مسجد میں شہید کر دیا گیا ۵۰ ۱۳ھ میں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

www.mazhareaalahazrat.com

(۱۴) مولٰینا غلام جیلانی صاحب اعظمی گھوسی، ضلع مئو۔

(۱۵) مولٰینا مولوی نور محمد صاحب سلطانپوری کلکتہ اسٹریٹ رنگون۔

(۱۶) محمد اسمٰعیل بھڑوچہ زیر بادی مغل اسٹریٹ رنگون۔

(۱۷) مولٰینا محمد علی صاحب کلابستی رنگون۔

(۱۸) حضرت مولٰینا مولوی سید عبد القادر صاحب قبلہ قادری برکاتی راندیری۔

(۱۹) مولوی سید نیاز احمد صاحب حسینی عُرف اچھے فتحپور ہسوہ مقیم کانپور۔

(۲۰) حافظ سلطان احمد صاحب محلہ پنی فتح پور ہسوہ۔

(۲۱) حافظ فضل الرحمن صاحب محلہ مہاجری فتح پور ہسوہ۔

(۲۲) مولوی حافظ عبد السلام صاحب فتحپور ہسوہ۔

(۲۳) مولٰینا شاہ مفتی محمد وجیہ الدین صاحب غازی پوری مقیم پیلی بھیت شریف۔

(۲۴) مولٰینا محمد طیب صاحب رانی گنج بردوان۔

(۲۵) مولوی صدیق احمد ولد مولٰینا شاہ یار علی صاحب براؤں۔

(۲۶) مولٰینا شمس الحق صاحب خطیب مسجد چاٹگام، ہوڑہ۔

حضرت نے لکھا ہے کہ ان چاروں حضرات کو سلسلۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ میں طالب کر کے خلافت واجازت دی گئی۔ **بَارَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِمْ وَبِہِمْ اٰمین**۔ دوشنبہ مبارکہ ۱۳؍جمادی الاخریٰ ۱۳۶۶ھ مقام فیض آباد۔

(۲۷) مولانا مولوی حکیم صوفی محمد حیات علی صاحب بھاؤ پور بستی [جدید ضلع سدھارتھ نگر]

(۲۸) مولانا مولوی صوفی حبیب اللہ صاحب پپری بزرگ، ضلع بستی۔

(۲۹) مولٰینا افتخار احمد خان صاحب خالص پور اعظم گڑھ۔

(۳۰) مولٰینا جلال الدین احمد صاحب تاجی ولد بابا عبد الصمد شاہ صاحب بھیکی پور، ضلع رائے بریلی۔

(۳۱) مولٰینا سید احمد حسین صاحب عرف مولوی آرہ فیض آباد۔

(۳۲) مولوی محمد صدیق صاحب مومنا واڑ سورت۔

(۳۳) مولٰینا نظام الدین صاحب مومنا واڑ سورت۔

(۳۴) مولٰینا محمد سلیم صاحب ابن محمد عبد اللہ سلطانپور۔

www.mazhareaalahazrat.com

(۳۵) مولوی شہاب الدین ابن مولٰینا شاہ عماد الدین صاحب سنبھل۔
(۳۶) مولٰینا مولوی محمد حنیف صاحب کانپور (مزار: چمن شاہ کٹھوری، بارہ بنکی)
(۳۷) مولٰینا عرفان احمد ابن مولٰینا جان محمد صاحب رضوی بلیا۔
(۳۸) مولٰینا غیاث الدین ابن مولٰینا شاہ عماد الدین صاحب سنبھل۔
(۳۹) مولوی محمد اسحاق خان ولد محمد مصطفیٰ خان رائے بریلی۔
(۴۰) مولٰینا مولوی محمد ذکر اللہ صاحب بستی۔
(۴۱) حاجی سہراب علی خان ضلع گونڈہ۔
(۴۲) محمد ادریس خان صاحب //
(۴۳) مولوی محمد سجاد حسین صاحب چمن گنج کانپور۔
(۴۴) حافظ خلیل الرحمن صاحب فتحپور ہسوہ۔
(۴۵) مولٰینا محمد شفقت رسول صاحب قادری برکاتی رضوی ممبئ۔
(۴۶) علمبردار سنیت الحاج ابوبکر صاحب ابن حاجی احمد ریشم والا ممبئ۔
(۴۷) مولٰینا محمد یعقوب صاحب بازار باغ دھانے پور، ضلع گونڈہ۔
(۴۸) مولٰینا بدر الدین احمد صاحب براؤں ساکن بڑھیا ضلع سدھارتھ نگر۔
(۴۹) مولوی محمد ادریس خان صاحب ڈونڈوہ بزرگ فرخ آباد (جدید ضلع قنوج)
(۵۰) مولٰینا محمد شمس اللہ صاحب صدیقی پری بزرگ، ضلع بستی مقیم پیلی بھیت شریف۔
(۵۱) مولٰینا عبد الجلیل صاحب فتحپور ہسوہ مقیم کوڑاپٹ اڑیسہ۔
(۵۲) الحاج صوفی خاموش شاہ بابا ضلع گونڈہ۔ (مزارِ پاک: رِتھوا گاڑا، ضلع گونڈہ میں ہے)
(۵۳) قاری صوفی سید حسین علی صاحب ضلع بستی۔
(۵۴) حافظ محمد عمر صاحب قصبہ اچولی، بارہ بنکی۔
(۵۵) حافظ قاری محمد محبوب علی خاں صاحب ضلع گونڈہ مقیم اترولہ۔
(۵۶) مولوی قاری فخر الدین صاحب لکھاہی ضلع گونڈہ (موجودہ ضلع بلرامپور)
(۵۷) حضرت مولٰینا سید عبد السبحان صاحب بلہر گھاٹ فیض آباد۔

www.mazhareaalahazrat.com

(۵۸) مولٰینا مولوی افتخار احمد صاحب مگہر بستی (موجودہ ضلع سنت کبیر نگر)

(۵۹) صوفی حاجی احمد حاجی عمر ڈوسا صاحب حشمتی ممبئی۔ (مزار شریف: بڑا قبرستان مَرِن لائن ممبئی میں ہے)

(۶۰) مولوی حافظ تجمل حسین صاحب اسلام پورہ، مالیگاؤں۔

(۶۱) مولٰینا سید صغیر حسین صاحب پرتاپ گڈھ۔

(۶۲) مولٰینا حافظ قاری افتخار احمد خان صاحب محبت پور پنسہ، الہ آباد۔

(۶۳) مولوی منشی حفیظ اللہ صاحب کوٹیا، ضلع سلطانپور۔

(۶۴) مولٰینا مولوی حاجی علی محمد صاحب قادری دھوراجوی

(۶۵) مولوی حافظ عبدالحمید صاحب قادری صدیقی فتحپوری کانپور

(۶۶) مولٰینا محمد مشاہد رضا خان صاحب سلمہٗ ربہٗ خلف اکبر و سجادہ نشین حضرت ''شیخ ملت'' (۱۳۸۰ھ) شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ علیہ۔

(۶۷) مولٰینا احمد مشہود رضا خان صاحب شہزادۂ دوم۔

(۶۸) مولٰینا حافظ عسکری رضا خان صاحب شہزادۂ سوم۔

(۶۹) مولٰینا محمد ادریس رضا خان صاحب شہزادۂ پنجم۔

(۷۰) مولٰینا محمد معصوم الرضا خان صاحب شہزادۂ ششم۔

(۷۱) مولٰینا محمد ناصر رضا خان صاحب شہزادۂ ہفتم۔

حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دولت کدے پر میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محفل کا اہتمام فرمایا اور اسی محفل شریف میں اپنے جملہ شہزادگان کرام کو تمام اوراد و وظائف اور جمیع سلاسل کی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔ فالحمد للہ رب العٰلمین۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

''تلامذۂ علم دین'' یا ''تلامیذۂ پسندیدۂ جہاں''
(۱۳ ھ ۸۰) (۱۳ ھ ۸۰)

حضرت کے تمام تلامذۂ کرام کے نام نامی تو میں پیش کرنے سے مجبور ہوں، ہاں جو علم میں ہیں وہ حاضر ہیں۔

(۱)۔۔۔سید العلماء سند الحکماء حضرت مولٰینا الحاج حافظ قاری مفتی سید آل مصطفیٰ صاحب قادری برکاتی مارہروی، زیب سجادہ عالیہ قدسیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ وصدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء مدظلہٗ العالی۔

www.mazhareaalahazrat.com

(۲)۔۔۔حضرت بابرکت والا درجت مولانا مولوی حافظ قاری سید شاہ حسن میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی، زیب سجادہ قادریہ برکاتیہ قاسمیہ مارہرہ شریف۔

(۳)۔۔۔حضرت والا درجت مولانا الحاج مولوی شاہ محمد ابراہیم رضا خان عرف جیلانی میاں صاحب مدظلہٗ نبیرۂ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ وسجادہ نشین آستانۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ حامدیہ بریلی شریف۔

(۴)۔۔۔فاضل جلیل عالم نبیل مولٰینا مولوی محمد مشاہد رضا خان صاحب قادری خلفِ اکبر حضرت شیر بیشۂ سُنت مظہر اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ والرضوان)

(۵)۔۔۔مولٰینا مولوی احمد مشہود رضا خان صاحب سلمہٗ صاحبزادۂ ثانی۔[۱]

(۶)۔۔۔حافظ قاری محمد عسکری رضا خان سلمہٗ ربہٗ صاحبزادۂ ثالث۔[۲]

(۷)۔۔۔حضرت مولٰینا مفتی رضوان الرحمٰن صاحب فاروقی مفتی مالوہ اندور ایم پی۔

(۸)۔۔۔حضرت مولٰینا غلام جیلانی صاحب اعظمی صدر مدرس دارالعلوم فیض الرسول براؤں ضلع بستی۔

(۹)۔۔۔حضرت مولٰینا مولوی محمد میاں صالح میاں قادری، اُپلیٹہ۔

(۱۰)۔۔۔حضرت مولٰینا مولوی عبدالکریم میاں صاحب قادری دھوراجی۔

(۱۱)۔۔۔حضرت مولٰینا مولوی عبدالقادر میاں صاحب قادری پوربندری۔

(۱۲)۔۔۔حضرت مولٰینا مفتی احمد میاں صاحب قادری مفتی دھوراجی۔

(۱۳)۔۔۔حضرت مولٰینا عبدالحلیم میاں صاحب قادری دھوراجی۔

(۱۴)۔۔۔حضرت مولٰینا مولوی نور محمد میاں صاحب قادری جیت پور۔

(۱۵)۔۔۔حضرت مولٰینا مولوی عبدالغنی میاں صاحب قادری جیت پور۔

(۱۶)۔۔۔حضرت مولٰینا مولوی ابوطاہر محمد طیب صاحب قادری داناپوری، مفتی جاورہ ایم پی۔

(۱۷)۔۔۔حضرت مولٰینا قاری احمد حسین صاحب قادری پانی پتی۔

(۱۸)۔۔۔حضرت مولٰینا الحاج حافظ عبدالحمید صاحب قادری برکاتی سورتی۔

(۱۹)۔۔۔حضرت مولٰینا مولوی قاضی عبدالحئی صاحب کچھولی سورت۔

[۱] حضرت کا وصال مؤرخہ شب ۴/ذی الحجۃ الحرام ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۰/ستمبر ۲۰۱۵ء کو ہوا۔ مزارِ پاک ڈوکم شریف، ضلع سدھارتھ نگر میں ہے۔

[۲] حضرت شیر بیشۂ سُنت مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے یہ تیسرے صاحبزادے شب جمعہ مبارکہ یکم رجب المرجب ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۰/اگست ۱۹۷۲ء کو شام ۶/بجکر ۵۵/منٹ پر وصال فرما گئے۔ اور حضرت علیہ الرحمہ کے مزار مبارک کے پائینتی شریف میں مدفون ہیں۔ منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

(۲۰)۔۔۔محمد نقدی حشمتی کچھولی سورت۔

(۲۱)۔۔۔مولانا محمد صابر صاحب نسیم بستوی قادری رضوی مصطفوی سکندر پوری۔

(۲۲)۔۔۔مولانا مولوی محمد شمس اللہ صاحب صدیقی شمس بستوی قادری رضوی پپروی۔

(۲۳)۔۔۔مولانا مولوی محمود حسن صاحب مرحوم ساکن ملوکپور بریلی شریف۔

(۲۴)۔۔۔حضرت مولانا ابوالمعانی محمد ابرار حسن صاحب تلہری علیہ الرحمہ۔

(۲۵)۔۔۔مولانا مولوی محمد نذیر صاحب قادری رضوی۔

(۲۶)۔۔۔مولانا مولوی قاری غلام احمد رضا صاحب قادری برکاتی رضوی گونڈل۔

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت نے ان کو روحانی بیٹا فرمایا تھا۔ حضرت نے ہی تعلیم کے لئے درمیانِ سال الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور روانہ فرمایا۔ جب حضور حافظ ملت کی بارگاہ میں پہنچے تو حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا کہ درمیان سال کسی کا داخلہ لینا اصولِ جامعہ کے خلاف ہے مگر آپ کو بھیجا ایسی شخصیت نے ہے کہ میں منع نہیں کرسکتا۔ ہرارے، زمبابوے میں الحمدللہ بقید حیات ہیں۔ خلیفۂ حضور اعلیٰ حضرت حضرت مفتی محمود جان رحمۃ اللہ علیہ کے داماد ہیں۔

حامیٔ سنیت ماحیٔ کفر و بدعت حضرت علامہ مفتی محمود جان صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایسے چہیتے خلیفہ تھے کہ جب سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خلفاء کے نام منظوم بیان فرمائے تو اس میں آپ کا نام پاک رہ گیا۔ لہٰذا آپ نے سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں عریضہ روانہ کیا تو سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی طرف سے جواب آیا کہ ”آپ کا نام تو آبِ زر سے لکھنے کے قابل تھا مگر رہ گیا اور بہت سے حضرات کے نام رہ گئے“ آپ کے وصال پر ملال پر حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکتوبِ گرامی روانہ فرمایا جو مندرجہ ذیل ہے:

مکتوبِ گرامیٔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت برائے تعزیت:

۷۸۶ / ۹۲ محب سنّیت عدوِّ لامذہبیت شگوفۂ گلستانِ رضویت سمیِّ[۱] حضور اعلیٰ حضرت بَارَکَ المولیٰ سُبْحٰنَہٗ وَ تَعَالیٰ فِیْ دِیْنِکُمْ وَ دُنْیَاکُمْ وَ عُمْرِکُمْ وَ عِلْمِکُمْ وَ عَمَلِکُمْ وَ اَھْلِکُمْ وَ وُلْدِکُمْ وَ مَالِکُمْ اٰمین بِحُرْمَۃِ حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ ابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَ حِزْبِہِ الصَّلٰوۃُ وَ التَّسْلِیْمُ۔ السلام علیکم ورحمۃُ وبرکاتہٗ۔

[۱] سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پاک کا ادب و احترام ملاحظہ فرمائیں کہ وہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمنام تھے اسی لئے ”سمیِّ حضور اعلیٰ حضرت“ لکھ رہے ہیں کہ ”سمی“ کا معنی ہمنام ہوتا ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

آج پنجشنبہ ۵ رصفر مظفر ۱۳۷۰ھ ۱۵ رنومبر ۱۹۵۰ء کو بعد نماز فجر آپ کا تار رنج وغم آثار ملا جس سے آپ کے حضرت والد ماجد حامیٔ سُنّیت ماحیٔ لامذہبیت گلِ بُستانِ رضویت یکے از ارشد ترینِ خلفائے حضور اعلیٰ حضرت مولٰینا مولوی محمود جان خان صاحب قادری رضوی پیشاوری جام جودھپوری رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کا کل بروز چہارشنبہ چہارم صفر مظفر ۱۳۷۰ھ وِصال ہونا معلوم ہو کر سخت صدمہ عظیم رنج ہوا اِنَّا لِلّٰہِ تَعَالیٰ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ مولٰینا المرحوم فقیر سگِ بارگاہِ رضوی غفرلہٗ کے مخلص محسن وکرم فرما اور اسلام وسُنّیت کے سچے مبلغ وخادم اور بدمذہبی وبددینی ولامذہبی وبیدینی کے پورے کاسر وقاطع وقامع وہادم اور حضور پُرنور مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت اعلیحضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت مولٰینا الشاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی فاضل بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے مُحبّ ترین ومحبوب ترین وارشد ترین خلفائے کرام سے تھے۔ مولٰینا المرحوم کو جناب حاجی عیسیٰ خان محمد صاحب قادری رضوی دھوراجوی رحمۃ المولیٰ تعالیٰ علیہ نے آستانۂ عالیۂ قدسیۂ رضویہ بریلی شریف کی طرف متوجہ فرمایا اور پھر مولٰینا رحمۃ المولیٰ تعالیٰ علیہ نے خطۂ کاٹھیاواڑ کے سیکڑوں ہزاروں آدمیوں کو بِفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سُنّی قادری رضوی بنایا۔ مولٰینا المرحوم اُن خاصّانِ خدا میں تھے جو فِتَن کے شدید دور اور مِحَن کے سخت وقت میں بھی بعونہٖ تعالیٰ وبعونِ حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حق ورُشد وہدایت یعنی اسلام وسُنّیت ہی پر حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے مسلکِ مبارک کے مطابق ثابت ومستقیم رہے اور اپنے متوسلین ومعتقدین ومُحبّین ومریدین کو بھی اسی طرح حق پر قائم رکھا۔ مظلم لیگ اور کانگریس دونوں سے علیحدہ رہے، اُن دونوں کی شرکت کو ناجائز وحرام فرماتے رہے۔ ہم سب مسلمانانِ اہل سنت بندگانِ سرکارِ رضویت اِس رنج وغم میں آپ کے شریک ہیں لیکن حکمِ الٰہی میں بندے کو شکر ورضا یا کم ازکم صبر وتسلیم کے سوا چارہ ہی کیا ہے فَاِنَّ لِرَبِّنَا سُبْحٰنَہٗ وَ تَعَالیٰ مَا اَخَذَ وَ مَا اَعْطیٰ وَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمیً وَلِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ وَ الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَاِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ دعا کرتا ہوں خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مولٰینا رحمۃ المولیٰ تعالیٰ علیہ کو اُن کی خدماتِ اسلام وحمایاتِ سُنّیت کی بہترین جزا عطا فرمائیں اور جنات الفردوس میں ممتاز وعالی درجے بخشیں اور حشر کے دن لواء الحمد کے نیچے دامنِ سرکارِ غوثیت وذَیلِ حضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما کے سائے میں ہم بندگانِ سرکارِ رضویت کو اُن سے بِالخیر والعافیۃ والفرحۃ والمسرۃ ملائیں اور آپ کو اور برادرانِ عزیز مولٰینا غلام مصطفیٰ خان وغلام مجتبیٰ خان واحمد جان خان صاحبان قادریان رضویان سلمہم الرحمن کو اور آپ کی والدۂ ماجدہ صاحبہ دام مجدہا کو اور آپ کی بہنوں سَلَّمَھُنَّ رَبُّھُنَّ کو اس سانحے پر صبر جمیل واجر جزیل عطا کریں اور آپ سب حضرات سے اُن کی روح پُرفتوح کو جنۃ النعیم میں خوشی ومسرت وثواب پہنچانے والے کام ہمیشہ لیتے رہیں۔ فقیر کے غربت کدے پر

www.mazhareaalahazrat.com

مولٰینا رحمۃ المولیٰ تعالیٰ علیہ کی روحِ مبارک کو ایصالِ ثواب کے لئے مجلسیں ہوئیں جن میں عزیزی مولٰینا محمد طیب صاحب و مکرمی مولٰینا شاہ وجیہ الدین صاحب و برادرم مولٰینا عمر خان صاحب بارَک المولیٰ سُبحٰنَہٗ و تعالیٰ فی دینھم و دنیاھم نے بھی خاص طور پر شرکت فرمائی۔ ان تینوں حضرات سلّمہم ربُّ البریات کا سلام مسنون بھی قبول فرمائیں۔ فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غَفَرَ لَہٗ وَ لِاَبَوَیْہِ وَ اَھْلِہٖ وَ اَخَوَیہِ وَ اَحْبَابِہٖ ربُّہٗ المَولیٰ العَزِیزُ القَوِیُّ محلہ بھورے خان، پیلی بھیت، یوپی۔ حضرت مولٰینا احمد رضا خان صاحب قادری رضوی زید مجدہم کے نام جام جودھپور کاٹھیاواڑ کے پتے پر روانہ کیا گیا۔

(۲۸)۔۔۔مولٰینا مولوی حافظ حاجی عبدالسلام صاحب قادری برکاتی رضوی فتحپوری۔

(۲۹)۔۔۔مولٰینا محمد حسین صاحب سنبھلی قادری۔

(۳۰)۔۔۔میں (محبوبِ ملت) نے بھی میزان، منشعب، صرفِ میر، حضرت ہی سے پڑھیں۔

نوٹ: جو حضرات رہ گئے ہوں وہ خود ظاہر فرمادیں۔ یا تحریری اطلاع دیں۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمہ
اپنے مکتوبات و مراسلاتِ مبارکہ کے آئینے میں

۷۸۶
۹۲

برادرِ دینی و یقینی فرزندِ سعادت مند محُبِّ سُنّیت عدّوِ لامذہبیت فدائے رضویت مولٰینا ملک نیاز احمد قادری رضوی حفظکم ربکم القوی و ایانا جمیعاً دائماً من جمیع الکروب و الشرور و الآلام و من مکائد کل شقی و غبی و غوی آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ و ابنہ الغوث الاعظم و حزبہٖ اجمعین و بارک و سلم۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ برادرم سید نیاز احمد سلمہٗ ربہٗ کے محبت نامے سے یہ معلوم ہو کر بڑی فرحت عظیم مسرت ہوئی کہ عزیزی غلام حیدر سلمہٗ ربہٗ کے معاملے میں آپ نے بڑی کوشش کی اور سُنی بھائیوں سے جو نہ ہوسکی وہ سعی آپ نے کی حقیقت یہ ہے کہ یہ سیاست کا نہیں بلکہ اسلام وسنیت کا معاملہ تھا۔ یہ آپ نے صرف اُنہیں پر نہیں بلکہ ہم سب سُنی قادری رضوی مسلمانوں پر احسان کیا ہے۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اِس کے صلے میں آپ پر آپ کے جملہ اہل وعیال سلمہم ربہم پر دارین میں ہمیشہ احسان و فضل و کرم فرماتے رہیں اور آپ کی سعی کو مشکور فرمائیں آمین۔ مولٰینا وجیہ الدین صاحب زید مجدہم کے اہل وعیال سلمہم ربہم اُن کے والد ماجد زیدت مکارمہم کے ہمراہ غازی پور گئے ہوئے ہیں اِسلئے مولٰینا ممدوح مجبوراً اخیر شعبان تک پیلی بھیت سے کہیں نہیں جاسکتے اور فقیر کو ناگپور و مالے گاؤں وناسک وبمبئی وغیرہا مقامات کا سفر بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم درپیش ہے اور فقیر کے لیے ایک رفیقِ سفر کا ہونا ضروری ہے لہٰذا مولٰینا موصوف ہی کے مشورے سے عزیزم محمد محبوب احمد سلمہٗ ربہٗ کو خط لکھ دیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ۲۱؍ جمادی الاولیٰ ۷۲ھ کو پیلی بھیت پہنچ جائیں وہ اپنے ہمراہ فقیر کا پُرانا چپل جو گھر میں ہے اور شجرۂ طیبہ کے ایک ہزار نسخے اور تینوں ریشمی لحاف کانپور سے لیتے آئیں آپ سے گزارش ہے کہ سَروتا بھی اُن کو دے دیجئے اور عزیزی غلام حیدر سے جس تحریر پر دستخط لیے گئے ہیں اُس کی نقل بھی اور اگر وہ نہ ہو یا انگریزی میں ہو تو اُس کا ترجمہ بھی محبوب کے ہاتھ بھیج دیجئے نہایت ضروری بات یہ ہے کہ مردودیوں کے دارالمطالعہ یا کتب خانے میں کسی کو بھیج کر مردودی کی تین کتابیں (۱) تجدید واحیائے دین و (۲) تنقیحات و (۳) رسالۂ جبر وقدر ضرور ضرور ضرور بقیمت خرید کر محبوب ہی کے ہمراہ روانہ کر دیجئے اشد ضرورت ہے۔ نورِ نظر محمد رضوان قادری رضوی وقرۂ باصرہ مہر جمال خاتون قادریہ رضویہ سلمہما ربہما کو دعا اور پیار اُن کی والدہ سلمہا ربہا کو سلام ودعا۔ بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کانپور ہوتا ہوا ناگپور جاؤں

www.mazhareaalahazrat.com

گا۔ کچھوچھہ مقدسہ میں فقیر کے بیانوں کے جو مفید نتائج خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ظاہر فرمائے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت محدث صاحب قبلہ دام ظلہم العالی نے بڑی مسرت کے ساتھ فرمایا کہ میرا داماد کالج کی نگاہ سے دیوبندیوں کو دیکھتا تھا لیکن آپ کا بیان سُننے کے بعد سُنّی مسلمانوں کی نگاہ سے اُن مرتدوں کو دیکھنے لگا۔ سَبُوَرضلع بھاگلپور وشہر بھاگلپور میں تو مردودیت ودیوبندیت بحکم ربنا تعالیٰ وباذن حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پِس کر رہ گئی اور سلسلۂ عالیۂ اشرفیہ کے متوسلین میں جو مردودیت گھُس رہی تھی اُس کا بعونہٖ تعالیٰ و بعون حبیبہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام سَدِّ باب ہو گیا۔ سعید صاحب کو سب سُنی بھائیوں کو سلام۔

عبید الرضا۔

اس مکتوبِ مبارک میں جو کچھ تحریر ہے اُس کی علمی، دینی اور خانگی اعتبار سے خصوصیات وخوبیاں تو اُس کے مندرجات سے ظاہر و باہر ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ایک دل چسپ بات یہ ہے کہ اس مکتوبِ مبارک کی یہ تمام عبارتیں لفظ ’’برادرِ دینی‘‘ سے لے کر لفظ ’’عبید الرضا‘‘ تک صرف ایک مختصر سے پوسٹ کارڈ میں تحریر کی گئی ہیں۔ جب کہ پوسٹ کارڈ میں دوسری طرف والے حصے میں صرف آدھا حصہ ہی لکھنے کے لئے مِلتا ہے۔ باقی آدھا حصہ پتے اور گورنمنٹ اسٹامپ کے لئے ہوتا ہے۔ یہ خصوصیت حضرت شیر بیشۂ سنت کی کمالِ مہارت وحُسنِ تحریر کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔

مکتوبِ گرامی (۲)

محبِّ دینی ویقینی وایمانی حبیب قلبی وعزیز جانی مولٰینا الشاہ احمد النورانی اعم المولیٰ سبحٰنہٗ و تعالیٰ فیوضہ الاقاصی والادانی۔

وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

پہلے محبت نامے کا جواب عدیم الفرصتی کے سبب حضرت مولٰینا الشاہ محمد وجیہ الدین صاحب دامت برکاتہم سے لکھوادیا تھا۔ اُس کے جواب میں کل دوشنبۂ مبارک ۲؍جمادی الاولیٰ ۱۳۶۹ھ ۲۰؍فروری ۱۹۵۰ء کو پھر آپ کا محبت نامہ تشریف لایا۔ مدتہائے مدیدہ سے میرٹھ میں عید میلادِ اقدس وعید معراجِ مبارک وغیرہما کے مواقع پر اہل سنت کے عظیم الشان جلسے برابر بلاناغہ انعقاد پاتے رہتے ہیں اُن میں اکابر اعاظم حضرات علمائے اہل سنت دامت برکاتہم بیان فرماتے رہتے ہیں۔ اگر دیابنۂ ملاعنہ کے عقائد کفریہ اُن کی کتبِ خبیثہ کھول کھول کر صفحات کے حوالے سے پڑھ پڑھ کر سناتے اور پھر اُن پر شریعتِ مطہرہ کے مفصل احکام بتائے جاتے تو خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم چاہتے اَب تک میرٹھ بھی کب کا مرکز تصلب فی السُّنِّیۃ بن چکا ہوتا۔ اور آپ کو اس کی ضرورت درپیش نہ ہوتی کہ مجھ جیسے نالائق ونابکار کو

www.mazhareaalahazrat.com

میرٹھ کے لئے یاد فرمائیں۔ اور اب بھی کیا گیا ہے۔ ماشاء المولیٰ سُبحٰنہٗ وتعالیٰ آپ کی شیریں زبانی وسحر البیانی کے شہرے ہیں، ہمارے معزز ومکرم وکرم فرما مولٰینا السید غلام جیلانی دام فیضھم النورانی کی قابلیت ومعقولیت کے سکے جمے ہیں، فقیر کے عزیز بھائی مولٰینا عبدالرؤف صاحب دام بالفیض والمواہب کے دینی علوم واَفضال کے ڈنکے بج رہے ہیں۔ آپ تینوں صاحبان بعونہٖ تعالیٰ وبعونِ حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک جان سہ قالب ہوکر حضور اعلیٰ حضرت قبلہ مرشد برحق امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی کتبِ مبارکہ بغور مطالعہ اور کتبِ خبیثۂ دیوبندیہ ملاحظہ فرما کر اسی طور پر اشاعتِ سُنّیت واماتتِ دیوبندیت فرمائیں گے تو ان شاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبُہٗ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم میرٹھ میں بیٹھ کر دیوبند وتھانہ بھون کے پرخچے اُڑائیں گے۔ مجھے خود بھی حاضر ہونے میں عذر نہیں۔ لیکن جناب مولوی عارف اللہ صاحب گونڈل کاٹھیاواڑ میں ایک ایسے شخص کے وکیل بن چکے ہیں جس نے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے عقائد مبارکہ کو معاذ المولیٰ تعالیٰ اَن اسلامی عقیدے اور خود حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کو عیاذاً بالمولیٰ تبارک وتعالیٰ ضروریات دین کا منکر لکھ کر شائع کرچکا تھا۔ خود آپ کے والد ماجد صاحب قبلہ دام بالقابہم بمبئی کی زکریا مسجد میں احمد یوسف فارسی کی اقتدا میں جس نے اپنی نجدیت خبیثہ کا کھلم کھلا منبر پر خطبۂ جمعہ میں اعلان کیا تھا علی الاعلان نماز جمعہ ادا کی اور اپنے مضمون شائع شدۂ دبدبۂ سکندری ۱۵؍اکتوبر ۱۹۴۵ء میں ہر مسلک وہر مشرب کے تمام کلمہ گویوں کو برادرانِ ملت کہہ کر خطاب کرتے ہوئے اپنے تمام اختلافاتِ باہمی مٹا کر حمایتِ مسلم لیگ میں متحد ومتفق ہوجانے کا پیغام دیا۔ پھر یہ بھی سُنا گیا کہ رافضی مرتد جینا کی خبرِ موت سُن کر مکۂ معظّمہ اُس کی غائبانہ نماز جنازہ بھی پڑھی۔ پھر ان تمام باتوں کی شرعی صفائی ہوئے بغیر ان حضرات کے ساتھ ایک جلسے میں اجتماع فقیر کے لئے شرعاً کیونکر جائز ہوگا۔ پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ خود آپ کا اور ہمارے مکرم دوست حضرت مولٰینا سید غلام جیلانی صاحب کا اور فقیر کے برادر عزیز مولٰینا عبدالرؤف صاحب کا ان اختلافاتِ مخصوصہ میں کیا مسلک ہے۔ حسنِ ظن سے اطمینانِ قلب تو نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہی عرض ہے کہ ؎

در مجلسِ خود راہ مدہ ہمچو منے را　　　افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

والسلام فقیر عبید الرضا۔ آپ تینوں حضرات مولٰینا شاہ وجیہ الدین ومولٰینا طیب صاحبان کا بھی سلام مسنون قبول فرمائیں۔

اس پتے پر روانہ کیا گیا: شاہ احمد نورانی صدیقی غفر الباری۔ نمبر ۲۶۸ بیت العلم محلّہ شائخان میرٹھ یوپی۔

www.mazhareaalahazrat.com

مکتوبِ گرامی (۳)

محبِّ دینی ویقینی وایمانی حبیب دِلی وجانی مولٰینا الشاہ احمد النورانی ادام و اعم فیوضھم الرب تبارك و تعالیٰ للاقاصی والادانی۔

وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

(۱) بیشک حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین مشکلکشا علی مرتضیٰ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے مقابل حضرت ام المؤمنین سیدتنا عائشۃ الصدیقہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہا وحضرت سیدنا طلحہ وحضرت سیدنا زبیر وحضرت سیدنا امیر مُعٰویہ وحضرت سیدنا عمرو بن العاص وغیرہم صحابۂ کرام رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم سے بقضائے الٰہی جو کچھ ظہور پذیر ہوا وہ یقیناً خطائے اجتہادی تھا اس لئے کہ کسی نصِّ صریح غیر مؤوّل بلا معارض کے مقابل نہ تھا۔ ورنہ نصِّ مفسّر بلا معارض کے مقابلے میں تو اجتہاد سرے سے جائز ہی نہیں۔ لیکن حضراتِ اعیان وعمائدِ سُنّی کانفرنس کی طرف سے مظلم لیگ کی جو تائیدیں اُس کے مطالبۂ تقسیم ملک کی حمایتیں ۱۳۵۷ھ سے ۱۳۶۶ھ تک برابر پے در پے بڑی زور وشور کے ساتھ ہوتی رہیں افسوس کہ وہ نصوصِ مفسّرۂ قرآنیہ وحدیثیہ وفقہیہ کے اور خود نصوصِ مفسّرۂ رضویہ کے صراحۃً مقابل ومخالف واقع ہوئیں پھر ان کو خطایائے اجتہادیہ کہنا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی پاک مبارک خطائے اجتہادی پر بھی ان کارروائیوں کا قیاس ہرگز صحیح نہیں ہوسکتا کیونکہ اُن کے صدور کا سبب ذہول ونسیان ہرگز نہیں تھا کہ فَنَسِیَ وَلَمۡ نَجِدۡ لَهٗ عَزۡمًا کے تحت میں اِن کو لایا جاسکے۔ اِن سب سے تو رجوعِ صحیح شرعی شرعاً فرض ہے۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی ان سب حضرات کو اِس کی توفیق جلد بخشیں۔ اور معافی بھی عطا فرمائیں۔ نَسۡأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی الۡعَفۡوَ وَ الۡعَافِیَةَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ بِحُرۡمَةِ حَبِیۡبِهِ الۡاَکۡرَمِ صَلَّی الۡمَولٰی تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

(۲) بیشک ہم گدایانِ کوئے رضوی کے نزدیک حضور پُرنور مرشد برحق امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ بفضل اللہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایسے ہی مشائخ طریقت میں سے ہیں جن کو اپنے مریدین کے یوم اَلَست سے لیکر تا قیام قیامت کے جملہ حالات کا علم ہوتا ہے۔ لیکن مجدد دین وملت درحقیقت حضور نبینا الآمر الناہی الشارع صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نائب ومظہر وظلّ و پرتو ہوا کرتا ہے جب خود بدولت حضور سیدنا المطلع علی الغیوب للعالم بجمیع ما کان وما یکون صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تشریعاً وتعلیماً یوں فرماتے ہیں: انما انا بشر و انکم تختصمون الی و لعل بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض فاقضی لہٗ علی نحو ما اسمع منه فمن قضیت لہٗ بشئ من حق اخیه فلا یأخذنہٗ فانما اقطع لہٗ

www.mazhareaalahazrat.com

قطعة من النار وہ آقا و مولیٰ جنہیں فضلِ خدا جل جلالہٗ سے غیب شہادت ہوا صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مقام تشریع میں باطن پر حکم نہیں فرماتے بلکہ ظاہر ہی پر احکام شریعت جاری فرماتے ہیں۔ پھر شارع صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نائب و پرتو اگر ظاہر ہی کے مطابق معاملاتِ شرعیہ کا برتاؤ فرمائے تو اُس کے علوم باطنہ پر کیا حرف آسکتا ہے۔ خود بدولت حضور پُرنور آقائے نعمت مرشد برحق اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

راز ہا بر قلب شاں مستور نیست لیک افشا کردنش دستور نیست

ہر کجا گنجے ودیعت داشتند قفل بر در بہر حفظش بستہ اند

در دلِ شاں گنجِ اسرارے اخو بر لبِ شاں قفلِ امرِ اَنۡصِتُوۡا

پھر جہاں حضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ نے حضرات علمائے اہل سنت اعیان وعمائدِ سُنّی کانفرنس دامت ارشاداتہم کو اُن اعزازات و اکرامات سے نوازا وہاں حضور امام اہل سنت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ نے اپنے کرم سے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی کو بھی مبارک لقب ولدِ مرافق غیظ المنافق عطا فرمایا۔ میرے خیال میں یہ بہت پُر عظمت وعزت لقب ہے۔ جیسا کہ اس کے معانی پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے۔

(۳) پھر باوجود اس کے کہ اپنے خلفائے کرام واخلافِ عظام دامت برکاتہم کو طرح طرح کے اعزازوں اکراموں سے مشرف فرمایا لیکن یہ ہرگز نہ فرمایا کہ میرا دین ومذہب میرے فلاں خلیفۂ رشید یا خلف سعید سے معلوم کرلینا بلکہ فرمایا تو یہی فرمایا کہ میرا دین ومذہب میری کتب سے ظاہر ہے اُس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ اِسی وصیت مبارکہ سے اہلِ حق وانصاف پر حضور مجددِ اعظم دین وملت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کا بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم آئندہ آنے والے انقلابات پر مطلع ہونا ظاہر ہے۔

(۴) پھر فتوائے مبارکہ الدلائل القاهره على الكفرة النياشرة پر جملہ علمائے اہل سنت اعیان و عمائدِ سُنّی کانفرنس سے تصدیقات وتقریظات فرماکر سالہا سال پہلے شائع فرمادینا۔

(۵) پھر تقسیمِ ملک کا ایسے وقت میں ردّ وابطال فرمانا کہ کسی لیڈر کے وہم وگمان میں تقسیم ملک کا نظریہ نہ تھا۔

(۶) پھر اُس کو حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے شائع فرمانا۔

(۷) پھر اُس کی تصدیق وتائید میں حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ کا نامی نامہ شائع فرمانا۔ نیز حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کا اپنے فتوئ مبارکہ میں ارشاد فرمانا کہ ''کیا گورنمنٹ تنہا تمہیں ملک دے دیگی کہ اس میں خالص احکام اسلام جاری کرو یہ تو ممکن نہیں نہ تنہا اُن کو ملے پھر شرکت رکھو گے یا ملک بانٹ لوگے کہ ایک حصے میں تم اسلامی احکام

www.mazhareaalahazrat.com

جاری کرو ایک میں وہ اپنے مذہبی احکام جو تمہاری شریعت کی رو سے احکام کفر ہیں بر تقدیرِ ثانی ظاہر ہے کہ ہندوستان کا کوئی شہر اسلامی آبادی سے خالی نہیں تو اُن لاکھوں مسلمانوں پر اپنی شریعتِ مطہرہ کے خلاف احکام تم نے اپنی کوشش متفقہ سے جاری کرائے اور اس کے تم ذمہ دار ہوئے اور مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ وَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ کے تمغے پائے"۔ یہ سب حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی کراماتِ ظاہرہ، قاہرہ، باہرہ ہیں۔ جن سے بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کا غیوبِ آئندہ پر مطلع ہونا بخوبی روشن ہے۔ وَلِلّٰہِ الحجۃ السامیۃ و لِلّٰہِ الحمد۔

(۸) تائید مظلم لیگ ومطالبۂ ناپاکستان کرنے والے علمائے اہل سنت دامت افاداتہم پر حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی نے ہرگز کفر یا ضلال کا فتویٰ صادر نہیں فرمایا۔ البتہ بحکم شریعتِ مطہرہ یہ امور حرام وفسق ضرور ہیں۔ پھر کیا حضور اقدس سید المطلعین علی الغیوب صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ایک ایسے شخص کو جو اُس وقت مسلمان تھا اجراء للاحکام الشرعیۃ الظاہرہ کتابتِ وحی کے معزز وممتاز عہدے پر فائز نہیں فرمایا تھا جو بعد کو معاذ اللہ مرتد ہو گیا (جو پھر زمانۂ اقدس ہی میں بعدِ فتح مکہ معظّمہ مشرف باسلام ہو گئے) پھر کیا حضور سید العٰلمین صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا منصبِ کتابتِ وحی پر کسی کو مامور فرمانا حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے کسی کو اعطائے خلافت سے بدر جہا زیادہ بڑھ کر نہیں ہے؟

(۹) آپ کے والد ماجد قبلہ دام بالقابہم نے تنہائی میں صرف آپ سے فرمادیا کہ "میاں بمبئی کی مسجد کا جو امام تھا وہ تائب ہو گیا تھا اور اپنے اِس فعل پر نادم تھا" لیکن افسوس کہ احمد یوسف فارسی امام زکریا مسجد بمبئی کے کلمات کفریہ متعلقہ بہ حمایت نجدیتِ غویہ تو چھپ کر شائع ہوتے رہے مگر بقول آپ کے والد ماجد قبلہ دام بالقابہم کے جو توبہ اُس نے کی تھی وہ خفیہ ہی رہی اور آج تک کسی کو کانوں کان اُس کی توبہ کی مطلقاً خبر نہ ہوئی۔ کیا شرعاً یہ توبہ صحیح ہو گئی؟ کیا حدیث شریف میں السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ ارشاد نہیں ہوا؟

(۱۰) کیا اس طرح آپ کے والد ماجد قبلہ دام بالقابہم کا اُس کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنا عوامِ اہل اسلام کے لئے مُضِلّ ومُغْوِی نہیں ہوا؟

(۱۱) مرتد جینا کی نمازِ جنازہ غائبانہ اور وہ بھی مکہ معظّمہ میں معاذ اللہ ادا کرنے کا کوئی ثبوتِ شرعی نہیں ملا البتہ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ جب فقیر کا اور ضیغم سُنّیت حضرت مولٰینا ابو الطاہر محمد طیب صاحب دامت فیوضہم کا حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی کے ہمراہ رکاب عالی بمبئی جانا ہوا تو وہاں آپ کے والد ماجد دام بالقابہم کے متعلق یہ بات سُنی گئی۔ اَب آپ فرماتے ہیں کہ "یہ حضرت پر محض افترا ہے"، ہم سگانِ بارگاہِ رضوی غفرلنا ربنا العزیز القوی کے پاس آپ کے اِس ارشاد کو

www.mazhareaalahazrat.com

درست وصحیح نہ ماننے کی کوئی وجہ شرعی نہیں اور ہم نے تسلیم کرلیا کہ آپ کے والد ماجد قبلہ دام بالقابہم کا دامن مرتد جینا کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنے کے الزام سے پاک ہے۔ فَلِلّٰہِ الحمدُ وعلیٰ حبیبہٖ و اٰلہٖ الصلاۃ والسلام۔ لیکن ہر مسلک وہر مشرب کے کلمہ گویوں کو جن میں یقیناً مسلمان کہلانے والے کفار ومرتدین بھی شامل ہیں ''برادرانِ ملت'' کہہ کر خطاب کرنا شرعاً کیونکر درست ہوسکتا ہے۔ جو آپ کے والد ماجد قبلہ دام بالقابہم کی طرف سے چھپ کر ملک میں شائع ہو چکا۔

(۱۲) آپ تحریر فرماتے ہیں: ''رہا مولوی عارف اللہ صاحب کے متعلق تو آپ کی وجہ سے مجھے اُن سے اختلاف ہے''۔ اس پر میری گزارش یہ ہے کہ آپ کا اختلاف مولوی عارف اللہ صاحب سے حضرت شیر بیشۂ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی وجہ سے تو ہونا نہیں چاہئے اگر اُن کے افعال وحرکات آپ کی نظر میں شریعتِ مطہرہ کے خلاف ہیں تو شریعت مطہرہ کی وجہ سے آپ کا اُن کے ساتھ اختلاف ہونا چاہئے اور اگر خدانخواستہ اُن کے افعال آپ کی نظر میں شریعت مطہرہ کے معاذ اللہ موافق ہیں تو پھر حضرت شیر بیشۂ سنت کی وجہ سے آپ کا اُن کے ساتھ اختلاف کیا معنی رکھتا ہے۔ ایسی صورت میں تو آپ کو حق پرستی وحق پسندی وحق گوئی وحق جوئی کی بنا پر شرعاً خود حضرت شیر بیشۂ سنت ہی کے ساتھ اختلاف رکھنا چاہئے۔ مومن کسی سے دوستی رکھتا ہے تو اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی کے لئے اور دشمنی رکھتا ہے تو اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی کے لئے دشمنی رکھتا ہے۔ الحبُّ فی اللہ والبغض فی اللہ ہم کو یہی بتا تا سکھاتا ہے۔ کسی کی شخصیت کی وجہ سے بلا وجہ شرعی مومن کو مومن کے ساتھ اختلاف رکھنے سے تو پیارا دین اسلام منع فرماتا ہے۔

(۱۳) ہم گدایانِ کوئے رضوی کو معلوم نہیں کہ جامع مسجد میرٹھ کے متولی صاحبان بااختیار کس مسلک ومشرب کے ہیں۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایسا کریں کہ وہ سب حضرات متصلب فی الدین مسلمانانِ اہل سنت ہی ہوں۔ لیکن آج کل صلح کلیت ومداہنت فی الدین کا زور وشور ہے۔ ہم تو اُن حضرات کو نہیں پہچانتے لہٰذا ہماری قطعی رائے یہی ہے کہ ابھی آپ حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی کو میرٹھ کی جامع مسجد میں بیان فرمانے کے لئے ہرگز نہ بلائیں۔

(۱۴) حضرت شیر بیشۂ سنت بعد سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون فرماتے ہیں کہ ''آپ اشتعال سے قطعاً اجتناب کیجئے، بکھرنے سے قطعی پرہیز رکھئے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی کتبِ مبارکہ بالخصوص فتاویٰ الحرمین وحسام الحرمین وتمہید ایمان والاستمداد وکشف ضلال دیوبند وجزاء اللہ عدوّہ والامن والعلیٰ وتجلی الیقین وخالص الاعتقاد

www.mazhareaalahazrat.com

ووقعات السنان وادخال السنان والموت الاحمر والکوکبۃ الشہابیہ کا بار بار بغور مطالعہ اور کتبِ دیوبندیۂ خبیثہ کا بھرّ ات وکرّات بنظرِ غائر ملاحظہ فرمائیں اور پھر خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر بھروسا کرتے ہوئے نہایت سکون و اطمینان ومتانت وخوش الفاظی کے ساتھ کفریاتِ دیوبندیہ اُن کی کتابوں سے دِکھائیں۔ اور پھر اُن پر نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اُن پر حسام الحرمین شریف کی عباراتِ مبارکہ پڑھ پڑھ کر علمائے کرام مکہ معظّمہ ومفتیانِ عظام مدینۂ طیبہ کے فتاوائے شرعیہ سنائیں بعونہٖ تعالیٰ وبعونِ حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اِس طریقے پر عمل کرنے سے آپ ہی کے سر فتح ونصرت کا سہرا رہے گا۔ پھر اگر کفریاتِ دیوبندیہ پر مناظرے کی ضرورت پیش آجائے گی تو فقیر بعونہٖ تعالیٰ وبعونِ حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اِس خدمتِ اسلام وسُنّیت کے لئے حاضر ہے''۔ ہم خادمانِ سرکارِ رضوی کے نزدیک بھی حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی کا یہ مشورہ بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بہت مفید ونافع ہے۔ ضرور اِس پر عمل فرمایا جائے۔

(۱۵) شجرۂ مبارکۂ رضویہ میں قضائے حاجات وحصولِ ظفر ومغلوبیٔ دشمناں کے جو تین اعمال تحریر فرمائے گئے ہیں بہت ہی سہل اور باذنہٖ تعالیٰ وبحکم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تیر بہدف ہیں ان کو ضرور روزانہ بلاناغہ پڑھتے رہئے۔ خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم دارین میں ہمیشہ ہر جگہ ہم سب اہل سنت کی آپ سب اہل سنت کی اور جملہ مسلمانانِ اہل سنت کی صیانت وحفاظت وامداد واعانت فرماتے رہیں۔ آمین۔ آپ اور حضرت مولٰینا السید غلام جیلانی دام فیضہم النورانی اور جناب مولٰینا عبدالرؤف دام بفضل الرؤف العطوف اِس فقیر کا اور ضیغم سُنّیت مولٰینا محمد طیب دام مجدہم العالی کا اور حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی کا سلام مسنون قبول فرمائیں۔

والسلام مع الاکرام۔ فقیر ابوالوجاہۃ عبید الضیاء محمد وجیہ الدین امانی قادری رضوی ضیائی غازی پوری غفرلہٗ ذنبہٗ المعنوی والصوری۔ ۱۴؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۹ھ شنبہ

مذکورہ بالا دونوں مکتوباتِ مبارکہ سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زمانے کو حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتنی ضرورت تھی وہیں حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اخلاص فی الدین اور حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نظریات بھی واضح ہوتے ہیں۔

www.mazhareaalahazrat.com

شہادت ورحلت

کے

واقعات

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

رَسولی ضلع بارہ بنکی میں زہر خورانی:

ضلع بارہ بنکی میں قریب قریب اور پے در پے جو وہابیوں، دیوبندیوں کو شکست پر شکست ہوئی اور لکھنؤ و دیوبند و ندوہ سے کوئی مناظر دیوبندیوں کی مشکل کشائی نہ کرسکا تو بے دینوں نے کسی ذریعہ سے حضرت کو زہر دے دیا۔ اور فوری جان لیوا نہ تھا۔ بلکہ آہستہ آہستہ اُس کا اثر ہوا۔

محرم الحرام ۹۷ ۱۳ھ میں کامبیکر اسٹریٹ بمبئی کی مجلس محرم کمیٹی کی دعوت پر حضرت تشریف لائے تو بہت علیل تھے۔ آواز میں فرق تھا۔ غذا از حد مختصر ہوگئی، کمزوری اور نقاہت کا غلبہ تھا۔ مگر بیانات ہوئے۔ اور بڑی خوبی اور شان و شوکت سے ہوئے۔ اپنے اسی رنگ میں ہوئے۔ غدّاروں بے وفاؤں کو منہ چھپانے کے لئے کونے نہ ملے۔ ۱۲ر محرم الحرام شریف کو حضرت کا کلیان ضلع تھانہ میں بیان ہوا۔ اور پھر

بمبئی عظمیٰ سُنی جمعیۃ العلماء کانفرنس:

میں قیصر باغ مال روڈ ڈونگری بمبئی میں حضرت نے شرکت فرمائی۔ اور کانفرنس میں افتتاحی تقریر کے علاوہ بھی حاضرین کے شدید اصرار پر حضرت کا مبارک بیان ہوا۔

مظہر اعلیٰ حضرت Mazhar-e-Aala Hazrat

زہر خورانی کی خبر مجھے کیسے ہوئی:

حضرت علیہ الرحمہ ۹۷ ۱۳ھ کے محرم الحرام میں بمبئی تشریف لائے۔ اور تقریباً ۱۸/ ۱۹ر روز قیام رہا مگر حضرت نے زہر خورانی کا واقعہ چُھپایا۔ پھر اسی سال عرس رضوی شریف میں بریلی شریف میری حاضری ہوئی۔ حضرت بھی علالت و کمزوری کے باوجود عرس شریف میں شریک ہوئے مگر اس سال حضرت کا بیان نہ ہوسکا۔

حضرت تو علالت و نقاہت کے باوجود بیان فرمانے کو تیار تھے۔ فرماتے تھے یہیں سے مجھ کو سب کچھ ملا اور یہاں بھلا میں بیان نہ کروں۔ مگر حضور سیدی مفتی اعظم ہند علامہ مولٰینا الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب زیب سجادۂ عالیہ رضویہ دامت برکاتہم القدسیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بہت سختی سے مخالفت فرمائی۔ اور فرمایا پہلے آپ علاج کر کے صحت یاب ہوجائیں پھر بیان کریں۔ تا حصولِ شفا ہرگز ہرگز بیان نہ کریں۔ اور اصرار کرنے والے حضرات کو بھی حضور مفتی اعظم ہند نے سمجھایا اور اس سال عرس رضوی میں حضرت کا بیان نہ ہوا۔ ورنہ ہر سال حضرت کا بیان ہوتا تھا اور فقیر کو شجرہ مبارکہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوتا تھا۔

عرس قادری رضوی کے بعد پیلی بھیت میں عرس قادری رضوی ضیائی ہوتا ہے جو حضرت نے ہی تبلیغ اسلام و اشاعتِ سنیت کے تحت قائم فرمایا تھا۔ ۲۷ر صفر ۹۷ ۱۳ھ کو دن کے اجلاس میں حضرت تشریف فرما تھے۔ بیانات ہوتے

www.mazhareaalahazrat.com

رہے۔مولینا شمس اللہ صاحب سلمہٗ (علیہ الرحمہ) حضرت کے داماد کا بیان ہوا۔اور حضرت مولینا الحاج مفتی الشاہ وجیہ الدین صاحب قادری برکاتی رضوی ضیائی مدظلہم العالی سجادہ نشین آستانۂ رضویہ ضیائیہ پیلی بھیت [۱] نے مجھ سے فرمایا کہ تبرکاً میلاد پاک بیان ہوجائے۔اور پھر صلاۃ وسلام ہو۔مگر حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ نے تقدیم فرمائی اور ممبر پر تشریف فرما ہوئے۔مفتی صاحب بڑھے اور ادب سے عرض کیا حضرت! آپ کا مزاج عالی ناساز ہے،ضعف ونقاہت کا غلبہ ہے۔خدا تعالیٰ آپ کو صحت وشفائے کامل عاجل وقوت تام عطا فرمائے۔آپ کے معالجین نے آپ کو وعظ و بیان سے منع کیا ہے۔حضرت نے ارشاد فرمایا آج میں ضرور بیان کروں گا۔یہ عرس میرا ہی قائم کیا ہوا ہے۔میں نہیں کہہ سکتا کہ آج کے بعد میں اس عرس میں شریک ہوسکوں گا۔میں نے بھی عرض کیا مگر نہ مانے اور خطبہ شروع فرمادیا۔لاؤڈاسپیکر موجود تھا۔سنی بھائی حضرت کا بیان سننے کے مدت سے مشتاق تھے۔اوراب جو آواز کانوں میں آئی تو دوڑ پڑے اور پروانہ وار آکر مجلس میں شریک ہوگئے۔

وہ غازی جسکے چہرے سے جلالِ حق نمایاں تھا　　وہ غازی جو خدا کے شیر کا شیر نیستاں تھا

حضرت علیہ الرحمہ نے اس علالت وکمزوری میں بھی پورے جوش وخروش کے ساتھ کامل ایک گھنٹہ بیان فرمایا۔حضرت مفتی صاحب ممبر سے بالکل قریب بیٹھے تھے۔اور بار بار زانو کو ہاتھ لگاتے اور عرض کرتے حضور! آہستہ فرمائیں۔مگر وفورجوشِ حق وحقانیت کہاں رکتا ہے وہ تو سمندر کی پرزور موجیں تھیں کہ بڑھی چلی آرہی تھیں۔سبحٰن اللہ۔

اس بیان میں حضرت نے وہابیوں،دیوبندیوں،کفوریوں،تبلیغیوں،الیاسیوں،مودودیوں خاکساریوں،جھوٹے صوفیوں کا کھلم کھلا ردِّ شدید وبلیغ فرمایا۔اور ارشاد فرمایا۔"سنی بھائیو! دشمنانِ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو پہچان لو،غداروں اور وفاداروں میں تمیز کرلو۔اب تک یہی بتاتا رہا۔اور آج بھی بتارہا ہوں۔کل قیامت کے دن کسی مسلمان کو یہ عذر کرنے کا موقع نہیں رہا کہ ہم بے خبر تھے،ناواقف تھے۔اب میں قبر سے اُٹھ کر بتانے نہیں آؤں گا۔دیکھو اسی دین ومذہب پر تصلب وپختگی سے قائم رہنا جو حضور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب مبارکہ سے ظاہر ہے۔کسی کی شیخیت اور بزرگ صورت سے ہرگز ہرگز مرعوب نہ ہونا۔وہابیوں،دیوبندیوں تبلیغیوں،مودودیوں سے اور سارے بدمذہبوں،بددینوں سے دور رہنا اسی میں تمہاری فلاح ونجات ہے۔

حاضرین سننے میں ایسے محو تھے کہ ایک گھنٹہ مکمل بیان ہوا اور انہیں ایسا معلوم ہوا کہ دس بارہ منٹ ہوئے ہیں۔

---

[۱] حضرت علامہ مفتی محمد وجیہ الدین صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا بھی وصال ایک عرصہ قبل ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔سفر وحضر میں حضرت شیر بیشۂ سنت کے بہت قریب رہنے کا حضرت کو شرف حاصل ہوا۔ان بزرگوں کی نسبت سے مجھ پر بہت شفقت فرماتے تھے۔سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ ضیائیہ کی خلافت سے مجھے بھی نوازا۔منصور رضوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

دورانِ وعظ نہ ضعف کا غلبہ تھا نہ بیماری کا اثر تھا۔ایک شیر حق تھا جس کی گرج ایوانِ باطل میں لرزہ ڈال رہی تھی۔حضرت کا یہ بیان مبارک وطن میں آخری بیان تھا۔اس کے بعد کسی اور جگہ بیان نہ ہوسکا۔

عرس ضیائی کے بعد بھی ۳/ ۴/ ربیع الاول شریف تک میں حضرت کے یہاں مہمان رہا مگر حضرت نے زہر خورانی کا کوئی ذکر نہ فرمایا اس کے بعد میں کانپور ولکھنؤ ہو کر بمبئی آ گیا۔ماہنامہ ''پاسبان'' الہ آباد کا ردِ خوارج نمبر بنام ''کربلا کا مسافر'' جب مجھ کو ملا اس میں حضرت مولینا مشتاق احمد نظامی صاحب کے نام لکھا حضرت کا ایک مختصر خط چھپا ہوا پڑھا اس میں بہت ہی اختصار کے ساتھ یہ واقعہ زہر خورانی دیکھ کر حیرت ہوئی۔ پھر خط لکھ کر دریافت کیا تو تسلی آمیز جواب دیا لیکن اصل جواب دبا دیا۔اور یہاں یہ بھی عرض کردوں کہ ۱۳۷۹ھ کے عرس رضوی ضیائی کے بعد ۱۳۸۰ھ کے عرس رضوی ضیائی میں حضرت شریک نہ ہوئے بلکہ ۲۱/ ۲۲/ صفر کو خود حضرت شیر بیشۂ سنت کا عرس چہلم ہوا۔

''شہید ذی شان'' (۱۳۸۰ھ)

رسولی ضلع بارہ بنکی کے مناظرہ میں حضرت کو پان میں زہر دیا گیا۔حضرت کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا مفتی محمد مشاہد رضا خان صاحب حضرت مجاہد ملت (علیہ الرحمۃ والرضوان) کو لینے گئے ہوئے تھے اسی درمیان آپ نے پان طلب فرمایا۔ پان کھاتے ہی آواز بند ہونے لگی۔حضرت مجاہد ملت نے فرمایا کہ آپ نے تو کوفہ میں مناظرہ رکھ لیا ہے۔ چنے گڑھ کی ایک دکان تھی، اس سے کہہ دیا گیا تھا کہ ان کو کچھ نہ دینا۔یونہی کنوئیں پر پہرا بٹھا دیا گیا کہ پانی نہ جانے پائے۔ اسی زہر کے اثر میں بیماری کا نام ہو کر حضرت کا وصال ہو گیا۔ بڑے بڑے حاذق طبیبوں نے اور تجربہ کار حکیموں ماہر ویدوں نے اپنی اپنی تشخیص میں کہا اور لکھا کہ حضرت کو کوئی زہر دیا گیا ہے۔سوال ہوتا ہے کہ کیا دیا گیا تو بتایا گیا کہ وہ زہر فوراً اثر کرنے والا نہ تھا جو پہچانا جائے اور دینے والا پکڑا جائے۔ بلکہ وہ رفتہ رفتہ اثر کرنے والا تھا۔اور ایک مدت تک حضرت نے اس کا احساس بھی نہ فرمایا۔اور جب خون میں تحلیل ہو گیا تو اثر ظاہر ہوا۔بہر حال اس زہر نے ہی اثر کیا۔ ؎

وہ کہتے تھے نبی کے عشق میں مرمر کے جی لیں گے ۔۔۔ نبی کے نام پر گر زہر مل جائے پی لیں گے
شہید ملت اسلامیہ کا غم ہے سینے میں ۔۔۔ شہادت اُن کو راس آئی محرم کے مہینے میں

''استحقاق شہادت'' (۱۳۸۰ھ)

حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے جو ''استحقاقِ شہادت'' (۱۳۸۰ھ) ہوا اس سلسلے میں حضرت کے منجھلے صاحبزادے مولینا احمد مشہود رضا خاں سلمہٗ ربہٗ نے حضرت کے وصال سے کچھ روز قبل خواب دیکھا کہ ایک میدان میں بڑی عظیم الشان محفل سجائی گئی ہے اور وہاں سے حضرت کے مکان تک دورویہ گھوڑے سوار کھڑے ہیں۔جن کے

www.mazhareaalahazrat.com

ہاتھوں میں آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے پرچم ہیں۔ ایک قطار کے سواروں کا لباس سرخ ہے اور دوسری قطار والوں کا لباس سبز ہے۔ اور اک شور ہے کہ ہم حضرت شیر بیشۂ سنت کو لینے آئے ہیں۔ کچھ نورانی شکل وصورت والوں نے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ بند تھا۔ حضرت نے اندر سے جواب دیا اور کچھ وقفہ کے بعد حضرت عمامہ اور جبہ میں ملبوس گھر سے تشریف لائے۔ اور ان لوگوں سے ملاقات کی پھر ان حضرات نے آپ کو اپنے درمیان میں لے لیا۔ اور سبز وسرخ لشکری قطاروں کے درمیان اس طرف کو تشریف لے چلے جہاں حضرت کا مزار مبارک بنا ہے۔ اور اس عظیم الشان زیب وزینت والی بزم میں آپ کو لے گئے۔ پھر آنکھ کُھل گئی۔

حضرت کے وصال کے بعد سیدی مخدومی ومخدوم زادہ حضرت مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ زیب سجادہ عالیہ قدسیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف کی خدمت میں یہ خواب عرض کیا گیا۔ حضرت نے سن کر تعبیر بیان فرمائی کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس خواب میں اُن کی شہادت کی بشارت تھی۔ **فالحمد للہ رب العلمین۔**

یہ ہے مظہر اعلیٰ حضرت کی ''سیرت شہادت'' (۸۰ھ ۱۳) اور یہ ہے ان کی ''تکریم شہادت'' (۸۰ھ ۱۳) اور ''استحقاقِ شہادت'' (۸۰ھ ۱۳) ایسے ہی حضرات کے لئے ہے۔

قبورِ مسلمین کا احترام:

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مسلمانوں کی قبروں کا بہت خیال رہتا تھا۔ اسی بیماری میں ایک دن صاحبزادگان واعزہ سے فرمایا کہ خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مجھ کو اور آپ سب کو اور سب سُنّی بھائیوں کو بہنوں کو ایمان وسنیت کے ساتھ دنیا سے اُٹھائے۔ (آمین)

میری قبر آپ لوگ قبرستان میں میرے نورِ نظر محمد اسرائیل رضا مرحوم اور میرے پیارے نواسے محمد اقمار الرضا مرحوم کے پاس بنائیں اور فوراً فرمایا اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی رحمت وفضل وکرم سے اُمید ہے کہ سُنّی بھائی مجھ فقیر کی قبر پر ضرور فاتحہ پڑھنے آئیں گے تو دوسرے مسلمانوں کی قبروں کی بے حرمتی ہوگی۔ ناواقفی میں کوئی پیر رکھے گا، کوئی جوتا چپل رکھ دے گا، کوئی بے خبری میں تھوک دے گا۔ لہٰذا مجھے قبرستان میں دفن نہ کریں۔ یہ ہے قبورِ مسلمین کا احترام۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ قبر سے تکیہ لگائے بیٹھا ہے تو ارشاد فرمایا: یَاصَاحِبَ الْقَبْرِ لَاتُؤْذِیْہِ وَ لَایُؤْذِیْکَ اے قبر سے تکیہ لگانے والے نہ تو قبر والے کو ایذا دے نہ وہ تجھے ایذا دے۔ معلوم ہوا کہ قبر کے ساتھ جو معاملہ کیا جاتا ہے وہ قبر کے اندر والی میت کے ساتھ ہوتا ہے۔ خدا

www.mazhareaalahazrat.com

تعالیٰ سُنّی مسلمانوں کو قبورِ مسلمین کی بے حرمتی سے بچائے۔ (آمین)

آخری نصیبہ ور مرید:

۷/ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ مطابق ۲/ جولائی ۱۹۶۰ء روز شنبہ کو دھوراجی کے جناب عبدالرزاق صاحب غازیانی جناب عبدالرزاق صاحب غازیانی قادری برکاتی رضوی حشمتی (دال منڈی کانپور والے) کے ساتھ کانپور سے لکھنؤ پھر لکھنؤ سے بذریعہ نینی تال ایکسپریس پیلی بھیت حضرت سے مرید ہونے کے لئے روانہ ہوئے اور ۸/ محرم ۱۳۸۰ھ مطابق ۳/ جولائی ۱۹۶۰ء روز یکشنبہ کو صبح پیلی بھیت پہنچے۔ حضرت کے دولت خانہ پر آئے اندر اطلاع کرائی۔ حضرت وظیفہ اور تلاوتِ قرآن کریم و دلائل الخیرات شریف اور شجرۂ مبارکہ پڑھ کر (جو روزانہ حضرت کے معمولات تھے) دن میں ۹/ بجے ان دونوں صاحبان کو اندر بلایا۔ یہ دونوں حاضر ہوئے۔ سلام و دست بوسی سے مشرف ہوئے۔ حضرت نے خیریت دریافت فرمائی۔ اور دھوراجی والوں سے آنے کی وجہ دریافت فرمائی۔ انہوں نے مرید ہونے کی تمنا عرض کی۔ فرمایا وضو ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا وضو کرلیں۔ یہ وضو کر کے حاضر ہوئے۔ ان کو حضرت نے حسبِ دستور بیعت کیا۔ تلقین و نصیحت فرمائی۔ دین و سُنّیت پر ثبات و استقامت اور تصلب فی الدین کی دعا فرمائی۔ انہوں نے حضرت کی صحت و شفا کے لئے دعا کی۔ ارشاد فرمایا اب میری صحت و شفاء کی دعا آپ لوگ نہ کریں۔ اب میرے حسنِ خاتمہ کی دعا کریں کہ اب اسی کا وقت ہے۔ عبدالرزاق بھائی حشمتی (دال منڈی کانپور والے) نے دوسو روپے پیش کئے۔ ارشاد فرمایا یہ رقم تمہاری حیثیت سے زیادہ ہے۔ یہ رقم نہیں لوں گا۔ انہوں نے عرض کی یہ دوسو روپے حضور ہی کے ہیں۔ جو فلاں سن میں حضرت نے میرے پاس امانت رکھے تھے۔ یہ سن کر وہ روپے تکیے کے نیچے رکھ دیئے۔ اور ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ پھر خلفِ اکبر مولٰینا مشاہد رضا خان صاحب کو بلا کر وہ روپئے عطا فرمائے اور فرمایا بھیا! غلام یٰسین بھائی کا قرضہ ادا کر دیجئے۔ قرضہ ادا کرنے کے بعد بقیہ پیسے واپس لا کر دیئے تو حضرت نے فرمایا کہ رکھئے کام آئیں گے۔ پھر وہی پیسے تجہیز و تکفین میں کام آئے۔ ان دونوں صاحبان نے حضور محدث سورتی اور حضرت مفتی ضیاء الدین صاحب علیہما الرحمۃ والرضوان کے مزارات پر حاضری کی اجازت چاہی ان کو اجازت دے کر رخصت کیا۔

دن میں دس بجے کے قریب کا وقت ہوگیا۔ گھر میں اندر صحن میں دھوپ ہوگئی تھی۔ چار پائی اندر دالان میں بچھوائی۔ اب مولوی حکیم مرتضیٰ خان صاحب قادری برکاتی رضوی خورجہ والے (جو ان دنوں حضرت کے معالج تھے) نے اندر خبر بھجوائی کہ حال دیکھنے کے لئے اندر آنے کی اجازت دیں۔ حضرت نے اپنے فرزند اکبر مولٰینا مشاہد رضا خان سلمہٗ ربہٗ سے ارشاد فرمایا کہ حکیم صاحب کو میرا سلام کہو اور کہہ دو کہ حضرت سیدی مفتی اعظم ہند دام ظلہم الاقدس کی اہلیہ محترمہ علیل ہیں۔ وہاں آپ کی ضرورت ہے۔ لہٰذا آپ بریلی شریف تشریف لے جائیں۔ میرا تو اب سفر کا وقت آ گیا۔ اس کے بعد فرمایا

www.mazhareaalahazrat.com

گرمی معلوم ہورہی ہے۔ کرتا اتارا اور قبلہ کی طرف رخ کر کے لیٹ گئے۔ فرمایا سب لوگ ہٹ جاؤ میں کچھ پڑھوں گا۔ سب لوگ ہٹنے لگے۔ مولانا مشاہد رضا خان صاحب سلمہٗ ربہٗ حضرت کے سامنے بیٹھے تھے۔ وہ خدمت کے ارادے سے بیٹھے رہے۔ تو ان سے مکرر فرمایا۔ بھیا جاؤ میں کچھ پڑھوں گا تو وہ بھی اُٹھ گئے۔ حضرت نے سورۂ یٰسین شریف شروع کی اور بلند آواز سے تلاوت کرتے رہے۔ سورۂ مبارکہ پڑھ کر کچھ اور پڑھنا شروع کیا اور آواز کم ہونے لگی۔ جب زیادہ کم ہوئی گھر کے تمام لوگ قریب آ گئے۔ مولانا مشاہد رضا خان نے نبض پر ہاتھ رکھا تو نبض نہ ملی۔ حضرت نے اسی وقت کلمۂ طیبہ پڑھا۔ اور تبسم فرماتے ہوئے دنیائے فانی سے ۸/محرم الحرام ۱۳۸۰ھ مطابق ۳/جولائی ۱۹۶۰ء بروز یکشنبہ دن میں دس بج کر ۲۰/منٹ پر انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نشانِ مردِ مومن بتو می گویم چوں قضا آید تبسم بر لبِ اوست

وقتِ وصال تک ہوش وحواس کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ سکرات کی کیفیت قطعاً محسوس نہ ہوئی۔ گھر کے تمام لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت دن بدن روبصحت ہورہے تھے۔ اور حکیم صاحب کا بیان ہے کہ مجھے وہم بھی نہ تھا کہ حضرت رخصت ہونے والے ہیں۔

سرکار اعلیٰ حضرت کا مزارِ پاک سے باہر تشریف لانا:

انہی حکیم مرتضیٰ خان صاحب رضوی نے حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد بیان فرمایا کہ اب سے غالباً ۳۳/۳۴/سال قبل مزارِ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضر ہوا خانقاہِ عالیہ میں داخل ہوا تو ایک عجیب نظر نواز منظر سامنے آیا۔ حضور امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلوہ آرا ہیں اور مظہر اعلیٰ حضرت سامنے نہایت مؤدب بیٹھے ہوئے ہیں۔ مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان عرض کرتے ہیں سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ اور گفتگو عربی زبان میں ہورہی ہے۔ جناب حکیم صاحب کا بیان ہے کہ دل میں خیال آیا کہ ایک مدّت کے بعد پیر ومرشد کی زیارت نصیب ہوئی ہے دوڑ کر قدموں سے لپٹ جاؤں مگر معاً خیال آیا معلوم نہیں کس ضرورت دینی کے تحت اس خاص مجلس کا انعقاد ہوا ہے۔ کہیں میری مداخلت سے یہ نشست برخاست نہ ہوجائے۔ اس لئے صرف زیارت پر اکتفا کیا۔ کافی دیر دور کھڑے یہ منظر دیکھتا رہا۔ جب یہ نشست برخاست ہوئی اور شیر بیشۂ سنت باہر تشریف لائے تو میں نے راستہ روک کر کہا حضرت میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے، مجھے بھی ایسی ترکیب بتائیے کہ یہ شرف مجھے بھی حاصل ہوجائے۔ حکیم صاحب کا کہنا ہے کہ اس مداخلتِ بیجا سے حضرت کچھ گھبرا سے گئے اور وعدہ لیا کہ اس راز کو تاحین حیات کسی پر ظاہر نہ کریں۔ اور پھر ایک وظیفہ ''الصَّمد'' کا بتایا اور فرمایا صدق دل، خلوص نیت سے

www.mazhareaalahazrat.com

پڑھتے رہو کامیابی ہوگی۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کی رحلت سے متعلق

آپ کے صاحبزادے حضرت مولٰینا حافظ وقاری محمد عسکری رضا خاں صاحب کا ایک مکتوب گرامی

۸۶؍۷؍۹۲۔مکرمی ومحترمی!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

آپ کا مکتوب گرامی ملا۔حضرت والد صاحب قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کے پردہ فرمانے سے صرف پیلی بھیت ہی نہیں ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیائے سنیت میں اندھیرا چھا گیا غم کی کالی کالی گھٹائیں چھا گئیں جملہ عالم اسلام میں صف ماتم بچھ گئی۔سورج نے ہزاروں بار اپنی نورانی کرنوں سے عالم کو جگمگایا شہزادہ خاور نے لاکھوں بار اُفقِ مشرق سے نمودار ہوکر وادیٔ مغرب میں منھ چھپایا لیکن آٹھویں محرم کا نکلنے والا آفتاب نہ معلوم کون سے آنے والے بھیانک وقت اور نہ معلوم کون سی آنے والی ڈراؤنی ساعت کا پتہ دے رہا تھا کہ بوقت فجر سب لوگ اُٹھے نماز وغیرہ سے فارغ ہوئے تو کوئی ایسی بات نظر نہ آئی جس سے کہ کسی قسم کا بظاہر خدشہ ہوتا،اس کے بعد سات بجے کے قریب دو مہمان کانپور سے آئے جس میں کہ ایک تو حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے مرید تھے اور دوسرے مرید ہونا چاہتے تھے تو ان کو حضرت قبلہ نے وصال شریف سے ایک گھنٹہ قبل مرید کیا،تقریباً نو بجے۔پھر فرمایا چارپائی برآمدے میں لے چلو۔چارپائی اندر لے لی گئی اس کے بعد بار بار پنکھا تیز جھلنے کے لئے فرمایا پھر دس بجے کے قریب فرمایا مجھے اُٹھاؤ اُٹھا کر بٹھایا گیا تو خود اپنے دست مبارک سے کُرتا اُتارا پھر لیٹ گئے۔ اور دریافت کیا کہ کیا ٹائم ہوگیا ہے۔تو اسی پلنگ پر میرے بڑے بھائی صاحب قبلہ بیٹھے تھے انھوں نے عرض کیا حضور دس بجے ہیں فرمایا سامنے سے ہٹ جاؤ۔پھر سب کو ہٹا دیا اور سورۂ یٰسین شریف شروع کی اور بلند آواز سے تلاوت کرتے رہے۔سورۂ مبارکہ پڑھ کر زیر لب کچھ اور پڑھنے لگے۔ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہم کو یہ گمان بھی نہ تھا کہ حضرت اب تشریف لے جانے والے ہیں لیکن دس بج کر دس یا پندرہ منٹ پر بھائی صاحب قبلہ نے نبض دیکھی تو غائب تھی۔حالانکہ کچھ دیر قبل بالکل صحیح تھی۔تو نبض کے بیٹھ جانے پر سب لوگ پریشان ہو گئے جلدی سے حکیم مرتضیٰ علی صاحب (خورجہ والے)[۱] جو کہ علاج کے سلسلے میں بریلی شریف سے آئے ہوئے تھے انھوں نے جواہر مہرہ دیا اس کے بعد بھائی صاحب نے خاک شفاء شریف دی پھر آب زم زم شریف دیا۔حضرت نے سب تناول فرمایا۔پھر دس بج کر بیس منٹ پر حضرت قبلہ گاہی رحمۃ المولیٰ تعالیٰ علیہ ہم لوگوں کو بلکہ جملہ سنی مسلمانوں کو قیامت تک کے لیے داغ مفارقت دے کر اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔حضرت قبلہ رحمۃ المولیٰ تعالیٰ علیہ اکثر جو وصیتیں فرماتے رہے ان

[۱] شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ نے حکیم صاحب موصوف کو حضرت شیر بیشۂ سُنت کے علاج ومعالجہ کے لئے بریلی شریف سے روانہ فرمایا تھا۔

www.mazhareaalahazrat.com

میں سے چند وصیتیں تلقین فرمائیں وہ یہ ہیں کہ بیٹا پیسے کو ہاتھ کا میل سمجھنا ہمیشہ یاد رکھو کہ پیسے کی محبت انسان کو حق بولنے سے قاصر رکھتی ہے پیسے کی محبت رکھو گے تو ہر مالدار کے سامنے مرعوب ہو جاؤ گے اس کے پیسے کے ڈر سے تمہاری زبان حق بولنے سے قاصر رہے گی۔ اور ہمیشہ حضرت قبلہ بھی عمر بھر اُسی پر عمل فرماتے رہے کبھی پیسہ جمع کرنے کی کوشش نہ فرمائی، اس ہاتھ لیا اس ہاتھ خرچ کیا اکثر اوقات ایسے بھی آئے کہ صبح کو چٹنی روٹی کھائی وہ بھی نہیں تو صبر کیا پھر خدا اور اس کے رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عطا فرمایا تو ازراہِ استغنا خوب نیازیں دلائیں اور خوب کھلایا پلایا دیا دلایا اور پھر ہاتھ جھاڑ کر بے نیاز ہو گئے اور پھر توکل علی اللہ کا اندازہ اس سے کیجئے کہ حضرت جس وقت ہم سے جدا ہوئے ہم جملہ برادران کے پاس سب ملا کر پچاسی روپے چھوڑ کر تشریف لے گئے حضرت کی شخصیت کی مثال ان پرندوں کی سی تھی جو دن بھر دشت و بیابان میں دانہ چگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور شام کو خالی ہاتھ اپنے اپنے آشیانوں میں واپس آجاتے ہیں اور آئندہ کے لئے کچھ نہیں رکھ چھوڑتے ہیں۔ حضرت قبلہ کی وقت کے وقت تک کوئی ایسی کیفیت نہ تھی کہ جس سے اندازہ ہو کہ وصال ہونے والا ہے۔ ایک ہم لوگ ہی نہیں بلکہ حکیم صاحب بھی اور دیگر حاضرین بھی یہی کہہ رہے تھے کہ ہم یہ نہ معلوم کر سکے کہ حضرت قبلہ اب تشریف لے جانے والے ہیں حضرت قبلہ رحمۃ المولیٰ تعالیٰ علیہ کی جب زیارت کرائی ہے دفن کے وقت تو ہر شخص یہ کہہ رہا تھا کہ گویا آپ تبسم فرما رہے ہیں اور ابھی بولنا ہی چاہتے ہیں۔ پیلی بھیت ایک چھوٹا سا شہر ہے اور اس میں بھی قلیل آبادی ہونے کے باوجود جنازے شریف میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع تھے نماز جنازہ شریف سامنے والے عظیم لق ودق میدان میں ہوئی راستے میں شانہ لگانے والوں کی تعداد اتنی کثیر تھی کہ اگر منتظم ہوشیار اور باوقار نہ ہوتے تو ایک فساد کا اندیشہ تھا راستے میں جنازۂ مبارک کو صلاۃ وسلام کے ساتھ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم والے ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' پڑھتے ہوئے مزار شریف تک لائے اور تقریباً بارہ بجے شب میں حضرت کو قبر شریف میں رکھا گیا پھر سب لوگوں نے باذوق وشوق صلاۃ وسلام پڑھا اور فاتحہ وغیرہ سے فارغ ہو کر سب لوگ اپنے اپنے مکان بادیدۂ تر واپس ہوئے۔ اب مزار پاک پختہ بنوا دیا گیا ہے جس میں تقریباً پانچسو سے کچھ زائد روپیہ صرفہ میں آیا ابھی زمین کی توسیع اور منارہ شریف کی تعمیر کے منصوبے ہیں وہ بھی خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مدد فرمائیں گے تو پورے ہو جائیں گے۔ حضرت قبلہ کی عین تمنا تھی کہ میرے چھؤں بیٹے دینِ پاک کے خادم بن جائیں اور بے دینوں کی دھجیاں اُڑائیں سنیت کا پرچم لہرائیں اس وقت حضرت کے پانچ صاحبزادے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

صرف قبر شریف پختہ بنی ہے اس کے اوپر کوئی سایہ کا انتظام ایسا نہیں ہوسکا ہے کہ جس سے حاضرین دھوپ اور پانی وغیرہ سے بچیں دعا فرمائیں مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے صدقے وطفیل غیب سے اس کا انتظام

www.mazhareaalahazrat.com

فرمائے۔

جملہ احبابِ اہل سنت کی خدمت میں سلام مسنون معروض مکرمی محمد سعید صاحب قادری رضوی حشمتی سے بھی بمضمونِ ہٰذا اسلام کہئے والسلام محمد عسکری رضا خاں قادری رضوی حشمتی

نام مکتوب الیہ: مولوی ضیاء الرحمٰن قادری رضوی حشمتی کیر آف ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب، چندر گھٹا پوسٹ آفس کوٹہ راجستھان۔

تاریخ روانگی مکتوب بمطابق گورنمنٹی مہر: ۱۸؍جولائی ۱۹۶۰ء

واقعات بعدِ انتقال:

وصال اقدس کے بعد حضرت کا چہرۂ مبارک بہت نورانی اور سرخ وسفید ہوگیا تھا۔ حضرت مولٰینا شاہ الحاج مفتی وجیہ الدین صاحب قادری رضوی ضیائی پیلی بھیتی کا بیان ہے کہ میں نے اتنا خوبصورت جنازۂ مبارکہ نہیں دیکھا۔ یہ معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے حضرت سو رہے ہیں اور کوئی حسین خواب دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔ غسل دینے والے حضرت مولٰینا ملک نیاز احمد صاحب قادری رضوی و مولٰینا محمد مشاہد رضا خان صاحب و جناب سعید حسن خان صاحب کے بیانات ہیں کہ حضرت کا جسم بہت نرم ونازک تھا کہ غسل مبارک کے وقت جس طرح گھمانا چاہتے تھے جسم گھوم جاتا۔

پیلی بھیت شہر واطراف بیسلپور، پورن پور، شاہجہانپور، بریلی شریف، نینی تال، ہلدوانی، بہیڑی، کانپور، اور نہ جانے کہاں کہاں کے بے تعداد و بے شمار عوام وخواص، علماء ومشائخ، سنی درسگاہوں کے طلبہ جنازہ میں شرکت کے لئے جمع ہوگئے۔ دس بجے شب میں حضور سیدی مفتیٔ اعظم ہند صاحب قبلہ دام ظلہم الاقدس کی اجازت سے مولٰینا محمد مشاہد رضا خان صاحب سلمہٗ ربہٗ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ہزاروں سنیوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور بارہ بجے شب میں حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قبر شریف میں رکھا گیا۔

حضرات علمائے اہل سنت وشعرائے ملت نے بہت سے تاریخی مادے مرتب فرمائے۔ میں اپنے غم وصدمے سے تاریخی مادے نظم نہ کرسکا۔ صرف دو مادے نظم کئے ہیں جو ناظرین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

"مرضی الرحمان" ہے جب تاریخ رحلت آپ کی
۱۳۸۰ھ
"خلد میں داخل ہو" حضرت قبلہ ام حشمت علی
۱۳۸۰ھ

یہ مختصر مضمون حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی سیرت وسوانح پر مرتب کردیا ہے۔ مولیٰ عزوجل

www.mazhareaalahazrat.com

قبول فرمائے۔ اور بعد والوں کے لئے ہدایت ونجات کا ذریعہ وسبب بنائے۔ جماعت اہل سنت میں حضرت کے امثال ظاہر فرمائے اور ہم سب کو دین اسلام و مذہب اہل سنت و جماعت پر ثبات و استقامت اور اسی پر حُسنِ خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ بجاہ حبیبہ النبی الرؤف الرحیم علیہ و علیٰ آلہٖ و اَصحابہٖ افضل الصلاۃ و اکمل التسلیم۔

فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خان ابن ابوالحفاظ محمد نواب علی خان آفریدی قادری برکاتی رضوی لکھنوی غفرلہٗ ربہٗ

مفتی اہل سنت بمبئی۔ خطیب وامام سنی بڑی مسجد ۱۶۶/مدنپورہ بمبئی نمبر ۸۔

۱۵/ربیع الاول شریف ۱۳۸۰ھ

مصنف سوانح حضور محبوبِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی تاریخ وصال ۲۴/ جمادیٰ الاخریٰ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۰/اکتوبر ۱۹۶۵ء روز چہار شنبہ (بدھ) دن میں ایک بج کر پانچ منٹ پر۔ انا للہ تعالیٰ و انا الیہ راجعون۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت

علیہ الرحمۃ والرضوان

کے چند خطوط

بنام

خلیفۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت فدائے حشمتیت

الحاج صوفی احمد عمر ڈوسا صاحب

قادری برکاتی رضوی حشمتی علیہ الرحمۃ والرضوان

اور

حضرت کے ہمراہ پہلے سفرِ حج کے کچھ اہم واقعات

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید وخلیفہ جناب الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب قادری رضوی حشمتی زید مجدہم العالی کے پاس حضرت علیہ الرحمہ کے چند خطوط بطور تبرک آج تک محفوظ ہیں۔ آپ ان خطوط کو آگے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے دل میں ہمہ وقت اسلام وسنیت کا کیسا درد اور اشاعتِ حق کا کیسا جذبہ موجزن تھا۔ ایک ایک خط ان ہی جذبات صادقہ سے معمور ولبریز ہے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ جب پہلی مرتبہ حج وزیارت کے لئے تشریف لے گئے جس کے تفصیلی واقعات حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے گذشتہ صفحات میں قلمبند فرمائے تو حاجی صاحب موصوف بھی حضرت کے ہمراہ تھے۔ اس سفر حج وزیارت میں جو واقعات حاجی صاحب محترم نے خود آنکھوں سے دیکھے اُن واقعات کو اہل سنت کے لئے یادگار سرمایہ جان کر حاجی صاحب نے خود قلمبند کیا ہے۔ خطوط شیر بیشۂ سنت کے بعد آپ حاجی صاحب کا وہ مضمون بھی ملاحظہ فرمائیں گے جو ایک قیمتی سرمایہ ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہم دعاؤں کے طالب ہیں کہ جن راہوں پر ہمارے بزرگانِ کرام ثبات واستقامت کے ساتھ گامزن رہے رب کریم وکارساز ہم سب کو بھی اسی سچی راہ دین اسلام وسنیت پر قائم رکھے اور اس دین ومذہب کی خدمات لے۔ اور ان خدمات کو قبول فرما کر بخشش ونجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

Mazhar-e-Aala Hazrat

فقط محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی

۶ رذی الحجہ ۱۴۱۰ھ مطابق ۳۰ رجون ۱۹۹۰ء بروز شنبہ

پہلا والا نامہ:

برادرِ دینی ویقینی حاجی احمد قادری رضوی **حفظکم الرب القوی و ایانا دائما من شر کل شقی و غبی و غوی آمین بحرمة حبیبه الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیه و علیٰ آله و صحبه و ابنه الغوث الاعظم و حزبه اجمعین و بارک و سلم۔**

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

پرسوں ایک ماہ کے سفر سے **بعونه تعالیٰ و بعون حبیبه صلی المولیٰ تعالیٰ علیه و علیٰ آله و سلم** بخیریت گھر واپس ہوکر آپ کا چھ سات ورق کا محبت نامہ دیکھا۔ پڑھ کر خوشی ومسرت ہوئی۔

آج چھ جمادیٰ الاخریٰ ۱۳۷۳ھ پنجشنبہ ۱۱ رفروری ۱۹۵۴ء کو شدید ضرورت کے وقت آپ کے بھیجے ہوئے پچاس روپے ٹیلیگرام منی آرڈر سے وصول ہوئے۔ اس کے صلے میں خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آپ کو

www.mazhareaalahazrat.com

آپ کے اہل وعیال کو دین ودنیا وآخرت کی فرحتوں مسرتوں عزتوں حرمتوں نصرتوں نعمتوں برکتوں دولتوں سے مالا مال فرمائیں۔آمین۔

بزم قادری رضوی بمبئی کو چاہئے کہ خالص رضائے خداورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حاصل کر کے سچی نیت سے اسلام وسنیت وقادریت ورضویت کے باہمی اتفاق اتحاد کے ساتھ مخلصانہ خدمتیں بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کرتے رہیں۔کسی کی مخالفتوں گالیوں کا نہ تو جواب دیں نہ ان کی کچھ پرواہ کریں۔

انشاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہٗ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خداورسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وحضور غوث اعظم وحضور غریب نواز وحضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم خدمت گاران اسلام وسنیت کی خود ہی مدد ونصرت واعانت فرمائیں گے۔

کل محمد محبوبی، محمد ظہور رضوی وحمزہ محمود، محمد وزیر، محمد عباس ودیگر برادرانِ اہل سنت سلمہم ربہم کو سلام مسنون ہے۔ دعائے خلوص مشحون۔

عبیدالرضا غفرلہٗ

۶؍جمادیٰ الاخریٰ ۱۳۷۳ھ پنجشنبہ

دوسرا والا نامہ:

۷۸۶؍۹۲ فرزند دینی ویقینی فدائے رضویت شیدائے قادریت خادمِ سنت حاج احمد عمر قادری رضوی حفظکم المولیٰ القوی و ایانا دائما من شر کل شقی و غوی آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و ابنہ الغوث الاعظم و حزبہ اجمعین و بارک و سلم۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

خلوص ومحبت کے ساتھ لوجہ المولیٰ و لمرضاۃ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم بزم قادری رضوی کو بامِ ترقی پر پہنچانے کی سعی برابر بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کرتے رہو۔غوث پاک وخواجہ غریب نواز واعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم کامیابی وکامرانی عطا فرماتے رہیں گے۔

کسی سنی کو مخالف نہ بناؤ۔نہ کسی مخالف کی مخالفت کا جو سنی ہو مقابلہ کرو بس خدمات سنیت کو ہی اپنا

www.mazhareaalahazrat.com

نصب العین رکھو۔[۱] خدا اور سول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حضور غوث پاک وحضور خواجہ غریب نواز واعلیٰ حضرت وجملہ مشائخ کرام رضی المولی تعالیٰ عنہم اپنے فضل وکرم وعون وامداد کے ساتھ دارین میں ہمیشہ ہمارے اور تمہارے ساتھ رہیں گے۔آمین۔ جملہ اراکین بزم قادری رضوی سلمہم ربہم کو سلام ودعا۔

فقط عبیدالرضا غفرلہٗ

تیسرا والا نامہ:

۷۸۶/۹۲ برادر دینی ویقینی محب سنیت عدو لا مذہبیت احمد قادری سلمکم ربکم

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

تعویذ بھیجتا ہوں۔اس کو موم جامہ کر کے لوبان کی دھونی دے کر گلے میں پہنو اور اس کی وصولیابی اور اپنی خیریت بہت جلد لکھو۔سب سنی بھائی سلمکم ربکم برابر پرخلوص دعائیں کرتے رہو۔خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اسی ۱۴/اپریل ۱۹۴۹ء کی پیشی میں مجھ فقیر سگ بارگاہِ نبوی کو باطن وظاہر کامل وقاہر فتح مبین ونصرت قاہرہ وغلبۂ ظاہرہ عطا فرمائے اور اسی پیشی میں وہبڑوں دیو کے بندوں کی اس درخواست نگرانی کو قطعاً خارج ومردود کرا کے ہمیشہ کے لئے اسلام و سنیت کا بول بالا اور مسلمانانِ اہلِ سنت کا چہرہ اجالا وہبڑوں دیو کے بندوں کا منہ کالا فرمائے۔اور ہم سب کو تم سب کو اسلام و سنیت ہی پر تصلب وپختگی ومضبوطی کے ساتھ بخیریت وعافیت صحت وسلامت فتح ونصرت وفرحت ومسرت وعزت وحرمت کے ساتھ ہمیشہ دارین میں مستقیم رکھیں۔ **آمین بحرمة سیدنا الغوث الاعظم و ببرکة سندنا الامام الاعظم و بوسیلة معیننا الاعظم و بتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنهم و ارضاهم عنا و رضی عنا بهم فی الدارین آمین ثم آمین۔**

برادرم محمد صدیق رنگاری قادری سلمہ ربہٗ سے بعد سلام ودعا کہہ دو کہ مدتوں سے آپ نے کوئی خط نہیں لکھا۔معاف کرنا میری پریشانیوں کے سبب تمہارے لئے تعویذ بھیجنے میں دیر ہوگئی۔سب سنی بھائیوں سلمہم ربہم کو بالخصوص علمبردار سنیت حاجی ابوبکر حاجی احمد ریشم والا ونقارہ نوازِ سنیت منشی مصطفیٰ خاں صاحب کو حضرت مولیٰنا سید محمد جسیم صاحب دام ظلہٗ

[۱] پروردگارِ عالم اپنے حبیب علیہ الصلاۃ والسلام کے صدقہ وطفیل جملہ احبابِ اہلِ سنت وخاندانِ مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو بالخصوص اس فقیر کو اور فقیر کی اولاد اور متعلقین ومریدین کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

دشمنوں پہ بن کے چمکا ذوالفقارِ حیدری   اور جب اپنوں میں پہنچا پیار کی شبنم ہوا

فقیر محمد ادریس رضا حشمتی غفرلہٗ

www.mazhareaalahazrat.com

وحافظ سید نور الحق زید مجدہم کی خدمات میں سلام مسنون ہے۔ دعائے خلوص مشحون۔

فقیر عبید الرضا غفرلہٗ ربہٗ

دوم جمادی الآخرہ ۱۳۶۸ھ دوم اپریل ۱۹۴۹ء محلہ بھورے خاں پیلی بھیت یوپی۔

چوتھا والا نامہ:

۸۶/۷/۹۲ فرزند دینی و یقینی حاجی احمد قادری رضوی حفظکم الرب القوی و ایانا ابدا من جمیع الفتن و الشرور و من مکائد کل غوی و غبی و شقی آمین بحرمة حبیبه الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیه و علیٰ آله و صحبه و ابنه الغوث الاعظم و حزبه اجمعین و بارک و سلم۔

وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ

گھر بھر کیلئے تمہاری روانہ کردہ عیدیاں وصول ہوئیں۔ سب کی دعا ہے تم کو اور ہم سب کو اور سب مسلمانانِ اہل سنت کو عید کی خوشیاں دارین میں خدا اور سول جل جلالہ و صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مبارک فرمائیں۔ اور تم کو تمام مقاصد جائزہ مفیدہ میں فوزِ عظیم و فتح مبین بخشیں۔ اور برادرم محمد ظہور سلمہٗ ربہٗ کی اہلیہ سلمہا و شفاھا و عافاھا ربہا کو جلد شفائے کامل و صحت تامہ عطا فرمائیں اور تم سب کو اور ہم سب کو سنیت پر ہی خیریت و عافیت، صحت و سلامت و فتح و نصرت و فرحت و مسرت کے ساتھ ہمیشہ دارین میں ثابت و مستقیم رکھیں اور سنیوں کی سب جماعتوں کو عموماً اور قادریوں رضویوں کی بزم قادری رضوی کو خصوصاً سنیت متصلبہ و قادریت مقدسہ و رضویت مبارکہ کی بہتر و مقبول خدمات کرتے رہنے کی توفیق عنایت فرماتے رہیں اور جملہ سنیوں کو عموماً اور سب قادریوں رضویوں کو خصوصاً حق و رشد و ہدیٰ و کتبِ رضویہ ہی پر ہمیشہ کے لئے باہم متحد و متفق کردیں۔ آمین بحرمة سیدنا الغوث الاعظم و بوسیلةِ معیننا الاعظم و ببرکة سندنا الامام الاعظم و بتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنهم و ارضاهم عنا و رضی عنا بهم فی الدارین آمین ثم آمین۔

شجرات طیبہ بھیجتا ہوں۔ جن بھائیوں بہنوں کو سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں منسلک ہوجانے کی آرزو ہے تو یہ سلسلہ مقدسہ بڑی نعمت ہے۔ وہ سب بیعت عثمانی کرکے غائبانہ داخلِ سلسلہ مبارکہ قادریہ رضویہ ہوجائیں۔ تو زیادہ بہتر ہے۔ پھر جب فقیر بعونہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بمبئی آئے گا تو وہ سب ظاہری طور پر بھی داخل سلسلہ ہوجائیں گے۔

جن اوراد و اعمال و وظائف اور نمازوں کی اجازت تم کو چاہیئے ان سب کی اجازت مطلقہ کاملہ بفضلہ تعالیٰ و

www.mazhareaalahazrat.com

بکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم تم کو دیتا ہوں۔ خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ان سب کی بے شمار برکات سے دارین میں تم کو اور مجھ فقیر کو مالا مال فرمائیں آمین۔ برادرم اسد السنۃ سلّمہم ربّہم کی روانہ کردہ رجسٹری کی نقل ملی۔ پڑھ کر تم تینوں کی حق پسندی پر مسرت ہوئی۔ فلوجہ ربنا الکریم الحمد و علیٰ حبیبہ و آلہ الصلاۃ و السلام۔

عزیزی علمبر دار سنیت سلّمہٗ ربّہٗ کا ایک طویل و مبسوط خط ساڑھے نو صفحے کا وصول ہوا۔ مجھ جیسا بے فرصت شخص استفتاؤں کے جوابات لکھے یا بدمذہبوں بیدینوں کی خباثات کا رد کرے یا ضروری خطوط کے جوابات دے یا اپنے شاگردوں مسترشدوں کی ان عنایات کا تحریری شکریہ بجالائے۔ بس حضور غوث اعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی سرکار میں وہی عرض کرتا ہوں جو حضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا ؎

توقوت دے میں تنہا کام بسیار بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث

پر ان عنایتوں کا جو شکریہ ادا کیا جاتا ہے اس کی نقل اپنے پاس بھی رکھنا اور ایک نقل ہمارے پاس بھی بھیجنا ضروری ہے۔ وحسبنا ربنا و نعم الوکیل و علیٰ حبیبہ و آلہ الصلاۃ و السلام بالتبجیل۔

روضۂ اقدس کے اندر کی مقدس خاک پاک میری شامت معاصی کے سبب مجھ کو نہیں ملی۔ انا لہٗ تعالیٰ و انا الیہ راجعون۔

محمد ظہور، گل محمد محبوبی، محمد طفیل بھاؤپوری، عثمٰن عبد الغنی گونڈل، محمد منیر ڈرائیور و جملہ اراکین بزم قادری رضوی سلّمہم ربّہم کو عموماً اور برادرانِ اہل سنت سلّمہم ربّہم کو خصوصاً سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون۔

"فقیر کے شاگرد فقیر کے مسترشد سلّمہم ربّہم فقیر کو جو کچھ بھی برا کہیں فقیر تو اپنے آپ کو خوب جانتا ہے کہ فقیر اس سب سے بھی زیادہ برا ہے۔ فقیر ان سب بدگویوں کو لوجہ المولیٰ تعالیٰ و لمرضاۃ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم خلوصِ قلب کے ساتھ قطعاً معاف کرتا ہے۔ تم سب لوگ بھی ان باتوں کی کچھ پرواہ ہرگز نہ کرو۔ بس بزم قادری رضوی کا خلوصِ دل کے ساتھ بعونہٖ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم کام کرتے رہو۔

فقیر عبید الرضا غفرلہٗ

تواضع وانکساری کی حیرت انگیز مثال:

مندرجہ بالا آخری پیراگراف میں لکھی ہوئی عبارت کو پھر سے بغور پڑھیں کہ

www.mazhareaalahazrat.com

''فقیر کو جو کچھ بھی برا کہیں فقیر تو اپنے آپ کو خوب جانتا ہے کہ فقیر اس سب سے بھی زیادہ برا ہے۔ فقیر ان سب بدگویوں کو لوجہ المولیٰ تعالٰی و لمرضاۃ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم خلوصِ قلب کے ساتھ قطعاً معاف کرتا ہے۔''

اور اندازہ کریں کہ حضور شیر بیشۂ اہل سنت جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ہم اسلام وسنیت کی خدمت اور نشر و اشاعت میں مصروف دیکھتے ہیں اُن کے خلوص وللہیت، ایثار وقربانی، عفو و درگزر، تواضع وانکساری، تقویٰ و پرہیزگاری، اپنوں پہ سراپا شفقت والفت اور الحب للہ والبغض للہ کا عملی نمونہ جیسے تمام اوصاف کی بلندی کا کیا عالم ہے۔

پانچواں والا نامہ:

۹۲/۷۸۶

فرزند دینی ویقینی انجاکم رب المنن و ایانا من الھموم و الغموم و الشرور و المحن آمین بحرمۃ حبیبہ دافع البلیان و الفتن علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و ابنہ الغوث الاعظم و حزبہ الصلاۃ و السلام بعدد ما فی اللیل و النہار۔

وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ

تمہارے کئی محبت نامے ناسک سے آئے۔ یہ گناہگار سگِ بارگاہ قادری رضوی غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ برابر دعا کرتا ہے، خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس بلا و مصیبت سے جس میں تم نادانی و بے وقوفی سے مبتلا ہو گئے ہو تم کو جلد نجات کاملہ عطا فرما کر تمہارے اہل وعیال سلّمھم ربّھم میں تم کو بالخیر والعافیہ پہنچائیں۔ اور برادرم مولٰینا محبوب علی خاں حفظہ ونصرہٗ کو اور ان کے ساتھی سنیوں کو فتح مبین ونصرتِ کاملہ وظفر عظیم خیریت وعافیت وصحت وسلامت وعزت و حرمت ومسرت کے ساتھ رہائی تام ونجاتِ کاملہ وبرأت قطعیہ جلد عطا فرما کر ہم سب اہل سنت کا دین ودنیا وآخرت میں چہرہ اُجالا اور جھوٹے مکار وہابیوں دیوبندیوں انقلابیوں اِن کلابیوں کا منہ کالا اور اسلام وسنیت کا ہر جگہ بول بالا فرمائیں آمین۔ بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم و ببرکۃ معیننا الاعظم و سندنا الامام الاعظم و مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنھم و ارضاھم عنا و رضی عنا بھم فی الدارین آمین ثم آمین۔

شجرۂ طیبہ میں لکھے ہوئے وظیفے خلوصِ قلب وصدق دل وحُسنِ نیت کے ساتھ برابر بلا ناغہ پڑھتے رہو۔ جن دو بھائیوں سلمہما ربہما کے نام تم نے لکھے ان کو سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں منسلک اور حضور سیدنا الغوث الاعظم رضی

www.mazhareaalahazrat.com

المولیٰ تعالیٰ عنہ کی غلامی میں داخل کرلیا ہے۔ان دونوں کواردو کا شجرۂ مبارکہ یاد کرادو۔تعویذ تمہارے گھر بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پہنچا دیا جائے گا۔تم سے جو کچھ نادانی و بے وقوفی ہوئی ہو اس کی معافی مانگ کر بعونہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم رہائی حاصل کرلو اور آئندہ ایسی تحریک میں جس میں بدمذہب بے دین شریک ہوں شریک ہونے سے سچی توبہ نصوح کرلو۔مولٰینا شاہ وجیہ الدین صاحب زید مجدہم بھی سلام و دعا فرماتے ہیں۔اور جو کوئی بھی خدمت اسلام وسنیت کرو حدودِ شریعت مطہرہ کی پابندی اور قوانین حکومت وقت کا لحاظ کرتے ہوئے بعونہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم بجالاؤ۔والسلام مع الدعاء

فقیر عبید الرضا غفرلہٗ

چھٹا والا نامہ:

۸۶/۷/۹۲۔ برادر دینی ویقینی محب سنیت عدو لامذہبیت فرزندم احمد عمر قادری سلمہٗ ربہٗ

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

منشی مصطفیٰ خاں صاحب وسعید حسن خاں صاحب سلمہما ربہما کے خطوط سے اور برادرم عبدالغنی احمد کتیانے والے اور برادر دینی ویقینی ابراہیم حاجی قاسم سلمہما ربہما کی زبانوں سے آپ کی خیریت معلوم ہوئی آپ کے حالات پر بھی اطلاع ملی۔

میرے پیارے دینی ایمانی عزیز بھائی! ان حالات سے گھبرانہ جانا مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے جس نام لیوا کو پسند فرماتا ہے اس کو فتنوں اور آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے۔پر اس کو حق پر ثبات واستقامت بھی وہی اپنے کرم سے عطا فرماتا ہے۔پھر اُن کے سیئات کو مٹاتا ہے۔اُن کے حسنات کو بڑھاتا ہے۔اُن کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔امتحانات وآزمائش میں حق پر ثبات اور استقامت کی دولت اسی بندے کو عطا فرمائی جاتی ہے جس پر خدا اور سول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا پیار ہوتا ہے۔

خواہشیں اپنی فدا کردے رضائے دوست پر　　پھر میں دیکھوں چاہنے والوں کا چاہا کیوں نہ ہو

میرے پیرومرشد کا ارشاد ہے مبادا اگر رگِ تعصب جوش میں آئے اور خدا ایسا نہ کرے تو اس قدر یاد رہے کہ عقائد اسلام وسنت کے مقابل ہم پر فلاں ہندی وبہمان سندی کسی کا قول سند نہیں نہ احکام شرعیہ شخص دُون شخص سے خاص۔اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ۔شرع سب پر حجت ہے وہ کون ہے جو شرع پر حجت ہو سکے اِس قسم کی حرکت جس سے صادر ہوگئی وہ بقدر اپنے سیئہ کے حکم کا مستحق ہوگا کسے باشد کائناً من کان (جو بھی ہو)

www.mazhareaalahazrat.com

این و آن سے ہمیں موافقت اسی وقت تک ہے جب تک وہ دینِ حق سے جدا نہیں اور اس کے بعد عیاذاً باللہ تعالیٰ۔ سایہ اش دور باد از ما دور۔

جس کا قول ہم اسلام و سنت کے موافق پائیں گے تسلیم کریں گے نہ اس لئے کہ اس کا قول ہے۔ بلکہ اس لئے کہ صراط مستقیم سے مطابق ہے۔ اور جس کی بات خلاف پائیں گے زید ہو یا عمرو، خالد ہو یا بکر دیوار سے مار کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی رکاب سے لپٹ جائیں گے۔ اللہ اُن کا دامن ہم سے نہ چھڑائے دنیا میں نہ عقبیٰ میں۔ آمین الٰہی آمین!

محمد عربی کہ آبروئے ہر دو سراست　　　کسے کہ خاکِ درش نیست خاک برسرِ او

(فتاویٰ رضویہ شریف)

پریشان نہ ہو، گھبراؤ نہیں خدا اور رسول کو یاد کرو جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ حضور سیدنا الغوث الاعظم وحضور خواجۂ خواجگان وحضور مرشدنا المجد دالاعظم کو یاد کرتے رہو۔ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم و ارضاھم عنا و رضی عنا بھم فی الدارین آمین ثم آمین۔ اپنے والد صاحب کے حق میں دعا کرتے رہو خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اُن کی بھی اصلاح حال فرمائیں اور اُن کو اور تمہارے بھائیوں کو بھی شریعت مطہرہ کے کامل اتباع کی توفیق بخشیں۔ اپنی خیریت سے جلد مطلع کرو اگر امسال فقیر کا بمبئی آنا ہوا تو انشاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم آپ کے والد صاحب سے ملاقات کر کے اُن کو سمجھانے کی کوشش کروں گا۔

والسلام مع الاکرام فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہٗ ربہٗ

چہار شنبہ ۲۳ ؍رمضان مبارک ۱۳۶۵ھ گونڈل کاٹھیاواڑ

ساتواں والا نامہ:

۷۸۶ ؍ ۹۲۔ محب سنیت عدو لا مذہبیت برادر دینی و یقینی احمد عمر قادری سلمہ ربہ الولی و ایانا دائما من شر کل غوی و غبی بحرمۃ حبیبہ النبی الولی علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و ابنہ الغوث الاعظم و حزبہ و علینا جمیعا بھم الصلاۃ الدائمہ و السلام الابدی۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

کل شنبہ ۳۰ ؍ذی القعدۃ الحرام ۱۳۶۵ھ کو برادرم سعید حسن خان صاحب قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ پیلی بھیت بخیریت آئے۔ آپ کا محبت نامہ اور آپ کے بھیجے ہوئے دس روپے لائے۔ خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ

www.mazhareaalahazrat.com

آلہ وسلم اس کے صلے میں آپ کو دین و دنیا کی بے شمار برکتوں، دولتوں، فرحتوں، مسرتوں، نصرتوں، نعمتوں سے مالا مال فرمائیں اور آپ کو اور آپ کے اہل وعیال و برادران واحباب و متعلقین کو اور مجھ گنہ گار سیہ کار کو میرے اہل وعیال و برادران و احباب و متعلقین کو بخیر و عافیت وصحت وسلامت و فتح ونصرت وفرحت و مسرت ہمیشہ دارین میں اسلام وسنیت ہی پر تصلب و پختگی و مضبوطی کے ساتھ ثابت و مستقیم رکھیں۔ اور دنیا و آخرت میں اپنی احمدِ رضا آپ سب کو اور ہم سب کو بخشیں آمین۔

بحرمة سیدنا الغوث الاعظم و بوسیلة معیننا الاعظم و ببرکة سندنا الامام الاعظم و بتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنهم و ارضاهم عنا و رضی عنا بهم فی الدارین آمین ثم آمین۔

آپ کی کوئی خطا ہرگز میرے علم میں نہیں نہ ہرگز میں آپ سے ناراض ہوں اور آپ جیسا دیندار متصلب فی الدین سنی مسلمان بھائی میرے لئے ہرگز اس قابل نہیں کہ خواہ مخواہ بلاوجہ شرعی اس سے ناراض ہوجاؤں خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حضور سیدنا الغوث الاعظم وحضور معیننا الاعظم وحضور سندنا الامام الاعظم وحضور مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم آپ سے اور ہم سب سے دارین میں ہمیشہ راضی رہیں آمین۔ الہ الحق آمین۔ میرے خط نہ لکھنے کا سبب صرف یہی تھا کہ فرصت بھی بہت کم ہی رہتی ہے۔ میرے پاس کوئی بھی ایسا نہیں جو لکھنے پڑھنے میں میری مدد کرسکے۔ **وحسبنا ربنا و نعم الوکیل**۔ اسی لئے بہت سے ضروری خطوط بغیر جواب ہی کے پڑے رہ جاتے ہیں۔ **فانا لہٗ تعالیٰ و انا الیہ راجعون**۔

اس وقت میری شامت معاصی کے سبب میرے تین بچے محمد مشاہد رضا خاں ومحمد عسکری رضا خان سلمہما وحماد فاطمہ **سلمها ربها** علیل و مریض ہیں۔ دو تو **بفضله تعالیٰ و بکرم حبیبه صلی المولیٰ تعالیٰ علیه و علیٰ آله و سلم** رو بصحت ہیں لیکن عسکری رضا **شَفَاہُ رَبُّہٗ تعالیٰ** کو اس وقت بھی شدید بخار ہے۔ یہ بچہ مجھ سے مانوس بھی بہت زیادہ ہے۔ وہابیہ دیوبندیہ **خَذَلَهُمُ الوَاحِدُ القَهَّارُ** نے مجھ پر فیض آباد کی کچہری میں دفعہ ۱۵۳/الف دفعہ ۲۹۸/ودفعہ ۵۰۰/کے تحت جو استغاثہ دائر کیا ہے اس کی پیشی سہ شنبہ سوم ذی الحجۃ الحرام ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۹/اکتوبر ۱۹۴۶ء کو مقرر ہے مجبوری ہے ان کو اور سب اہل وعیال سلمہم ربہم کو خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وحضور سیدنا الغوث الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے لطف وکرم وفضل کے سپرد کرکے آج کا دن گذر کر شب کے بارہ بجے کی گاڑی پر بعونہٖ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فیض آباد جا رہا ہوں **وحسبنا وربنا و نعم الوکیل**۔

خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وحضور سیدنا الغوث الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ اس مقدمہ میں بھی اور ہمیشہ دارین میں بھی ہر موقع پر ہماری آپ کی سب سنی بھائیوں کی نصرت واعانت وحفاظت فرماتے رہیں۔ آمین۔

www.mazhareaalahazrat.com

آپ اپنی خیریت کی اطلاع دیجئے۔ برادرم حاجی محمد صدیق صاحب رنگاری سے فقیر کے سلام مسنون کے بعد کہہ دیجئے کہ بمبئی کی وہابی نمازی فوج نے مجھ پر جو مقدمہ دائر کیا تھا اس کے فیصلے کی نقل باضابطہ اسٹامپ پر حاصل کر کے بہت ہی جلد کانپور کے پتہ پر روانہ کر دیں۔ اس ضروری کام میں تاخیر ہرگز ہرگز نہ کریں اور یہ بھی کہہ دیجئے کہ ابھی آپ بغداد مقدس یا پاک پٹن شریف یا کسی اور متبرک مقام کی حاضری کا ہرگز ہرگز ارادہ نہ کریں بلکہ اپنے وعدے کے مطابق فوراً وطن پہنچ کر فرزندم محمد ریاض سلمہٗ کی شادی خانہ آبادی بہت جلد بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کر دیں اور جب بمبئی سے کُندن گنج کو آئیں تو مجھ سیاہکار سے ضرور ملاقات کریں مجھے ان سے بہت اہم وضروری باتیں کہنی ہیں۔ احباب وبرادران اہل سنت کو سلام۔ فقط والسلام مع الدعاء۔

عبیدالرضا غفرلہٗ ربہٗ

یکم ذی الحجۃ الحرام ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۷؍اکتوبر ۱۹۴۶ء محلہ بھورے خاں پیلی بھیت

آٹھواں والا نامہ:

۷۸۶؍۹۲۔ فرزند دینی ویقینی محب سُنیت عدو لامذہبیت فدائے رضویت حاجی احمد عمر ڈوسا صاحب قادری رضوی بارک فی دینکم و دنیاکم و دیننا و دنیانا المولیٰ العزیز القوی بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و ابنہ الغوث الاعظم و حزبہ اجمعین و بارک و سلم۔

وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ !

۲۶؍ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۶؍اگست ۱۹۵۵ء کو پنجاب میل سے بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بمبئی پہنچوں گا۔ عزیزی محمد ظہور سلمہٗ ربہٗ سے بعد سلام ودعا کہہ دو کہ حکیم مرزا حیدر بیگ صاحب مالک حیدری دواخانہ جو فقیر کے مخلص وکرم فرما ہیں ان کی خدمت میں فقیر کا سلام مسنون ضرور عرض کر دیں۔

فقیر کے رفیق سفر اس مرتبہ مولینا محمد عزیز الرحمٰن صاحب قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ و بھائی سعید حسن خان صاحب سنی جامع مسجد مدنپورہ کی مؤذنی کے لئے اور نور چشم محمد نوری رضا بھی اپنے والد ماجد ضیغم سنیت کی خدمت میں رہنے کے لئے فقیر کے ہمراہ آرہے ہیں۔

اسد السنۃ و ضیغم سنیت وصدر تبلیغ صداقت وزین الدین بھائی ونظام الدین بھائی وحاجی عثمٰن واراکین جماعت رضائے مصطفیٰ واراکین تبلیغ صداقت واراکین بزم قادری رضوی ودیگر برادران اہل سنت سلمہم ربہم کو سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون۔ حضرت مخدومی مولینا الشیخ محمد سعد اللہ المکی دام ظلہم العالی (امام حمیدیہ مسجد پائیدھونی ممبئی) کی خدمت مبارکہ

www.mazhareaalahazrat.com

میں سلام مسنون عرض کرو۔ اپنے والدین کو بھی سلام دعا کہو۔ برادرم مولیٰنا محمد عمر خان سلمہٗ ربہٗ کے نام کا خط ان کو پہنچادو، والسلام مع الدعاء۔

عبیدالرضا غفرلہٗ

۲۰؍ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۴ھ چہارشنبہ ۱۰؍اگست ۱۹۵۵ء۔ محلہ بھورے خاں پیلی بھیت۔

نواں والا نامہ:

۷۸۶؍۹۲۔ فرزند دینی ویقینی حاجی احمد قادری رضوی حفظکم ربکم القوی و ایانا دائما من شر کل شقی و غبی و غوی آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و ابنہ الغوث الاعظم و حزبہ اجمعین و بارک و سلم۔

وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ!

فقیر رضوی غفرلہٗ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رضا کے لئے تم سے راضی اور خوش ہے۔ نور نظر غلام محمد غوث سلمہٗ ربہٗ کو داخل سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کر کے شجرۂ طیبہ بھیجتا ہوں۔ برادرم حمزہ محمود سلمہٗ ربہٗ سے بعد سلام مسنون ودعائے خلوص مشحون کہہ دو کہ تم نے جو کسی کے کہنے سننے پر برادرم محمد ظہور سلمہٗ ربہٗ کو جماعت خانہ سے نکال دیا ہے اس کی وجہ سے مجھ سیاہکار سگ بارگاہِ رضوی کے دکھے ہوئے قلب کو اور زیادہ دُکھ پہنچا ہے ان سے معافی جلد مانگو اور جماعت خانہ میں پھر ان کو جگہ دو اور پھر مجھ گنہ گار سگ بارگاہِ رضوی کو اس کی اطلاع کانپور کے پتہ پر جلد از جلد دو۔

بزم قادری رضوی بمبئی کو خوب زورشور کے ساتھ اسلام وسنیت وقادریت ورضویت کی خدمات کے لئے چلاؤ اور بزم قادری رضوی کے اراکین سے انجمن تبلیغ صداقت یا جماعت رضائے مصطفیٰ جو خدمات اسلام وسنیت لینا چاہیں ان کو خلوص ومحبت کے ساتھ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رضا کے لئے بجالاؤ۔

فقیر دعا کرتا ہے کہ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وحضور غوث اعظم وحضور غریب نواز و حضور مجدد اعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما بزم قادری رضوی کی امداد واعانت فرماتے رہیں اور بزم قادری رضوی اسلام وسنیت کی خدمات کثیرۂ مرضیہ مقبولہ بجالائے۔ آمین ثم آمین۔ برادران اہل سنت کو سلام ودعا۔

فقط عبیدالرضا غفرلہٗ

۸؍جمادی الآخرہ ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۳؍فروری ۱۹۵۴ء پنجشنبہ۔

www.mazhareaalahazrat.com

دسواں والا نامہ بصورت اپیل:

۷۸۶/۹۲۔ برادر بجاں برابر بلکہ از جان بہتر اسد السنۃ و عزیز گرامی قدر ضیغم سنیت و برادران دینی و یقینی حاج احمد و دیگر اہل سنت سلمکم ربکم تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

محب سنیت عدو لا مذہبیت ہمہ تن درد ملت مولینا محمد تقی الدین احمد صاحب شکر المولیٰ سبحٰنہٗ و تعالیٰ سعیہ کو ان کے مقصد اہم و اعظم و اقدم اہل سنت مذہبی تعلیمی کانفرنس میواڑ کے قیام و بقا میں دامے درمے قدمے قلمے سخنے جس طرح جس سنی بھائی سے ہو سکے امداد دے کر خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے دارین میں اس کے صلے پائیں۔آمین۔

فقیر عبید الرضا غفرلہٗ

۱۸/ جمادیٰ الاخریٰ ۱۳۷۰ھ روز پنجشنبہ

پرانی یادیں:

۲۳/ اگست ۱۹۵۱ء کو بیت المال مدنپورہ [۱] میں ایک میٹنگ ہوئی اور اس میں تمام حاضرین نے طے کیا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت کو حج و زیارت کے لئے بھیجا جائے۔ بالاتفاق بات طے ہوگئی اور حضرت کو بذریعہ تار اطلاع دی کہ بمبئی تشریف لائیں۔ حضرت صاحب تار ملتے ہی بمبئی کے لئے روانہ ہوگئے۔

[۱] یہ بیت المال بھی حضور مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا قائم فرمودہ ہے۔

میں رات میں میٹنگ ختم ہونے کے بعد رات کے ڈیڑھ بجے پاپیادہ حضرت سرکار سرکاراں آقائے نعمت دریائے رحمت سیدی وسندی کنزی مولائی وملجائی سیدنا شاہ بابا بہاء الدین قادری اصفہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے آستانۂ کرم پر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ سرکار میرے پیرومرشد مدینہ شریف جا رہے ہیں۔ مجھے بھی بھیج دیجئے۔ ۱۳۱/ بار

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَا وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَ صَحْبِہٖ اَبَدَ الدُّھُوْرِ وَ کَرَّمَا

پڑھا۔ دربار کھلا ہوا تھا۔ اگلے روز غسل شریف وصندل شریف تھا اس لئے خدمت ہو رہی تھی۔ کسی کی بالٹی میرے سر سے ٹکرائی۔ فال نیک لیا کہ بس کام بن گیا۔ بظاہر کوئی انتظام نہ تھا بس اسی سرکار پر بھروسہ تھا۔ ۲۵/ اگست کو حضرت بمبئی تشریف لائے اور بوری بندر اسٹیشن سے سیدھے مسافر خانہ لایا گیا کیمرہ روم میں داخل ہوئے۔ میں بھی حضرت صاحب کے قریب کرسی پر بیٹھ گیا اور کیمرہ مین سے کہا میرا بھی فوٹو۔ حضرت نے فرمایا احمد تم بھی؟ میں نے کہا جی ہاں سرکار۔ بس یہ

www.mazhareaalahazrat.com

پہلا قدم تھا۔ جو ظاہری طور پر بے اسباب تھا کرم مرشد و کرم سیدی بابا کہ ۲۷ر اگست کو محمدی جہاز سے آناً فاناً سب معاملات طے ہو گئے۔ بابا کا در باب المدینہ ہے۔ مدینہ منورہ کے دروازے پر حاضر ہوا اور شہر مدینہ شریف کی حاضری سے محروم رہوں یہ ان کی غیرت کے خلاف ہے ع

مدینہ جاؤں پھر آؤں مدینہ پھر جاؤں

سیدی بابا بہاء الدین زندہ باد ابن غوث الوریٰ زندہ باد

۲۷ر اگست ۱۹۵۱ء کو حضرت مرشد برحق آقائے نعمت رفیع الدرجت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت آفتاب سنیت ماہتابِ رضویت امام المناظرین رئیس المتکلمین سلطان الواعظین غیظ المنافقین الحاج مولٰینا الشاہ محمد حشمت علی خان صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے ساتھ محمدی جہاز کے ذریعہ سرزمین حرم کی طرف روانہ ہو کر میں اپنی قسمت پر ناز کر رہا تھا۔ اسی جہاز پر دیوبندیوں کے نامی گرامی مولوی طیب دیوبندی، منظور سنبھلی، حبیب الرحمٰن مئوی، نور محمد ٹانڈوی اور دیگر وہابی مولوی سفر کر رہے تھے۔ ہم لوگ ہر وقت اپنی نماز کی جماعتیں علیٰحدہ کر رہے تھے۔ اذان دی جاتی تھی اذان کے بعد بلند آواز سے **الصلاۃ و السلام علیک یا دافع البلاء و الوباء باذن اللہ** پڑھتے تھے۔

جہاز میں ایک بار منظور سنبھلی مسئلہ پوچھنے حضرت کے پاس آیا حضرت نے فرمایا تم مسلمان کب ہو جو مسئلہ پوچھنے آئے ہو؟ پھر اس کے سوال کا جواب دیا۔ (اس مکالمہ کا تذکرہ ماقبل میں گزر چکا ہے)

صرف چار روپے میں پورا سفر حج:

حضرت کے ایک مرید عبدالجبار صاحب حشمتی (علیہ الرحمہ) کانپور سے بمبئی آئے اُن کی پہچان یہاں کسی تاجر سے تھی۔ اس تاجر نے ان سے کہا تھا کہ جب کوئی کام آئے تو بمبئی آجانا میں تمہارا کام کر دوں گا۔ اب بمبئی آکر اس تاجر سے ملاقات کی۔ اور کہا کہ میرے مرشد حج کو جا رہے ہیں۔ آپ مجھے بھی بھیج دیں۔ اس تاجر نے انکار کر دیا۔ اب تو ناامیدی اور مایوسی کا عالم تھا۔ حضرت کے اعزاز میں سنی بڑی مسجد مدنپورہ میں عظیم الشان اجلاس ہوا۔ اس مرید نے کہا کہ حضرت میں سلام پڑھوں؟ حضرت نے فرمایا پڑھو۔ اب انہوں نے بڑے پُردرد لہجے میں سلام پڑھا ؎

''طیبہ کو جانے والے میرا اسلام لے جا''

درد بھری آواز اور علمائے اہل سنت کی موجودگی پورا مجمع رو رہا تھا۔ حضرت پر بھی عجیب کیفیت طاری تھی۔ سلام ختم ہو گیا۔ دعا ہوئی۔

ان مرید جن کا نام عبدالجبار ہے انہوں نے مصافحہ کیا فرمایا عبدالجبار! مدینہ شریف چلنا چاہتے ہو؟ وہ بولے ہاں!

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت نے فرمایا چلو۔ پھر کیا تھا اس زمانے میں دو روپے کا پاس بندرگاہ پر ملتا تھا کہ رخصت کرنے والے حضرات حاجیوں کو بحری جہاز کے اندر تک رخصت کرنے جانا چاہتے تو پاس لے کر جہاز کے اندر جاتے تھے۔ دو روپے کا پاس لے کر یہ ساتھ فٹ کا لمبا آدمی بغیر پاسپورٹ اور ٹکٹ کے ساتھ ہمارے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ چیکر جہاں بھی آتے سب سے پہلے اسی پر نظر پڑتی۔ مگر شاید وہ چیکر کو نظر نہیں آتے۔ جدہ بندرگاہ پر حضرت نے فرمایا میرے پیچھے کھڑے ہو جاؤ۔ اور یہ عبد الجبار حضرت کے پیچھے پیچھے جدہ میں جہاز سے اترے بندرگاہ کے باہر بھی آ گئے۔

بس میں پچاس آدمیوں کی سیٹ ہوتی ہے۔ اور ۵۱/سوار ہوتے ہیں کنڈکٹر آتا ہے۔ ۵۰/کی گنتی کرتا ہے پاسپورٹ پر دستخط کرتا ہے مگر یہ ایک زائد مسافر اسے نظر نہیں آتا۔ غرض مکہ معظّمہ پہنچے۔ پھر اسی طرح مدینہ شریف حاضری دی۔ واپسی میں حضرت کے پیچھے پیچھے جدہ سے جہاز میں سوار ہوئے اور بمبئی میں پھر دو روپے کے پاس کو لے کر بمبئی بندرگاہ سے باہر آ گئے۔ اور یہ واحد حاجی ہیں کہ ان کا پورا سفر حج صرف چار روپے کے کرایہ میں ہو گیا۔

سبحان اللہ! سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نیابت مبارکہ کا جلوہ ہے کہ ؎

ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو

مجھ سے حضرت نے محمدی جہاز میں فرمایا احمد! حضرت سیدنا بابا بہاء الدین شاہ قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے آستانۂ کرم پر جایا کرو۔ یہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے پوتے ہیں۔

مکہ معظّمہ پہنچ کر ابھی ہم لوگوں نے طواف نہیں کیا تھا۔ میں ٹہلتے ٹہلتے مسجد حرام شریف میں پہنچ گیا۔ کعبہ معظّمہ کو دیکھ کر آنسوؤں کا سیلاب جاری ہو گیا۔ ہچکیاں بندھ گئیں۔ آ کر حضرت سے عرض کیا۔ حضرت نے دریافت فرمایا طواف کر لیا؟ تو میں نے کہا حضور آپ نے طواف نہیں کیا تھا۔ اس لئے میں نے طواف نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا توبہ کرو۔ میں نے توبہ کی پھر ہم لوگ مسجد حرام شریف میں حاضر ہوئے۔ خانۂ کعبہ کا طواف کیا۔ ہم لوگوں نے قِران کا احرام باندھا تھا۔ ہماری قیام گاہ کے سامنے ایک میدان تھا وہاں ہم لوگ پنجوقتہ نماز جماعت سے ادا کرتے تھے۔ حضرت خود اذان دیتے۔ اذان کے بعد بلند آواز سے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ اور دیگر خطابات سے صلاۃ پکارتے۔ پھر امامت بھی حضرت ہی فرماتے۔ ایک روز کسی نے بتلایا کہ یہاں پر پہلے قبرستان تھا اس کے بعد سے حضرت نے وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دی۔ اب ہم لوگ مسجد حرام شریف میں نماز پڑھنے لگے۔ پانچوں وقت اپنی علیٰحدہ جماعت کرتے ایک صاحب کو قبل جماعت دروازے شریف پر بھیج دیتے۔ وہ اذان دیتا اس کے بعد حضرت کی اقتدا میں حرم شریف میں باقاعدہ جماعت ہوتی۔

www.mazhareaalahazrat.com

مکہ شریف میں ابنِ سعود کو چیلنج مناظرہ:

ایک دن حضرت نے فرمایا احمد! یہ کتاب سعودی حکومت نے مفت تقسیم کی ہے۔ اگر کہیں سے مل جائے تو لے آؤ۔ میں باب السلام پر گیا۔ جہاں کچھ کتابوں کی دکانیں تھیں۔ ان دو کانوں میں دریافت کرنے پر ایک دوکان میں کتاب مل گئی تین ریال کہہ رہا تھا۔ حضرت کو آ کر بتایا حضرت نے فوراً تین ریال دیئے۔ اور میں کتاب لے کر آ گیا۔ حضرت نے اس کا ایک بار مطالعہ کیا۔ اور کتاب رکھ دی۔ اب جہاں کہیں بھی عربی میں یا اردو میں تقریر کرتے ابن سعود کو کافر کہتے۔ اور اسی کتاب کا حوالہ دیتے۔ کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا بحکم شرع کافر ہے، مرتد ہے۔ مکہ معظّمہ میں ایک شور مچ گیا کہ ایک ہندی عالم ابن سعود کو کھلم کھلا کافر کہتے ہیں۔ بات بڑھتے بڑھتے ابن سعود کے ایوان تک پہنچ گئی۔ ابن سعود کے یہاں بیس ہندی دیو بندی مولوی محل میں مہمان تھے۔ اس نے ان مولویوں کو بلا کر گفتگو کی تو یہ سب کے سب بولے کہ اس عالم کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے گا۔ ہزاروں پڑھے لکھے اس کے مقابلے میں فیل ہیں۔ ہم سب تو فرار ہو چکے ہیں۔ تم تو بادشاہ ہو۔ اگر ساری دنیا سے بھی مولوی صاحبان آ جائیں تو اس کے مقابلے میں کوئی بھی ٹھہر نہ سکے گا۔

ابن سعود نے اب مقامی مولویوں سے رابطہ قائم کیا اور اس کے بعد اپنے ایک وزیر کو حضرت کے پاس بھیجا۔ وزیر حضرت کے معلم سے ملا، معلم صاحب وزیر کو حضرت کے پاس لائے۔ اور حضرت سے معلم صاحب نے وزیر کا تعارف کرایا۔ حضرت نے وزیر سے عربی میں گفتگو شروع فرمائی۔ آنے کا سبب پوچھا۔ تو اس نے کہا کہ آپ ہمارے بادشاہ کو کافر کہتے ہیں؟ حضرت نے پہلے فرمایا: کیا دیہاتی عربی بولتا ہے قرآن پاک کی عربی بول۔ پھر فرمایا: میں اہل سنت کا مفتی ہوں اور وہ کتاب دکھا کر فرمایا اس میں یہ یہ لکھا ہے۔ اور اپنا عقیدہ بھی یہی لکھا ہے۔ لہٰذا ازروئے شرع ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے، مرتد ہے۔ وزیر نے کہا اب کیا صورت ہے؟ حضرت نے فرمایا ابن سعود اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کرے۔ اور کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو جائے۔ یا پھر اپنے کفر پر مجھ سے مناظرہ کرلے۔ مناظرہ ابن سعود کے کفر پر ہوگا، عربی زبان میں ہوگا۔ حرم شریف میں مائک پر ہوگا۔ اور مکہ شریف کے ہر مکان میں اس مائک کا کنکشن ہوگا۔ وزیر بہت دیر تک خاموش بیٹھا رہا اس کے بعد رخصت ہو کر ابن سعود کو حضرت کی تجویز بتائی۔ اس نے اپنے مہمانوں کی طرف دیکھا۔ سب کا حال خراب تھا۔ ابن سعود کا پارہ تیز ہو گیا۔ اور بولا اس ہندی عالم نے میری عزت کو چیلنج کیا ہے اور تم سب خاموش ہو اگر ایسے وقت میں اس ہندی عالم کا چیلنج قبول کرتا ہوں تو حکومت سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ عربی زبان میں مناظرہ پھر مکہ کے ہر مکان میں کنکشن، دنیا کا، ہر جگہ کا مسلمان یہاں موجود ہے۔ میری حکومت کا تختہ ہی پلٹ جائے گا۔ دنیا میرے مونہہ پر تھوکے گی۔ تم اتنے سارے ہو خاموش ہو وہ اکیلا ہے، بول رہا ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ہم پر بلا نازل ہوئی ہے۔ پھر انتظامی عملہ سے کہا

www.mazhareaalahazrat.com

کہ اس مولوی سے کسی طرح کا تعارض نہ کرو۔ جب تک رہے رہنے دو جب جائے جانے دو۔

نماز جنازہ ادا فرمائی:

حضرت کعبہ شریف سے منیٰ پیدل گئے۔ ۹/ذی الحجہ کو عرفات شریف سے ہمارے خیمہ کے قریب ایک عورت کا انتقال ہو گیا اس کی نماز جنازہ زکریا مسجد بمبئی کے اس وقت کے وہابی دیوبندی امام نے پڑھائی۔ اس امام نے اس وقت بمبئی میں سعودی حکومت کے گیت گائے تھے۔ ابن سعود کی خطبہ جمعہ میں تعریف کی تھی۔ اس کے لئے دعا کی تھی اس پر علمائے دین متین نے اسے بحکم شرع کافر قرار دیا تھا۔ نماز جنازہ کے بعد اس عورت کو دفن کردیا گیا۔ حضرت نے بعد میں پوچھا کہ اس کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟ اشارے سے بتلایا گیا کہ دیوبندی مولوی نے۔ حضرت اس کے سامنے ہم لوگوں کو لے کر اس قبر پر آئے۔ نماز جنازہ ادا فرمائی۔

مظہر اعلیٰ حضرت کی دعا:

ایک مرتبہ دورانِ طواف ایک رنگون کے سیٹھ نے حضرت کو دیکھ لیا آکر دست بوسی کی اور عرض کیا کہ حضرت ہمارا منیجر کہیں گم ہو گیا ہے۔ بہت ڈھونڈا کہیں پتہ نہیں مل رہا ہے۔ دعا کردیجئے۔ حضرت نے دعا فرمائی۔ وہ قیام گاہ پر پہنچا کہ تار ملا تمہارا آدمی جدہ اسپتال میں ہے۔ اور طبیعت بہت خراب ہے۔ وہ سیٹھ صاحب پھر حضرت کی قیام گاہ پر آئے ایک ہزار ریال نذرانہ پیش کیا اور کہا حضرت منیجر کا پتہ چل گیا اس کی صحت وشفا کے لئے دعا کردیجئے۔ حضرت نے وہ ایک ہزار ریال واپس فرمادیئے۔ اور اس کے لئے دعا بھی نہیں فرمائی۔ وہ سیٹھ صاحب واپس ہوئے اور قیام گاہ پر دوسرا تار ملا کہ تمہارے آدمی کا انتقال ہو گیا۔

ایک ماہ سے زائد مکہ معظّمہ میں قیام رہا۔ اب سوئے مدینہ شریف سفر ہے۔ بس میں وہ عبدالجبار صاحب حضرت کے مرید بغیر پاسپورٹ وٹکٹ بھی ساتھ ہیں۔ ۵۰/افراد کی بس ہے اور ۵۱/اشخاص جارہے ہیں۔ ٹکٹ چیک ہوتا ہے۔ مگر چیکر اُن سے پوچھتا ہی نہیں۔ راستہ میں تین جگہ چیکنگ ہوئی اور ہر جگہ عبدالجبار ہم لوگوں میں لمبے تڑنگے نظر آتے ہیں مگر چیکنگ کرنے والوں کو نظر نہیں آتے۔ ۵۰/آدمی کو گن کر اتر جاتا ہے۔ ہر جگہ یہی ہوا۔ سبحان اللہ! کیا عظیم کرامت ہے۔

حضرت علامہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ استقبال کے لئے بس اسٹینڈ تشریف لائے

مدینہ شریف میں جہاں بس رکی وہاں حضرت بابرکت خلیفہ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت علامہ ضیاء الدین صاحب قبلہ مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود، جو حضرت کو اپنے دولت کدہ پر لے جانے کے لئے آئے تھے۔ ان کو حضرت نے کوئی

www.mazhareaalahazrat.com

اطلاع دی ہی نہیں تھی۔ حضرت کو تعجب ہوا پوچھا حضرت! آپ نے کیسے تکلیف فرمائی، فرمایا گھر میں بیٹھا ہوا تھا نیچے سے کسی نے آواز دی میں کھڑکی میں آیا تو ان صاحب نے کہا مولٰینا آپ جلد بس اسٹینڈ جائیں۔ مولٰینا حشمت علی صاحب آرہے ہیں۔ اور وہ صاحب غائب ہوگئے۔ میں نے نیچے آکر ہر چند تلاش کیا مگر وہ نہیں ملے۔ گھر سے میں بس اسٹینڈ آیا پانچ منٹ گذرے ہوں گے کہ آپ کی بس آگئی۔ حضرت علامہ ضیاء الدین صاحب قبلہ مہاجر مدنی کے یہاں حضرت پیرومرشد مہمان ہوئے۔ حضرت مہاجر مدنی کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ کھانا ناشتہ سب بڑا ہی پُرتکلف ہوتا اور ہر وقت علیٰحدہ علیٰحدہ قسم کا کھانا ہوتا۔ عربی کھانوں کا تو جواب ہی نہیں۔ اس مبارک دسترخوان پر حضرت اپنے ہاتھوں سے مجھے دیتے کہ احمد یہ کھاؤ، احمد اس کو بھی کھاؤ۔

میرے احمد کو مجھے عنایت فرمادیں:

دورانِ سفر بس میں میری طبیعت خراب ہوگئی۔ دل کو امید ہوگئی کہ اب ہمیشہ کے لئے مدینہ منورہ کی خاک حاصل ہوگی۔ نہا دھو کر مواجہہ اقدس کے سامنے حاضر ہوا تو بالکل تندرست و توانا جیسے کوئی شکایت اور کوئی مرض ہی نہ تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا میرے احمد کو مجھے عنایت فرمادیں حضور اُس کی والدہ ساتھ میں ہیں اس کو خیروعافیت کے ساتھ گھر بھیج دیجئے۔ میں اپنی موت کی تمنا کر رہا تھا اور میرے پیرومرشد خیروعافیت کے ساتھ گھر بھیجنے کی دعا فرما رہے تھے۔

مدینہ شریف میں باقاعدہ حرم نبوی شریف میں علیٰحدہ جماعت کے ساتھ نماز ہوتی تھی۔ ایک بار وہاں کے نجدی عسکریوں نے پوچھا آپ جماعت سے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ حضرت نے فرمایا میں اہل سنت کا مفتی ہوں اور لاؤڈ اسپیکر کے خلاف میرا فتویٰ ہے۔ بعد میں حضرت نے فرمایا میں اگر دوسرے طریقے سے جواب دیتا تو چونکہ ہم حضرت مولٰینا ضیاء الدین صاحب قبلہ کے مہمان ہیں یہ ہمارے جانے کے بعد حضرت سے سختی کرتے اس لئے میں نے دوسری طرح جواب دیا تاکہ حضرت مہاجر مدنی صاحب قبلہ کو ہماری وجہ سے تکلیف نہ ہو۔

چومنے کو شرک کہنے پر دندان شکن جواب:

مدینہ شریف کے اطراف میں کسی مسجد میں گئے۔ وہاں حضرت پر کیفیت طاری ہوگئی اس مبارک مسجد کے در و دیوار منبر و محراب شریف کو چومنے لگے۔ یہاں میرے سرکار کے دست مبارک لگے ہوں گے، یہاں سرکار کھڑے ہوں گے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ عجیب کیف کا عالم تھا۔ نجدی سپاہی موجود تھا۔ اس نے کہا ھذا شرک حضرت نے فرمایا یہ شرک

www.mazhareaalahazrat.com

ہے؟اور پھر چوما۔اس نے پھر کہا یہ شرک ہے۔اب حضرت کو جلال آ گیا ارشاد فرمایا چومنا شرک ہے؟ ارے تیرے دادا نے تیری دادی کو چوما تو تیرا باپ پیدا ہوا، چومتے ہی شرک ہوا، نکاح ٹوٹ گیا۔تیرے باپ نے تیری ماں کو چوما، شرک ہوا نکاح ٹوٹ گیا اور تو پیدا ہوا تو تیرا باپ، تیرا دادا سب مشرک۔اور تو مشرک باپ کا مشرک بیٹا اور مشرک دادا کا مشرک پوتا۔یہ مونہہ توڑ جواب سن کر وہ خاموش ہو گیا اور بولا چومو چومو جو کرنا ہو کرو۔اس کے بعد حضرت والہانہ انداز میں بڑی دیر تک دیوار و در، محراب و ممبر کو بوسہ دیتے رہے۔

ہم مدینہ طیبہ سے پھر مکہ معظّمہ حاضر ہوئے۔مدینہ شریف سے واپسی پر الوداعی سلام بار بار حاضری کی دعا اور آخری سانس پر ایمان وسنیت کے ساتھ مدینہ منورہ میں خاتمہ بالخیر والعافیہ کی دعائیں کی گئیں۔

مکہ معظّمہ میں الوداعی طواف اور بار بار کی حاضری اور خاتمہ ایمان وسنیت پر بالخیر والعافیہ اور اسی پاک شہر کی خاک میسر ہونے کی دعا کی گئی۔طواف کے بعد الٹے قدم باب الوداع سے باہر نکلے اور پھر جدہ سے بمبئی واپس آئے۔

دوسری مرتبہ کے سفرِ حرمین شریفین کے واقعات:

دوسری مرتبہ کے سفر حرمین شریفین کی واپسی پر حضرت کے اعزاز میں استقبالیہ اجلاس ہوا۔جس میں حضرت نے سفر کے حالات بتائے کہ طواف کعبہ شریف کے دوران میری زبان سے الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی صدا بلند ہوئی۔سپاہیوں نے آ کر گھیر لیا۔ان عسکریوں کو بھیجنے والے ہندوستانی وہابی تھے وہ مجھے نجدی قاضی کے دفتر میں لے گئے۔نجدی قاضی نے پوچھا کہ آپ نے یا رسول اللہ کہا؟ حضرت نے فرمایا ہاں کہا اور یہ میرا ایمان ہے۔اسی نجدی قاضی کے ٹیبل پر ایک کتاب ابن قیم کی ''جلاء الافہام'' رکھی ہوئی تھی۔حضرت نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو قاضی نے کہا یہ کتاب نجدی حکومت کی اہم کتاب ہے۔پھر وہ کسی کام سے کہیں چلا گیا۔حضرت اس کتاب کو ہاتھ میں لے کر ورق گردانی کرنے لگے کہ اچانک اس کتاب کے صفحہ ۵۰؍ پر ابن قیم نے ایک حدیث نقل کی ہے۔جس سے ندائے یا رسول اللہ کا ثبوت ملتا ہے۔بس حضرت نے اس صفحہ پر نشان لگا کر رکھ دیا۔اتنے میں قاضی پلٹ کر آیا تو پھر گفتگو شروع ہوئی۔حضرت نے فرمایا کیا دیہاتی عربی بولتے ہو، قرآن وحدیث والی عربی بولو۔اور حضرت نے اسی قاضی کی میز پر رکھی ہوئی کتاب سے ندائے یا رسول اللہ کا ثبوت دیا۔دورانِ گفتگو فرمایا کہ کیا دیہاتی عربی بولتا ہے۔اب تو قاضی کا حال خراب ہو گیا۔اس نے اپنے قاضی القضاۃ سے فون پر گفتگو کی۔تمام حالات بتائے۔حضرت کا نام بتایا۔اب قاضی القضاۃ نے فون پر کہا کہ ان سے جلد معافی مانگو اور ان کو جلد سے جلد مدینہ شریف بھیج دو۔

www.mazhareaalahazrat.com

اسپیشل ہوائی جہاز سے مدینہ طیبہ بھیجا:

پھر قاضی نے معافی طلب کی اور پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا حج ہوگیا مدینہ شریف جانا چاہتا ہوں۔اس نے پوچھا کب؟ حضرت نے فرمایا جب نمبر آئے گا تب۔ وہ بولا ہم بغیر نمبر کے آپ کو ہوائی جہاز سے بھیجیں گے۔فرمایا میں اکیلے نہیں جاؤں گا میرے ہمراہ تقریباً پچاس رفیق سفر ہیں۔ وہ بھی میرے ساتھ جائیں گے۔قاضی نے کہا کہ ہم اسپیشل ہوائی جہاز سے آپ کو روانہ کریں گے۔اور آپ کے تمام ساتھی آپ کے ساتھ جائیں گے۔اور پھر حکومت نے سارا انتظام کیا حضرت و حضرت کے تمام ساتھی ہوائی جہاز سے مدینہ شریف پہنچے۔

حضرت فرماتے تھے کہ مدینہ شریف جلد حاضری کی تمنا تھی مگر نمبر آئے بغیر جانا دشوار تھا۔ مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کرم فرمایا جلد طلب کیا وہ بھی بذریعہ ہوائی جہاز حکومتِ سعودیہ کے خرچ سے۔اور طویل مدت تک مدینہ شریف میں قیام رہا۔

وظیفۂ حشمتی:

حضرت فرماتے تھے کہ جب میں نجدی قاضی کے دفتر میں تھا تو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ دونوں شعر مسلسل پڑھتا رہا۔

Mazhar-e-Aala Hazrat

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں	کون بنائے بناتے یہ ہیں	صلی اللہ علیہ وسلم
لاکھوں بلائیں کروروں دشمن	کون بچائے بچاتے یہ ہیں	صلی اللہ علیہ وسلم

اور اسی وظیفے کی برکت سے نجدی قاضی خائب وخاسر ہوئے۔ جب سے حضرت نے بتایا میں نے ان دونوں شعروں کو اپنے وظیفہ میں شامل کرلیا۔ ہر نماز پنجگانہ کے بعد دونوں شعر بارہ بارہ مرتبہ مع صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں اور اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں اس کے فضائل بے حد ہیں۔

دونوں حرم شریف میں اپنی نمازیں جماعت سے علیٰحدہ ادا فرماتے رہے اور دوسرے حاجیوں کو بھی تاکید فرمائی کہ جماعت کا ثواب لینے جارہے ہو،ان نجدی اماموں کے پیچھے ہماری نماز ہی نہیں ہوتی۔اور اگر ان کو مسلمان سمجھ کر نماز ان کے پیچھے پڑھوگے تو ایمان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔الگ نماز پڑھو یہ سمجھ کر کہ نجدی امام ہے تو جماعت سے زیادہ ثواب پاؤ گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔اس لئے کہ مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمن کو دشمن سمجھنا ہی مدارِ ایمان ہے۔

کشائشِ رزق کا بہترین عمل:

ایک مرتبہ محرم کی پہلی شب میں حضرت کے بیان میں ابا بلڈنگ حاضر نہ ہوا۔دوسری شب میں حاضر ہوا۔حضرت

www.mazhareaalahazrat.com

نے فرمایا کل کیوں نہیں آئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ کشائش رزق کا عمل پڑھ رہا تھا۔ اس لئے حاضری نہ ہوئی۔ حضرت نے فوراً ارشاد فرمایا لعنة الله علی الوهابیه، لعنة الله علی النجدیه پڑھتے رہو مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمہیں رزق عطا فرمائیں گے۔

جو میرے پیر نے فرمایا وہی ہوا:

تقسیم ہند سے قبل کانگریس ولیگ کی مکاریوں، چالاکیوں کا پردہ حضرت نے فاش فرمایا۔ اُن کا ہرا ہرا باغ دکھانا، طرح طرح کی میٹھی میٹھی باتیں کرنا، قوم وملت کو لُبھانا حضرت نے آفتاب سے زیادہ روشن طور پر واضح فرمادیا۔ بعد کے نتائج سے آگاہ فرمایا۔ تحریر سے بھی تقریر سے بھی ان سب کی گمراہی کو طشت از بام کردیا۔ اور اس وقت حضرت نے جو جو فرمایا تھا تقسیم ہند کے بعد وہ بھیانک مناظر سامنے آئے۔

فرمایا مسلمانو! کہاں جارہے ہو؟ ظلم وستم وقتل وغارت گری کا بازار گرم ہے، ہر طرف مایوسی اور اندھیرا ہے، کوئی پرسانِ حال نہیں۔ پاسبان رہزن بن گئے۔ اور رہزن جلاّد ہوگئے۔ کرنے کے لئے کچھ باقی نہ چھوڑا جانوں مالوں کی، عزت وآبرو کی، جائیداد واولاد کی کیا حالت ہے، سامنے ہے۔ ضلعوں شہروں قصبوں دیہاتوں میں ویرانہ ہوگیا، بستیاں اُجڑ گئیں، گلی کوچوں میں ٹرینوں میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں ماں باپ بھائی بہن اولا درشتہ دار الگ الگ ہوگئے ہندوستان قبرستان بن گیا۔ مساجد ومزارات پر غیروں کا قبضہ ہوگیا۔ یہ سب کیوں ہوا؟ تم نے قرآنی احکام اور شریعتِ مطہرہ کے فرمان سے مونہہ موڑا، خیر خواہِ اُمت کے بتائے ہوئے راستہ کو چھوڑا، غیروں کو ہمدرد سمجھا انہوں نے ہی تم کو ذبح کرڈالا جس کو ترقی سمجھتے تھے وہی تنزلی کا راستہ تھا اغیار سے دوستانہ اپنوں سے کٹ جانا۔

للہ! اپنے جسم کو آگ سے بچاؤ۔ مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دامن پاک میں آؤ۔ سب کچھ برباد ہوگیا۔ اب بھی آنکھ نہیں کھلتی ہر طرف سے بے دینیت لامذہبیت تمہیں دعوت ہلاکت دے رہی ہے۔ چندروزہ زندگی ہے۔ ایک دن قبر کا مونہہ دیکھنا ہے۔ یہاں کا بویا وہاں پانا ہے۔ علم دنیا سے اُٹھتا جارہا ہے۔ جو عالم جاتے ہیں اُن کی جگہ خالی ہوجاتی ہے۔ تصنیفاتِ اعلیٰ حضرت کو اپنا دستور العمل بنالو، عقائد حقہ پر گامزن ہوجاؤ۔ دنیا کا نقشہ بدل جائے گا۔ روحانیت پیدا ہوجائے گی۔ اپنی حفاظت آپ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوجائے گی۔ تائید غیبی ساتھ ہوگی۔ خیر خواہِ اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بھولی بھیڑوں! بھیڑیوں سے ہوشیار ہوجاؤ۔ یہ ظالم بھیڑیئے ٹٹی کی آڑ میں شکار کرتے ہیں۔

چڑی مار جب چڑیوں کا شکار کرتا ہے تو پہلے جال کو بچھاتا ہے اور چھپ کر چڑیوں کی بولی بولتا ہے۔ چڑیاں سمجھتی ہیں کہ ہمارا ہم جنس ہے اور دھوکہ میں آکر جال میں پھنس جاتی ہیں

ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے	یہ جو تجھ کو بلاتا ہے ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا

www.mazhareaalahazrat.com

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں ان بدمذہبوں بے دینوں سے دور رہو، اُن کو اپنے سے دور رکھو کہیں یہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں یہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ آؤ آؤ! ان گمراہانِ زمانہ وہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں، ناصبیوں خارجیوں مرتدین سے دور ونفور رہتے ہوئے اسلامی احکام کی پابندی کرتے ہوئے اپنے ظاہری باطنی حال کو سنوارتے ہوئے رب کریم کی بارگاہ میں آؤ اور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم کے صدقے اور اُن کے پیارے اہلِ بیتِ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وسیلہ سے توبہ کرو اپنے جملہ گناہوں سے ظاہری باطنی چھپے کھلے چھوٹے بڑے گناہوں سے معافی طلب کرو اور الحب للہ والبغض للہ کی دولت سے اپنے کو مزین کرو۔ دارین کی فلاح و بہبودی تمہاری جھولیوں میں ہوگی۔

یہ وہ ارشادات ہیں جن پر عمل سے کل بھی کامیابی وکامرانی نے قدم چومے اور ان پر آج بھی عمل کیا جائے تو دونوں جہان کی کامیابی قدموں کو بوسہ دے۔ مولیٰ عزوجل ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین، آمین، آمین۔

خادم دین متین، غلام سید بابا بہاء الدین
حاجی احمد عمر ڈوسا قادری رضوی حشمتی

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

حضرت کی تصنیفات ایک نظر میں

کتاب کے اندر آپ کی بعض تصنیفات کا ذکر آ گیا ہے۔اب یہاں اور تصنیفات کے اسماء ملاحظہ فرمائیں

نمبر	اسمائے کتب	کیفیت
۱	التمازیق لِتلبیسة الزُنیدیق (کفر مکرہاءِ خلیل النجدیة) (۳۸ھ ۱۳)	
	پشت خار در افتخار بدایونی سکوت عجز گریز مبہوت (۳۹ھ ۱۳)	نام نہاد صوفی افتخار رُہتکی کا رد۔
۲	صمصامِ سنت (حق کا خنجر)	مرتدین کے وداد واتحاد کی آندھی کی تردید۔
۳	کمیٹی کا پاکیزہ فوٹو گراف	
۴	ہیبتِ قھاریہ بناریہ و سماجی آریہ (۴۲ھ ۱۳)	غیر مقلدوں اور آریوں سے حضرت کے مناظرہ کی روداد۔
۵	تقریر منیر قلب (۴۲ھ ۱۳)	صداقت اسلام پر لاجواب تقریر۔کئی بار شائع ہوئی۔
۶	ظفر الاسلام (۴۳ھ ۱۳) قھر القھار	مسلم نما لیڈروں کے اقوال پر احکام شرعیہ کا بیان۔
۷	القلادة الطیبة المرصعة علیٰ نحور الاسئلة السبعة (۴۳ھ ۱۳)	دیوبندیوں کے سات سوالوں کا لاجواب جواب۔کئی بار چھپ چکا ہے۔
۸	الفرح والتاج لمحب محفل المعراج (۴۳ھ ۱۳)	معراج جسمانی پر حضرت کا عظیم الشان رسالہ ہے۔
۹	سیفِ خداوندی بر دُبرِ وھابی دیوبندی (۴۳ھ ۱۳)	دیوبندیوں کی کتاب بنام ”سیف یمانی“ کا ردّ بلیغ اور دیوبندیوں کی عیاریوں، چالبازیوں کا پردہ چاک۔افسوس کہ یہ کتاب بھی چوری ہوگئی۔
۱۰	سوانح امام اہلسنت (۴۴ھ ۱۳)	دینی وتبلیغی مصروفیات کی وجہ سے سوانح مکمل نہ ہوسکی۔
۱۱	رادالمھند علی النھیق الانبتھی المفنّد (۴۵ھ ۱۳)	دیوبندی ”المہند“ کا لاجواب رد ہے جس کا جواب دیوبندی نہ دے سکے۔نہ آئندہ دے سکتے ہیں۔دوبار گجراتی میں اور متعدد بار اردو میں چھپ چکی ہے۔

www.mazhareaalahazrat.com

۱۲	الصوارم الهندية علىٰ مكر شياطين الديوبندية (۱۳۴۵ھ)	حسام الحرمین شریف کی تصدیق میں دوسواڑسٹھ علمائے کرام اہل سنت کے فتاویٰ کا مجموعہ ملک و بیرون ملک میں متعدد بار کئی اداروں سے شائع ہو چکا ہے۔
۱۳	لطمۂ شیر بر نجدی زادۂ راندیر (۱۳۴۵ھ)	راندیری مولوی کے سوالات کے جوابات۔ گجراتی میں ایک بار شائع ہوا۔
۱۴	قهر واجد ديان بر همشير بسط البنان (۱۳۴۶ھ)	تھانوی جی نے حفظ الایمان والے کفر پر پردہ ڈالنا چاہا اور ''تفسیر العنوان'' لکھی۔ اس کا رد ہے۔ کئی بار شائع ہوا۔
۱۵	الانوار الغيبيه (۱۳۴۷ھ)	مسئلہ علم غیب پر لاجواب رسالہ۔ کئی بار چھپ چکا ہے۔
۱۶	خنجر فولاد در بطن جانباز الحاد (۱۳۴۷ھ)	
۱۷	کشفِ ضلالِ دیوبندی (۱۳۴۷ھ)	
۱۸	اجلیٰ نجوم رجم براڈیٹر النجم	ایڈیٹر ''النجم'' لکھنؤ کے کفریات کا رد۔
۱۹	عطر الصندل بنام تاریخی ''پاکیزہ قول فیصل در استحسان صندل'' (۱۳۴۹ھ)	مزاراتِ اولیاء پر صندل چڑھانا جائز ہے۔ اس کے ثبوت میں حضرت کا لاجواب رسالہ ہے۔
	مبلغ وهابيه كى زارى (۱۳۴۹ھ)	مولوی عبد الشکور کاکوری کے کفر وارتداد پر ہندوستان کے مختلف بلاد وامصار کے ۹۴ رحضرات مفتیانِ کرام کے فتاوے کا مجموعہ۔
۲۰	ردِّ سیرت کمیٹی (۱۳۵۴ھ)	
۲۱	قِران النيرين فى ايمان الابوين الكريمين (۱۳۵۵ھ)	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے آبائے طاہرین وامّہات طاہرات کے مومن وموحد ہونے کا مدلل ومبرہن روشن بیان۔
۲۲	سیرت کمیٹی کے حال وقال (۱۳۵۶ھ)	
۲۳	رَفعِ الزام از مکتوباتِ مجدّد (۱۳۵۷ھ)	
۲۴	حادی نار بر خاکسار (۱۳۵۸ھ)	معروف آشیانۂ خاکساریت پر قہر الٰہی کی کڑکتی بجلیاں۔
۲۵	احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ (۱۳۵۸ھ)	

www.mazhareaalahazrat.com

۲۶	الجوابات السنیۃ علٰی زھاء السوالات اللیگیۃ (۵۸ھ ۱۳)	لیگ پر احکام شرعیہ کا بیان۔
۲۷	حکمِ جبّار بر خاکسار (۵۸ ھ ۱۳)	
۲۸	راز سیرت کمیٹی (۵۸ھ ۱۳)	سیرت کمیٹی کے اقوال کفریہ کا شرعی رد۔
۲۹	سیرت کمیٹی کا اسلام	سیرت کمیٹی کے ہفوات وکفریات کا ردّ بلیغ۔
۳۰	سیرت کمیٹی کی نئی شریعت	(حضرت سعید حسن خان صاحب علیہ الرحمہ کے نام سے)
۳۱	الصّوارم السندیۃ (۵۹ھ ۱۳)	کتاب مستطاب ''حسام الحرمین'' شریف کی تصدیق میں یہ دوسری کتاب تھی جس میں ڈیڑھ سو علمائے اہل سنت کے فتوے جمع فرمائے تھے چونکہ اس میں سندھ کا فتویٰ بہت مفصل تھا اس لئے اس کا نام یہ رکھا گیا مگر افسوس کہ شائع ہونے سے پہلے ہی اصل مسودہ چوری ہوگیا۔
۳۲	سل الصوارم الصمدیہ علی حلیف شیاطین النجدیۃ (۵۹ ھ ۱۳)	عقائد وہابیہ نجدیہ پر فتویٰ۔
۳۳	مظاہر الحق الاجلٰی (۶۰ھ ۱۳)	ان شبہات کا ذکر ہے جو مسلم لیگ سے متعلق ظاہر کرنے میں اہل سنت کے علماء کو پیش آئے۔
۳۴	تجانب اھل السنۃ عن اھل الفتنۃ (۶۰ ھ ۱۳)	املا لکھوائی ہوئی کتاب۔
۳۵	سبیل ہدایتِ قادریہ نقشبندیہ (۶۳ھ ۱۳)	معاندِ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے جاہلانہ اعتراضات کا جواب۔
۳۶	قھر الماجد علیٰ انتھاک حرمۃ المساجد (۶۳ھ ۱۳)	
	اجمل انوار الرضا (۶۴ھ ۱۳)	
۳۷	ستّر باادب سوالاتِ دینیہ ایمانیہ (۶۴ھ ۱۳)	
۳۸	عقائدحقۂ اہل سنت وجماعت (۶۴ھ ۱۳)	ضروریاتِ دین میں اہل سنت وجماعت کا کیا عقیدہ ہونا چاہئے۔
۳۹	شمع منورہِ نجات (۶۵ھ ۱۳)	

www.mazhareaalahazrat.com

۴۰	فتح الابرار علی الکفار (۱۳۶۵ھ)	مقدمہ بھدرسہ میں ابوالوفا شاہجہاں پوری پر حضرت کے سوالات اور اُس کے جواب۔
۴۱	کھر المعبود علیٰ اعتقاد حِزبِ المردود (۱۳۶۶ھ)	ابوالاعلیٰ مودودی کے اقوال کفریہ کا رد۔
۴۲	قہرِ معبودی بر اعتقادِ مبطل مودودی (۱۳۶۶ھ)	
۴۳	فرحت افزا فتح مبین (۱۳۶۷ھ)	کتاب مستطاب ''فتح الابرار'' کی تلخیص۔
۴۴	امداد الدیان فی تفسیر القرآن (۱۳۶۸ھ)	قرآن مجید کی تفسیر تحریر فرمانا شروع کی مگر مکمل نہ ہوسکی۔ صرف پاؤ پارہ کی تفسیر لکھ سکے۔
۴۵	جمال الایمان و الایقان بتقدیس محبوب الرحمٰن (۱۳۶۹ھ)	تقویۃ الایمان کے اقوال کفریہ کا شاندار شرعی رد۔
۴۶	مخزن ھدایت	بعض فتاوی پر شکوک وشبہات کا جواب۔
۴۷	کاسف الافتراء و البُھتان (۱۳۶۹ھ)	لیگی مولویوں کی کذب وافتراء سے بھرپور ''تیشہ'' نامی کتاب کا ردِ بلیغ۔
۴۸	بزمِ سعادت انجام (۱۳۶۹ھ)	
۴۹	عرضِ مُنیر (۱۳۷۰ھ)	
	الصولۃ الاحدیہ علیٰ تقیۃ حزب التھانویۃ (۱۳۷۱ھ)	
۵۰	معارفِ شریعت (۱۳۷۱ھ)	
۵۱	ردُ کیدِ الخُبثاء (۱۳۷۲ھ)	''حدائق بخشش'' حصّہ سوم پر دیوبندی مولویوں کی گمراہ کن تقریروں کا ردِ بلیغ۔
۵۲	سُنّیت کا احقاق دیوبندیت کا ازہاق (۱۳۷۲ھ)	اِملا کرائی ہوئی کتاب۔
۵۳	القول الازھر فی الاقتداء بلاؤڈ اسپیکر (۱۳۷۴ھ)	لاؤڈ اسپیکر کی صدا پر جو شخص تحریمہ باندھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اس بارے میں فتویٰ ہے۔
۵۴	اِرشادُ اھلَ الرّشاد الیٰ بابِ مجالسِ المیلاد (۱۳۷۴ھ)	مجلس عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق تفصیلی فتاویٰ مبارکہ۔

www.mazhareaalahazrat.com

۵۵	طردِ مغالطۂ دیوبندیہ (۱۳۷۴ھ)	
۵۶	قھرُ ربِّ الناس علیٰ کَودِ القانطین اھلِ اَلیاس (۱۳۷۸ھ)	تبلیغی جماعت کی عیاری اور کفری تلبیس کا پردہ فاش۔
۵۷	انقلابی افتراؤں کے جوابات (۱۳۷۵ھ)	انقلابی فتنہ کے دور میں دیوبندیوں کے اعتراضات کے جوابات۔
۵۸	جلوۂ چراغانِ مولد (۱۳۷۹ھ)	
۵۹	شمامة العنبر	اذان خطبہ کس جگہ کہنا سنت ہے۔
۶۰	انتحاف حرمت المساجد	
۶۱	شانِ مخدوم حصہ اول	دررد وہابیت واثبات شعائر اہل سنت۔
۶۲	شانِ مخدوم حصہ دوم	دررَدِّ مودودیت۔
۶۳	القارعة الصارعة فی کبد آرية النارية	
۶۴	صیالم القھار علی العبید الکفار	
۶۵	اعلانِ حق	
۶۶	دردِ دل کا علاج	
۶۷	تبلیغی جماعت	
۶۸	کھلی مسلمانی چٹھی	
۶۹	اسلامی خط	
۷۰	ذوالافہام علی حکم التبلیغ خلف الامام	
۷۱	کیا غیر مقلد اہلِ سنت ہیں؟	
۷۲	العطایا الرضویہ فی الفتاویٰ الحشمتیہ	

ان کے علاوہ بہت سی تصنیفات چوری ہوگئیں۔اور بکثرت تصنیفات حضرت نے اپنے احباب اور تلامذہ کے نام سے شائع فرمادیں۔اوران تصنیفات کے علاوہ حضرت کے وہ بے شمار فتاویٰ ہیں جو ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔جن میں سے کسی کی نقل حضرت کے یہاں ہے کسی کی نہیں۔

www.mazhareaalahazrat.com

مناظراتِ مناظر اعظم ایک نظر میں

نمبر	سنِ مناظرات	مقاماتِ مناظرہ	فرار ہونے والے
۱	۱۳۳۸ھ	ہلدوانی منڈی، ضلع نینی تال، اُتراکھنڈ۔	مولوی یٰسین خام سرائی اور اُس کے چار شاگرد۔
۲	۱۳۴۱ھ ، ۱۹۲۳ء	موضع اوندی، ضلع متھرا، یوپی۔	آریہ پنڈت گنگا پرشاد۔
۳	۱۳۴۱ھ ، ۱۹۲۳ء	نوگاواں، ضلع متھرا، یوپی۔	آریہ پنڈت شیام لال سمیت دس پنڈت۔
۴	۱۳۴۱ھ ، ۱۹۲۳ء	آنور، تحصیل گوبردھن، ضلع متھرا، یوپی۔	آریہ پنڈت شردھانند۔
۵	۱۳۴۲ھ ، ۱۹۲۴ء	فیروز پور چھاؤنی، پنجاب۔	آریہ پنڈت دھرم بھکشو۔
۶	۱۳۴۲ھ، ۱۹۲۴ء	فیروز پور چھاؤنی، پنجاب۔	مولوی عبدالرحیم لکھوی شاہ غیر مقلد۔
۷	۱۳۴۲ھ، ۱۹۲۴ء	سراج گنج، موجودہ بنگلہ دیش۔	آریہ پنڈت شردھانند۔
۸	۱۳۴۳ھ، ۱۹۲۵ء	مارہرہ شریف، ضلع ایٹہ یوپی	آریہ سماج کے کئی پنڈت
۹	۱۳۴۳ھ	محلہ چکمنڈی لکھنؤ۔	مولوی عبدالشکور کاکوروی۔
۱۰	۱۳۴۴ھ	ماہم، بمبئی۔	عبدالشکور کاکوروی۔
۱۱	۱۳۴۴ھ	پادرہ، ضلع بڑودہ، گجرات۔	مولوی ثناءاللہ امرتسری۔
۱۲	۱۳۴۴ھ	راندیر، ضلع سورت، گجرات۔	مولوی محمد حسین راندیری، مولوی احمد اشرف راندیری وغیرہم۔
۱۳	۱۳۴۴ھ	نوساری، ضلع سورت، گجرات۔	مولوی عبدالشکور کاکوروی۔
۱۴	۱۳۴۴ھ	آریوں کا پاٹھ شالہ، بریلی شریف۔	
۱۵	۱۳۴۵ھ	مرادآباد، یوپی۔	مولوی ثناءاللہ امرتسری۔
۱۶		ابوہر منڈی، ضلع فیروز پور۔	مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی۔
۱۷	۱۳۴۶ھ	پادرہ، ضلع بڑودہ، گجرات۔	مولوی اشرفعلی تھانوی وخلیل احمد انبیٹھوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

۱۸	سنہ ۱۹۲۷ء	چکودرہ، تعلق آنند، ضلع کھیڑا، گجرات	مولوی غلام نبی دیوبندی
۱۹	سنہ ۱۳۴۶ھ	مالیگاؤں، قدیم ضلع ناسک، مہاراشٹر۔	مولوی عبدالشکور کاکوروی، مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی، مولوی محمد حسین راندیر سمیت گیارہ فضلائے دیوبند۔
۲۰	سنہ ۱۳۴۷ھ	میمن محلہ، بمبئی۔	مولوی شبیر احمد دیوبندی۔
۲۱	سنہ ۱۳۴۷ھ	قلعہ سرائے، بریلی شریف۔	کئی دیوبندی مولوی۔
۲۲	سنہ ۱۳۴۷ھ	سنبھل، قدیم ضلع مرادآباد، یوپی۔	مولوی منظور سنبھلی۔
۲۳	سنہ ۱۳۴۸ھ	قلی بازار، کانپور	قاری عبدالرحیم، مولوی عبدالمجید، مولوی عبدالستار اور مولوی عثمان وغیرہ
۲۴	سنہ ۱۳۴۹ھ	رانی گنج، ضلع بردوان، بنگال۔	مرتضیٰ حسن دربھنگی، عبدالشکور کاکوروی اور مولوی منظور سنبھلی۔
۲۵	سنہ ۱۳۴۹ھ، سنہ ۱۹۳۰ء	مانڈلے، برمارنگون۔	مولوی غلام علی شاہ۔
۲۶	سنہ ۱۳۴۹ھ، سنہ ۱۹۳۰ء	مانڈلے اپر برمارنگون۔	مولوی عبدالشکور کاکوروی ومولوی منظور سنبھلی۔
۲۷	سنہ ۱۳۴۹ھ	کلکتہ۔	مولوی منظور سنبھلی۔
۲۸		رنگون	مولوی شبیر احمد دیوبندی ومولوی انور شاہ کشمیری وغیرہما۔
۲۹	سنہ ۱۳۵۰ھ ۱۹۳۱ء	چندوسی، قدیم ضلع مرادآباد	عبدالشکور کاکوروی، مرتضیٰ حسن دربھنگی، ابوالوفا شاہجہاں پوری، ثناء اللہ امرتسری، مولوی مبارک حسین وغیرہم۔
۳۰	سنہ ۱۳۵۰ھ	برمارنگون۔	مولوی ابراہیم راندیری۔
۳۱	سنہ ۱۳۵۱ھ	بریلی شریف۔	مولوی منظور سنبھلی ومولوی یٰسین خام سرائی۔
۳۲	سنہ ۱۳۵۲ھ سنہ ۱۹۳۳ء	ادری، ضلع اعظم گڈھ (موجودہ ضلع مئو) یوپی۔	مولوی منظور سنبھلی، مولوی حبیب الرحمن مئوی سمیت ڈیڑھ سو مولوی۔

www.mazhareaalahazrat.com

۳۳	سنہ ۱۳۵۲ھ سنہ ۱۹۳۴ء	مسجد وزیر خاں، لاہور۔	مولوی منظور سنبھلی، مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری، مولوی اسمٰعیل سنبھلی وغیرہم۔
۳۴	سنہ ۱۳۵۳ھ، سنہ ۱۹۳۴ء	باغ لانگے خاں ملتان شریف۔	مولوی ابوالوفاء شاہجہانپوری، ابوالقاسم شاہجہانپوری، عطاء اللہ بخاری وغیرہم۔
۳۵	سنہ ۱۹۳۴ء	پالی، راجستھان	
۳۶	سنہ ۱۳۵۴ھ	شہر گیا، بہار۔	مولوی منظور سنبھلی، مولوی عبدالقدوس، مولوی ولایت حسین، مولوی ناظر امام وغیرہم ۶۵/ وہابی دیوبندی مولوی۔
۳۷	سنہ ۱۳۵۵ھ	سلاّنوالی ضلع سرگودھا۔	مولوی منظور سنبھلی وغیرہ۔
۳۸	سنہ ۱۳۵۶ھ، سنہ ۱۹۳۷ء	نانپارہ، ضلع بہرائچ شریف، یوپی۔	مولوی حبیب الرحمن مئوی، مولوی عبداللطیف مئوی، مولوی نور محمد ٹانڈوی وغیرہم۔
۳۹	سنہ ۱۳۵۹ھ	موراواں، ضلع اُنّاؤ، یوپی۔	مولوی نور محمد ٹانڈوی، عبدالشکور کاکوروی، مولوی شعیب دیوبندی وغیرہم۔
۴۰	سنہ ۱۳۶۴ھ، سنہ ۱۹۴۵ء	بسڈیلہ، ڈاکخانہ دودھارا، ضلع بستی، یوپی۔	نور محمد ٹانڈوی، ابوالوفا شاہجہانپوری، حبیب الرحمن مئوی، عبداللطیف مئوی، یونس خالدی، منظور سنبھلی وغیرہ پچاسی مولوی۔
۴۱	سنہ ۱۹۴۶ء	بھدرسہ، ضلع فیض آباد، یوپی۔	عبدالشکور کاکوروی، عبدالسلام لکھنوی، ابوالوفا شاہجہانپوری، یونس خارجی بکھیروی وغیرہم۔
۴۲	سنہ ۱۳۶۷ھ	بھاؤپور، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔	مولوی حبیب اللہ متخلص شہیم۔
۴۳	سنہ ۱۳۷۰ھ، سنہ ۱۹۵۱ء	مہوہ پاکر، ضلع گونڈہ، یوپی۔	مولوی ابو الوفا شاہجہانپوری، مولوی عبد السلام لکھنوی، مولوی حبیب اللہ وکلیم اللہ وغیرہم۔
۴۴	سنہ ۱۳۷۱ھ، سنہ ۱۹۵۱ء	سمدھن، ضلع فرخ آباد (موجودہ ضلع قنوج) یوپی۔	مولوی عبد السلام کاکوروی، مولوی سکندر وغیرہم۔

www.mazhareaalahazrat.com

۴۵	۱۹۵۲ء	قصبہ پرشدے پور، سلون، ضلع رائے بریلی، یوپی۔	مولوی عبدالشکور کاکوروی۔
۴۶	۱۳۷۱ھ، ۱۹۵۲ء	دھنکھر پور، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔	مولوی سہراب علی دیوبندی۔
۴۷	۱۳۷۲ھ، ۱۹۵۳ء	سُنہٹیا، متصل اترولہ، ضلع بلرامپور، یوپی۔	مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری، مولوی نور محمد ٹانڈوی، مولوی حبیب الرحمٰن مئوی۔
۴۸	۱۳۷۲ھ	بسکوہر بازار، ضلع بستی، یوپی۔	تین وہابی مولوی۔
۴۹	۱۳۷۳ھ، ۱۹۵۳ء	سنڈیلہ، ضلع لکھنؤ، یوپی۔	عبدالشکور کاکوروی۔
۵۰	۱۳۷۴ھ	بھروٹیہ، ضلع فتحپور، یوپی	
۵۱	۱۳۷۴ھ	بازار باغ، دھانے پور، ضلع گونڈہ، یوپی۔	مولوی عبدالسلام لکھنوی، مولوی صدیق، مولوی افضال الحق، مولوی کلیم اللہ بہرائچی، مولوی علیم اللہ بہرائچی، مولوی حبیب اللہ بہرائچی وغیرہم۔
۵۲	۱۳۷۷ھ، ۱۹۵۸ء	حرم شریف۔	نجدی قاضی سمیت پچیس نجدی مُلّے۔
۵۳	۱۳۷۸ھ، ۱۹۵۸ء	احمد آباد شریف، گجرات۔	
۵۴	۱۳۷۸ھ، ۱۹۵۹ء	گروہنڈہ، ضلع بارہ بنکی، یوپی۔	مولوی عبدالغنی رَسولوی۔
۵۵	۱۳۷۸ھ، ۱۹۵۹ء	رَسولی، ضلع بارہ بنکی، یوپی۔	مولوی عبدالغنی رَسولوی۔
۵۶	۱۳۷۹ھ	بھِنگا، ضلع سراوستی، یوپی۔	کلیم اللہ وسلامت اللہ بہرائچی وعبدالسلام کاکوروی
۵۷		اجمیر معلیٰ، راجستھان۔	عیسائی پادری۔
۵۸		مدرسہ مداری دروازہ، بریلی شریف۔	مولوی اشرفعلی تھانوی۔
۵۹		بریلی شریف۔	عیسائی پادری۔
۶۰		بریلی شریف۔	چیلنج کے بعد دیوبندی مولویوں کا فرار
۶۱		بمبئی۔	مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی۔

www.mazhareaalahazrat.com

۶۲		بمبئی۔	مولوی احمد سعید دہلوی۔
۶۳		بمبئی۔	مولوی منظور سنبھلی۔
۶۴		بمبئی۔	کئی مرتبہ بمبئی کے مشہور وہابی دیوبندی خواجہ حسن سرہندی
۶۵		شہر فتحپور	مولوی منظور سنبھلی۔
۶۶		شہر سلطان ضلع مظفر گڈھ	وہاں کے بائیس دیوبندی مولوی۔
۶۷		بھیونڈی ضلع تھانہ۔	
۶۸	سنہ ۱۳۶۳ھ، سنہ ۱۹۴۴ء	موضع گلولی، ضلع جالون، یوپی۔	مولوی عبدالشکور کاکوروی۔
۶۹		مقام سلیم بھداری، ضلع پرتاپ گڈھ۔	مولوی کاظم علی میرٹھی، مولوی محمد احمد پھولپوری، مولوی عبدالقدوس پرتا پگڈھی۔
۷۰		امروہہ، (قدیم ضلع مرادآباد) یوپی۔	
۷۱		مناظرہ دھورارہ خلیل آباد ضلع سنت کبیر نگر	
۷۲		ڈیرہ غازی خاں	مولوی عطاء اللہ بخاری۔
۷۳		پاٹانالہ لکھنؤ، یوپی۔	مولوی عبدالشکور کاکوروی۔
۷۴	سنہ ۱۳۷۲ھ، سنہ ۱۹۵۳ء	بھینسہوا، تحصیل نوگڈھ، ضلع بستی۔	مولوی نور محمد ٹانڈوی ومولوی عبدالرؤف جھنڈانگری ومولوی شفیع بیت الناری
۷۵		مہونا، ضلع سلطانپور، یوپی۔	مولوی عبدالاول ابن عبدالشکور کاکوروی، مولوی عبدالسلام ابن عبدالشکور کاکوروی
۷۶		شہر ڈھاکہ (موجودہ بنگلہ دیش)	مولوی منظور سنبھلی۔
۷۷		الٰہ آباد، یوپی	کئی رافضی مولوی
۷۸		بلرامپور، یوپی	
۷۹		اوبری ڈیہ، ضلع گونڈہ، یوپی	

www.mazhareaalahazrat.com

۸۰		ڈبرہ، ضلع بستی، یوپی	
۸۱		کٹھوتیا، ضلع بستی، یوپی	
۸۲		مہراج گنج، ضلع بہرائچ شریف، یوپی	
۸۳		لہرپور، ضلع سیتاپور، یوپی	مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری

Mazhar-e-Aala Hazrat

www.mazhareaalahazrat.com

ماخذ

قرآن شریف

بخاری شریف

ہدایہ

مناظرۂ رشیدیہ

فوائد الفواد شریف

فتاویٰ رضویہ شریف

الطاری الداری لہفوات عبد الباری حصہ سوم

الملفوظ شریف کامل حصہ

جامع الرضوی المعروف صحیح البہاری

حیاتِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اہلسنت کی آواز مارہرہ مطہرہ

ترجمانِ اہلسنت پیلی بھیت شریف

بزمِ سعادت انجام

ستر باادب سوالاتِ دینیۂ ایمانیہ

مکتوباتِ مظہر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ

بیاضِ قلمی شریف حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قلمی کتبِ مبارکۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مناظرۂ ادری

شمعِ منور رہِ نجات

العضوب السنیہ علی الاحزاب الدیوبندیہ

سیوفِ قادریہ بر جہالِ وہابیۂ بھروٹیہ

سُنّیت کا احقاق دیوبندیت کا اِزہاق

ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رام پور وغیرہم

Mazhar-e-Aala Hazrat
www.mazhareaalahazrat.com

وصیتِ حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ

میرا دین ومذہب میری کتب سے ظاہر ہے

پیارے بھائیو! **لَا اَدْرِیْ مَابَقَائِیْ فِیْکُمْ** مجھے معلوم نہیں کہ میں کتنے دن تمہارے اندر ٹھہروں تین ہی وقت ہوتے ہیں۔بچپن، جوانی، بڑھاپا۔بچپن گیا جوانی آئی۔جوانی گئی بڑھاپا آیا۔اب کون سا چوتھا وقت آنے والا ہے جس دن کا انتظار کیا جائے۔ایک موت ہی باقی ہے۔اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ایسی ہزار مجلسیں عطا فرمائے۔اور آپ سب لوگ ہوں۔میں ہوں۔اور میں آپ لوگوں کو سناتا ہوں۔مگر بظاہر اب اس کی امید نہیں۔اس وقت میں دو وصیتیں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں۔ایک تو اللہ ورسول کی (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) اور دوسری خود میری۔تم مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو۔بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں۔یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکادیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔اُن سے بچو اور دور بھاگو۔دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے۔غرض کتنے ہی فرقے ہوئے۔۔۔۔جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔یہ سب **بھیڑیئے ہیں۔تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں۔اِن کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔**حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ربّ العزۃ جل جلالہٗ کے نور ہیں۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم روشن ہوئے۔ان سے تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ روشن ہوئے۔تابعین سے تبع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ روشن ہوئے، ان سے ائمۂ دین روشن ہوئے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) ان سے ہم روشن ہوئے۔اب ہم تم سے کہتے ہیں کہ یہ نور ہم سے لے لو۔ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو۔وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سچی محبت اُن کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور اُن کے دشمنوں سے سچی عداوت۔جس سے اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔جس کو بارگاہِ رسالت (علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ) میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اُسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لئے کسی بندے کو کھڑا کردے گا۔مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے۔اس لئے ان باتوں کو خوب سن لو۔حجۃ اللہ قائم ہو چکی۔اب میں قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا۔جس نے اِسے سنا اور مانا قیامت

www.mazhareaalahazrat.com

کے دن اُس کیلئے نور و نجات ہے۔ اور جس نے نہ مانا اُس کیلئے ظلمت و ہلاکت۔ یہ تو خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی وصیت ہے۔ جو یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کریں۔ اور دوسری میری وصیت ہے آپ حضرات نے کبھی مجھے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچنے دی۔ میرے کام آپ لوگوں نے خود کئے۔ مجھے نہ کرنے دیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب صاحبوں کو جزائے خیر دے۔ مجھے آپ صاحبوں سے امید ہے کہ قبر میں بھی اپنی جانب سے کسی قسم کی تکلیف کے باعث نہ ہوں گے۔ میں نے تمام اہل سنت سے اپنے حقوق لوجہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیئے۔ آپ لوگوں سے دست بستہ عرض ہے کہ مجھ سے جو کچھ آپ کے حقوق میں فروگذاشت ہوئی ہے وہ سب معاف کر دیں۔ اور حاضرین پر فرض ہے کہ جو حضرات یہاں موجود نہیں اُن سے میری معافی کرالیں .... **حتی الامکان اتباعِ شریعت نہ چھوڑو۔ اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اُس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔**

ردِّ وہابیہ فرضِ اعظم

جب کوئی گمراہ بددین ہو یا مرزائی، وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہم **خذلھم اللّٰہ تعالیٰ اجمعین** مسلمانوں کو بہکائے وفتنہ فساد پیدا کرے تو اس کا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہاتِ شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد/۲۱، صفحہ/۲۵۶)

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا پسندیدہ فن مسلمانوں کے لئے ذریعۂ نجات

سب سے پہلا، سب سے بہتر، سب سے اعلیٰ، سب سے قیمتی فن یہ ہے کہ رسولوں کے سردار (صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہٗ علیہ وعلیہم اجمعین) کی جنابِ پاک کی حمایت کیلئے اس وقت کمر بستہ ہو جاتا ہوں جب کوئی کمینہ وہابی گستاخانہ کلام کے ساتھ آپ کی شان میں زبان دراز کرتا ہے میرے پروردگار نے اسے قبول فرمالیا تو وہ میرے لئے کافی ہے۔ مجھے اپنے رب کی رحمت سے امید ہے کہ وہ قبول فرمائے گا۔ کیونکہ اس کا ارشاد ہے کہ میرا بندہ میری بابت جو گمان رکھتا ہے میں اس کے مطابق معاملہ فرماتا ہوں۔

(ماخوذ از: الاجازات المتینہ)

www.mazhareaalahazrat.com

آستانۂ مبارکہ مخدومہ معظّمہ حضور باجی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حشمت نگر، پیلی بھیت شریف، یوپی
چمنِ فاطمی

ذاتِ مظہرِ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ
شہزادۂ مخدوم سمناں سرکارِ کلاں کچھوچھوی قدس سرہٗ کے
تأثرات کی روشنی میں

اُن (حضور مظہرِ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ) کے بارے میں میرے تأثرات وہی ہیں جو ہر سُنّی صحیح العقیدہ کے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ **جو اُن سے واقف ہوکر اُن کے عقیدے کے موافق ہے وہی صحیح معنوں میں سُنّی ہے،** صحیح الایمان ہے اور اُن سے واقف ہوکر اُن کا بدگو ہو وہ یقیناً بدمذہب، بے دین ہے۔

ASKARI ACADEMY
CHAMAN-E-FATMI
Khanqah-e-Hasani Husaini Qadri Chishti Barkaati Razvi Hashmati
Dargah Mazhar-e-Aala Hazrat, Hashmat Nagar, Pilibheet Shareef (U.P.)
Mobile : 9760863598, 8839247297 • Email : askariacademy6@gmail.com